تاریخ بغاوت ھند

شروع سال ۵۷ء مین مفسدہ پردازون نے یہہ غلط خبر مشہور کی کہ نئی بندوقون
کے واسطے ولایت سے ... ھ چنانچہ آئے ہین جن مین سور اور گاے کی چربی
لگی ہوئی ہے اور ایسے کارتوسون کے تقسیم کرنے سے سرکار کا ارادہ ہے کہ مذہب
ہنود اور مسلمان جاتا رہے اور سب لوگ عیسائی ہوجاوین ۲۲ تاریخ جنوری ۵۷ء
مقام دمدمہ مین کہ کلکتہ کے قریب ہے کسی کمینی قوم کے ہندو نے دوم بنگال گرانیڈیر کے
ایک برہمن سپاہی سے پانی پینے کو لوٹا چاہا
نے سپاہی سے کہا کہ اجی مہاراج آپ اپنی
آپکو گائے اور سور کی لگے ہوئے چربی کے

کی ذات کہان رہیگی برہمن نے یہہ سنکر اس خبر کو سب اپنے بہائی ہندوون مین پہیلایا
تمام فوج ہندوستانی متعینہ اُس مقام کو گمان ہوا کہ وہ ذات مین سے خارج ہون گے
اور جب وہ گہر جاوینگے تو کوئی اون کے ساتہہ کہانا نکہاویگا جب اس بات کی خبر انگریزی
افسرون کو ہوئی اونہون نے پریٹ کا حکم دیا جب سب فوج اراستہ ہوکر کہڑی
ہوئی افسرون نے باعث ناراضگی استفسار کیا اونہون نے جو سنا تہا وہ بیان
کیا افسرون نے سنکر اون کی دلجمعی کی اور جو جو فاسد اور جہوٹی خبرین اونہون نے سنی
تہین اون کی تردید کی خشک کارتوس دیئے گئے اون سے کہا گیا کہ چاہو جس چکنائی سے
ان کو چکنا کرکے استعمال کرو علاوہ ازین یہہ بہی قرار پایا کہ ولایت سے کارتوس تیار ہوکر نہ آوین
بلکہ کاغذ اور گولی علیحدہ علیحدہ بہیجے جاوین ... ہندوستان مین تیار کئے جاوین
بعد وقوع اس ماجرہ کے بارک پور جہان کہ کلکتہ کی چہاونی ہے ایک اور واردات پیش
ہوئی وہان کے سپاہیون نے کارتوس منہہ سے کاٹنے مین جو کہ بندوق بہرنے کے وقت
ضرور ہے انکار محض کیا اور کہا کہ کاغذ کارتوس موجود ... لگتا ہے جسے منہہ مین
... کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور
... کے واسطے اجلاس فرمایا اور پلٹن
... استفسار کیا کہ کارتوس نکاٹنے کی کیا

وجہہ ہے بیج ناتہہ سپاہی نے آگی بڑہ کے عرض کی کہ ہم کو شک ہے کہ اس کاغذ
کارتوس سے شاید ہمارے ایمان مین فرق پڑے ایسا کاغذ ہم نے بیشتر کبھی نہ دیکھا تھا
اور لوگ بازار مین مشہور کرتے ہین کہ اس کاغذ پر چربی چڑہی ہوئی ہے یہہ سنکر صاحبان
کچہری نے اوس کے ہاتہہ مین وہ کاغذ دیا اور کہا کہ اس کو اچھی طرح روشنی مین دیکھہ کر
بیان کرو کہ تمہارے نزدیک اس مین کون سی چیز قابل اعتراض ہے بیج ناتہہ نے کہا
کہ غریب پرور مجھکو اس کاغذ مین اس باعث سے شک ہوتا ہے کہ یہہ سخت اور کپڑے
کی مانند معلوم ہوتا ہے اور کاغذ کے طور سے نہین پھٹتا بعد ازان ایک اور سپاہی
مسمی چاند خان کے اظہار ہوے اوس نے بیان کیا کہ کاغذ کارتوس کے کاٹنے مین
اعتراض اس وجہہ سے ہوا کہ وہ سخت مثال چمڑہ کی معلوم ہوتا ہے اور جلانے کیوقت
اوسمین سے بو چربی کی آتی ہے چنانچہ سپاہیون نے چوتھی تاریخ ماہ حال کو کاغذ
کارتوس کو جو پانی مین بھگو کر جلایا تو جلتے وقت اوس مین سے چراند پہلی یہہ دیکھہ کر
تمام رجمنٹ کے لوگ خایف ہو گئے اس کہنے پر ایک ٹکرا کاغذ کارتوس برسر اجلاس
جلایا گیا اوسوقت چاند خان سے پوچھنے سے اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو اس
مین سے ویسی بدبو نہین آئی لیکن پھر بہی اوس نے کاغذ کے استعمال سے انکار کیا کیونکہ وہ
مانند موم جامہ کے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد صوبہ دار خدا بخش کو بلا کے پوچھا اس

جواب دیا کہ مجھکو اس کاغذ کے کاٹنے مین کچھہ انکار نہین ہے لیکن چھاونی مین عام
مشہور ہے کہ اس کاغذ پر چربی چڑہی ہوئی ہے بعد ازان گلاب خان جمعدار نے بہی
بالیقین یہہ بیان کیا کہ کارتوس مین ضرور چربی لگی ہے کیونکہ یہہ مانند کاغذ کے نہین ہے
جو کہ پہلے مروج تہا جب کہ صاحبان عدالت کو بخوبی معلوم ہوا کہ فوج کے لوگ اس کاغذ کے
کاٹنے سے بالکل ناراض ہین تو اس لحاظ سے کہ مذہبی توہمات مین خواہ غلط ہون
یا صحیح ہرگز دخل نہ دینا چاہیئے حکم دیا کہ اس امر کی آزمایش کیجاوے کہ آیا کارتوس
بغیر منہہ سے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کر نئی رفل مین باسانی تمام بہر سکتے ہین
یا نہین چنانچہ اس امر کا امتحان کیا گیا اور بر وقت امتحان معلوم ہوا کہ سپاہی لوگ
باہین ہاتہہ سے کارتوس پہاڑ کے اوتنی ہی جلدی اور اسانی سے رفل مین بہر
سکتے ہین جیسا منہہ سے کاٹ کے اس تجربہ کے بعد سپہ سالار ہند نے اس بات مین
اپنی منظوری کا حکم دیا اور امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہند نے اس حکم کا اعلان فرمایا کہ آیندہ
کو سپاہی لوگ کارتوس بجاے منہہ کے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کے بہرین یہہ
فیصلہ ہوا ہی تہا کہ بہرام پور مین فساد تازہ پیدا ہوا ۳۴ وین پلٹن کے کچھہ سپاہی
بارک پور سے بدل کے بہرام پور گئے یہہ شہر بہاگیرتی کے باہین کنارہ پر اکیسو بیس میل
کلکتہ سے مغرب کی طرف واقع ہے اس مقام پر ۱۹ وین پلٹن کے سپاہیون نے

اون کی دعوت کی دعوت کے وقت اونہون نے تمام ماجرا جو دمدمہ اور بارک پور مین در باب کارتوس
ہوا تہا بیان کیا ۲۶ تاریخ فروری کو حسب دستور کارتوس قدیم سے قواعد کرنیکا حکم ہوا اونہون نے انکار
کیا اور توڑ بیان نہ لین اور بیان کیا کہ کارتوس کے کاغذ مین انکو شبہ ہے کہ دو طرح کے دیئے گئے ہین ایک مین
اون کو گمان ہے کہ چربی لگی ہوئی ہے حالانکہ یہہ امر محض غلط تہا وہی پرانے کارتوس اون کو دیئے
گئے تہے یہہ عدول حکمی یا تو صریح حرمزدگی اور منشا بغاوت کے باعث تہی یا اون کو کسی نے بہکایا
ہوگا یہہ دیکہکر حکام کو ضرور پڑا کہ اب اسکا علاج ضرور چاہیئے لفٹننٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے
حکم دیا کہ صبح کو رسالہ سواران اور توپخانہ ہندوستانی پریٹ پر حاضر ہو اوسی شب دس یا گیارہ
بجے رات کو ۱۹ دین رجمنٹ کے سپاہیون نے بلوہ کرکے کوٹہہ جہان کہ بندوقین جمع رہتی ہین
توڑکر اپنی بندوقین لین مین لارکہین صبح ہوتے ہی توپین تیار ہوئین اور افسر لوگ نے
پریٹ پر پہنچ کر دیکہا تو سپاہی لوگ بغیر وردی لیکن مسلح غل و شور مچا رہے ہین یہہ دیکہکر
مچل صاحب نے اون سے تقریر کی اور کہا کہ تم لوگون کو کیا گمان فاسد ہوگیا ہے اور جو
توہمات تمہارے دلون پر چہا رہے ہین وہ محض غلط اور بے بنیاد ہین اور تمہین چاہیئے
کہ اپنے ہتیار رکہدو اور بدستور اپنے لین کو جاؤ یہہ سنکر افسران ہندوستانی نے کہا کہ سپاہی
لوگ ہتیار رکہنا نہین چاہتے جب تک کہ آپ توپخانہ اور رسالہ نہ ہٹالین گے صاحب بہادر نے منظور فرمایا
توپخانہ اور سوارون کو ہٹالیا بعد اس کے سپاہیون نے بہی اپنے ہتیار رکہدیئے چوتہی تاریخ

مارچ ۱۸۵۷ء کو خبر مفسدہ بہرام پور کی کلکتہ مین پہنچی لیکن چونکہ ولایتی فوج بہت کم تھی لہذا برگشتہ سپاہیون کی سزادہی مین تامل واقع ہوا پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ کو رنگون سے جو ملک برہما مین واقع ہے طلب کیا اور پلٹن مذکور ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو کلکتہ مین پہنچ گئی اُسی میجر جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور نے ارادہ مصمم کیا کہ ۱۹ وین پلٹن سے جس نے بہرام پور مین صریح حکم عدولی کی اور آمادہ فساد ہوئی ہتیار چہین کے اوسکا نام کاٹ دیا جاوے چنانچہ ۳۱ مارچ کو پلٹن مذکور بہرام پور سے بارک پور طلب ہو کر آئی اور اوس کے ہتیار لے لئے گئے تنخواہ کل سپاہیون کی بیباق کر دی گئی اور اونکو پہلتا گہاٹ سے دریا پار اوتار دیا امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہند نے جب حاکمان ولایت کو اس امر کی تفصیل لکھی تو بیان کیا کہ اب امید ہے کہ اس سخت سزا کے باعث سے کل ہندوستانی فوج کو یقین ہو جائیگا کہ نہ بجا اوری شرایط فرض اور عدول حکمی حاکمان فوج مین بجز خواری کے کچھہ اور اونکو حصول نہین ہے ہتیار لینے کے وقت میجر جنرل ہیرسی صاحب نے تمام فوج کے سامنے جو اوسوقت پریٹ پر موجود تھی بہت فصاحت اور صفائی کے ساتھہ گورنر جنرل ہند کا حکم پڑہ کر سنایا کہ افواہین جو درباب مذہب کے فتنہ پردازون نے مشہور کی ہین وہ محض بے اصل اور بے بنیاد ہین اور سرکار انگلشیہ کو ہرگز ہرگز کبہی نہ منظور ہوا اور نہ ہوگا کہ کسی کے عقاید مذہب مین دست اندازی کرے ۳۴ وین پلٹن متعینہ بارک پور بہی نہایت برانگیختہ خاطر تھی اور برگشتگی کی ہوا نے اوس کے دل مین زیادہ اثر کر رکہا تہا جب کہ ۱۹ وین

پلٹن مذکورہ بالا کو واسطے ہتیار حوالہ کرنے کے طلب کیا تہا تو بروقت اوس کے پہنچے مقام
باراست مین جو کہ اٹھہ میل بارک پور سے ہے ۳۴ وین پلٹن کے سپاہیون نے پیغام
بہیجا کہ تم اپنے افسرون انگریزی کو مار ڈالو اور بارک پور مین آن کے اور ہم سے شامل
ہوکے یہان سب افسرون کا کام تمام کرو اور چہاونی اور بنگلے پھوک کے کلکتہ پر حملہ کرو
لیکن ۱۹ وین پلٹن نے اسپر عمل نکیا ۱۹ مارچ کو ۳۴ وین پلٹن کے ایک سپاہی مسمی منگل
پانڈے نے نشہ مین بدمست ہوکے اپنے تئین مسلح کیا تلوار لیکے اور بندوق بھر کے گھر سے
نکلا اور اپنے بہائی بندون کو آواز دی کہ اوس کے ساتھہ ہوجاوین اور اوس نے بیان کیا
کہ جس کسی انگریزی افسر کو وہ دیکھیگا مار ڈالیگا لفٹنٹ باصاحب نے جب یہہ حال
اور یہ انگیختگی مزاج کل پلٹن کا سنا تو وہ فی الفور سوار ہوکر لین مین تشریف لائے منگل پانڈے
نے صاحب موصوف کی طرف گولی ماری لیکن وہ اون کے گہوڑے کے لگی صاحب نے
یہہ دیکھہ کے اپنے بچاو کی خاطر اپنا طپنچہ چلایا لیکن نشانہ نہ لگا تب سپاہی نے صاحب کو تلوار
سے زخمی کرکے گہوڑے سے اوتار لیا سیکڑون سپاہی خاموش تماشہ دیکھا کئے اور کوئی شخص
سواے شیخ پلٹو اور ہندوستانی سارجنٹ میجر کے صاحب کی مدد کو نہ آیا بلکہ ایک جمعدار
نے منگل پانڈے کی گرفتاری مین انکار کیا اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی کہ کوئی صاحب
کی مدد نہ کرے صاحب موصوف بہزار دشواری اس خونخوار کے ہاتھہ سے جان بچا

ہوئے یہہ ماجرا سنکر میجر جنرل ھیرسی صاحب معہ دیگر افسران موقع واردات پر آئے اور بدقت

منگل پانڈے کو گرفتار کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین منگل پانڈے اور جمعدار پر

جرم ثابت کرکے حکم قصاص کا اون کی نسبت نافذ فرمایا چنانچہ ۸ اپریل کو فتوی عمل مین

آیا حاکمان کلکتہ کو یقین ہوا کہ اس سزا کے باعث سے کل ۳۴ وین پلٹن کے آدمیون

کو عبرت ہو جائیگی لیکن برخلاف اس کے وہ پلٹن اور بھی زیادہ گستاخ اور نافرمان

بردار ہوتی گئی یہہ حال دیکھہ کر مناسب سمجھا کہ اس پلٹن کے ہتیار بھی چھین لئے جاوین چنانچہ

۵ تاریخ می سنہ ۱۸۵۷ع کل فوج گورہ اور ہندوستانی قرب و جوار کلکتہ معہ توپخانہ

بارک پور مین جمع کی گئی اور ۶ تاریخ صبح کو یہہ فوج دو صف مین اراستہ ہوئی اور

چار سو سپاہی ۳۴ وین پلٹن کے جو چھاونی بارک پور مین موجود تھے توپون کے

سامنے کھڑے کئے گئے لفٹننٹ چامپر صاحب مترجم نے حکم محکم اوس پلٹن کے ہتیار

چھین لینے اور نام کاٹنے کا سنایا بعد ازان جنرل ھیرسی صاحب نے اون کو حکم

دیا کہ ہتیار رکھدو اور وردی جسکو اونکے تن پر ہونے سے کمال بیعزتی ہے اوتار

کے حوالہ کرو جب اونہون نے ہتیار دیدئے اور وردی اوتار کے حوالہ کردی اوسوقت

اون کی تنخواہ بیباق کی گئی اور اون کو معہ اون کے بال بچے بحراست کمپنی گرانڈیر

۸۴ رجمنٹ گورہ اور کچھہ سواران ہندوستانی کے چنسرہ کو روانہ کیا تاکہ وہان مقیم رہین

اور دریا پار ہوکے شہر چاٹگام کی طرف جہان باقی چار کمپنی اون کی پلٹن کی مقیم تہین نہ
جانے پاوین اس موقع پر بھی فوج کی دلجمعی کی گئی کہ سرکار سے عقاید مذہب مین کبھی دست اندازی نہین
ہوئی اور نہ ہوگی اور اون کو لازم ہے کہ فتنہ پردازون کے فریب مین نہ آوین اور اون
شیاطین کے اغوا کرنے سے کوئی امر مثل حرامی یا عدول حکمی کا نہ کرین یہہ سرگذشت شروع
فساد تو بنگالہ کی ہے اب اضلاع شمال مغربی کا احوال سنئے نئے کارتوسون کی خبر یہان بھی
پہنچی اور اوسکا اثر اول انبالہ مین جو ملک این روئے ستلج مین واقع ہے نمود ہوا ہنسی سنگہ
صوبہ دار ۳۶ وین پلٹن متعینہ چھاونی انبالہ نے سب اپنے بھائیون کے روبرو بیان کیا
اپنے کارتوسون مین کچھہ بگاڑ نہین ہے اور نہ اوسکو اون کے استعمال مین مطلق عذر ہے ۲۶ تاریخ
مارچ کو اوسکے گھر مین کسی نے آگ لگا دی جس سے اوسکا گھر اور اسباب جلگیا پھر تو چھاونی
مین آتش زدگی شروع ہوئی ۱۳ تاریخ اپریل کو آگ لگی پھر پندرہوین کو اور پھر سولہوین کو
دو جگہہ جس روز سرکاری اسباب تیس ہزار روپیہ کا جلگیا ۱۷ تاریخ کو ایک خالی بنگلہ اور ایک
افسر کا اصطبل اور ایک اور مکان جلگیا ۲۰ تاریخ کو معلوم ہوا کہ پانچوین پلٹن کے جمعدار
اور حوالدار کا گھر جلانے کا ارادہ تھا کیونکہ دونو ہندوستانی افسر نئے کارتوس سے راضی تھے
جمعدار کے پلنگ کے نیچے بارود اور گندک چھپی ہوئی پکڑی گئی ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۵ تاریخ کو
برابر آتش زدگی رہی اور بہت مکانات چھاونی جلگئے یہہ حال دیکھکر افسران انگریزی اور کمشنر

بارنس صاحب کو کمال تشویش ہوئی اور کپتان ہوارڈ صاحب مجسٹریٹ چھاونی انبالہ نے سرکار کو کلکتہ
اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ چھاونی انبالہ مین اس آتش زدگی کا باعث میرے نزدیک کارتوس
نوایجاد ہے سپاہیون کے دل مین گمان غلط یہہ سماگیا ہے کہ ان کارتوسون کے استعمال سے اون
کا دین اور ایمان جاتا رہیگا کل سپاہیون مین سازش ہوگئی ہے اور انہین کا یہہ سب کام ہے
اور اسی وجہہ سے باوجود اقرار انعام اور کوشش اور تحقیقات تمام کے کوئی شخص آتش زدگی کا
فاعل اور مجرم ظاہر نہین ہوا

میرٹھہ مین بغاوت کا آغاز اور وہان سے سرکشون کا دہلی کی طرف فرار ہونا

یہہ کب گمان تھا کہ میرٹھہ مین جہان اتنی فوج ولایتی مقیم تھی اوّل سرکشی شروع ہوگی بارک پور سے لیکے
ستلج تک کہین اسقدر فوج گورہ کی تعین نہ تھی میرٹھہ مین اسوقت ۶۰ وین رفل گورہ جسمین ایکہزار
مضبوط جوان تھے اور چھہ سو جوانون کا چھٹا رسالہ ڈریگون اور ولایتی توپخانہ اسی معہ پانچ سو توپچی موجود تھے
غرض کہ کل فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج گورہ کی فوج سے کچھہ تھوڑی زیادہ
تھی یعنی تیسرا رسالہ ترک سوارون کا اور گیارہوین اور ۲۰ وین پلٹن پیادگان + چربی لگے ہوئے کارتوسون
کی خبر اور مختلف افواہین بے بنیاد سب جگہہ پہنچ گئی تہین علاوہ ازین فتنہ انگیزون نے یہہ بھی مشہور
کیا کہ سرکار نے ہنود کا مذہب بگاڑ دینے کے واسطے آٹے مین بیل اور گائے کی ہڈیان

پسوائی ہین اور اس لغویات کو علاوہ سپاہیون کے جو فرقہ جاہل مشہور ہے اچھے اچھے باشعور
ہند نے یقین کر لیا جن کو عقل کا دعوی تھا اصل مین ان کو جہل محض کہنا چاہیئے ان بے عقلون سے
کوئی اتنا پوچھے کہ صاحب ذرا عقاید مذہب عیسوی کو تو دیکھئے اون کے ہان کہان لکہا ہے
کہ فلانی چیز کہانے سے انسان عیسائی ہوتا ہے عیسائی صرف اعتقاد دلی سے ہو سکتا ہے
اور کہانے اور پینے پر مسیح کے مذہب کی بنیاد نہین ہے اس مین شک نہین
کہ ان جہوٹی خبرون کو ایسے بڑے عقیل اور سیانے ادمیون نے مشہور کیا
جنکا منشا سرکشی کا تہا تاکہ ہنود جو بیوقوف اور سادہ لوح ہین وہ ان کا
یقین کرکے اون کی طرف ہو جاوین غرض کہ جب سپاہیون کو میرٹھ مین
ان افواہون کا یقین ہو گیا اور آپس مین اسکا بڑا چرچا ہوا اسوقت میجر جنرل
ہیوٹ صاحب نے فوج کو سمجہایا کہ سرکار کو تمہارے مذہب مین دخل دینے
سے کیا مفاد حاصل ہوگا اور یہہ امر کتنا خلاف انتظام اور قواعد سرکار انگلشیہ
کے ہے تم اسپر ہرگز یقین نلاؤ اور سمجہو کہ سرکار کو تمہارے عقاید کا کتنا
پاس اور لحاظ ہے اور رہا ہے اس دلجمعی نے اونکے دلون پر مطلق اثر نکیا اور وہ طریقہ عدول
حکمی اور سرکشی روز بروز زیادہ اختیار کرتے جاتے تھے اور چہاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم
ہو گیا ۲۳ تاریخ اپریل کو کرنل سمتہ صاحب حاکم سوم رسالہ ترک سوارون ہندوستانی نے حکم دیا کہ صبح کو پریڈ

ہوتا کہ اون کو وہ نیا طریقہ کارتوس بھرنیکا بتلایا جاوے جس مین کارتوس منہہ سے کاٹنا
نہین پڑتا بلکہ بائین ہاتہہ سے پھاڑکے بھرنا ہوتا ہے اس حکم کے دینے سے کرنیل صاحب ممدوح نے
یقین کیا کہ فوج ہندوستانی کو معلوم ہوجائیگا کہ سرکار انگلشیہ ہندوستانیون کے توہمات
مذہب کا کتنا پاس کرتی ہے کہ جب اون کو کارتوس منہہ سے کاٹنے مین عذر ہوا تو اوسکو
ہاتہہ سے پھاڑنیکا حکم دیا واقع مین یہہ سرکار کی بڑی خاطر اور عنایت تھی لیکن اسکا
اثر تو تب ہوتا جب کہ یہہ عذر کارتوس اصل مین بجا ہوتا یہہ تو بالیقین ایک بہانہ تھا
واقع مین اون کو نمک حرامی اور بغاوت منظور تھی اور جو سرغنہ بغاوت کے تھے
اونہون نے کبھی سرکار کی نیک نیتی کا خیال سپاہیون کے دل مین نہ جمنے دیا ۲۴ تاریخ
جب رسالہ مذکور ریویٹ پر آراستہ ہوا اسوقت حوالدار میجر نے کارتوس طریقہ
جدید سے بھر کے چھوڑا کر دکھایا جب سوارون کو حکم قواعد ہوا اوسوقت اونہون نے
کارتوس لینے مین پس و پیش ظاہر کیا حالانکہ یہہ وہی کارتوس تھے جن سے وہ ہمیشہ قواعد
کرتے تھے یہہ دیکھکر میجر ہیرسین صاحب نے اس امر کی تحقیقات کی چنانچہ ۲۵ تاریخ بروقت
اجلاس فوج کے آدمیون نے بیان کیا کہ اون کو قابل اعتراض کوئی چیز اس
کاغذ کارتوس مین نہین ظاہر ہوئی لیکن مشہور یہہ ہے کہ نجس چیز کا بنا ہوا ہے
اور اسکا اون کو یقین ہوگیا ہے یہہ تقریر سنکر میجر صاحب ممدوح نے اونکو بہت سمجھایا

ساتھ بارہ سو قیدی جو محبس مین تھے وہ بھی رہا ہوئے پھر تو ان سب شیاطین نے محشر برپا کی ہر چار طرف چھاونی مین آگ لگا دی عیسائیون مین سے زن او رمرد او ربچے جو اون کے پنجہ مین آگئے اون کو اسنگدلی رحمی سے قتل کیا کہ قلم کو اوسکے حوالہ لکھنے کے بیان مین انکار ہے فوج گورہ یہہ ماجرا دیکھ کے تیار ہوئی لیکن تا وقتیکہ وہ ہندوستانی چھاونی تک پہنچے رات ہوگئی آگئی تھی اور تاریکی چھا گئی تھی اور سرکش لوگ سب جلا ہوا قتل کرکے دہلی کیطرف فرار ہوگئے تھے یہہ ہوتے ہی ضلع مین بد انتظامی اور بد عملی کمال ہوگئی عملہ پولیس بھاگ گیا سلسلہ ڈاک بند ہوگیا تار برقی ٹوٹ گیا اور لوٹ کھسوٹ ہونے لگی ۱۶ تاریخ مئی کو ۶ کمپنیان سیپرز انیڈ مائنرز یعنی سفر مینا کی رڑکی سے میرٹھ پہنچین اوسی روز اونہون نے اپنے افسر میجر فریزر صاحب کو مار ڈالا اور خود دہلی کیطرف فرار ہوئے اور جو کمپنیان کہ نہ بھاگین اون کے ہتیار چھین لئے گئے

سکھون کا دہلی مین داخل ہونا

سوار اور سپاہی میرٹھ سے راتون رات بھاگ کے اور چالیس میل کی منزل طے کرکے ۱۱ وین تاریخ کی صبح کو دہلی مین داخل ہوئے دہلی کی چھاونی مین جو شہر سے مشرق کی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک ہندوستانی توپخانہ اور تین معمولی پلٹن ۳۸ وین اور ۵۴ وین اور ۷۴ وین مقیم تھین اور بریگیڈیر گریوس صاحب

اس فوج کے حاکم تھے دو شنبہ کے روز ۱۱ وین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء حسب دستور سپا
کچہریان ہو رہی تھین کہ اتنے مین آمد آمد خبر باغیان مشتہر ہوئی جب اس امر کی اطلاع مسٹر
ہچنسن صاحب مجسٹریٹ شہر کو ہوئی وہ چھاونی کو بگی دوڑا کے گئے اور بریگڈیر صاحب کو اس
خبر سے مطلع کیا اونہون نے ۳۸ وین پلٹن کو معہ دو ضرب توپ لبرداری کرنل رپلی صاحب
طیار ہونے کا حکم دیا جب صاحب مجسٹریٹ چھاونی سے واپس شہر کے کشمیری
دروازہ پر پہنچے اوسوقت ایک بلوہ عظیم شہر مین برپا ہوگیا تھا اور بڑا ہجوم تھا مسٹر
لباس صاحب جج نے اونکو اندر جانے سے منع کیا لیکن انہونے نہ مانا پہر اونکا پتا
نہ لگا کہ وہ کیونکر اور کہان مارے گئے مسٹر سائمن فریزر صاحب کمشنر باغیون کی آمد کی خبر
سنتے ہی بگی مین سوار ہوکے کلکتہ دروازہ پر جو مابین پل اور شہر کے واقع ہے پہنچے
وہان اونہونے باغیون کو شہر مین آنے سے روکنا چاہا لیکن ہو نہ سکا سرکش لوگ
مسٹر ٹوڈ صاحب مہتمم تار برقی اور سارجنٹ پل کو قتل کرتے ہوئے دروازہ مذکور
سے شہر مین آگھسے اول سوار لوگ داخل ہوئے یہان پر باغیون سے سائمن فریزر صاحب
جج اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کا مقابلہ ہوا بعض کہتے ہین کہ جج صاحب موصوف
وہین مارے گئے اور بعض کی روایت ہے کہ وہ کپتان ڈگلس صاحب کے گہر پر جو قلعہ
دروازہ پر تھا معہ کپتان صاحب موصوف اور پادری جننگ صاحب اور اونکی بیٹی

اور اون سے تقریر کی آخر یہہ ہوا کہ سب لوگ فوج کے راضی ہو گئے اور اونہون نے اوسوقت
بیان کیا کہ وہ عدول حکمی اور گستاخی سے بہت نادم ہوئے اور اون کو کارتوسون کے
استعمال مین آیندہ کبھی عذر نہ ہوگا بعد اس فیصلہ کے پھر بھی فوج کے اطوار سے اون کی
نارضامندی اور نمک حرامی ظاہر ہوتی تھی میجر جنرل ہیوٹ صاحب نے یہہ سوچا کہ ان
واہیات توہمات کا فیصلہ اور انجام ہو اور فوج کی اطاعت یا عدول حکمی کا بھی احوال بخوبی
ظاہر ہو حکم دیا کہ ۸ تاریخ مئی صبح کے وقت تیسرے رسالہ ہندوستانی کی پریٹ ہو چنانچہ ۸ تاریخ
کی شام کو کارتوس تقسیم کئے گئے اور یہہ کارتوس وہی تھے جو ان کو ہمیشہ ملتے تھے اور
جن سے اونہون نے عدام کا دیا تھا پچاسی ۸۵ سوارون نے کارتوس لینے مین انکار محض کیا یہہ
حرکت جو بالکل خلاف قوانین جنگی کے اون سے ظہور مین آئی اسکی چشم پوشی کیونکر ہو سکتی تھی فی الفور
ان نمک حراموں کو حوالات سپرد کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین ان پر جرم عدول حکمی
اور بغاوت ثابت ہوا اور ہر شخص کو ان مین سے چھہ برس سے دس برس تک کی قید پابجولان
بامشقت سخت ہوئی چنانچہ ۹ تاریخ مئی کو اس فتوی کی تعمیل ہوئی اوس صبح کو تمام
فوج گورہ اور ہندوستانی پریٹ پر جمع ہوئی اور ۸۵ مجرم وہان لائے گئے اور تمام فوج کے سامنے
اون کی وردی اوتاری گئی اور بیڑی اور ہتکڑی ہر ایک کو پہنا کر جیلخانہ روانہ کیا پابجولان
کرنے کے وقت مجرمون اور اون کے رسالہ کے سوارون مین جو وہان موجود تھے ایسے اشارے ہوئے

کہ جس سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ مجرم اون کیطرف بنظر کمال طعن دیکھہ رہے ہین اگرچہ اس
رسالہ کے سوارون کا ارادہ یہہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے بھائیون پر یہہ بے عزتی نہ ہونے دین
لیکن اتنی فوج گورہ کے سامنے اون کا کچہہ قابو نہ چل سکتا تھا جب بعد رہائی مجرمون کے کل فوج نے
لین کیطرف مراجعت کی تو سب ہندوستانی فوج بہت برانگیختہ اور خفا تھی اور اس تمام روز اور
شام کو اون مین صلاحین اور مشورے اور تجاویز ہوتی رہین اہل فرنگ کو کبہی اس امر کا
خیال بھی نہ تھا جو دوسرے روز دسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز شام کے وقت
ظہور مین آیا اس روز گویا فتور سرکشی کہلا کہلی شروع ہوا ہی بہان اور صاحب اوس وقت شام
کی نماز کو عبادت خانہ کی طرف سوار ہو کے جاتے تھے کہ یکایک ولولہ عظیم پڑ گیا بندوقون کی
آوازین آنے لگین اور ہر طرف آگ روشن ہو گئی اور غارت گری اور قتل عیسائیان شروع ہوا پانچ
بجے شام کے وقت اشارہ معینہ پر تمام سوم رسالہ اور ۲۰ وین پلٹن مسلح ہو کے ۱۱ وین پلٹن
کی لین مین گھس گئے اور اون کو بھی اپنے ساتھ لیا یہہ سنکر کرنل فنس صاحب حاکم ۱۱ وین پلٹن
پلٹن سوار ہو کے لین مین آئے اور اپنے سپاہیون کو سمجہانے لگے لیکن ۲۰ وین پلٹن کے سپاہیون نے
اونپر ایک باڑ ماری اور گولیون سے اون کا بدن چہلنی کر دیا یہہ اوّل افسر تھے جو بغاوت
کے شروع مین مارے گئے یہہ دیکھہ کر اور افسر چہاونی گورہ کیطرف چلے گئے تیسرے رسالہ کے
سوارون نے اوّل جیلخانہ کو جا کر توڑا اور اپنے بھائیون کو قید سے رہا کیا اور اون کے

قتل ہوئے باغیون نے قلعہ مین جاکر شاہ کو اپنا افسر قرار دیا جیلخانہ پر جاکے تمام قیدیون کو رہا کیا اور
اور دریاگنج پر جاکر جہان ایک بڑی جماعت عیسائیون پنشن دار اور صاحبان میگزین اور بیوہ
اور بچونکی رہتی تھے قتل شروع کی بہت سے عیسائی مرد و زن اور بچے جنہونے کشن گڈہ والے
راجہ کی حویلی مین پناہ لی تہی اخر کو قلعہ مین ۱۸ تاریخ بڑی بیرحمی سے قتل ہوئے کشمیری دروازہ کے
متصل صاحبان دفتر اور مستر بیفورڈ صاحب مہتمم بنک معہ تمام کنبے کے مارے گئے پادری
اسے ہبرڈ صاحب اور مستر سانڈلیس اور مستر لوس کاک صاحب اور ڈاکٹر چمن لال صاحب
سب اسسٹنٹ سرجن دہلی بہی قتل ہوئے بنگلونمین اگ لگادی اور لوٹ شروع کی ۵۴ وین پلٹن
جو چہاونی سے انتظام اور رفع فساد کے واسطے شہر کو ائی وہ فی الفور کشمیری دروازہ سے
اندر گہستے ہی باغیونمین ملگئے اور کپتان اسمتھ صاحب اور کپتان بروس صاحب اور لفٹنٹ
اڈوارڈز صاحب اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب اور ڈاکتر ڈوپنگ صاحب جو پلٹن کے ساتھ تھے
باغیون کے ہاتھ سے مارے گئے اور کپتان ٹریلی صاحب کو جنکے ستّرہ زخم لگے تھے بگمان مردہ چہوڑ کے
چلے گئے جنکو استوارڈ صاحب گاڑی مین ڈالکے چہاونی لے آئے بریگیڈیر صاحب نے یہہ حال سنکر چہاونی
کا انتظام کیا اور سب صاحب لوگ معہ زن و بچے برج نشانمین جمع ہوئے یہہ ایک چار دیواری کا
گول گہر مابین شہر اور چہاونی کے واقع ہے جسپر فوج کا نشان رہتا تہا اگرچہ یہہ مقام مستحکم
نہ تہا لیکن اس امید سے کہ فوج انگریزی جو اسے قریب میرٹھ مین ہے عنقریب آنکر مدد دیگی اس

مقام پر سب صاحبون نے معہ قبایل قیام کیا اور برگڈیر صاحب نے فوج کو مختلف جگہہ تقسیم کیا اور توپین
خاص موقعون پر لگاوین حکام ملکی وغیرہ مثلاً لباس صاحب جج اور ڈاکٹر بالفور صاحب اور مارشل صاحب
سوداگر بہی شہر سے بہاگ کے اس برج مین آگئے * لفٹنٹ ولوبی صاحب مہتمم میگزین شہر نے اس خبر کے
سنتے ہی کہ سرکش لوگ شہر مین گہس آئے ہین میگزین کی حتی المکان بڑی حفاظت کی
صدر دروازہ اور اوس دروازہ پر جہان سے توپخانہ کو جاتے ہین اور اور موقعون پر توپین
المضاعف چہرہ بہر کر لگاوین اور لفٹنٹ صاحب موصوف کے حکم کے بموجب توپچیان مستر
بکلی صاحب اور مستر اسکلے صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے نہایت حب الوطنی اور علو العزمی
اور شجاعت کے ساتہہ ایک باروت کی لکیر مخزن باروت تک قایم کی اس عندیہ سے کہ جب تاب مقابلہ
نرہیگی اوسوقت میگزین مین آگ دیکے مرجائینگے باغی قلعہ سے سیڑہیان لاکے میگزین کی دیوار پر جوق
جوق چڑہ گئے لیکن تاہم ان چند صاحبون میگزین نے پانچ گہنٹہ تک برابر ہزارون آدمیون
کا مقابلہ کیا جب آخر کو سرکش میگزین پر بالکل قابض اور محیط ہوگئے اوسوقت حسب الایما لفٹنٹ
ولوبی صاحب کے مستر اسکلے صاحب نے باروت خانہ میں آگ لگادی اوسوقت ایک ایسا صدمہ
عظیم ہوا کہ تمام شہر مین زلزلہ پڑ گیا اور آسمان پر سفید غبار چہا گیا صدہا باغی میگزین کی
دیوارون کے نیچے دبکے مرگئے لیکن قدرت خدا کی دیکہئے کہ میگزین کے کل صاحبان انگریز بچکے
صاف نکل گئے اگرچہ پہر لفٹنٹ ولوبی صاحب اور اور صاحب لوگ باہر گنوارون کے ہاتہہ سے مارے گئے

بعد بغاوت پلٹن نمبر ۵۴ جو کمپنیان ۳۸ وین پلٹن اور ۷۴ وین پلٹن کی کہ کشمیری دروازہ
شہر پر مقیم تہین وہ بہت عرصہ تک خاموش رہین اسی وجہہ سے وہان پر بہت صاحب لوگون
اور بی بیون نے پناہ لی تہی لیکن اخر کو قریب تیسرے پہر کے اونہون نے بہی شیوہ نمکحرامی
اختیار کیا گورڈن صاحب ۷۴ وین پلٹن کے کپتان کو مار ڈالا اور بعد ازان لفٹنٹ ریولی صاحب
اور لفٹنٹ اسمتہہ صاحب کو معہ یہہ حال دیکہکر انسائن ایلٹن صاحب اور لفٹنٹ اوسبرن صاحب
اور راور افسر اور بی بیان فصیل شہر سے خندق مین کود کے بہاگ نکلے ۷۴ وین
پلٹن کی کمپنیون کو جنکو شہر کے انتظام کے واسطے بہیجا تہا برگڈیر صاحب نے چہاونی کا حال پر خطر دیکہہ
کے اونکو شہر سے طلب کر لیا اوّل تو وہ سب واپس نہ گئے اور جو گئے تہے اونہون نے
افسر میجر ایبٹ صاحب کو چہاونی تک بسلامت پہنچا کے خود شہر کو مراجعت کی جو سپاہی کہ اب
چہاونی مین تہے اونکو برگڈیر صاحب نے حکم دیا کہ تم باغیون پر چلکر حملہ کرو لیکن اونہون نے صاف انکار کیا
جب سب طرح سے مایوسی کامل ہو گئی اور کوئی صورت انتظام اور بچاو کی نرہی اور ہر طرف پنجہ
دشمنون مین گہرے ہوئے معلوم ہوئے اور اب دن بہی اخر ہونے کو تہا اوسوقت جملہ صاحبان کی یہی
رائے ہوئی کہ یہان رہنا مصلحت نہین اب بہاگ چلنا عین صلاح ہے اوسوقت سب صاحب اور میم
اور بچے گاڑیون اور گہوڑون پر سوار اور بعض پاپیادہ برج نشان سے نکل چلے بعض نے میرٹھہ
کی راہ لی اور بعض کرنال کی طرف روان ہوئے ان لوگون کی مصیبتون کا احوال بیان سے باہر ہے

تمام ملک اونکا یکا یک دشمن ہوگیا تھا گنوارون نے انکے ساتھ بڑی زیادتیان کین بعض
انمین سے بہزار خرابی اور تکالیف جان بر ہوئے اور بعض راستہ ہی مین ہزارہا مصیبتین
اوٹھا کر مارے گئے بیچاری ناز پروردہ بی بیوہ کو جنہونے گھر سے باہر قدم ہی نرکھا تھا منزلون
بھوکی پیاسی اور برہنہ پا جلتی ہوئی دہوپ مین چلنا پڑا لیٹرون اور قضاقون نے بدن پر
ایک چہیتڑا تک نرکھا نقدی اور زیور کا تو کیا ذکر ہے کوئی جگہہ ایسی نرہی کہ جہان کوئی
اہل فرنگ دم بہر چین اور ارام لے سکے جہان کہین وہ تہکے ماندے اور شکستہ حال
خواستگار پناہ کے ہوتے تھے وہین سے لوگ بخوف سپاہیان سرکش نکالدیتے تھے

لکھنو

واضح ہو کہ سنہ ۱۸۵۶ء مین ملک اودہ کو صاحبان عالیشان نے اپنے قبضہ و تصرف مین کرلیا
اور کل فوج شاہ اودہ سے جو قریب ساٹھہ ہزار کے تھی ہتیار لیکے اور اونکی
تنخواہین بیباق کر کے اونکا نام کاٹ دیا باین لحاظ کہ اتنے ادمی بے قصور
بیکار اور محتاج ہو جائینگے سرکار انگلشیہ نے ازراہ ترحم ایک تدبیر یہ نکالی
کہ کچھہ ادمی تو انمین سے نوکر نگاہداشت فوج بیقاعدہ اودہ مین بہرتی کیے جاوین
اور باقیون کو حسب مراتب اور تنخواہ پنشن عطا ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا ہنگامہ سرکشی
جب شروع ہوا اوسوقت سر ہنری لارنس حکمران ملک اودہ تھے یہہ بزرگ دانائی اور شجاعت

سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی

اور دور اندیشی اور خوش اخلاقی مین نے عدیل تہا جو حال کہ لکہنو مین ماہ اپریل
اور ہی مین گذرا اوسکا بیان یہہ ہے اوایل اپریل لکہنو مین دوائی کی بابت ایک ایسا امر
درپیش ہوا جس سے خیالات خام سپاہیون کے جی مین بیٹہہ گئے ایک روز ڈاکٹر ولر صاحب نے
ایک سپاہی کو دوا دیتے وقت اول اوس دوا مین سے قدرے بطور امتحان اور از مالیش خود
چکہا یہہ دیکہہ کر سپاہی نے اس دوا کہانے سے انکار کیا کہ جہوٹی دوا کہانے سے اوسکا ایمان
جاتا رہیگا بیچارے ڈاکٹر صاحب کو اسبات کی مطلق خبر نہ تہی بلکہ اونہون نے تو اوسکے بہلے کے
واسطے اور اپنے رفع شک کرنے کو دوا چکہی تہی کہ ایا یہہ وہی دوا ہے یا نہین سپاہیون کے
سینہ سیاہ کو تو شیطان نے ورغلا رکہا تہا اور نکہرامی اونکے دلون مین بہری ہوئی تہی
اسی وجہہ سے اونکے جی مین عجیب عجیب واہیات توہمات سماگئے اور اونہون نے بامر صاحب
وہہ وین پلٹن کے کرنیل سے اس امر کی بہت فریاد کی کرنیل صاحب نے اونکو بہت سمجہایا کہ
یہہ ایک امر ڈاکٹر صاحب کی بیخبری سے ہوا ہے تم اسمین کچہہ اور گمان نکرو اور دلجمعی رکہو کہ
تمہارے مذہب سے ہمکو کچہہ کام نہین ہے لیکن اون لوگون کی دلجمعی نہ ہوئی اور اوسی رات
ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کو سپاہیون نے جلادیا بعد ازان نمبر ۴۸ رجمنٹ پیادگان کی تلن چہاونی
مین اگ لگادی لیکن کوئی خاص شخص فاعل اس جرم کا نہ معلوم ہوا + اخیر اپریل مین کپتان
واٹسن صاحب افسر پلٹن نمبر ۷ پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ بہت سے نوبہرتی کے جوان اونکی

پلٹن کے کارتوس قدیم کاٹنے مین اعتراض ظاہر کرتے ہین یہہ دیکہکر صاحب موصوف نے اونکو
بہت سمجہا کے راضی کیا اول تاریخ مئی کو پہر اونہون نے اپنی ناراضگی اس درباب ظاہر کی اس
عدول حکمی کے باعث بہت سے سپاہی مقید ہوئے دوسری تاریخ برگیڈیر گرے صاحب
معہ کپتان واٹسن اور بارلو صاحب کے پلٹن مذکور کی لین مین گئے اور ہر کمپنی سے علیحدہ
علیحدہ پوچہا کہ تمکو کارتوس کاٹنے منظور ہین یا نہین ہر ایک متنفس نے انکار کیا یہہ حال دیکہکر
برگیڈیر صاحب نے اوس سرکش پلٹن کی اوس رات کے واسطے نگہبانی اور حفاظت کی اور فرمایا
کہ کل یہہ مقدمہ کیا جاویگا صبح کو تیسری تاریخ مئی اتوار کے دن پلٹن مذکور کی گرانڈیر کمپنی مسلح
ہوکر امادہ فتنہ و فساد ہوئی اور تمام چہاونی موسی باغ مین بڑا بلوہ مچ گیا اوسوقت اس
ساتوین اودہ رجمنٹ کی طرف سے ایک چٹہی بنام ۴۸ وین پیادگان بنگال کے نام جو چہاونی
منڈیاون مین مقیم تہی پکڑی گئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ پلٹن مذکور سرکشی مین شامل ہووے
چہٹی بجنسہ صوبہ دار ۴۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنیل پامر صاحب کے سامنے لاکے رکہدی یہہ دیکہکے
ہی صاحب ممدوح نے ایک بڑی فوج تیار کی یعنی ساتوان اودہ کا رسالہ اور چوتہی پلٹن پیادگان
اودہ اور ایک حصہ ۴۸ وین اور ۷۱ وین پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو ۳۲ وین پلٹن
شاہی گورہ کو معہ توپخانہ روانہ چہاونی موسی باغ کیا جہان کہ ۷ وین اودہ کی پلٹن امادہ
سرکشی او فساد تہی سرکش پلٹن توپون کی صورت دیکہتے ہی سراسیمہ ہوکر بہاگنے لگی اور بعضون نے

چپ چاپ اپنے ہتیار رکہدئے فراریونکا سوار ونسے تعاقب کیا اور اکثر ونکو گرفتار
کرکے لے آئے اسطور پر یہہ ساتوین پلٹن اودہ کی جسمین ایک ہزار جوان تہے ٹوٹ گئی کچھہ تو بہاگ گئے
کچھہ مقید ہوئے اور باقیون سے ہتیار چہین لئے گئے + سر ہنری لارنس حکمران اودہ نے
اس موقع پر ایک دربار عام واسطے عطاء انعام خیر خواہان اور لعنت باغیان مقرر فرمایا اوس
روز چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار ہیرا لال دوبے اور سپاہیان رام نراین
دوبے اور حسین بخش جنہونے سرکشی مذکورہ بالا کے وقت بڑی نمک حلالی اور وفاداری
ظاہر کی تہی امیدوار انعام تہے میدان رزیڈنسی کے سامنے فرش مکلف قالین کا بچہایا گیا
اور صحن کے تین طرف کرسیان نشست ملکی اور جنگی افسران ہندوستانی کے واسطے چنی گئین
اور برآمدہ مین جملہ صاحبان انگریز ملکی و جنگی قریب بیس حاکمون کے رونق افروز ہوئے جب یہہ دربار
عظیم الشان اسطور پر آراستہ ہوا اوسوقت سر ہنری لارنس صاحب نے باواز بلند اور نہایت فصاحت کے
ساتہہ ہندوستانیون کی طرف مخاطب ہوکے یہہ بیان کیا **قولہ** تم صاحبون مین سے جنہونے کتب
تواریخ کی سیر کی ہے اونپر بخوبی ہویدا ہوگا کہ زمانہ سلف مین شہنشاہ اورنگ زیب اور اوسکے
بعد تہوڑے دن ہوئے کہ حیدر علی والی میسور نے ہزارون ہنود کو زبردستی مسلمان کیا اونکے
کلیساونکی جگہہ مسجدین بنادین شوالون کو مسمار او منہدم کرادیا اور دیوتاون کی خواری
کی اور جملہ مال اور اسباب لوٹ لیا زمانہ حال مین دیکہئے کہ رنجیت سنگہ کے عہد مین مسلمانون

پر کیسا ظلم اور تشدد تھا اوسکی عملداری مین مقدور کیا تھا کہ اون عالیشان مسجدون مین
جنسے لاہور کی زیب و زینت ہے کوئی ملّان اذان دیسکے وہان بہی نہین ہوئے
کہ لکہنو مین کسی ہندو کی مجال تہی کہ جہان چاہے وہان مندر یا شوالہ بنا سکے لیکن اب
وہ زمانہ تعصب گذرا اور بدل گیا فی زمانہ کسکا حوصلہ ہے جو عقاید اور رسوم ہندو
اور مسلمان مین کسیطرحکا دخل دیسکے یا مزاحمت کرے ۔ اب ان چار وفادارون
یعنی صوبہ دار سیوک تیواڑی اور حوالدار ہیرالال دوبے اور ۴۸ وین پلٹن کے
سپاہی رام نراین دوبے اور ۱۳ وین پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف دیکہو
کہ اونہون نے تمہارے سامنے وہ کام خیرخواہی کر دکہایا ہے جس نمونہ کی تم سب کو
پیروی فرض ہے صوبہ دار اور حوالدار اور رام نراین سپاہی نے فی الفور اوس
ادمی کو گرفتار کیا جو بارادہ اغوا کرنے کے چہٹے لیکے ۴۸ وین پلٹن مین ایا تہا
اور اونہون نے تمام احوال اپنے افسرون کے سامنے بیان کر دیا تم سب پر روشن ہے
کہ ساتوین اودہ کی پلٹن کا جنہون نے رشتہ بغاوت اور نمکحرامی اختیار کیا تہا کیا
حال ہوا قریب پچاس سردار اور سپاہی اوسی پلٹن کے قید مین ہین اور کل پلٹن کی
نسبت دیکہئے کہ حاکمان بالا دست سے کیا اونکے حق مین حکم صادر ہوتا ہے ۔ ۱۳ وین
پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف خیال کرو کہ وہ کتنا اچہا نمک حلال اور

وفادار نوکر سرکار سے اونسنے تین بدذات فتنہ پردازون کو گرفتار کیا جنکی بابت

حکم سخت ہونیوالا ہے البتہ کار خیرخواہیوں اور وفاداری کی عوض انعام دیئے گئے

واسطے میں نے تم صاحبوں کو آج جمع کیا ہے اور تم سب یقیناً سمجھو کہ وفادار اور نمک حلال

شخص ہمیشہ مورد تحسین اور انعام کثیر کا ہوگا سرکار عالی وقار جسکے ہم نوکر ہین وہ ہمیشہ

خیرخواہون کے انعام دینے مین مستعد اور نمک حراموں کی سزا دہی مین تیز و تند ہے اور

اون شخصون کو ایک دم مین نیست و نابود کر دیگی جو اوسکے غضب کو برانگیختہ کرینگے

یہہ تقریر کہہ کر اون چارون شخصون کو آگے بلاکے ہر ایک کو انعام مقرر عطا فرمایا صوبہ دار

اور حوالدار کو نہایت عمدہ ایک ایک قبضہ تلوار اور دوشالہ اور جیغہ اور چار چار تہان

کمخواب عنایت فرمائے اور دونو سپاہیون کو پگڑی اور تلوار اور تین تین سو روپیہ نقد

مرحمت فرمائے علاوہ ازین حسین بخش کی عہدہ نایک پر ترقی کی گئی ——

ماہ مئی ۱۸۵۷ء —— انتشار بغاوت

میرٹھہ اور دہلی کی بغاوت کے بعد شعلہ سرکشی جلد پہیلنا شروع ہوا اور مئی مہینہ کے آخر تک

قریب قریب کل اضلاع شمالی و مغربی مین سرکشی ہوگئی اور ہر طرف بدعملی اور لوٹ کا بازار

گرم ہوگیا ۔ میرٹھہ کے مفسدہ کی خبر لاہور مین گیارہوین تاریخ پہنچ گئی اور بارہوین کی

صبح کو تار برقی نے دہلی کے ماجرے سے مطلع کیا اوسوقت رابرٹ منٹگمری صاحب نے

افسران ملکی اور جنگی کو فراہم کرکے مشورہ کیا کہ ہتیار فوج ہندوستانی متعینہ میان میر چہاونی لاہور کے
جلد چہین لینے مین سبکی راے متفق ہوئی لاہور مین تین پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۴۹
اور ۲۶ اور ۱۶ اتہین اور اٹہوان رسالہ ہندوستانی علی الصباح صرف تین سو گورہ
پلٹن شاہی نمبر ۸۱ نے ساڑھے تین ہزار ہندوستانی سپاہیون سے ہتیار دہرا لئے یہہ ایک
بڑی دور اندیشی کی تدبیر تہی جسنے خدا کی مدد سے پنجاب کو بچا لیا اور اُسکے سبب سے کل ہندوستان کو
بچ گئیہ بعد اس ماجرے کے ۴۵ وین پلٹن نے فیروزپور مین سرکشی کی اور پیچھے معلوم ہوا
کہ لاہور اور فیروزپور کے سپاہیونمین سازش ہوگئی تہی اور اوسی روز یہہ اونکا ارادہ تہا
کہ قلیل فوج گورہ کو لاہور مین مغلوب کرکے قلعہ اور میگزین اور خزانہ کا قبضہ کرلین کل اہل فرنگ
کو مار ڈالین اور جیلخانہ کو توڑ دین لیکن خدا کو یہہ منظور نہ تہا اوسی روز ۴۵ وین رجمنٹ
پیادگان متعینہ چہاونی فیروزپور نے سرکشی کی لیکن خیر یہہ ہوئی کہ میجر رڈمنڈ صاحب نے
دہلی کی خبر سنتے ہی میگزین کی مضبوطی کرلی اوس جگہہ بیس ہزار پیپا بارود کا موجود تہا
جہان بارہ توپین لگادین اور ایک حصہ ۶۱ وین پلٹن پیادگان گورہ کو متعین کیا ۴۵ وین
پلٹن نے کئی مرتبہ مورچہ انگریزی پر جاکے حملہ کیا اور زینے جو اونہون نے پیشتر سے تیار کر رکھے تہے
جاکے لگائے لیکن کچہہ پیش نہ چلی اور ہر دفعہ ایک تہوڑی جماعت گورون نے مارکے ہٹا دیا میگزین
تو البتہ بچ گیا لیکن باغیون نے دس یا سولہ گہر اور دو تو عیسائی کلیساؤن کو جلا دیا——

جنرل اینسن کمنڈر انچیف افواج ہند اس تمام اخبار بغاوت کو سنکر شملہ سے ۱۴ تاریخ
مئی کو انبالہ کی طرف روانہ ہوے اور ۱۹ تاریخ کو اونہون نے اشتہار عام فوج ہندوستانی کے
واسطے دیا خلاصہ اوسکا یہہ تہا کہ کمنڈر انچیف صاحب کو معلوم ہوا کہ بعض سپاہیون کے
جی مین جو ہمیشہ سے بڑے خیرخواہ سرکار رہے ہین اور فوراً تعمیل احکام بجا لاتے رہے ہین + نئے کارتوسون
کی بابت کچہہ شک پڑ گیا ہے اور افسوس کی بات ہے کہ سپاہیون کو باوجود دلجمعی
کرنے اونکے افسرون کے ابہی تک خاطر جمعی نہین ہوئی اب تمام فوج بالیقین ایمان لاوے کہ
کبہی اونکی ذات اور عقاید مذہبی کی بابت سرکار سے مداخلت نہین ہوئی اور نہ آیندہ کبہی
ایسا ہوگا اور درباب کارتوس جدید کمنڈر انچیف صاحب بہادر کا حکم قطعی ہے
کہ آیندہ کسی طرح کے نئے کارتوس فوج مین نہ دیے جاوینگے اور ہر پلٹن مین ایک
کارخانہ علیحدہ ہوگا جہان کارتوس تیار ہوا کرینگے اب جملہ فوج ہندوستانی کو لازم ہے
کہ بجا آوری فرایض مین بے فکر اور بے خطر دل و جان سے مصروف رہین اور
جان نثاری کار سرکار مین مستعد + لیکن جس وقت حکام کلکتہ کو اس اشتہار کی خبر پہنچی
اوسوقت اونہون نے کمنڈر انچیف صاحب بہادر کو لکہا کہ علاوہ چہاونی دمدمہ کے کبہی
نئے کارتوس کسی فوج ہندوستانی کو نہین دیے گئے + ۲۱ تاریخ کو اول مرتبہ ایک
تہوڑی مضبوط فوج انگریزی انبالہ سے دہلی کی طرف روانہ ہوی اور ۲۵ کو جنرل

انیسن صاحب بہادر خود دہلی کی طرف روانہ ہوئے اور ۲۶ - کرنال مین پہنچے اور دوسرے روز ہیضہ سے
مر گئے اور میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب جنگی حاکم اعلی ضلع انبالہ کو مرتے وقت بلا کے اپنا کام
حوالہ کیا اور میجر جنرل ریڈ صاحب دوم حاکم جنگی قرار دیے گئے جب یہہ خبر وفات سپہ سالار ہند
کی کلکتہ پہنچی تو گورنر جنرل نے سر پاٹرک گرانٹ کو مدراس سے طلب فرما کے سپہ سالار ہند مقرر فرمایا لیکن
وہ دہلی تک نہ پہنچ سکے اور کل حکومت اور ذمہ داری جنگ دہلی کی شجاعان برنارڈ صاحب
اور ریڈ صاحب اور ولسن صاحب کے حوالہ رہی — ۲۰ تاریخ مئی کی شام کو ایک برہمن کو
جو علیگڈھ کے سپاہیون کو سرکشی کے واسطے بہکا رہا تہا پہانسی دی گئی اس برہمن کو لطف یہہ ہے
کہ سپاہیون نے ہی خود از راہ وفاداری اور نمک حلالی گرفتار کرا دیا تہا نوین رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی علیگڈہ مین مقیم تہی اور کچہہ کمپنیان اوس پلٹن کی بلند شہر اٹاوہ
اور مین پوری مین متعین تہین معاً پہانسی دینے کے رجمنٹ مذکور علیگڈہ مین بگڑ گئی اور مسلح
ہوئی لیکن ایک روز قبل سرکشی کے لفٹنٹ کوبرن صاحب سرداری دو سو تیس سواران رسالہ
کنٹنجنٹ گوالیار علیگڈہ مین پہنچ گئے تہے سرکشی ہوتے ہی سب حکام انگریزی جنگی اور ملکی بمعہ
رسالہ مذکور اگرہ کی طرف روانہ ہوئے اور سپاہیون نے تمام چہاونی مین اگ لگا دی اور خزانہ
سرکاری جسمین قریب اٹہہ لاکہہ روپیہ کے جمع تہے توڑ کے اوسکا روپیہ جو پیون سرکاری اور
گاڑیون وغیرہ مین بہر کے دہلی کی طرف قریب نو بجے رات کے کوچ کیا لیکن جلد ہی مین وہ

لوگ سب روپیہ نہ لیجا سکے بہت سا اوسمین سے شہریون نے لوٹا انگریزون نے بی بیون کو
تو روانہ اگرہ کیا اور خود معہ سواران ہاتہرس مین جو علیگڈہ سے ۲۱ میل ہے اور اسی ضلع
مین شامل ہے قیام کیا علیگڈہ مین البتہ اسباب توسب انگریزون کا لٹ اور جل گیا لیکن جانین
سلامت رہین البتہ مسٹر نکسن لین صاحب کا جوان لڑکا گنوارون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور اونکی
بیوی بہت زخمی ہوئین یہہ صاحب ایک بڑے نیل کے امیر سوداگر مڈراک مین جو قریب سات
میل علیگڈہ سے ہے رہتے تہے کل اسباب انکا لٹ گیا اور سخت مصیبت سے پیادہ پا معہ
قبائلان ہاتہرس پہنچے — ۲۴ تاریخ مئی کو معلوم ہوگیا کہ کنٹنجنٹ گوالیار کے لوگ قابل اعتبار
نہین ہین اوس روز دو سو تیس سوارونمین سے ایک سو بیس بغاوت کرکے دہلی کی طرف
روانہ ہوئے البتہ تہوڑے سے ادمی کچہہ روز تک ہاتہرس مین رہے اور تہوڑا بہت انتظام
کرتے رہے کل ضلع علیگڈہ مین بدعملگی کمال ہوگئی تہی ہرطرف لوٹ مار ہوتی تہی ایک دوسرے
کو کہا مین جاتا تہا ایک گانو کے لوگ دوسری گانو پر لوٹ کی خاطر چڑہجاتے تہے اور اوسکو
جلاکر خاک مین ملادیتے تہے کئی بستیون علیگڈہ مثل ہردوا گنج وغیرہ بالکل مسمار اور
بیچراغ ہوگئین عجیب زمانہ تہا ایک محشر برپا تہی بارہ بارہ گاؤن ایک ایک مرتبہ
جلتے ہوئے نظر پڑتے تہے راستے بند ہوگئے تہے سڑکون پر قضاقونکا ہجوم تہا —
تین کمپنیان اسی پلٹن کی جسنے علیگڈہ مین بغاوت کی مین پوری مین مقرر تہی جب

انکو ۲۲ تاریخ معلوم ہوا کہ اونکی پلٹن نے علیگڈہ مین سرکشی کی وہ بہی ۲۴ تاریخ کو چار بجے صبح سے بگڑ گئے اور رسگیزین کا قبضہ کرکے ارادہ کیا کہ افسرون کو قتل کرین اور خزانہ لیکے دہلی کی راہ لین لیکن لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب نے جو حاکم دوم ان تینون کمپنیون کے تہے بڑی شجاعت اور دلیری اور مستقل مزاجی ظاہر کی وہ سپاہیون کے سامنے آکہڑے ہوئے اور اونکو بدلائیل سمجہایا کہ اس دیوانگی سے باز آؤ اکثرون نے اونکی طرف بندوقین چہاںٔین لیکن چونکہ یہہ صاحب ہر دل عزیز تھے لہذا جو سپاہی کہ اون سے بہت محبت رکہتے تھے آگے آگئے اور جس کسی نے صاحب کی طرف گولی چلانے کا ارادہ کیا اوسکو اس حرکت سے باز رکہا خزانہ کے مقام پر ایک بڑا خوفناک جہگڑا برپا رہا ڈی کان زو صاحب چند سپاہیون جیلخانہ کے ہمراہ خزانہ پر جہان تین لاکہہ روپیہ تہا آن بیٹھے اور تین گہنٹہ تک سپاہیوں سے تنازع رہا اور بڑی رد و بدل رہی وہ چاہتے تھے کہ خزانہ کو لوٹ لین اور ڈی کان زو صاحب کہتے تہے کہ مین تمہارا افسر ہون پہلے مجہے قتل کرلو پہر بیشک خزانہ لوٹ لو سرکشی ہوتی ہے صاحب مجسٹریٹ اور لفٹنٹ گرافورڈ صاحب اول حاکم کمپنیان مین پوری بچ کر جلد چلے گئے اور وہان ٹہیرنا مناسب نہ سمجہا بلکہ لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب نے خزانہ کے مقام سے صاحب مجسٹریٹ کے پاس کہلا بہیجا کہ آپ ہرکارہ آنکی طرف نہ دین اگر ایک بہی اور فرنگی یہان آجاویگا تو سپاہی لوگ بیشک بدانگیختہ ہو جاوینگے

اور کبھی زندہ نہ چھوڑینگے آخر کو صاحب مجسٹریٹ نے ایک بڑے رئیس مین پوری راے
بھوانی سنگہ کو بھیجا کہ وہ خزانہ پر جا کے اپنی طرف سے سپاہیوں کو سمجھاوے کہ وے اس سختی سے
باز آوین چنانچہ بھوانی سنگہ کے سمجھانے اور روی کان زر و صاحب کی قیل و قال نے سپاہیوں کے
دلوں پر اثر کیا اور وہ خزانہ کو چھوڑ کے دہلی کو روانہ ہو گئے — اس زمانہ کشتی مین جناب
کالون صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع شمالی اور مغربی تھے اونکو اسوقت تک یہہ یقین تھا
کہ عموماً فوج سب ہندوستانی نہ بگڑ جاویگی اور اسواسطے اونکے نزدیک صلاح نیک یہہ ہوئی
کہ اس موقع پر سختی نہ جائے نرمی سے بہت کام نکلے گا چنانچہ ۲۴ مئی کو اونہوں نے اشتہار عام
اسمضمون کا جاری فرمایا کہ اگر وہ سپاہی جو مفسدہ حال مین شریک تھے اگر اپنے گھر
جانا چاہین تو اپنے ہتیار حوالہ سرکار کرکے خاموش چلے جاوین سرکار اون سے کچھ مزاحمت
نکریگی لیکن ہر شخص جسکے جی مین بدی ہے اور لوگوں کے بہکانے مین مصروف ہو یا مجرم کسی بڑی
خطا کا ہے اوسکو سزا ہوگی — وائی کونٹ کے ننگ صاحب نواب گورنر جنرل ہند نے
جب اس اشتہار کو سنا تو اوسیوقت اونہوں نے تار برقی پر حکم بھیجا کہ اس اشتہار کا اعلان
ہونے نہ پاوے اور جہانتک بن سکے اسکے نہ اجرا کرنے مین کوشش کی جاوے اس حکم کے
بعد مسٹر کالون صاحب نے اپنے اول اشتہار کو تردید کرکے ایک دوسرا اشتہار جاری
فرمایا مضمون اوسکا یہہ تھا کہ ہر سپاہی جو نوکری سرکار سے فرار ہو گیا ہے لیکن سے جا

جناب مسٹر کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر اضلاع شمالی و مغربی

اسکے اور کوئی طرح کی خطا اوس سے سرزد نہین ہوی ہے اوسکو سرکار معاف کرگی
اگر وہ اپنے ہتیار ملکی یا جنگی حکام کسی جگہہ کو جو اوس سے نزدیک ہون حوالہ کردے لیکن یہہ
معافی اون پلٹنون کے واسطے نہین ہے جنہونے اپنے افسرون یا اور شخصون کو
قتل یا زخمی کیا ہے اور اون سے ظلم اور بیرحمی کی باتین سرزد ہوئی ہین —
نواب گورنر کو یہہ حکم بہی بہت ناپسند معلوم ہوا اور اونہون نے تار برقی پر خبر بہیجی کہ یہہ اشتہار
اپکا سرکار انگلشیہ اور سپہ سالار ہند کو بڑی دقت مین ڈالیگا اسکے جواب مین اونہو نے
لکہا کہ میرے ایک عام حکم کی علانیہ تردید جسکا اعلان ہوچکا ہے میری طاقت اور
حکومت کو ایسے وقت مین بہت کمزور کردیگا — مختلف علاقون سے خبر بغاوت اور
فساد اگرہ مین ایا کی لیکن اگرہ خود محفوظ اور امن مین تہا الا مئی مہینہ کے اخیر مین چند
علاقات بد کے باعث سے ایسے تدبیر ضرور پڑی جس سے حفاظت اگرہ کی بخوبی
ہوجاوے اوسوقت اگرہ دو پلٹن ہندوستانی نمبر ۴۴ اور نمبر ۶۷ تہین لفٹننٹ گورنر نے
ایک ایک کمپنی دونو پلٹنون مین سے متہرا روانہ کین تاکہ وہ وہان سے خزانہ اگرہ کو لے اوین
راستہ مین اونہون نے علانیہ بغاوت اختیار کی اور چند افسرون کو قتل کرکے
دہلی کی طرف چلے گئے یہہ سنکر کالون صاحب نے اسیوقت ارادہ مصمم کیا کہ دونو
پلٹنون ہندوستانی کے ہتیار لے لئے جاوین چنانچہ اول تاریخ جون کو تیسری

پلٹن گورہ نے جو آگرہ مین مقیم تھی چپ چاپ ان دونو ہندوستانی پلٹنون کے ہتیار لے لئے بعد اسکے ایک رسالہ اور پلٹن پیادگان جملہ عیسائیان جو آگرہ مین موجود تھے بہرتی کی گئی جن سے بہت اچھے اچھے کام نمایان ہوے ✠ اسی مہینہ مئی مین روہیلکھنڈ مین بڑی سرکشی ہوئی اضلاع بریلی اور بدایون اور شاہجہان پور اور مراداباد روہیلکھنڈ مین داخل ہین اتوار کے روز ۳۱ مئی کو بریلی مین سرکشی ہوئی ۱۸ وین اور ۶۸ وین پلٹن ہندوستانی وہان مقیم تھین دو کمپنیون ۶۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنل ٹروپ صاحب کا بنگلہ یکا یک گھیر لیا صاحب ممدوح ایک بغلی دروازہ مین سے ہوکے بہاگ گئے کتنے ہی روز پیشتر سے سرکش مزاجی فوج ہندوستانی کی ظاہر تہی اور سب افسر ملکی اور جنگی اپنے ہتیارون سے مسلح اور ہوشیار رہتے تھے اور بی بیون کو نینی تال کے پہاڑ پر روانہ کردیا تہا سرکشی ہوتے ہی اکثر افسر نینی تال کو چلے گئے لیکن جج رابرٹسن صاحب اور دو ڈاکٹر اور مدرس سکول مدرسہ مفسدون کے ہاتہہ سے قتل ہوے بریلی مین سرکشی ہوتے ہی بدایون مین دوسرے روز فساد پڑگیا مسٹر اڈوارڈز صاحب وہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تہے انکا حال بہت عجیب اور دلچسپ ہے یہہ بیچارے بدایون سے نکلکر کانپور کی طرف قریب ایک سو میل کے فاصلہ پر سے تین مہینہ مین اور راہ مین گذشتہ مصیبتین اور تکالیف اوٹہاتے ہوئے پہنچے گئے مئی مہینہ کے وسط مین جب ملک دونو طرف گنگا کے بگڑ گیا اور فساد اور بدعملی پہیل

اوسوقت صاحب ممدوح نے اپنے میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال روانہ کیا کل ضلع بداؤن
مین وہ تن تنہا فرنگی تھے مسٹر ادوارڈ صاحب اپنی سرگذشت مین درباب سرکشی بہہ
راے رقم فرماتے ہین کہ زمینداروں کے خلاف ہوجانے اور باغیون کی ہمدردی اور
اعانت کرنے کا بڑا باعث قانون دیوانی جو زمین کی بابت مروج تہا ہوا ہے حقوق اور
ملکیت زمین ادنی قرض کی عیوض عدالت کے حکم سے نیلام ہوجاتی تہی اونکو بیگانے
لوگ جنکو اوس جگہہ کے اوسیدن سے کسی طرحکا پاس اور انس نہوتاتہا خرید لیتے تہے اور
پرانے زمیندار اس امر سے جنکو کسان ہمیشہ نظر محبت دیکہتے تہے سرکار سے البتہ
ناراض تہے چنانچہ سرکشی ہوتے ہی پرانے زمیندار سرکشون کے ساتہہ مل گئے صرف اس نظر
سے کہ وہ اپنی زمینون پر قابض ہوجاوین اور قابض ہونے کے بعد وہ کبہی نہین چاہتے تہے
کہ عملداری سرکار انگلشیہ پہر اوسے کیونکہ اونکو خوف تہا کہ اونکی زمینین پہر اون سے چہین
جاوینگی یہہ راے صاحب ممدوح کی بڑی معقول معلوم ہوتی ہے اسی وجہہ سے
اکثر زمیندار او رگنوار سرکار کے خلاف ہوگئے شاہجہانپور مین ۳۱ تاریخ
مئی اتوار کے روز جب کہ سب اہل فرنگ عبادت خانہ مین تہے ۲۸ وین نمبر کی پلٹن نے جو
اوس مقام مین متعین تہی برملا سرکش ہوکے سب صاحب لوگون کو کلیسا مین گہیر لیا
بہت سے افسر قتل ہوئے اور پادری مکلم صاحب بہی مار ڈالے گئے جو افسر کہ بچے وہ محمدی

کی طرف جو اوده مین ہے بہاگے — لکہنو مین بہی ۳۰ اور ۳۱ - مئی کو سرملا سرکشی ہوگئی
اوس جگہہ اوہی پلٹن ۴۸ نمبر اور نصف ۷۱ نمبر اور تہوڑے سپاہی ۱۳ وین پلٹن اور
دو ضرب ساتوین رسالہ کے مقیم تہے یہہ سب بغاوت اختیار کرکے سیتاپور کی طرف
جو لکہنو کے شمال مین واقع ہے بہاگئے سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے دو کمپنیان ۳۲
وین ولایتی پلٹن اور تین سو سوار نو بہرتی لکہنو معہ چار ضرب توپ لیکے باغیون کا تعاقب
کیا لیکن سوارون نے خاطر خواہ کام نہ دیا صرف تیس آدمی تعاقب مین مقید ہوے
آینده جو جو کچہہ احوال وہان اور اور مقامون مرقومہ بالا مین ہوا وہ آگے سلسلہ وار
مفصل لکہا جائیگا —

واقعات دہلی بارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء سے بیسوین ماہ مذکور تک

ان واقعات کی نقل جینی لال اخبار نویس کے روزنامچہ سے ہے ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء روز شنبہ
بادشاہ دیوان عام مین آئے اور مجرائی مجرا بجا لائے ۵۴ وین نمبر کے پلٹن کے صوبہ دارون نے
حاضر ہو کر عرض کی کہ چند اہلکار رسد رسانی وغیرہ کے واسطے مقرر کئے جاوین
رام سہائے مل اور دوالی مل مقرر کئے گئے کہ وہ پانسو روپیہ روز کی رسد خوراک وغیرہ
سرانجام کرکے پلٹنون مین پہنچایا کرین — محمد ابراہیم بن علی محمد سوداگر کے گہر مین
چار فرنگی پوشیدہ تہے سوارون نے سنکر سوداگر مذکور کے گہر کو لوٹ لیا اور فرنگیونکو

نقشہ دہلی دروازہ قلعہ معلّٰی
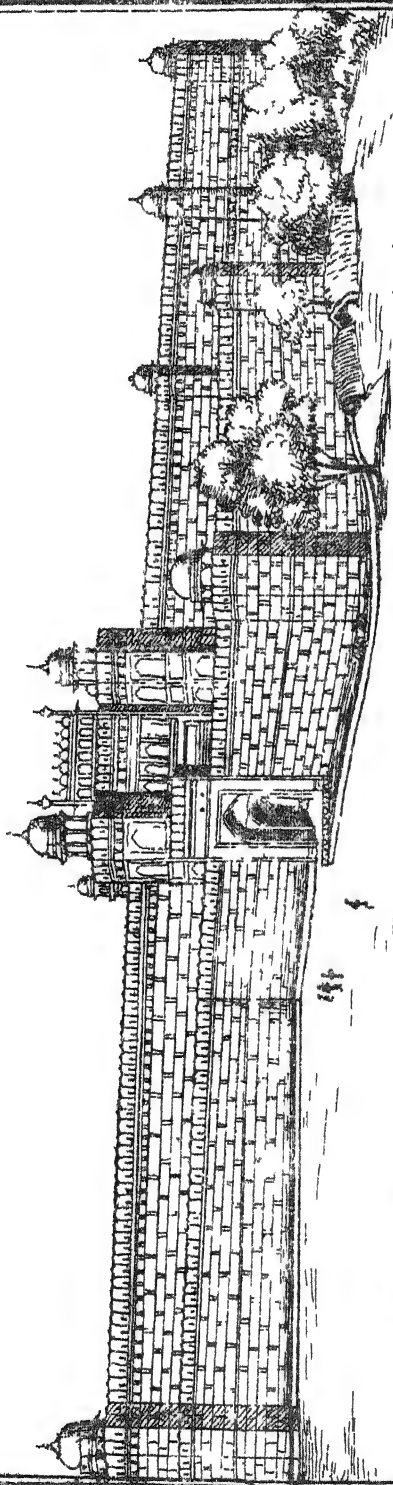
مار ڈالا ایک بیچاری عیسائی عورت ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے لال ڈگی کے قریب چلی جاتی تھی سواروں نے اوسے قتل کر ڈالا۔ تلنگوں نے شہر میں چند دوکانیں لوٹ لیں بادشاہ نے یہہ سنکر مرزا امیر الدین کو جو پہلے پہاڑ گنج کا تہانہ دار تھا منتظم شہر مقرر کیا اور لوٹ اور غارتگری روکنے کے واسطے اوسکو معہ ایک پلٹن تلنگان کوتوالی روانہ کیا مرزا مذکور نے اطلاع کی کہ سپاہی چوڑی والونکا بازار لوٹ رہے تھے یہہ سنکر بادشاہ نے سب پلٹنوں کے صوبہ دارونکو طلب کیا اور اون سے اس امر میں اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ اسکا انتظام ضرور ہے ایک پلٹن دہلی دروازہ پر تعین ہو اور ایک زیر جہروکہ اور ایک ایک کمپنی اجمیری اور لاہوری اور کشمیری دروازوں پر اور ایک کمپنی فراش خانہ کی کہڑکی پر مقرر کی جاوے بعد ازان سوار اور پیادوں نے نگر سیٹھ کی گلی کو لوٹنا چاہا باشندون نے دروازے بند کر لئے اور اوپر سے اینٹ اور پتھر مار کے اونکو وہان سے ہٹا دیا۔ اکثر انگریزی نولیس عیسائی جو راجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ والے کی حویلی میں پناہ گیر ہوئے اونپر سواروں نے حملہ کیا اور بندوقین چلائین فرنگیون نے بھی اندر سے مقابلہ کیا سوار لوگ پھر دو توپین لے آئے اوسوقت سب عیسائی معہ زن و بچہ اندر تہ خانوں میں چلے گئے اور سوار لوگ واپس چلے آئے۔ شاہ نے مرزا مغل کو ہدایت کی کہ ایک کمپنی سپاہیون کی ساتھ لیکے لوٹ کا انتظام کرے چنانچہ مرزا اندکو رناتی پر سوار ہو کے تہانہ بہ تہانہ گئے اور اعلان عام

صدر الدین خان اداب بجالاے اور مولوی صدر الدین خان نے ایک اشرفی
نذر کی گذرانی شاہ نے اونکو حکم دیا کہ تم سرانجام کار عدالت عالی کرو لیکن مولوی صاحب
نے اپنا عذر بیان کیا بعد ازان خزانچی سالگ رام حسب الطلب حاضر ہوا اور ایک
اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے پوچھا کہ خزانہ مین کتنا روپیہ ہے اوسنے کہا
مجھے معلوم نہین ۔ رحمت علیخان کو حسن علیخان نے پیش کیا جسنے ایک اشرفی نذر
کی گذرانی شاہ نے پوچھا کہ یہہ شخص کون ہے عرض کیا گیا کہ یہہ نواب فیض محمد خان کا
بیٹا اور حسن علی کا بھتیجا ہے جسنے حضور مین اسکو پیش کیا ہے ۔ محمد علیخان
بن سالار جنگ خان نے ایک اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے اوسکا احوال دریافت
کیا عرض کیا گیا کہ یہہ شخص بھتیجا نواب بہادر جنگ خان رئیس دادری کا ہے
راجہ رام سنگہ والی جیپور کے نام فرمان جاری ہوا کہ وہ اپنے تئین معہ فوج دہلی مین حاضر
کرے بعد ازان اسی حکم کے فرمان بنام عبدالرحمن خان والی جہجر اور بہادر جنگ خان
رئیس دادری اور اکبر علیخان نواب پاٹودی اور راجہ ناہر سنگہ والی بلب گڈہ اور حسن علیخان
دوجانہ والا اور احمد علیخان نواب فرخ نگر کے جاری ہوے اور مرزا امین الدین خان
اور مرزا ضیا الدین خان کے نام بہی احکام اس مضمون کے جاری ہوے کہ وہ انتظام
جہرکہ فیروزپور اور گورگانوہ کا بخوبی کرین خبر ائی کہ جنگ راول کے گوجر ہر شب کو سبزی

منڈوی اور تیلی واڑہ اور راجپورہ وغیرہ کی دوکانین لوٹ لیے ہین مرزا مغل کو حکم ہوا کہ
اس امر قبیح کا تدارک کرے — چنانچہ مرزا ابوبکر نے معہ اپنے رسالہ کے جا کے چنگڑاول کالون کو
لوٹا اور جلا دیا — ایک گورہ سپاہی جو بطور جاسوس شہر مین آیا تھا گرفتار ہوا شاہ نے
اوسکو جیلخانہ بھیجدیا اور ایک میم بھی مقید ہوئی — منیر الدین خان کے نام حکم ہوا کہ ۵ سو دین پلٹن کو
چھاونی کیطرف لیجا کے سبزی منڈی اور پہاڑی وغیرہ کا انتظام کرا دو کہ لوٹ وغیرہ نہونے پاوے
چار مسافرون نے میرٹھ سے آکے اطلاع دی کہ فوج گورہ وہان سے روانہ ہو کے آتی ہے تلنگون
کو یہہ خبر خوش نہ آئی اور اون چارون آدمیونکو حوالات سپرد کیا تھانہ دار پہاڑ گنج کو حکم
ہوا کہ مستر فریزر صاحب کمشنر اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کی لاشون کو قبرستان مین
دفن کرا دے اور باقی فرنگیون کی لاشون کو دریا مین پہکوا دے اس حکم کی تعمیل
کی گئی — گوجرون نے فریزر صاحب کے گہر کو لوٹ لیا اور کمشنری اور ایجنسی کے دفتر کو
غارت کیا ۱۸ مئی ۱۸۵۷ء روز جمعہ شاہ دیوان خاص مین تہے مولوی عبد القادر
نے ایک فہرست بابت تنخواہ فوج جو اوسنے تیار کی تہی گذرانی مولوی مذکور کو بابت تقرری
اوسکے عہدہ نیابت نواب محبوب علیخان ایک زوج دوشالہ عطا ہوا — غلام نبی خان مہتمم کالا محل
معہ میر اکبر علی سوار جو فریزر صاحب کی اردلی مین رہتا تھا حاضر ہوا سوار نے عرض کی کہ
پچاس سوار نواب جہجہر کے حاضر ہین اور نواب صاحب خود بباعث اس امر کے کہ ملک مین بدعملی

اور بد انتظامی ھے دربار مین حاضر ہونے سے مقصر رہے ہے ـــ مولوی احمد علی بلبگڈہ

کے راجہ کی طرف سے دربار مین حاضر ہوا اور ایک روپیہ نذر کا گذرانا اور راجہ کی عرضی

پیش کی جسکا مضمون یہہ تہا کہ بباعث غارت اور فتنہ وفساد جو گوجرون نے مچا رکھا ہے

مین خود حاضر نہین ہوسکتا انشاء اللہ بعد انتظام حاضر دربار شاہی کا ہونگا اوسکے نام

حکم جاری ہوا کہ اپنے تئین جلد حاضر کرے ـــ خبر پہونچی کہ صاحب مجسٹریٹ رہتک ضلع چہوڑ کے

چلے گئے اور یقین ہے کہ خزانہ لٹ جاویگا شاہ نے ایک پلٹن پیادگان اور کچھہ سوارونکو

حکم دیا کہ خزانہ رہتک کا لے اوین ـــ عبد الکریم کے نام حکم ہوا کہ چار سو پیادہ سپاہی پانچ روپیہ

ماہواری کے شرح پر اور ایک رسالہ سوارونکا بیس ۲۰ روپیہ ماہواری کے شرح پر بہرتی کرے

چنانچہ دو سو ادمی آج کی تاریخ بہرتی ہوگئے ـــ بادشاہ کی طرف سے افسران سوارونکے نام

حکم جاری ہوا کہ مرزا ابوبکر موقوف کیا گیا اور سوار لوگ حاضر شاہ کے زیر حکم رہین ـــــ

قاضی فیض اللہ دربار مین حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر گذرانی اور عرضی دی کہ مجہکو کوتوال

شہر مقرر کیا جاوے بادشاہ نے اوسکی درخواست قبول فرمائی ـــ جی سنگہ پورہ کے

میواتیون نے سرگ اہنی کے افسر کا مال اور اسباب قریب چار ہزار روپیہ کا لوٹ لیا

چنانچہ پیادہ اور سوارون کی یہہ مشورت ہوئی کہ میواتیون کو گرفتار کرلین اور

جی سنگہ پورہ کو غارت کرین یہہ سنکر لالہ بدہ سنگہ کاردار جی پور متعینہ جی سنگہ پورہ نے

بادشاہ کو عرضی دی اوسپر حکم ہوا کہ کوئی سپاہی جی سنگہ پورہ کو بلا حکم شاہی نجانے پاوے
بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ سپاہی لوگ شہر کے انتظام کے واسطے ننگی تلوار لیکے گشت کرتے ہین
جس سے باشندون اور دوکاندارونکو وحشت معلوم ہوتی ہے حکم ہوا کہ اندہ سے کوئی
تلوار برہنہ لیکے شہر مین نہ پہرنے پاوے - پیادہ اور سوار باہم مشورہ کرکے شاہ کے پاس
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اونکو تنخواہ اور کپڑے ابہی تک نہین ملے اور اونکو یقین ہے
کہ نواب محبوب علیخان اور حکیم احسن اللہ خان انگریزون سے سازش کہتے ہین
نواب محبوب علیخان نے قران پر ہاتہہ رکہہ کے قسم کہائی کہ اوسکو انگریزون سے کچہہ
واسطہ نہین ہے اغا محمد خان کا سپاہیون نے گہر لوٹ لیا ۱۴ مئی ۱۸۵۷ء روز شنبہ
شاہ نے دیوان عام مین دربار کیا حکیم احسن اللہ خان اور بخشی اغا سلطان اور کپتان
دلدار علیخان اور رحمت علیخان وغیرہ حاضر ہوے سوار اور پیادوے معہ اونکے
افسرون کے معہ ایک خط مہری حکیم احسن اللہ خان اور نواب محبوب علیخان بنام
صاحبان انگریز دربار مین آئے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ خط دہلی دروازہ پر پکڑا گیا ہے
اسمین یہہ ہے دونو شخص مذکور انگریزون کو بلاتے کہتے ہین کہ اگر انگریز جوان بخت کو
ولی عہد مقرر کرین تو وہ سب سپاہیون کو گرفتار کر دینگے یہہ خط احسن اللہ خان
اور نواب محبوب علیخان کے سامنے رکہا گیا اونہون نے محض انکار کیا اور کہا کہ یہہ جعل

خط نہین ہے یہہ جال ہے اور نہ اسپر یہہ ہماری مہر ہے سپاہیون کے سامنے اپنی
مہر مین مطابقت کے واسطے اوتار کے پہینک دین اور قران کی قسم کہائی کہ یہہ خط ہمارا
نہین — بعض شخصون نے سوارونکو اطلاع دی کہ کچہہ فرنگی شہر کی موریون مین پوشیدہ
ہین یہہ سنکر مرزا ابوبکر سوارونکے ساتہہ موقع پر جہان مخبرون نے نشاندہی کی تہی
گئے اور مرزا مذکور نے شہر مین کود کر گولی چلائی لیکن کوئی فرنگی وہان ظاہر نہوا بعد ازان
سوارون نے تلوارین میان سے نکال کر حکیم احسن اللہ خان کو گہیر لیا اور کہا کہ تو انگریزون
سے سازش رکہتا ہے اسواسطے تونے سب فرنگیون کو جیلخانہ مین قید کر رکہا ہے
کہ جب انگریز آوین تو اونکو حوالہ کیا جاوے غرضیکہ اس امر مین بڑا جہگڑا رہا آخر فیصلہ اس
بات پر ہوا کہ جملہ عیسائی اور میم اور بچے جو جیلخانہ مین مقید تہے سوارون کے حوالہ کیے گئے
تاکہ وہ اون سبکو قتل کرین مرزا منجہلے نے اوسوقت بیان کیا کہ قتل کرنا عورتونکا شرع
محمدی مین جایز نہین ہے سوار و مرزا موصوف کے قتل پر آمادہ ہوئے لیکن
وہ بہاگ کر بچ گیا تمام فرنگی قیدیون کو قلعہ مین نقارخانہ کے قریب بٹہا کے ایک سوار نے
قرابین بہر کے مارے اوس سے ایک خاص شاہی نوکر زخمی ہوا بعد اوسکے جو خاص
بادشاہ کے نوکرون نے تلوار سے سب مرد و زن و بچونکا سر کاٹا ایک شخص کی تلوار ٹوٹ
گئی اور بعد قتل کے لاشون کو چہکڑونمین بہروا کے دریا مین پہنکوا دیا — نواب مالاگڈہ

کے نام حکم بھیجا کہ اضلاع شرقی دریا جمن مین گوجرون نے بڑا فساد اور بلوہ مچا رکہا ہے
اوسکا تدارک کرے - لاہوری دروازہ کے دوکاندار نالشی ہوئے کہ کاشی ناتہ تہانہ دار
اوس جگہہ کا اون سے ایک ہزار روپیہ بطور رشوت مانگتا ہے اور دہمکاتا ہے کہ در
صورت نہ ادا کرنے روپیہ کے وہ سبکو گرفتار کرکے کوتوالی چالان کر دیگا یہہ سنکر
حکیم احسن اللہ خان نے کوتوال قاضی فیض اللہ کے نام حکم بھیجا کہ تہانہ دار مذکور کو سپرد حوالات
کرے ۱۷ مئی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ بادشاہ دیوان خاص مین
تہے جبکہ چند سوار اور پیادہ معہ اپنے افسرونکے حاضر ہوے اور عرض کی کہ اونہون نے
سلیم گڈہ کی بخوبی مضبوطی کی ہے اور مورچہ بنایا ہے حضور چلکر اوسکو ملاحظہ فرماوین چنانچہ
بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوکر وہان گئے اور توپونکا ملاحظہ کیا اور مراجعت کی اور
سپاہیون کی دلجمعی کی کہ مین تمہارے ساتہہ ہون اور اگر کوئی فرنگی تم گرفتار کرکے لاؤ
تو مین خود اپنے ہاتہہ سے مار ڈالنے کو تیار ہون اور تمکو چاہئے کہ حکیم احسن اللہ خان اور
محبوب علیخان اور ملکہ زینت محل پر بہی اعتبار کلی رکہو سپاہیون کو یہہ سنکر حکیم مذکور کی
طرف سے شک جاتا رہا دیوان عام مین چند سپاہیون نے قیام کیا تہا چنانچہ وہان سے
اونکو اوٹہا دیا گیا اور برسون بعد مکان کی از سر نو آراستگی ہوئی اور فرش قالین اور
جہاڑ اور فانوس سے مکلف کیا گیا مرزا امین الدین خان اور ضیاء الدین خان

حسب الطلب حاضر ہوئے — اونکو حکم ہوا کہ ہر روزہ دربار مین حاضر ہوا کرین اونھون نے
بیماری کا عذر پیش کیا تب بادشاہ نے اونکو حکم دیا کہ تمکو فوج بہرتی کرنی چاہیئے کیونکہ
ایک بڑے ملک کا انتظام تمہارے سپرد کیا جاویگا اونھون نے جواب دیا کہ حسب الحکم
عمل مین اویگا بعد ازان ارادت خان اور میر خان بہائی نواب مصطفےٰ خان جہانگیر اباد کے
اور اکبر خان وغیرہ حاضر ہوے اور دو دو روپیہ نذر کے گذرانے اتنے مین ایک سوار
ایا اور خبر کی کہ چند لاکہہ روپیہ بابت مالگذاری گورگانوہ بحراست ایک کمپنی پیادگان اور چند
سوار دہلی کو اتا تہا راستہ مین تین سو میواتیون نے حملہ کیا ہے اور لڑائی ہو رہی ہے یہہ سنکر
مولوی محمد باقر چہاپہ خانہ والہ کو حکم ہوا کہ فوراً دو کمپنیان سپاہی اور ایک ترپ سواران لیکے
جاوے اور خزانہ کو محفوظ لیے اوے ندولی کے زمیندارون نے حاضر ہوکر ایک ایک روپیہ بطور
نذر گذرانا اور اپنی نمک حلالی اور اطاعت عرض ظاہر کی بادشاہ نے اون سے فرمایا کہ اپنے
گانو کا انتظام قرار واقعی رکہو دو ہرکارہ شاہی میرٹھہ سے واپس ائے اور خبر کی کہ قریب
ایک ہزار فرنگی مرد اور عورت اور بچہ صدر بازار مین جمع ہوکے رہتے ہین اور سورج کنڈ پر
توپین چڑہا کر مورچہ قایم کیا ہے — اور بیان کیا کہ گوجرون نے میرٹھہ اور سلیم پور کے
بیچ مین بڑی لوٹ اور مار مچا رکہی ہے اسواسطے بادشاہ نے دو کمپنیون کو بل جمن پر
تعین کیا حکیم عبد الحق نے حاضر ہوکر پانچ روپیہ نذر گذرانے پانچ کمپنیان سیپرز اینڈ مائنرز

یعنی سفر مینا کی دہلی مین داخل ہوئین مہاراجہ نراندر سنگہ والی پٹیالہ اور رام سنگہ راجہ جی پور اور راجگان الور اور جودہپور اور گوڑہ اور بوندی وغیرہ کے نام فرمان جاری ہوئے کہ وہ جلد حاضر حضور ہون ۱۸ می ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ بادشاہ دیوان خاص سے دیوان عام مین رونق افروز ہوے اور تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور پانچ پلٹنوکا باجہ انگریزی بجتا رہا اور خلعت ہائی فاخرہ مرزا مغل کو بابت تقرری عہدہ سپہ سالاری کل فوج اور مرزا کوچک سلطان اور مرزا مینڈہو اور اور بیٹون کو بابت تقرری عہدہ ہائے کرنیلی فوج اور ابوبکر پوتہ کو بابت تقرری کرنیل سواران عطا ہوئے مرزا مغل نے پانچ اشرفیان نذر کی گذرانین اور اور شاہزادون نے ایک ایک اشرفی اور پانچ پانچ روپیہ —

نواب حسن علیخان دربار مین حاضر ہوکر اداب بجالایا نواب مذکور سے کہا گیا کہ ہر روزہ بلاناغہ دربار مین حاضر ہوا کرے پہر بادشاہ نے ادن سے کہا کہ تمکو بہت سا ملک عطا ہوگا تمکو چاہئے کہ فوج پیادہ اور سوار بہرتی کرو حسن علیخان نے عرض کی کہ یہہ تو مجہسے نہو سکیگا لیکن دربار مین حاضر رہا کرونگا دو سوار جو الور کو فرمان لیکے گئے تہے واپس آئے اور عرض کی کہ ہزارہا گوجرون نے راستہ مین فساد عظیم مچار کہا ہے اور راہ میں ہمارے کپڑے اور گہوڑے وغیرہ لوٹ لئے اور فرمان شاہی کو پہاڑ کر ہمارے ہاتہہ پر رکہہ دیا لیکن بہزار منت وسماجت ہمارے گہوڑے اونہون نے واپس کئے اور ششم سوار

بہی جو فرخ نگر والے نواب کے پاس فرمان لے گیا تہا واپس ایا اور کہا کہ گوجرون
نے راستہ بند کر رکہا ہے سفر مینا کی پلٹن کے افسر حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرٹھ
مین سب انگریزون نے دمدمہ پر جمع ہو کے مورچہ قایم کیا ہے اور جب اونکی پانچ کمپنیان
روڑکی سے میرٹھ مین آئین تب فرنگیون نے اونکو سمجہایا کہ تمہاری تنخواہ بڑہا دیجاے گی
تم سب اپنا اپنا کام کرو جب ہمنے یہہ منظور نہ کیا تو اونہون نے گراب بہر کر مارا دو سو سے
زیادہ سپاہی مارے گئے اور باقی ہم سب بہاگ کر حاضر حضور ہوئے ہین اونکو
ہدایت ہوئی کہ سلیم گڈہ مین قیام کرین — نواب محبوب علیخان نے ایک فہرست نام
سوداگران اور ساہوکاران دہلی مثل رامجی داس گودام والہ اور رامجی داس گڑوالہ
اور خزانچی سالگ رام وغیرہ کی گذرانی چنانچہ یہہ فہرست اونکے پاس روانہ کی گئی اور
اونکو فہمایش ہوئی کہ پچیس ہزار روپیہ روز کا خرچ فوج کا ہے تم سب کو چاہئے کہ
پانچ لاکہہ روپیہ کی سبیل کرو سب ساہوکار اور سوداگر جمع ہوکے محبوب علیخان پاس گئے
اور کہا کہ ہم سب لٹ گئے اب روپیہ کہان سے لاوین اور رامجی داس نے بیان کیا کہ اگر
اور سب ساہوکار روپیہ دین گے تو مین بہی دینے کو تیار ہون مرزا ابوبکر رسالہ کو لیکر
چندراول اور وزیرآباد کی طرف گوجرونکی تادیب کے واسطے گئے لیکن گوجر فرار ہوگئے —
۱۹ مئی سنہ ۱۸۵۷ع روز شنبہ بادشاہ دیوان عام مین برآمد ہوئے سو سوار

میرٹھہ سے آئے انہون نے بیان کیا کہ بریلی اور مراداباد سے فوج پیادگان
اور سوار معہ توپخانہ اور خزانہ کثیر میرٹھہ مین پہونچی اون سے انگریزون نے فریاد کی کہ شہر
کی فوج نے نمکحرامی کر کے اور افسرونکو قتل کر کے دہلی کی طرف راہ لی فوج بریلی
اور مراداباد نے انگریزنکو جواب دیا کہ اوسکا عیوض تمنے تین سو سفر مینا کی
پلٹن کے سپاہے مار کے لے لیا یقین کہ ہمسے بہی تم ایسا ہی اتفاق کرو گے
یہہ سنکر انگریز اپنے مورچہ گاہ مین چلے گئے اور فوج پر گولہ اندازی شروع کی
فوج نے بہی مورچہ چہا کے گولہ مارنا شروع کیا خدا کی قدرت سے ایک
گولہ اوس سرنگ مین جو فرنگیون نے کہودی تہی جا پڑا اور سرنگ کے اوڑتے
ہی تمام فرنگیونکا مورچہ اوڑ گیا اب کوئی فرنگی میرٹھہ مین باقی نرہا یہہ سنکر
تمام فوج اور بادشاہ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور سلیم گڈھ سے پانچ
توپین سر کین بعد ازان یہہ خبر ملی کہ کلکٹر گورگانوہ ضلع چہوڑنے کے وقت
ستترہ ہزار روپیہ سرو کی گڈہی مین چہوڑ گیا ہے اس خزانہ کے لے آنے
واسطے سو سوار اور دو کمپنیان پیادہ روانہ کین جب یہہ روپیہ آگیا
تو اوسکو خزانہ مین جمع کرا دینے کا حکم ہوا — ایک سوار بیجا بائی صاحبہ
کا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ بائی صاحبہ کو قتل عیسائیان معہ زن و بچہ

ابہی تک اعتبار نہین ہے اس امر کی صداقت کے واسطے مین ہون
بادشاہ نے اوس سے فرمایا کہ کل فرنگیون کا اختتام ہوا اور سوار کو ہدایت
کی کہ معہ دو سوار شاہی گوالیار کو روانہ ہوا اور بائی صاحبہ سے کہو کہ جلد معہ فوج
حاضر حضور ہون حسین میرزا داروغہ محلات کو حکم ہوا کہ کنور اجیت سنگہ چچا
مہاراج پٹیالہ کو پیش کرے چنانچہ کنور موصوف دربار مین ایا اور ایک
اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے کنور صاحب سے فرمایا کہ مین تجکو خوب
جانتا ہون تم مدت سے دہلی مین رہتے ہو ایک خلعت بہی اونکو عطا ہوا
احمد مرزا اور حکیم عبدالحق حکیم کے لڑکے نے بہی دربار مین حاضر ہو کر پانچ
پانچ روپیہ نذر کے گذرانے — رسالہ دار رسلہ محمد اکبر علیخان حاضر حضور
ہوا اور دو روپیہ نذر کے پیش کئے اور اپنے اقا کی طرف سے عرضی اد
گذرانی اوسمین عذر غیر حاضری بباعث بدعملگی ملک مرقوم تہا اور لکہا تہا کہ
خان مذکور بعد انتظام فی الفور حاضر حضور ہوگا — دو انگریز اور تین میمین اور
اور ایک لڑکا نتہو درزی کے گہر مین پوشیدہ تہے سوار لوگ یہہ سنکر اونکو گرفتار
کر لائے اور درزی کا گہر جلا دیا بادشاہ نے اون قیدیون کو سپاہیون کی
حوالات مین رکہا بادشاہ سلیم گڈہ پر تشریف لیگئے وہان سلامی ہوئی —

بیسوین پلٹن کے افسرون نے بیان کیا کہ ہمکو بابت اوڑجانے مورچہ انگریزی
میرٹھہ کے اون دو سوارونکے کہنے پر جو وہان سے آئے ہین اعتبار نہین ہے
اسواسطے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم خود میرٹھہ مین جاکر مورچہ کو اوڑادین بادشاہ
نے کہا کچھہ ضرور نہین اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہو تو حسب الحکم اپنے سپہ سالار
مرزا مغل کے کام کرنا چاہئے قاضی فیض اللہ کو توال شہر کے نام حکم گیا کہ
دو کشتیان پل جن کی اپنی جگہہ سے ہٹ گئی ہین چاہئے کہ سو مزدور بھیجکے
کشتیونکو درست کرادو — خبر پہنچی کہ پلٹن کے ہندوستانی ڈاکترون نے مسلمانان
شہر کے ساتھہ ملکے جہنڈا محمدی جامع مسجد مین قایم کیا بادشاہ نے یہہ سنکے
اونکو کہلا بھیجا کہ کوئی انگریز اب شہر مین باقی نہین ہے اسواسطے جہنڈا
بلند کرنا ضرور نہین ہے مولوی صدر الدین خان اونکو سمجہانے کو گئے
بہت سے چھکڑے ناج اور نمک وغیرہ کے گرفتار کرکے اندر شہر
لائے گئے ۲۰ مئی ۱۸۵۷ع روز چہار شنبہ
بادشاہ محل کے اندر سے دیوان عام مین برامد ہوئے ...
حاضر ہوکر اداب بجالایا بادشاہ نے کہا کہ تمنے انگریزون کے
جہنڈا محمدی جامع مسجد مین کہڑا کیا لیکن اب کوئی انگریز باقی نہ رہا

اسلامی کی کیا ضرورت ہے ڈاکٹر نے جواب دیا کہ جھنڈا خلاف ہنود کے
کھڑا کیا تھا یہہ سنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ہندو اور مسلمان
ایک ہین بعد ازان فوج کے افسر حاضر ہوئے اور اوہنون نے فریاد کی کہ
مسلمانون نے جھنڈا اسلامی ہنود کے خلاف کھڑا کیا ہے بادشاہ نے
اونکی دلجمعی کی کہ وہ انگریزون کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔ افسرون نے
یہہ بہی عرض کی کہ میگزین کے ایک نوکرون میں سے ایک چہوٹی انگریزی توپ لئے
جاتا تھا چنانچہ اوسکو پل پر گرفتار کیا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو توپ
سے اوڑا دو مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان اور حسین علیخان
اور رحمت علیخان اداب بجالائے بادشاہ نے اونکو ایک ایک جوڑا
بطور الطاف شاہانہ عطا کی اور اوہنون نے پانچ پانچ روپیہ بطور
نذر پیش کئے مرزا مغل کے نام حکم ہوا کہ وہ بسرداری چار پلٹن پیادہ
گو سواران معہ چار ضرب توپ میرٹھہ کی طرف روانہ ہوا اور مورچہ انگریزی کو
خاک اور اکھاڑ دے مرزا مذکور نے عرض کی کہ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان
حسین علیخان اور اور رئیس جو بڑے بڑے تعلقون کے مالک ہین
اونکو بہی ہمراہ جانیکا حکم ہو۔ سب رئیس یہہ سنکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے

شاہ سابق دہلی

مرزا ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ بسرداری فوج میرٹھہ کو جاوے اور نواب محبوب علیخان اور
حکیم احسن اللہ خان کو ہدایت ہوئی کہ تمام سامان اخراجات اور رسد وغیرہ فوج کے
واسطے میرٹھہ جانیکو تیار کرادین — چند سوارونے مبارک باغ جو چھاونی سے قریب ہے
جاکے دو فرنگیون کو جو وہان پوشیدہ تھے مار ڈالا — فوج کے افسرونے انکو عرض کی
کہ پانچ میمین جو قید ہین وہ فوج کے حوالہ کیجاوین بادشاہ نے محبوب علی ڈاکٹر
سے اس درباب فتوی طلب کیا اوسنے بیان کیا کہ ازروی شرع محمدی عورتونکا
قتل جایز نہین ہے — بعد ازان بادشاہ دیوان خاص مین تشریف لیگیے اور
وہان بیگم صاحبہ اور میر منشی مکند لعل سے گفتگو کرتے رہے —

شاہ دہلی

۱۷۸۸ء مین غلام قادر خان روہیلہ نے شاہ عالم بادشاہ دہلی کی
انکھین نکال ڈالین اور شاہ کی کمال بیعزتی اور خواری کی اس کے بعد مرہٹھے سلطنت
پر قابض ہوئے اور بادشاہ کا نو لاکھہ روپیہ سالانہ مرہٹی روپیہ کے حساب
سے مقرر کیا اور شاہ نظام الدین کو مرہٹہ مادہو جی سیندھیہ نے
اپنی طرف سے دہلی کا صوبہ دار مقرر کیا ۱۸۰۳ء مین جنرل لیک صاحب
نے بعد قبضہ کرنے اگرہ کے دہلی کی طرف کو کوچ کیا دہلی سے چھہ

میل کے فاصلہ پر یا ہین فوج انگریزی اور مرہٹون کے لڑائی ہوئی
اور مرہٹون نے شکست کامل کہا کر شہر اور قلعہ کو خالی کیا اوسوقت
شاہ عالم نے انگریزون سے پناہ چاہی چنانچہ فوج انگریزی ۱۴
ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء کو خاص شہر دہلی مین پہنچی تعجب کی بات ہے کہ اس مرتبہ بھی
اسی تاریخ یعنی ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کو فوج انگریزی شہر دہلی مین داخل ہوئی
غرضکہ مرہٹون کے ہاتھ سے دہلی فتح ہونے کے بعد صاحبان انگریز نے شاہ عالم کی بہت
خاطرداری کی اور اونکے واسطے حسب درخواست شاہ ممدوح کے بارہ لاکھ روپیہ
سالانہ مقرر کیا چنانچہ اوس تاریخ سے بادشاہ دہلی سلطنت انگلشیہ کی حمایت
مین آئے۔ شاہ عالم ۱۸۰۶ء مین مرگئے اور اونکے بعد اکبر شاہ ثانی نے تخت
پر جلوس کیا اور اکبر شاہ ثانی کے مرنے کے بعد ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ عیسوی شب جمعہ کو تخت پر بیٹھے یہی
حضرت ابتک تخت پر موجود تھے جنہون نے سرکشون کا ساتھ دیکے خاندان
تیموریہ کو اختتام پر پہنچایا ۷ تاریخ اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ء کو بہادر شاہ دہلی سے
جلاوطن کیے گئے اب شہر رنگون مین جو ملک برہما مین واقع ہے موجود
ہین عمر انکی پچاسی برس کی ہے تصویر انکی بہی مندرج کتاب ہوتی ہے

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرھوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور اوستادان حال وقدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۳؍ ماہواری ہے اور خریداران مفید خلایق کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری کے رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلایق مین

واصلات بابت تاریخ بغاوت ۳۰ جون ۱۸۵۹ء لغایت

جناب بابو گوبند چند ربوس صاحب نوشہرہ عہ؍ جناب اللہ جیا لعل صاحب انبالہ ے؍

جناب مولوی مرزا حاجی محمد صاحب اجمیر ے؍ جناب منشی گوبند پرساد صاحب مرادآباد عہ؍

جناب مولوی کلب حسین خانصاحب فتح آباد صہ؍ جناب منشی شنکر لعل صاحب اجمیر ے؍

جناب مولوی مومن علی صاحب میرتھہ ے؍ جناب مولوی غلام حیدر صاحب جبل پور ے؍

جناب مولوی محمد وزیر علی صاحب میرتھہ ے؍ جناب رای بختاور سنگہ صاحب مظفرنگر ے؍

جناب منشی شیو نراین صاحب اعظم گدہ عہ؍ جناب پنڈت رام نراین صاحب قنوج عہ؍

جناب پنڈت تارادت صاحب جوشی کماون عہ؍ جناب سید اصغر حسین صاحب فتح آباد عہ؍

جناب منشی کیدار ناتھہ صاحب دہلی ۸؍ جناب اللہ چمن لعل صاحب آگرہ عہ؍

جناب مولوی حفیظ اللہ خانصاحب دہلی عہ؍ جناب نواب علی بہادر نواب باندا اندور ے

جناب لالہ کنہیا لال صاحب اکبرپور ۔/ جناب منشی موہن لال صاحب بریلی عہ

جناب لالہ کلیان رای صاحب میرٹھ عہ جناب منشی منسی دہر صاحب ناگپور عہ

جناب رای کالی رای صاحب سہارنپور ۸/ جناب مولوی سید جمیل الدین صاحب مین پوری عہ

جناب ٹھاکر کلیان سنگہ صاحب مین پوری ۸/ جناب مولوی محمد شایق صاحب ۸ صدر گوکھپور عہ

جناب مولوی سید دولت علی صاحب مرزاپور عہ جناب بابو بیجناتھ صاحب اجمیر عہ

جناب مولوی محمد حیدر خان صاحب تہانیسر عہ جناب منشی عابد علی صاحب راجپوتانہ عہ

جناب لالہ شیو سہای صاحب تہانیسر عہ جناب منشی سید نعمت علی صاحب سہروردی عہ

جناب لالہ لچھمن پرشاد صاحب بریلی ۔/ جناب منشی سید قربان علی صاحب آرہ عہ

جناب مولوی عبداللہ خان صاحب و لالہ سیتارام صاحب لکھنو ۸/ جناب مولوی سید ارشاد حسین صاحب ٹونک عہ

جناب منشی دیوا چند صاحب بہون ۸/ جناب شیخ مقبول احمد صاحب جودھپور عہ

اطلاع — خریداروں کی خدمت شریف مین یہہ التماس ہے کہ جن صاحبوں نے ابھی تک قیمت نہین بھیجی ہے وہ چھہ روپیہ کے سال کے حساب سے پیشگی عنایت فرماوین

تاریخ بغاوت ہند

محاصرہ دہلی

گیارہوین مئی ۱۸۵۷ع کو سر ہنری برنارڈ صاحب بہادر حاکم اعلی افواج انبالہ و سرہند نے
بذریعہ تار برقی اخبار وحشت آثار میرٹھ اور دہلی سے اطلاع پائی تو فوراً اونھونے اپنے
مصاحب کو جنرل انسین صاحب بہادر سپہ سالار افواج ہند پاس شملہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا
کہ پہاڑ سے آپ کا نیچے آنا بہت ضرور ہے ۱۴ تاریخ مئی کی شام کو کمنڈر انچیف صاحب ممدوح
شملہ سے روانہ ہوکے ۱۵ کی صبح کو انبالہ مین پہنچے اور وہان انکا ایک اشتہار عام فوج کے
واسطے دیا جسکا پہلے بیان ہوچکا ہے ۲۳ تاریخ مئی کو اونھونے محاصرہ دہلی کے واسطے
یہہ تجویز کی کہ جو فوج انبالہ مین موجود ہے اوسکے دو حصہ کیئے جاوین اور ہردو بسرداری
اس فوج کے دہلی کو جانے پر مستعد ہوئے اور سر ہنری برنارڈ صاحب کو بدستور انبالہ مین
ٹھہرنے کا حکم دیا اور دونو حصون کی تقسیم اسطور پر کی اوّل حصہ کو زیر حکم برگیڈیر ہالی فاکس
صاحب کے کیا جسمین اسقدر فوج تہی ۷۵ نمبر کی پلٹن شاہی گورہ - اوّل پلٹن بنگال فیوزیلیرز گورہ
دو تمن رسالہ گورہ نمبر ۹ لانسر یعنی بہالہ بردار اور ایک ترپ توپخانہ اسپی ٭ حصہ دوم

جو زیر حکم برگڈیر جونز صاحب کے تھا اوسمین اتنی فوج تھی + پلٹن نمبر دوم بنگال فیوزی لیرز گورہ
پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۶۰ - دو تمن رسالہ نمبر گورہ - ایک تمن بھالہ برداران رسالہ
چہارم ہندوستانی ایک ترب توپخانہ اسپی + اُن دونو حصون مین علاوہ توپخانہ کے
صرف اٹھارہ سو گورہ تھا اور قریب ایکہزار ہندوستانی فوج کے اس جماعت کو کمنڈر انچیف صاحب نے
انبالہ سے روانہ کرنا چاہا تاکہ ۳۰ مئی تک کرنال مین داخل ہو اور وہان سے پہلی تاریخ جون کو روانہ
ہوکے پانچوین تک باغپت مین پہنچ جاوے اور چھٹی تک سیج ٹرین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بھی
اوس مقام پر جا پہنچے اور اسی اثنا مین ایک کمپو میرٹھ سے تیار ہو کے پانچوین جون تک باغپت
مین اس انبالہ کی فوج سے آملے بعد ملنے کے دہلی کیطرف سب فوج روانہ ہو یہہ تجویز کمنڈر انچیف
صاحب بہادر نے مستحکم قرار دی لیکن تقدیر مین عمل اسکا اون کے ہاتھ سے ہونا تھا + اب
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اوّل کمپو میرٹھ کا حال لکہین کہ اوسکو میرٹھ سے باغپت تک کیا کیا
واردتین پیش آئین اور پھر انبالہ کی فوج کا احوال لکہین گے بعد ازان پھر دونو نے باغپت سے
عین زیر دیوار دہلی تک جو جو کام کیئے اون کو بیان کرین گے اور پیچہے سے کیفیت محاصرہ دہلی
شروع ہوگی + ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کی شام کو میجر جنرل ہیوٹ صاحب حاکم اعلی فوج
میرٹھ نے ایک کمپو بسرداری کرنیل ارچیالد ولسن کے باغپت کیطرف روانہ کیا (انہی صاحب
نے اخیر کو دہلی فتح کی اور لقب جنرل کا حاصل کیا) اس کمپو مین بہت قلیل فوج تھی یعنی ساٹھوین

نمبر گورہ کی رفل پلٹن کے پانچسو جوان سے بھی کم تھے اور دو سو سوار رسالہ قرابینی گورہ اور ایک توپخانہ میدان جنگی اور ایک توپخانہ اسپی + یہہ تھوڑیسی فوج تین رات کوچ کر کے تیسوین تاریخ مئی کی صبح کو قصبہ غازی الدین نگر مین پہنچی یہہ قصبہ ہنڈن ندی پر اٹھارہ میل دہلی سے مشرق کی جانب واقع ہے ہنڈن پار ہونیکے واسطے ایک بہت عمدہ لوہے کا پل انگریزون نے بنوایا ہے اس پل کے قریب فوج انگریزی نے قیام کیا گرمی کی وہ شدت تھی کہ انسان اور حیوان تڑپے جاتے تھے اور لو بھی بکثرت چل رہی تھی اس روز کبھی دشمن سے مقابلہ ہونیکا گمان نہ تھا جب چار بجے تو یکایک دشمن کی فوج حملہ آور ہوئی ندی کے پرلے کنارہ سے دشمنون کی ایک کثیر فوج نے معہ پانچ ضرب توپ حملہ کرنا شروع کیا انگریزی بیدل فوج کو ہوشیار نہ کرنے پایا تھا کہ ایک اٹھارہ پنی توپ کا گولہ آکے پڑا اور دو کہارون کی ٹانگین جو کہ خیمہ ہسپتال قرابینون کے دروازہ پر بیٹھے تھے صاف اڑ گئین فی الفور دو کمپنیان رفل اور ایک ٹمن قرابینیون کا پار ہوکے پل کیطرف گیا اور توپخانہ اسپی دہنی طرف ہمارے کیمپ کے آراستہ ہوا اور اسکاٹ صاحب کا جنگی توپخانہ پل کے نیچے تعین کیا گیا اور دو بھاری توپین محصول گھر کے قریب اونچی سڑک کے انجام پر لگا کے دشمنون پر آگ برسانی شروع کی اتنے مین باقی رفل کی کمپنیان بھی تیار ہو کے میدان جنگ مین پہنچ گئین پل پار کر کے دشمنون پر خوب فیر کرنا شروع کیا جب دشمنون کی توپون سے قریب آپہنچ گئے

فاصلہ پر پہونچ گئے تب شجاع کرنیل رفل پلٹن نے ایکبارگی ان دونو کمپنیون کو جو اوّل تیار ہوکے گئین تھین حملہ کرنیکا حکم دیا حملہ کرتے ہی دشمن پریشان ہوگئے اور دشمنون کی ایک گاڑی محمولہ سامان جنگ اوڑگئی یہہ تلنگون نے مایوس ہوکے دانستہ اوڑادی سب توپین بھی دشمنون سے چھین لین یہہ لڑائی اگرچہ بہت دیر تک نرہی لیکن سرکار انگلشیہ کو فتح کامل حاصل ہوئی یہہ اوّل ہی لڑائی تہی جسمین باغیون کی بسم اللہ غلط ہوئی صرف سات سو ولایت زرا فوج نے قریب پانچ ہزار آدمیون کو بھگا دیا اور ایسی مضبوط جگہہ سے کہ اگر دو کمپنیان اسی رفل پلٹن شاہی کی یہان مقیم ہون توپھر کیا طاقت ہے کہ کوئی اور پلٹن ولایتی اونکو او سجگہہ سے نکال سکے توپین اوس روز پانچ ہاتہہ لگین جنمین دو بڑی بھاری تہین بعد اس فتح کے فوج انگریزی نے میدان جنگ سے دشمنو نکا تعاقب کرکے اون کو اوس گانو سے بھی نکالا جوکہ قریب پل کے واقع تھا اور جسکی اوٹ مین وہ لڑتے تھے اور گانو کو جلا کر خاک کردیا اور ایک خندق مین پچاس سپاہی پوشیدہ تھے ایک بھی اون مین سے زندہ نہ چھوڑا غرضکہ دشمنون کے آدمی بہت مارے گئے اور زخمی ہوئے اور چھکڑے اور گاڑیان اسباب جنگ کی بھری ہوئین چھوڑ گئے ✤ فوج انگریزی مین گیارہ آدمی قتل ہوئے اور اکیس زخمی ہوئے اور کپتان اینڈروز صاحب دشمنون کی دو بھاری توپین چھینتے کے وقت اون کی گاڑی میگزین اوڑنے سے مارے گئے ✤ دوسرے دن ۳۱ مئی کو

اتوار تھا صبح کو جتنے بہادر لوگ جان بحق ہوئے تھے دفن کیئے گئے معلوم ہوا کہ اس
مقام کو ابھی تک دشمنون نے بالکل خالی نہین کیا ہے اون کے سوار ادہر اودہر
پھرتے ہوے نظر پڑتے تھے ایک بجے دن کے معلوم ہوا کہ پھر قریب پانچہزار
فوج باغی نے پل کے اوس پار ایک میل پھریرہ نشان انگریزی سے مورچہ قایم
کیا ہے اوسوقت توپخانہ اسپی اور دو ضرب اٹھارہ پنی توپ معہ ایک گروہ
قرابینون کے روانہ کیا اور ایک جماعت پلٹن رفل اور قرابینون کی پھریرہ نشان
کی مدد کے واسطے پل پر بھیجی گئی دو گھنٹہ تک توپخانہ انگریزی سے برابر
مقابلہ رہا ہرچند سواران دشمن نے بار بار توپخانہ پر حملہ کیا لیکن ہر مرتبہ کامل زک
اوٹھائی جب دشمنون کی آگ مندی پڑی اوسیوقت برگیڈیر ولسن نے حملہ عام
بولدیا نتیجہ ظاہر تھا وہی امر پیش آیا جو کل ہوچکا تھا دشمن شکست کھا کر سراسیمہ
بھاگے البتہ اس بات کا بڑا افسوس رہا کہ بباعث قلت فوج اور کثرت تپش آفتاب
تعاقب دشمنون کا قرار واقعی نہو سکا اسی وجہ سے وہ اس مرتبہ اپنی
ساتون توپین واپس لیگئے اس لڑائی مین انگریزون کی طرف سے کل چوبیس آدمی
زخمی اور مقتول ہوئے جن مین سے دس آدمی تو صرف تمازت آفتاب سے مرگئے
اس امر سے گرمی کی کیفیت ہویدا ہوگی کہ کس قدر حرارت کی شدت تھی افسوس

لفٹننٹ ہرکنز صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی مارےگئے اور کپتان جالسن اور الیفائن
سے بہیر زخمی ہوئے ان دونو لڑائیون کے بعد پھر غازی الدین نگر مین کوئی امر تازہ
نہ ہوا تیسری جون کی صبح اور ایک سو جوان اوسی ساٹھوین رفل پلٹن شاہی گورہ
کے جو کمپو مین موجود تھے میرٹھ سے آنکر شامل ہوئے اور ایک پلٹن گورکھہ
الملقب بہ پلٹن سرمور دیرہ دون سے اس فوج مین پہنچ گئی بعد ازان اس کمپو نے
باغپت کیطرف کوچ کیا اور ۴ تاریخ جون کو باغپت کے مقام پر پل جمن پار کرکے
ساتوین تاریخ اتوار کے روز علی پور مین فوج انگریزی سے جو انبالہ سے آئی تھی
شامل ہوا + یہہ فوج انبالہ اب زیر حکم میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب کے تھی کیونکہ
ستائیسوین تاریخ مئی کو جنرل جارج انسن صاحب بہادر کمنڈر انچیف افواج
ہند بعارضہ ہیضہ مر گئے تھے + اب ہم اوس فوج ظفر موج انگریزی کا بیان کرینگے
جو انبالہ سے دہلی کیطرف روانہ ہوئی + اوپر بیان کرچکے ہین کہ مئی مہینے کی
۱۶ تاریخ تھی جسروز کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے تجویز روانگی فوج دہلی کیطرف
فرمائی جس فوج کے ساتھہ مقام باغپت مین فوج میرٹھہ کو ملنے کو حکم دیا تھا چنانچہ
کمنڈر انچیف صاحب بہادر ممدوح جو بیسوین تاریخ انبالہ سے روانہ ہوئے
اور ۲۵ کو کرنال مین داخل ہوئے اور کل فوج انبالہ جسکا اوپر بیان ہوچکا

مدس مقام مین پہنچ گئی لیکن وہ تریپ توپخانہ اسپی ابہی تک نہ پہنچنے پایے تہے
اور سیج ترین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بہی بہت دور تہا اور اوسکے آنیے مین عرصہ
تہا اسیواسطے صاحب بہادرنے بذریعہ تار برقی کلکتہ کو خبر بہیجی کہ کرنال سے ۱۲ تاریخ
مئی تک روانگی عمل مین نہین آسکتی دوسیرے روز ۲۶ تاریخ مئی کو تمام اون کی
تجویزین ایک طرف رکہی رہین اور وہ خود چند گہنٹے کے عرصہ مین بعارضہ پیغام
ہیضہ کے راہی عالم لقا کے ہوئے ✤ ہم نے چاہا وے نہ چاہا تو نے
چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا ✤ مرتے وقت جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے سر ہنری
برنارڈ صاحب کو انبالہ سے طلب کرکے اون کو حکومت فوج جو محاصرہ دہلی کو جاتی
تہی دی اسموقع پر انتظار منظوری نواب گورنر جنرل کا بیفایدہ تہا کیونکہ سررشتہ
ڈاک بالکل مسدود تہا اور تار برقی شکست ہو گیا تہا نواب ممدوح نے سرجان لارنس کو
یہہ خبر سنی اور تقرری سر ہنری کی منظور فرمائی لیکن منظوری ایک مدت
بعد محاصرین دہلی کو معلوم ہوئی میجر جنرل ریڈ صاحب بہادر بعد وفات کمنڈر انچیف
صاحب کے اون کی جگہہ قایم مقام مقرر ہوکر ۲۸ تاریخ راول پنڈی سے دہلی کیطرف
روانہ ہوئے لیکن یہہ صاحب بباعث علالت مزاج اسقدر نا توان تہے کہ حکومت فوج
دہلی کی خود اپنے ہاتہہ مین نہ لے سکے اور سر ہنری برنارڈ صاحب ہی اگرچہ

بیمار تھے لیکن حسب الطلب جارج اینسن کمنڈر انچیف صاحب بہادر جنہون نے مرتے وقت اونکو طلب کیا تہا فی الفور بلنگ سے اوٹھکے کرنال مین پہنچ گئے اور حکومت فوج دہلی کی ہاتھ مین لی شبیہہ اس شجاع حاکم جنگی کی اس جگہہ درج ہوتی ہے

سر ہنری برنارڈ صاحب

سر ہنری برنارڈ صاحب نے روانگی فوج کی کرنال سے مناسب نہ جانی تاوقتیکہ بھاری توپخانہ پنجاب سے نہ پہنچ جاوے ۲۱ مئی کو ایک توپخانہ نو پینی توپون کا کمپو مین پہنچ گیا چنانچہ اوسی روز اونہون نے پانی پت کیطرف کوچ کیا اور توقع یہہ تہی کہ فوج میرٹھہ زیر حکم برگیدیر ولسن آ کے مقام پر جہان جمنا پر پل واقع ہے آن شامل ہوگی لیکن چونکہ صاحب ممدوح نے غازی الدین نگر سے ایک پھیر کا راستہ لیا تہا اسی باعث سے وہ اوس روز اوس مقام پر فوج انبالہ سے شامل نہ ہوسکے برنارڈ صاحب نے علی پور کیطرف کوچ کیا اور ۵ جون کی صبح کو وہان داخل ہوئے چونکہ توپخانہ کا سامان میرٹھہ کے کمپو کے ساتھ زیادہ تھا اس لحاظ سے اونھون نے میرٹھہ کی فوج کے انتظار مین قیام کیا چنانچہ ساتوین تاریخ کی صبح کو فوج مذکور آن ملی جب یہہ دونو فوجین انبالہ اور میرٹھہ کی علی پور مین شامل ہوگئین تو ساتوین تاریخ ماہ جون کی شب کو ایک بجے کے وقت اونہون نے دہلی کیطرف لڑائی کی صف باندہ کر کوچ کیا اور یہہ امر تحقیق تہا کہ دن نکلتے ضرور دشمنون سے مقابلہ ہوگا علی پور سے یہہ فوج اسطور پر تقسیم ہوئی سب سے آگے کے غول مین تیسرا ٹروپ توپخانہ اسپی متعلقہ دستہ نمبر سوم زیر حکم میجر ٹومبز صاحب اور تین ٹروپ رسالہ نمبر ۹ بھالہ برداران گورے کے تہے اس غول کے کل توپخانہ کی حکومت لفٹننٹ کرنیل موری مکنزی صاحب کے سپرد ہوئی

اور کُل غول اوّل کے سردار برگیڈیر ہوپ گرانٹ صاحب مقرر ہوئے ✣ گروہ
دوم تحت حکومت برگیڈیر شورز صاحب مین ایک تمن رسالہ قرابینیان نمبر ۶
اور چار بھاری توپین اور ایک جماعت سیپرز یعنی سفر مینا مورچہ اور سرنگ
وغیرہ کے کام کے واسطے جنمین انگریز گورے تھے اور چار توپین اسکاٹ صاحب کے توپخانہ
کی اور ۷۵ وین نمبر کی پلٹن شاہی گورہ اور نمبر اوّل پلٹن بنگال فیوزی لیرز گورہ
داخل تھین ✣ لفٹننٹ جینی صاحب جماعت مورچہ کن کا گٹ کپتان مقرر
ہوا تھا ✣ تیسرے غول مین یہہ فوج تھی اوّل حصہ ساٹھوین رفل شاہی گورہ اور
ایک جماعت سفر مینا زیر حکم لفٹننٹ سالکلڈ صاحب اور ترپ دوم متعلقہ دستہ
سوم توپخانہ اسپی زیر حکم کپتان ٹینی صاحب اور ایک تمن رسالہ ہم گورہ بھالہ بردار ✣ ن
یہہ غول زیر حکم برگیڈیر گریوس صاحب کے تھا ✣ عقب کے غول مین جو میجر کوب صاحب کے
مطیع تھا ۸ نمبر کی شاہی فیوزی لیرز گورہ اور ایک تمن رسالہ ششم قرابینیان
اور ایک کمپنی نمبر دوم بنگال فیوزی لیرز گورہ اور دو توپین میجر اسکاٹ صاحب کے
توپخانہ کی تھین ✣ یہہ غول عقبی قلعہ شکن توپون کے سامنے آراستہ ہوکے چلا ✣
اس طریقہ سے کل فوج انگریزی چار غول بنکر میدان جنگ کے واسطے آراستہ اور
مستعد ہوکے علی پور سے روانہ ہوئی ✣ شمار مین فوج ان چارون طایفہ کی بہت

کم تھی جیسا کہ اوپر مفصل بیان ہو چکا ہے اور دشمنون کی فوج سے تو ان کی کچھ بھی
نسبت نہ تھی ٭ اوّل غول انگریزی باقیون سے آدھے گھنٹہ پیشتر روان ہوا جب چلتے
چلتے صبح کاذب نمود ہوئی اور چار پہر آدہا گہنٹہ گذرا اوسوقت فوج باد اللہ کی سیرائے
جو بادلی کی سیرا کے نام سے مشہور ہے پہنچی یہہ جگہہ دہلی سے کل چار میل کے فاصلہ
پر ہے اسجگہہ دشمنون نے خوب مستحکم مورچہ قایم کر رکہا تہا یہان پہنچتے ہی لڑائی شروع
ہو گئی دشمنون نے اپنی مورچہ بندی ایک بہت اچھے موقع پر باغات اور مکانات کی آڑ مین
کی تہی توپین بہت عقل مندی کے ساتھہ سرکین اور اس سرعت کے ساتہہ آگ برسائی
کہ ایک لمحہ کا بہی توقف نہ تہا سب سے آگے کے غول مین جب دشمنون کی آگ سے بڑا نقصان
ہونا شروع ہوا تو اوسوقت جنرل صاحب نے حملہ کر کے توپین چہین لینے کا حکم دیا یہہ
کام دوسرے غول کی ۷۵ وین پلٹن گورہ کے ذمہ ہوا جسنے اس موقع پر کمال شجاعت
دکہائی سنگینین چڑہا کے پلٹن مذکور کے گورے بے خوف و خطر مورچہ دشمن کیطرف
دوڑ پڑے اور عین توپون کی آگ مین گہس کر دشمنون کو پسپا کیا اور مورچہ کی توپین
چہین لین اسی اثناء مین نوین رسالہ بہالہ برداران نے میدانی توپون کو چہین کے اون کا
منہہ دشمنون کیطرف پہیر دیا غرضکہ باغیون کو شکست کامل ہوئی بارہ ۱۲ توپین اون سے
چہین لین جن مین سے تین بہت بڑی تہین علاوہ توپون کے کل اسباب جنگ اور خیمہ

اور اونٹ وغیرہ جو دشمن میدان مین بجنسہ چھوڑکے بھاگے تھے قبضہ انگریزی مین آئے
فوج انگریزی آگے بڑھتی چلی گئی جب اوس بلند میدان مین جھیل نجف گڈہ کی ندی کے
کنارہ پر پہنچی تو وہان تھوری دیر ٹھیرکے اور کچھ ناشتہ کرکے پھر کوچ کیا اور ارادہ
یہہ کیا کہ ندی پار کرکے جو اوندنون مین پایاب تھی چھاونی دہلی مین ہوکے اوس بلند پہاڑی
زمین کو جو چھاونی سے اوپر کیطرف واقع ہے قبضہ کرلین یہہ مقام شمال مین
شہر دہلی کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ندی پار ہوتے ہی اسجگہہ پر دشمنون کا
ہجوم کثیر معلوم ہوا یہہ دیکھتے ہی جنرل برنارڈ صاحب ساٹھوین رفل پلٹن گورہ زیر
حکم کرنیل جونز اور دوسری بنگال فیوزی لیرز گورہ زیر حکم کپتان بائیڈ صاحب اور
ایک ترپ توپخانہ اسپی زیر حکم کپتان منی صاحب کو لیکر جلد پہاڑی پر چڑہ گئے
اور دشمنون کو مارکے بھگا دیا اور بالکل مطلع صاف کیا اس جگہہ چھبیس (۲۶) توپین دشمنون
کی چھینین اور کل اسباب لشکر اور جنگ جو وہ بجنسہ سراسیمہ ہوکر چھوڑگئے تھے انگریزون
کے قبضہ مین آیا رفل پلٹن گورہ نے اسمقام پر بڑی داد شجاعت دی + اس روز
صاحبان انگریزکی فوج مین کل اکیاون (۵۱) آدمی مارے گئے اور ایکسو تینتیس (۱۳۳) زخمی ہوئے
ان مین سے افسرون کی فہرست یہہ ہے کرنیل چیسٹر صاحب فوج کے اجیٹن جنرل اور
کپتان دلامین اور کپتان رسل صاحب مارے گئے اور کرنیل ہربرٹ اور کپتان ڈاسن

نقشہ محاصرہ دہلی
دریا
قلعہ
سلیم گڈھ
جامع مسجد
ترکمان دروازہ
موری دروازہ
کابلی دروازہ
لاہوری دروازہ
تیلی واڑہ
کشن گنج
سبزی منڈی
سڑک کرنال
صدر بازار
پیادگان
میٹکاف صاحب کی کوٹھی
کوٹھی لڈلو صاحب
مقامات پہاڑی
۱ مورچہ
۲ مورچہ
۵ مسجد
۶ برج نشان
مقامات مورچہ
۱ براؤن صاحب کا مورچہ
۴ ٹومب صاحب کا مورچہ
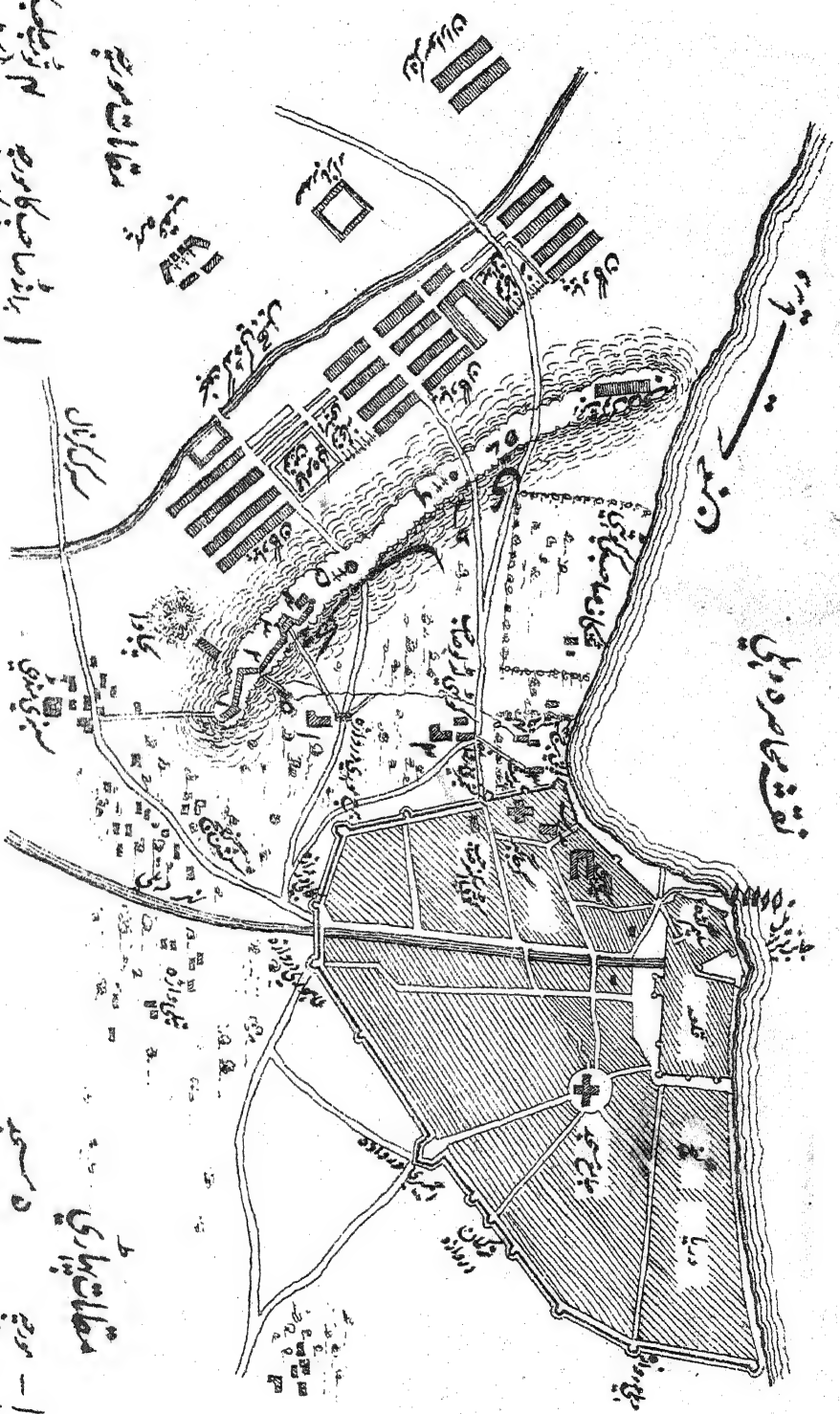
اور کپتان گریول اور لفٹننٹان لائٹ اور ھفیر اور ڈیوڈسن اور ھیئر اور فنٹز جرلید
اور بارٹر اور رقورس اور ایلس اور النسائن یم زخمی ہویے ❊ اس لڑائی کے بعد عین
دہلی کے سامنے اس اونچی زمین پر جو پہاڑی کے نام سے مشہور ہوئی ہے آٹھوین جون
کی شام کو انگریزی فوج نے قیام کیا اور اس روز سے لیکے تا تاریخ فتح دہلی وہان سے
نہ ہٹی اب گویا محاصرہ دہلی شروع ہوا اب اسجگہہ فوج باغی محصورین اندرون شہر
دہلی اور فوج نصرت مند محاصرین انگریزی بیرون شہر مذکور کے قیام گاہون کی کیفیت
سمجھ لینی چاہیے اسکے سمجھنے کے واسطے نقشہ ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے مشہور دہلی
جہان حملہ باغی فوج ہندوستانی نے نمک حرامی کرکے پناہ لی دریاء جمن پر واقع ہے
شہر دہلی سے چار سو میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب لاہور واقع ہے اور پشاور
قریب سات سو میل کے اور مشرق مین الہ آباد اوس سے پانسو میل ہے جہان کہ دریائے
جمن دریاء گنگ سے شامل ہوا ہے اور رہا مین کلکتہ اور دہلی کے قریب نوسو ۹۰۰ میل کے فاصلہ
مشرق کی سمت مین دہلی کے دریاء جمن بہتا ہے چار دیواری اس شہر کی پختہ
اور سنگ سرخ سے بنی ہوئی تھی اصل مین شاہجہان نے یہہ شہر پناہ بنوائی تھی لیکن
سنہ ۱۸۰۳ع مین جب انگریز دہلی پر قابض ہویے تو اوس زمانہ مین یہہ پختہ بے مرمت
اور شکستہ ہوگئی تھی علاوہ شکستگی کے ازروے قواعد جنگ یہہ پختہ ناقص تھی تو بھی

گرگج یعنی بروج بہت چھوٹے چھوٹے تھے اور مضبوط نہ تھے اور نہ اونکے بازوؤن مین
کوئی پناہ گاہ تھی خندق بھی مناسبت کے ساتھ نہ تھی اور گرد وپیش شہر پناہ کے عمارات
بوسیدن کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے سرکار انگریزی نے اسکی تیاری اور مرمت کا کام کدہ کپتان
ہجینس صاحب اور اسمتھ صاحب کو تفویض کیا ۔ ان صاحبون نے اسکی قرار واقعی مرمت کی اور توپون
کے برج از سر نو معہ دیوار پردہ اور بازو کے پناہ گاہون کے تعمیر کرائے اور دیوار کے سامنے
چارون طرف میدان صاف کرادیا خندق نئے سر سے تیار کرادی چار دیواری اور اوسکے
ملحق برجون کے علاوہ اور بھی کئی گول برج اوسکے متصل تیار کرائے گئے مابین چھجے اور فصیل
شہر کے آمد و رفت کیواسطے ایک پل چوبی رکھا گیا کہ جب چاہین جب اوسکو اوٹھالین
تو شہر پناہ شہر سے اوسکا تعلق جاتا رہے اور جنہر ایک توپ اسطور محور پر رکھی جاسکے کہ
جاہے جس طرف اوسکو گھما کے فیر کرین یہہ برج اسواسطے بنائے گئے کہ اگر مبادا شہر مین کوئی
بلوہ ہو تو اوسپر سے توپ چلائی جاوے ۔ اور سنہ ۳۸ع مین جناب نواب لارڈ آکلنڈ صاحب
گورنر جنرل ہند نے پھر مرمت اور مضبوطی شہر پناہ اور اوسکے بروج کی کرائی اور جمنا کیطرف
ایک برج بنام ولیسلی برج تیار کرایا شہر پناہ کے برجون مین سے مشہور برجون کے نام یہہ ہین اکثر
ان مین سے برجے بڑے حاکمان انگریز کے نام سے مشہور ہین نقشہ شہر پناہ کے دیکھنے
سے معلوم ہوگا کہ ملحق دریاء جمن کے پانی برج ہے اور بعد ازان اسی سلسلہ سے برج واقع ہین

نصیر گنج کا برج + بدرو دروازه کا برج + شاه برج + برن صاحب کا برج +
گارستن صاحب کا برج + اکبر برج + اختر لونی یا اوکٹرلونی صاحب کا برج +
لیک صاحب کا برج + ولسلے صاحب کا برج + نواب برج + ان برجونکے علاوه تیره
دروازه اور سوله کهڑکیان شهر کی تهین جنمین سے ایک دروازه اور تین کهڑکیان
مسدود هوگئی تهین اور باقی آمد و رفت کے واسطے کهلی رهتی تهین اور تهوڑے
عرصه سے صاحبان انگریز کی طرف سے ایک نیا دروازه بنام کلکته دروازه تیار هوا
سلیم گڈه سے شمال اور مغرب کی جانب مین کلکته دروازه اور نگمبود دروازه
اور کیلے کے گهاٹ کا دروازه واقع هے اور یهان سے شهر پناه مغرب کیطرف
مڑ جاتی هے جسمین یه دروازے هین کشمیری دروازه بدررو دروازه + بعد اسکے
شهر کی دیوار قریب ایک میل کے شمال اور جنوب کی سمت کو جاتی هے جسمین یه
دروازے هین + کابلی دروازه + پتهر گهٹی دروازه مسدود + لاهوری دروازه
یهان سے پهر شهر کی دیوار گرد گهوم کر جمنا کے کناره کی طرف مشرق کی جانب جهکتی هوئی
دو میل تک چلی گئی هے اسمین اجمیری دروازه اور ترکمان دروازه اور دهلی
دروازه هے اخیر کو دیوار شهر دریا کے کناره کناره ڈیره میل تک برابر گئی هے
البته اوس جگهه نهین هے جهان ولسلے برج اور نواب برج واقع هین اسطرف

راج گھاٹ دروازہ اور خضري دروازہ واقع ہے بعد ازین دیوار قلعہ شہر کا
احاطہ کئیے ہوئے ہے علاوہ ان دروازون کے کھڑکیون کے نام یہہ ہین + نگمبود کی
کھڑکي + بہادر علیخان کي کھڑکي + خلیل خان کي کھڑکي + امیر خان کي کھڑکي +
فراش خانہ کي کھڑکي + بلند باغ کي کھڑکي مسدود + سید بھولے کي کھڑکي مسدود
اجمیري دروازہ کي کھڑکي مسدود + شاہ گنج کي کھڑکي + نئي کھڑکي + نصیر گنج کي
کھڑکي + سلیم گڈھ کي کھڑکي + ثمن برج کي کھڑکي + نواب غازي الدینخان کي کھڑکي
نواب احمد بخش خان کي کھڑکي + زینت المساجد کي کھڑکي + کل احاطہ شہر کا طول سات
میل کے قریب ہے + سلیم گڈھ کا مقام ہي سمجھہ لینا چاہیئے یہہ پراني عمارت شمال
اور مشرق مین شہر دہلي کے دریا جمن کے بیچ مین قلعہ سے ملحق واقع ہے قلعہ سے
اس گڈھ مین آنے کے واسطے دریا پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہے جو کہ اس نقشہ
کے دیکھنے سے معلوم ہوگا + شمال اور مشرق کي جانب دریا پر کشتیون کا پل ہے
اس سے پار ہو کے میرٹھہ اور پورب کیطرف سڑک گئي ہے یہہ تو مختصر بیان دہلي کا
ہے جہان کہ فوج بغاوت شعار مقیم ہوئي اب مورچہ گاہ انگریزي کا احوال سنیئے
لشکر انگریزي بعد فتوحات تاریخ ہشتم ماہ جون دشمنو نکو ہٹاتا ہوا اوسي روز شام کو
سامنے دہلي کے آپہنچا اور جہاد لي قدیم کا جہان ہمیشہ سے فوج انگریزي رہتي

گہاٹ ہاسے
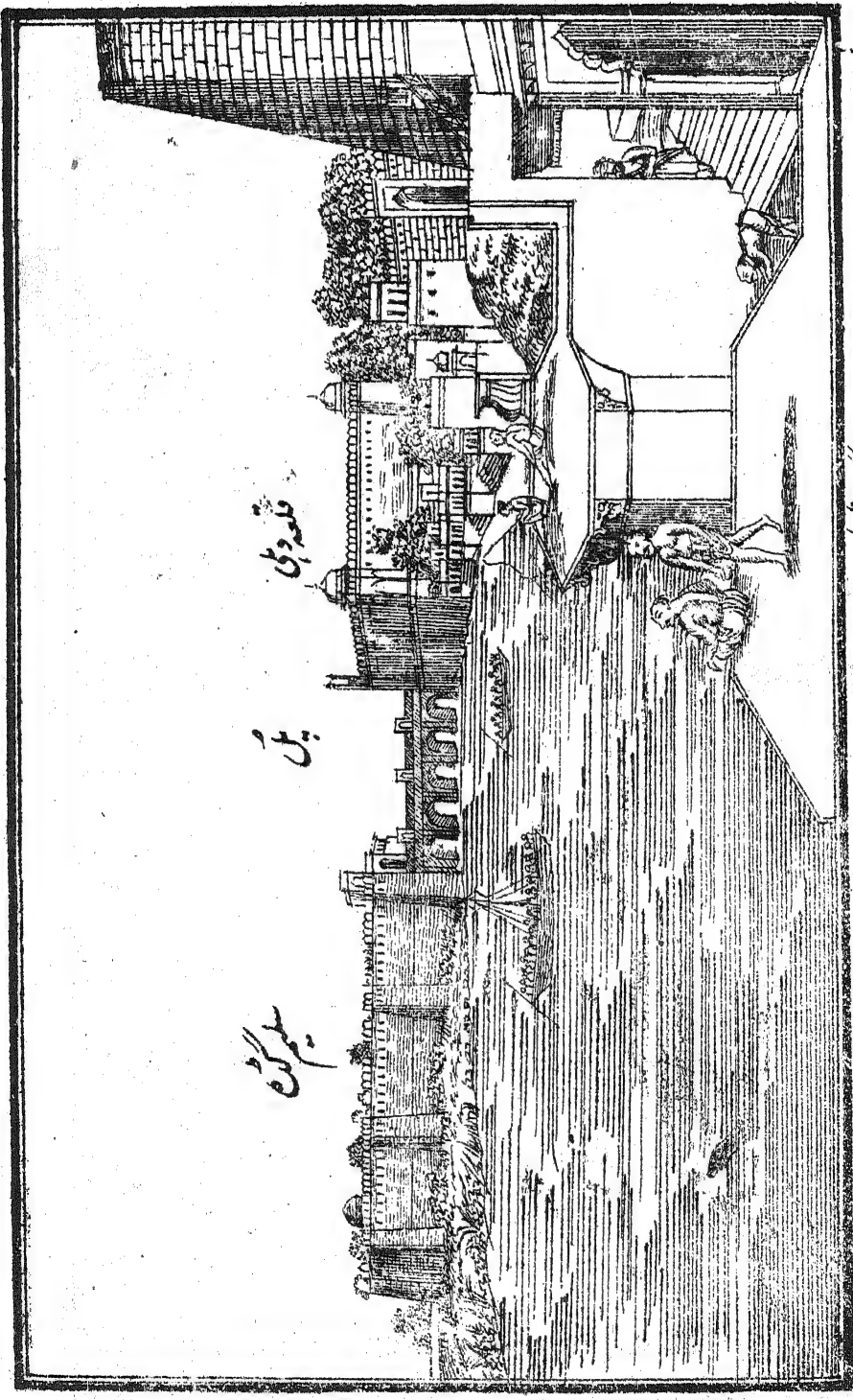
اور گیارہوین مئی کو اوسے چھوڑ دیا تہا قبضہ کرلیا اور پریٹ کے میدان مین
لشکر مذکور خیمہ زن ہوا یہہ مقام شمالی حصۂ شہر پناہ سے قریب ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر ہے اور اس سے تھوڑی دور آگے اونچی پہاڑ کی زمین واقع ہے
جس سے شہر اور لشکرگاہ کے مابین ہبت اچھی آڑ تھی اس پہاڑ کی زمین کو مجنون کا پہاڑ
کہتے ہین اسی پہاڑی پر گول گھر یعنی جہاد ونیکا برج نشان جسکا پہلے بیان ہوچکا ہے واقع ہے
اور اس سے دہنے ہاتہہ کو جہان اس پہاڑی کا اوتار ہے ایک عالیشان عمارت ہے
جو کہ ہندو راو کی کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اور جسمین مہاراجہ بابا ہندو راو مرہٹہ قیام
پذیر تھے اور ان دونون مکانون کے وسط مین ایک پرانے زمانہ کی مسجد واقع ہے اور ہندو
راو کے مکان کے متصل رسدخانہ کا مکان ہے ان سب مقامون پر مورچے انگریزی
بلکہ ہندو راو کی کوٹھی کے سامنے تین مورچے بنائے گئے اور اون پر پلٹن رفل گورہ اور
گورکھون کی سرمور پلٹن اور گاد کور کی پنجابی پلٹن تعین کی گئین یہہ پہاڑی تو گویا سامنے
کیطرف مابین دیوار شہر اور لشکر انگریزی کے تہی عقب مین لشکر کے نالہ تہا جو نجف گڈہ کی
جہیل سے آیا ہے اور آخیر مین دہنے ہاتہہ کو سبزی منڈی تہی یہہ منڈی کابلی دروازہ
شہر سے شمال اور مغرب کی جانب قریب سوا میل کے فاصلہ پر ہے بائین طرف لشکر کے دریا
جمن تہا یہہ سب ملاحظہ نقشہ سے معلوم ہوجائیگا قریب کے مورچہ اوس روز ہندو راو سوگن

سے کچھ زیادہ فاصلہ پر دیوار شہر سے تھا اس سبب سے قریب باین فوج قلیل اوسوقت مین جانا مناسب تھا
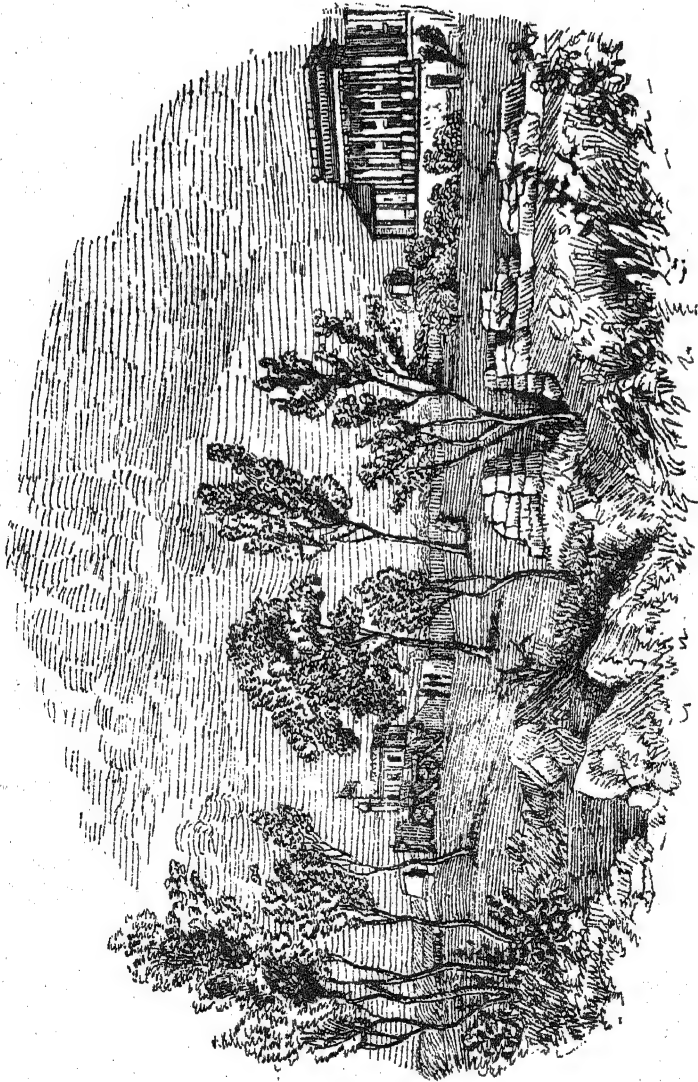
صورت چلکوٹی بندوراو

جب اس مقام پر فوج انگریزی خیمہ زن ہوئی تو اوایل مین یہہ مدنظر تہی کہ کاشمیری دروازہ
کو اوڑا کے شہر مین یکبارگی داخل ہونا چاہیئے لیکن بعد غور و تامل یہہ تجویز تا آنے
فوج مدد کے ملتوی کی گئی اور مناسب یہی معلوم ہوا کہ ابہی خود حملہ نکرنا چاہیئے البتہ اگر
دشمنون کیطرف سے حملہ ہو تو اوسکا صرف مقابلہ ضرور ہے ۹ تاریخ جون کو
گائیڈز کور یعنی جاسوس کی پلٹن پنجاب سے کمپو انگریزی مین داخل ہوئی یہہ ایک
پنجابی پلٹن ہے جو مشتمل ہے دو نو سوار اور پیادون سے اور جسمین کوئی خاص قسم یا ذات
کے آدمی بہرتی نہین کیئے گئے تھے بہرتی کیوقت پہاڑی اور افغان اور سکہہ وغیرہ
اسمین داخل کیئے گئے تھے ۱۸۴۶ع مین یہہ عمدہ پلٹن بھرتی ہوئی تہی پلٹن کے کل آدمی
جوانمردی اور دلیری اور وفاداری اور نمک حلالی مین شہرہ آفاق تھے اور
یہہ باتین اون کی دہلی کے سامنے اور بھی ثابت ہوگئین اوایل مین اس رجمنٹ مین ایک
ٹرپ سواران اور دو کمپنیان پیادگان توپخانہ کی تہین یعنی کل تین سو
آدمی تھے لیکن لارڈ ڈالہوسی کی حکومت مین اس پلٹن مین چار کمپنیان پیادگان
توپخانہ اور دو ٹرپ سواران زیادہ کیئے گئے یعنی کل پلٹن قریب ساڑہے
آٹھہ سو جوانون کے کی گئی یہہ پلٹن پنجاب کے پرلے کنارے سے مقام مردان مین تہی
جب اسکو حکم روانگی دہلی کا ہوا چنانچہ ایسے سخت گرم موسم مین چھہ سو میل کا فاصلہ

بائیس[۲۲] روز مین طے کر کے لشکر دہلی مین داخل ہوئی اور اوسی روز لڑائی مین شامل ہوکے
کار بہادری اور شجاعت کے نمایان کیئے یعنی نوین تاریخ کی دوپہر کو فوج باغی جوق
جوق اراستہ ہوکے معہ توپخانہ وغیرہ شہر سے نکلی اور انگریزی لشکر پر حملہ آور ہوئی
اور چاہا کہ مورچہ ہندوراو کی توپون کا قبضہ کرلین لیکن بہادران انگریزی سے
سامنے جو دشمن کی نسبت شمار مین عشر عشیر بہی نہ تھے کیا مجال تہی کہ وہ کچھہ کر سکین
دشمنون کو مار کے دہلی کے اندر کر دیا + اس روز کپتان کونٹن بیتائی صاحب
حاکم حصہ سواران پلٹن جا سو سن زخمی شدید ہوکے چوبیس گہنٹہ بعد مر گئے + اسی روز
صبح کو ہیضہ بہی لشکر مین نمودار ہوا اسر جن کو گلن صاحب ڈاکٹر پلٹن گورہ نمبر ۷۵
ہیضہ کرکے گیارہ بجے رات کے مر گئے + اوایل مین فوج باغی نے بڑی سختی اور
مضبوطی سے فوج انگریزی پر حملہ جاری رکہا اور کوئی تدبیر یا دقیقہ اون کے
وہان سے نکالدینے اور غارت کرنے مین باقی نہ چہوڑا اور واقع مین اس قلیل
فوج انگریزی نے ابتدا مین بڑی بڑی تکالیف اور مصیبتین برداشت کین رات
اور دن اپنے اپنے مقامون اور پہرون پر کمر بستہ اور ہوشیار رہنا پڑتا تہا اور
قلت فوج کے سبب سے کسی متنفس کو آرام کی نوبت نہین پہنچتی تہی دن مین لڑنا اور
رات کو پہرون پہ ہوشیار رہنا پڑتا تہا اگرچہ فوج انگریزی محاصرہ دہلی کیواسطے

آئی تھی لیکن آتے ہی اوسکو معلوم ہو گیا کہ بجاے محاصرین کے وہ اصل مین خود
محصور ہین بلکہ کمیوین اسباب کا چرچا پھیلا اور اچھے اچھے افسرون کی راے سنی
گئی کہ اتنی قلیل اور کم توپخانہ سے ایسے بڑے اور مضبوط شہر کا محاصرہ مناسب
نہ تھا اور اصل مین یہہ بات ہے کہ اگر دہلی مین بجاے ہندوستانی فوج کے فرض
کرو کہ کوئی فرنگستانی فوج ہوتی تو کبہی کسی جنرل کی مجال نہ ہوتی کہ اسقدر کم فوج
سے اوسکے محاصرہ کی تدبیر کرتا ہندوستانی فوج ہر روزہ دہلی سے نکلکر حملہ
آور ہوتی تہی بلکہ بعض روز تو دن مین چار چار مرتبہ اور اون کی مدد کو فوج بغاوت
اور نمکحرامی کرکے ہر چہار طرف سے دہلی مین فراہم ہوتی جاتی تہی خلاف اسکے لشکر
انگریزی مین کہین سے جلد مدد آنے کی توقع نہ تہی بلکہ جتنے آدمی تھے اون مین سے
بہی ہر روزہ لڑائی اور بیماری سے کم ہوتے جاتے تھے یہہ دیکھہ کر ابتدا دو یا تین
ہفتہ تک نتیجہ اچھا نہین دکھلائی دیتا تھا اور بڑے بڑے معمر اور تجربہ کار افسران
انگریزی کے نزدیک اندیشہ قوی تھا ❊ دوسرے روز دسوین جون کو پھر
باغیون نے ہندوراو کے مورچہ پر سبزی منڈی کیطرف حملہ کیا اور اگرچہ دشمنونکو
سبزی منڈی کے باغات سے مار کے نکالدیا لیکن بہت سے بہادران انگریزی
مارگئے یہہ خیال کرکے کہ فوج باغی پھر اسی جگہہ آن قابض ہو گی اسواسطے ایکپہر

اور مورچہ سبزی منڈی کے قریب تعین کیا ✤ اس روز دشمنون نے بڑی سخت آگ برسائی لیکن انگریزی فوج خاموش اور مستعد کہڑی رہی جبکہ دشمنون نے شہر سے نکل کے بہت سا اپنا گولہ اور باروت خراب کر دیا اور انگریزی فوج کے نزدیک پہنچے اوسیوقت فوج انگریزی اون پر جا پڑی اور مار کے پھر شہر کے اندر گہسا دیا اس لڑائی کے بعد توقع ہوئی کہ آج کے دن کی محنت ہو چکی رات کو آرام کرین کل پھر دیکھا جائیگا لیکن گیارہ بجے رات کے بعد گل انگریزی پہنگا سب فوج پھر تیار ہو گئی لیکن اخیر کو معلوم ہوا کہ یہہ خطرہ بے اصل تہا ✤ گیارہوین جون کو کوئی امر تازہ پیش نہ ہوا اوس روز ایک حکم جاری ہوا کہ جو کوئی دشمنون کا جو بیس پنی گولہ لے آویگا اوسکو دو آنہ کے پیسے ملین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون دنون مین ہمارے کمپو مین بڑی توپون کا اسباب جنگ بہت کم تہا بہت سے ہندوستانیون نے اپنی جان کو خطرہ مین ڈال کے یہہ پیشہ قبول کیا دیکہیئے مفلسی اور لالچ کیا کیا کام کراتی ہے اصل تو یہہ ہے کہ لالچ کی خاطر ہمارے ملکے آدمی جان دینے کو تیار ہین لیکن اداء فرائض نمک حلالی اسپنے آقا مین وہی لوگ کتنے عذرات پیش کرنیکو موجود ہو جاتے ہین ✤ بارہوین جون ہی تواریخ محاصرہ دہلی مین کچہہ کم خونی نہین گذری ہے دشمنون کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو کے ہمارے مورچہ برج نشان کے قریب آپہنچا اور قریب تہا کہ توپون کا قبضہ کرلین اور با وجود مقابلہ سخت کے دشمن آ گئے

بڑہے چلے آتے تہے اتنے مین ساٹہوین رفل پلٹن کی دو کمپنیان تیار ہوکے جلد فرودگاہ
سے پہاڑی پر چڑہ کر برج نشان پر جا پہنچین پہر تو دشمنون کے پاؤن اوکھڑ گئے اور
اتنے جلدی وہ آگے نہ بڑہے تہے جتنے وہ پیچہے کو ہٹے پہلا جسوقت رفل کی
بندوق ساٹہوین پلٹن کے گورون کے ہاتہہ مین ہو اوسوقت مہاراج پانڈے جی نمک حرام
کی کیا طاقت ہے کہ میدان مین مقابلہ کریکے اس روز کی لڑائی مین کپتان نوکس صاحب ساٹہوین
پلٹن کے اور بہت سے جوانمرد گورے کام آئے لیکن حسب دستور فتح کامل حاصل ہوئی
اس روز ایک مورچہ انگریزی مٹکاف صاحب بہادر کی کوٹہی پر قایم ہوا نقشہ کی ملاحظہ سے
یہہ مقام معلوم ہوجائیگا یہہ کوٹہی ایک نہایت عمدہ عمارت جناب سر تہیافلس مٹکاف
صاحب بہادر کمشنر اور ایجنٹ دہلی کی بنوائی ہوئی تہی اسکی تیاری اور آرایش مین ایک زر
کثیر صرف ہوا تہا اور بقول ایک مصنف کے یہہ شعر اوسپر صادق آتا تہا

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ٭ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست ٭

اسکو کوٹہی کو گیارہوین تاریخ مئی کو سرکشون نے خاک مین ملادیا ٭ اسی تاریخ یعنی
بارہوین جون کی رات کو یہہ صلاح قرار پائی کہ رات کو حملہ عام کرکے دہلی لینی چاہیئے
اور دروازہ شہر کو اوڑا کے دشمنون پر یکایک جا پڑنا چاہیے
سب فوج تیار ہوئی بلکہ رفل پلٹن تیار ہوکے چل نکلی اور قریب تین سو گز شہر کی دیوار تک

پہنچنے پائی تہی کہ یہہ تدبیر مناسب نہ سمجہی گئی اور پلٹن مذکور کو حکم واپسی کا دیا * تیرہوین[۱۳]
تاریخ کو پہر دشمنون نے ہمارے پہرون اور مورچون پر حملہ کیا لیکن پہر اون سے کچہہ نہ ہو سکا
اور لاچار دہلی کے اندر بہاگ گئے * پندرہوین[۱۵] تاریخ کو صبح نہ ہونے پائی تہی کہ دشمنون نے
مورچون انگریزی پر حملہ کیا بڑی مضبوطی کے ساتہہ لڑتے رہے مقابلہ سخت ہوا ساڑہی
پانچ بجے صبح سے تیسرے پہر کے دو بجے تک ہنگامہ جدال وقتال خوب گرم رہا لیکن
آخر کو دشمن نقصان عظیم اوٹہا کے ہٹ گئے اور پہر داخل اندرون چاردیواری شہر
ہوئے ۱۶ تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا * سترہوین[۱۷] تاریخ زخمیون کو باغپت
کے راستہ سے میرٹہہ روانہ کیا اور اسی روز خبر پہنچی کہ دشمن کشن گنج کی سرا کے قریب
مورچہ قایم کر رہے ہین فوراً ارادہ حملہ کا کیا اور دو کمپنیان رفل پلٹن کی اور
دو گورکہون کی معہ توپخانہ ٹومب صاحب دو گروہ مین تقسیم ہو کے زیر حکم میجر ریڈ
صاحب اور میجر ٹومب صاحب روانہ ہوئین اور سرا کے دروازہ کو اوڑا کے
چالیس یا پچاس ہندوستانی سپاہیونکو جو اوسکے اندر تہے مار ڈالا اور اونکی
توپ چہین لی گورکہون نے دہلی کے محاصرہ مین اسقدر وفاداری اور دلیری
ظاہر کی ہے کہ وہ کمال مورد تحسین اور آفرین ہوئے ہین گورکہہ ایک نسبت قد
پہاڑی قوم ہے اور دلیری مین فوج ولایتی سے کچہہ کم نہین * اٹہارہوین[۱۸]

تاریخ کو کوئی امر تازہ نہ ہوا * اونیسوین کو دشمنون نے فوج انگریزی کے عقب مین جاکے حملہ کرنا چاہا جب برگیڈیر گرانٹ صاحب کو خبر ملی کہ دشمن اس روز پیچہے سے حملہ رنیکا ارادہ رکہتے ہین او دہو نیکے فوراً مقابلہ کی تیاری کی اور برگیڈیر صاحب موصوف معہ چہہ ضرب توپ اور ایک تمن رسالہ نہم ولایتی بہالہ برداران روانہ ہوئے ٹہیک عقب مین لشکر انگریزی تہا شمال او رمغرب کی جانب مبارک باغ سے ایک میل پیچہے دشمن کو مقیم پایا مدد کو فوج اور پہنچ گئی اور لڑائی کا بازار گرم ہوا ٹہیک شام کے وقت دشمنون نے بڑی عقلمندی اور چالاکی کے ساتھہ توپین سر کرنی شروع کین اور قریب تہا کہ بازو کی فوج انگریزی کو شکست دیکر دو توپونکا قبضہ کر لین لیکن برگیڈیر صاحب نے ایکبارگی حملہ کا حکم دیا اور حملہ ہوتے ہی باغیون کے پیر نہ ٹکے بہاگ اوٹہے اور انگریزی فوج نے اون کو بہگا کے شہر کے اندر کر دیا اس شام کو یول صاحب کرنیل نوین رسالہ گورہ کے مارے گئے یہہ شجاع افسر رخصت لیکر کشمیر مین گئے ہوے تہے جبکہ اونہون نے یہہ خبر فساد بغاوت اور روانگی اپنی رجمنٹ کی سنی اوسیوقت کشمیر سے روانہ ہو کے رات اور دن منزلین طے کرتے ہوئے دہلی مین اپنی رجمنٹ سے آن شامل ہوئے تہے * لفٹنٹ الگزنڈر صاحب بہی قتل ہوئے اور ڈیلی صاحب خاکی پلٹن کے کپتان معہ اور چہہ افسرون کے زخمی ہوئے * اس روز کی لڑائی مین

کُل اونیس آدمی مارے گئے اور ۷۷ زخمی ہوئے اور ساٹھہ گہوڑے مارے گئے تین سپاہیون
مین سے دو ولایتی اور ایک ہندوستانی مسمی طامس ہین کاک اور جان پرسل اور رودیر خان
نے بڑی شجاعت میدان جنگ مین ظاہر کی ✤ اگرچہ اونیسوین کو دشمنون نے شکست کہائی تہی
تاہم رات کو اونہونے میدان بالکل خالی نکیا تہا راتون رات اونکو شہر سے مدد اور
پہنچی اور قریب دس بجے صبح کے اونہونے لشکر انگریزی مین پیچہے سے گولہ اندازی
شروع کی اوّل گولہ جنرل صاحب کے باورچیخانہ مین آن کے پڑا اور برتنون کا نقصان
ہوا فی الفور ایک بارہوین پلٹن گورہ کا اور کل پلٹنین اوّل اور دوم بنگال
فیوزی لیرز گورہ معہ توپخانہ اور سواران دشمنون کے مقابلہ کو روانہ ہوئے
مقابلہ ہوتے ہی دشمن حسب عادت بہاگے اون کی دو توپین اور تین گاریان اسباب
کی ہاتہہ لگین ✤ اکیسوین اور بائیسوین تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا الّا یہہ کہ
طرفین سے مورچہ کی توپین سر ہوتی رہین ✤ تئیسوین جون کو مخبرون نے
خبر دی کہ اس روز باغیون نے ساعت نیک نکال کے ارادہ مصمم یہہ کیا ہے کہ کل ہندو
اور مسلمان جمع ہوکے انگریزون کو نیست و نابود کرین اور اونکو یقین کامل ہوا ہے کہ
اس روز اونکو فتح کامل نصیب ہوگی ✤ علی الصباح تئیسوین تاریخ منگل کے روز چہہ ہزار
سے زیادہ فوج سرکش دہلی سے نکلی اوسی وقت لشکر انگریزی بہی مورچون پر فوج اور

میدانی توپین روان ہوئین اور توپ اندازی شروع ہوئی دشمن سبزی منڈوی
کی طرف اکرہل گیۓ اون کے مقابلہ پر پلٹنین رفل اور گورکہہ اور گاد کو بہی متفرق ہو کر
سامنے ہوئین اور ایک معرکہ عظیم پیش رہا گیارہ بجے کے وقت سو جوان ۵۰ وین
پلٹن گورہ زیر حکم کپتان بروکس صاحب اور چار کمپنیان ولایتی دوم بنگال فیوزی
لیرز کی معہ چھہ ضرب توپ اور کچہہ فوج پنجابی کے پنجاب سے لشکر انگریزی مین پہنچین
اوسوقت مقابلہ اسقدر سخت ہورہا تہا کہ یہہ فوج بہی آتے ہی میدان پر بہیجی گئی
جب سخت لڑائی ہوتے ہوتے چار بج گیۓ اوسوقت رفل اور گورکہہ اور گادر کو رکی
پلٹنون کو حکم ہوا کہ اب یکا یک حملہ کر کے سبزی منڈوی کو لے لینا چاہیۓ اوسوقت
باوجودیکہ گیارہ گہنٹہ دہوپ مین اون کو لڑتے ہوچکے تہے اور کسی نے ایک لقمہ تک
نکہایا تہا دشمنون پر جا پڑے اور اون کو پریشان کر دیا جب میدان مین تلنگون
کی کچہہ پیش نہ چلی تو منڈوی کے مکانون کی چہت پر پناہ گیر ہو کے لڑنے لگے لیکن باوجود
اس اڑکے بہی تاب مقابلہ کی نلا سکے اور چار دیواری شہر دہلی کے اندر بہاگ کے چلے
گیۓ + اگرچہ فتح اس روز بہت بڑی ہوئی لیکن نقصان جانون کا بہی بہت ہوا
اس روز سے سبزی منڈوی قبضہ انگریزی مین اگیۓ اور دہنی طرف کا اخیر مورچہ
اوس جگہہ قایم کیا گیا + چوبیسوین تاریخ کو ایک خفیف مقابلہ جانب راست ہوا

لیکن طرفین سے کچھہ نقصان نہوا ✤ اس تاریخ مشہور و معروف شجاع افسر انگریزی بریگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب لشکر انگریزی مین پہنچے ان کے سبب سے لشکر انگریزی کو نہایت تقویت حاصل ہوئی ✤ چہبیسوین تاریخ کو کوئی امر وقوع مین نہین آیا ✤ ستائیسوین تاریخ کو دشمنون نے پھر دونو طرف سے سخت حملہ کیا اور چھہ بجے صبح سے دو بجے تک لڑائی جاری رہی اخیر کو پھر وہی ہوا جو اب تک ہوتا چلا آیا تھا اس تاریخ سے برسات شروع ہو گئی اور خوب مینھہ پڑا تمام لشکر گویا ایک تالاب ہو گیا تھا مینھہ کے ساتھہ ہی ہیضہ بھی شروع ہو گیا اور اس تاریخ کئی آدمی اس مرض مہلک سے مر گئے ✤ اٹھائیسوین تاریخ اتوار کے روز سوا ایے توپ اندازی کے طرفین سے کوئی مقابلہ نہوا اس مہینے کے اخیر دن پھر دشمنون نے حملہ کیا اور نو بجے سے دو بجے تک لڑائی رہی اور دشمن حسب معمول شکست کہا کے بہاگ گئے ✤ اس مہینے کا احوال پڑہ کے خدا کی قدرت کا تماشا نظر آتا ہے دشمنون کی فوج کو خیال کیجیے کہ انگریزی لشکر اوسکے سامنے کچھہ بھی نسبت نہین رکھتا تھا پھر اون کے سامان کو دیکھیے کہ اگر برسون ہوشیاری کے ساتھہ لڑتے تو بھی کم نہوتا اور شہر دہلی جیسے مستحکم اور مضبوط شہر مین پناہ لی ✤ اوس وقت ہمارے سرکار دولتمدار کے جو مشکل احوال پر غور کیجیے کہ ایک شمار یہ قلیل فوج مشکل جمع کی گئی تھی البتہ جو آدمی کہ اوسمین تھے وہ نہایت مستقل مزاج اور شجاع تھے توپخانہ اور سامان جنگی

بهت قلت تهي اور ایک بهي سپاهي هندوستاني قابل اعتبار نرہا تها یهه مشکلات دیکهه کے اچهے اچهے انگریزي افسرون کو اندیشه قوي تها لیکن سچ هے جسکي طرف خدا هو اوسکو پهر کیا خوف هے

ماه جولائي سنه ۱۸۵۷ع

اوّل تاریخ کي صبح کو چارسو جوان ۶۱ وین پلٹن پیادگان ولایتي کے کمپو انگریزي مین پهنچے لیکن اس تهوڑیسي مدد کے مقابل مین اوسي روز بریلي کا کمپو شعله بغاوت کي اشتعالک کے واسطے دهلي مین داخل هوا اور پرلے کنارے سے دریا جمن پر مقیم هوا اسمین تین هزار آدمي معه چهه ضرب توپ تهے اور چهه لاکهه روپیه نقد خزانه سرکاري کو لوٹ کے لیے آئے تهے اس کمپو مین ۱۸ وین اور ۶۸ وین پلٹنین پیادگان هندوستاني معه رساله سواران بقاعده متعینه بریلي تهین اور ۲۹ وین پلٹن متعینه مرادآباد بهي انکے شامل تهي سه پهر کو اس تاریخ میجر ریڈ صاحب حاکم سر مور پلٹن گورکهه نے جسکے زیر حکم دهني طرف کا مورچه سبزي منڈي سے هندو راو کي کوٹهي تک تها دیکها که ایک اژدهام کثیر فوج عدو کا اجمیري اور ترکمان دروازون شهر دهلي سے نکل کے میدان مین جمع هوتا جاتا هے پهر اپنے پیچهے کیطرف دیکها تو وهان بهي ایک فوج پیاده اور سوار بیشمار معه ۱۲ ضرب توپ اور عباروین مقیم هے یهه غول معلوم هوا که اس مقام پر ایک دن پیشتر سے پهنچا هے یهه دو لوگ گروه دشمنون کے عیدگاه سے ایک میل شامل هو کے

آگے بڑھے اور اوسوقت اس ٹیڑي دل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ اگر ایک ایک
مٹھي خاک بہي اوٹہا کر ڈالدینگے تو فوج انگریزي دب جائیگي مغرب کے وقت فوج پیادگان دشمن
قریب چھہ ہزار کے کشن گنج ہوتي ہوئي دہني طرف لشکر انگریزي کے چلي سب سے اخیر مین سبزي
منڈوي سے آگے بڑہ کے ایک شوالہ تہا جہان کل ایک سو پچاس پنجابي اور جوانان گادکور
کا پہرہ زیر حکم کپتان ٹرلوبن صاحب کے رہتا تہا دشمنون کي فوج کو آتے دیکھہ کے میجر ریڈ صاحب
نے کپتان صاحب موصوف کے پاس حکم بہیجا کہ جب تک دشمن بہت نزدیک نہ آجاوین
اوسوقت تک فیر کرنا لازم نہین اسحکم کے ساتہہ ڈیڑہ سو ولایتي سپاہي بہي اون کي مدد کو
بہیجدیے یہہ تین سو رستم تمام رات ہزارون دشمنون کے مقابل لڑا کیے اور ایک تسو بہي
اپني جگہہ سے نہ ہٹے جب صبح ہوئي تو دشمنون نے اور بہي زور باندہا اور اس قلیل فوج انگریزي
کے ہٹانے کے واسطے بڑي بڑي جرأتین کین لیکن ایک بہي کام نہ آئي اور آخر کار دوپہر
کیوقت بائیس گہنٹہ کي لڑائي کے بعد کل فوج دشمن پسپا ہو کر شہر مین واپس جا گہسي اللہ اللہ خدا
جانے یہہ تین سو آدمي کاہیکے بنے تھے ان کے دل اور گردہ کو دیکھیے کہ بائیس گہنٹہ برابر
ہزارون آدمیون کا مقابلہ کرکے اونکو مار ہٹایا رستم کا احوال تو ایک افسانہ ہے لیکن
ہر ایک متنفس کو ان تین سو جوانون مین سے رستم کہا جائے تو بجا ہے اگر نسبت سے دیکھیے
تو ایک ایک جوان کے مقابل بیس بیس نمکحرام باغي تھے لیکن پہر کیا انجام وہي ہوا جو بدونکا ہوتا ہے

خدا مہربان تو کل مہربان انگریزون کے سر پر تو منتقم حقیقی حمایت اور بدلہ لینے پر تہا پہر کسکی
تاب و طاقت تہی کہ انگلشیہ کا بال بہی بیگا کر سکے ✦ دوسری تاریخ صبح کو کوک صاحب کی
رفل پلٹن پنجابی لشکر انگریزی مین پہنچی اس پلٹن کے آنے سے واقع مین فوج انگریزی کو بڑی مدد
ملی اسنے بڑی شجاعت دہلی کے میدان مین دکہائی ✦ بہت دنون سے نمکحرامی کا شبہہ
ہندوستانیون کی نسبت لشکر انگریزی مین چلا آتا تہا کیونکہ ہر لحظہ کی خبر اور صلاح فوج
انگریزی کی دہلی مین پہنچتی تہی اس سے صاف ظاہر تہا کہ نمکحرام آدمی فوج انگریزی مین ضرور
ہین دوسری تاریخ جولائی کو ایک وفادار سکہہ کی وساطت سے اس امر کا افشاء راز
ہوا ایک پلٹن پنجابی مین ایک کمپنی صرف پوربیون کی بہی تہی جسکے کل آدمی باغیان دہلی سے
ملے ہوئے تہے اونہون نے اپنی پلٹن کے سکہون کو سمجہایا کہ خدا کی مرضی یہہ ہے کہ حکومت
انگلشیہ ہندوستان سے اوٹہہ جاوے اور خاندان مغلیہ کا دوبارہ عروج ہو تمکو چاہئیے
کہ انگریزون کا ساتہہ چہوڑو اور جسکو خدا سلطنت دیا چاہتا ہے اوسکے ساتہی ہو جاؤ اور
اگر ایسا نکروگے تو بعد فتح شاہ بہادر شاہ کے حکم سے ایک بہی سکہہ زندہ نرہیگا یہہ سنکر ایک سکہہ
اپنے افسر انگریزی کے خیمہ مین گہس گیا اور اس ماجرے سے مطلع کیا فی الفور نمکحرام سرغنہ گرفتار
ہوئے اور عدالت جنگی کے حکم سے تین شخصون پر جرم سرغنہ بغاوت ثابت ہوا چنانچہ
قبل از مغرب اونکو پہانسی دیدی گئی اور باقی کل کمپنی پوربیون کو اونکا حساب بیباق کرکے

اور ہتھیار لیکے لشکر سے نکالدیا ✤ تیسری تاریخ جولائی کو ایک فوج باغیان دہلی سے
معہ کئی ضرب توپ ہمارے عقب کی سمت جاتی ہوئی معلوم ہوئی یہہ دیکھہ کر خطرہ ہوا اور ایک
بڑی فوج لشکر انگریزی سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی لیکن ارادہ دشمن عقب مین جا کر
مقابلہ کا معلوم نہوا اسواسطے فوج والس چلی آئی پیچھے معلوم ہوا کہ یہہ فوج باشندگان
علی پور کی سزا کیواسطے آئی تہی کیونکہ اوّل روز سے علی پور کے لوگ سرکار انگریزی کے
خیر خواہ رہے اور رسد وغیرہ کے پہنچانے مین سرگرم ✤ چنانچہ رات کو تمام گانو کو
دشمنون نے جلادیا اور لوٹ لیا اور قریب پچاس یا ساٹھہ سکھون کو جو پہرہ پر تھے
مار ڈالا جب صبح کو یہہ خبر لشکر انگریزی مین پہنچی توفی الفور فوج انگریزی روانہ ہوئی تاکہ
اونکو دہلی کے اندر جانے سے روکے چنانچہ دوبار بریلی کی فوج پر اس روز انگریزی
فوج نے حملہ کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ قریب سو باغیون کے مارے گئے اور دو گاڑیان محمولہ
اسباب جنگ چہین لین ✤ دوسرے روز پانچوین جولائی اتوار کے روز ایک ایسی
بڑی واردات لشکر انگریزی مین پیش آئی جسکا کبہی گمان نہ تہا نو بجے صبح کے جنرل سر
ہنری برنارڈ صاحب حاکم لشکر انگریزی مرض ہیضہ مین مبتلا ہوئے جتنے طبیب لشکر مین
تھے سبھون نے بڑی جانفشانی کی جہان تک آدمی کی عقل پہنچ سکی اور علم سے ممکن تہا
کوئی دقیقہ اونکے علاج مین فروگذاشت نہوا اور جنرل صاحب ممدوح کے لڑکے کپتان

برنارڈ صاحب بھي موجود تھے جنھونے اپنے والد ماجد کي تيمارداري اور خدمتگذاري
ايسي کي جيسا حق ہوتا ہے ليکن کچھہ پيش نہ چلي اور انسان کي محنت ذرا بھي موثر نہ ہوئي صاحب
ممدوح صرف چھہ گھنٹہ بيمار رہے تين بجے سہ پہر کے راہي عالم بقا ہوئے انکے
مرنے سے لشکر مين ايک ماتم سخت ہوا اور ہر سپاہي اور ہر متنفس لشکر انگريزي کو بڑا غم ہ
اگرچہ محنت شديد اور طرح طرح کے افکار جنگ نے اون کي ضعيف عمر پر بہت اثر کيا تھا
ليکن تاہم ايسے بدنتيجہ کا کسيکو گمان نہ تھا بلکہ توقع يہہ تھي کہ خدا تعالي اون کي محنتونکا
اجر ديگا اور فتح دہلي کي عزت انہي کے ہاتھہ رہيگي ليکن تقدير مين ايسا نہ تھا اور انکو
يہي کہنا لازم آيا کہ اے خداوند وہي ہونا چاہيے جو تيري نظرون مين پسنديدہ ہے ہ
راضي ہين ہم اوسي مين جسمين تيري رضا ہے ہ مرتے وقت اپنے کنبے کي نسبت جو
انگلستان مين ہے جنرل صاحب نے اپنے بيٹے سے کہا کہ اون سے کہديجو کہ مين اس جہان سے
بہت خوش جاتا ہون ہ واقع مين يہہ اون کا کہنا بہت بجا تھا کوئي امر ايسا نہ تھا جس
موت کے وقت اونکو رنج ہوتا وہ ايک مذہبي آدمي تھے اور مسيح پر اونکا کل بھروسا تھا
علاوہ ازين اونکا دل گواہي ديتا تھا کہ اونھونے اپنے علاقہ جليلہ کے کل فرايض بہت
اچھي طرح سے ادا کيئے ہين اور اپنے ملک کے کام مين مطلق پہلوتہي نہين کي ہے
بلکہ جان دي ہے ہر متنفس لشکر انگريزي اس امر کا گواہ تھا ہ دس بجے صبح کے وہ دفن

جنرل صاحب موصوف دفن ہوئے ÷ اسی تاریخ کچھ خزانہ اور اسباب جنگ جس کو
کپتان بروکس صاحب معہ تین سو گورون کے علی پور سے لینے گئے تھے بحفاظت تمام لشکر مین
داخل ہوا اور اس حکم کا اعلان ہوا کہ جنرل ریڈ صاحب بہادر پروونشل کمانڈر انچیف یعنی
قایم مقام سپہ سالار ہند نے حکومت فوج دہلی کی خود لی ÷ ساتوین تاریخ کو کوئی امر
تازہ نہ ہوا اور لڑائی پیش نہ ہونے سے بیچاری تھکی ہوئی فوج کو بہت آرام ملا اسی روز
سے لشکر مین جنرل صاحب مغفور اور آنریبل جارج انسن صاحب بہادر کمانڈر انچیف
مرحوم کا اسباب نیلام ہونا شروع ہوا کئی روز تک نیلام جاری رہا اور چیزین بہت گران
بکین ÷ آٹھ روز برابر گذر گئے اور دشمنون نے کوئی حملہ نکیا اسکا کچھ سبب معلوم نہین
ہوتا تھا اگرچہ سینکڑون افواہین اسبابت لشکر مین پہلین اصل یہہ ہے کہ دشمنون کے
دل ہار گئے تھے ایک مہینے بھر اونکو برابر لڑتے ہو چکا تھا تاہم ایک چند آدمی انگریزی
فوج کے دہ نہ نکال سکے لیکن اونہونے یہہ خیال نکیا کہ یہہ لڑائی دروغ اور راستی کے
باہین ہے اور چونکہ اونہونے جھوٹ کی طرفداری کی ہے تو کبھی فتحیاب نہ ہونگے
اور اپنے ہاتھون کو خون ناحق معصوم بچون اور بیکس اور بیگناہ عورتون مین آلودہ کیا ہے
اور یہی خون خداوند تعالی کی درگاہ مین مستدعی اور ملتجی انتقام ہے ÷ آٹھوین جولائی کو
بہی خونریزی نہین ہوئی البتہ طرفین سے مورچون پر سے توپ اندازی ہی اور ہما

توپ اندازون نے ایسے نشانے مارے کہ ایک بڑی توپ کو جو لاہوری دروازہ شہر پر
چڑہ رہی تہی ناکارہ کر دیا ٭

حاکمان اور افسران انگریزی کا فرار ہونا

پہلے اس سے مفصل احوال جو دہلی مین گیارہوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ع روز بغاوت نمود ہوا
لکہا گیا اور ذکر ہوا تہا کہ سب انگریزی افسر اور بی بیان گول گہر یعنی جہاونی کے برج نشان
مین جمع ہوئی تہین جب اونہونے دیکہا کہ اب کل فوج برگشتہ ہو گئی اور قتل کا بازار گرم ہے
اور دہلی ہاتہ سے جاتی رہی تو اوسوقت وہان سے سب صاحب لوگ جسطرف جسکا منہہ
اوٹہا چلا راستہ مین ہر متنفس نے بڑی بڑی صعوبتین اور تکالیف اوٹہائین یہہ احوال
اون صاحبون کے وقایع سے معلوم ہوتا ہے اس مرتبہ دو وقایع ہم بہی مندرج کرتے
ہین اول دلچسپ وقایع ڈاکٹر بیٹسن صاحب نے خود لکہا ہے کہ وہ دہلی سے کیونکر چلے
اور راستہ مین اون پر کیا کیا گذرا اور دوسری سرگذشت ڈاکٹر اود صاحب
کی میم صاحبہ کی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اون پر اور اون کے زخمی خاوند اور ایک اور میم صاحبہ پر
کیا کیا سختیان اور مصیبتین گذری ہین ٭

ڈاکٹر بیٹسن صاحب کا وقایع

گیارہوین مئی کو سواران باغی میرٹہہ کیطرف سے دہلی مین داخل ہوئے اور اونہونے

اپنی آتش غضب کو خون انگریزون سے بجھایا ۳۸ وین اور ۵۴ وین اور ۷۴ وین
ہندوستانی پیادون کی پلٹنون کو معہ توپخانہ مقابلہ کے واسطے حکم ہوا مگران حضرات کا
بہی وہی حال تہا جو تیسرے رسالہ میرٹھ کا ۔ ذرا مقابلہ نکیا بلکہ بخلاف اسکے اپنے
افسرون سے بولے کہ جتنی جلدی ممکن ہو یہان سے بہاگ جاو کل افسر اور عورتین چہاونی کے
برج نشان یعنی گول گہر مین جمع ہوئین جبکہ خطرہ ظاہر ہو چلا مین برگیڈیر گریوس صاحب کے
پاس گیا اور کہا کہ مین انگریزی فوج لانے کے واسطے چٹھی میرٹھ لیجانیکو راضی ہون چنانچہ
برگیڈیر صاحب نے چٹھی لکہدی اوّل مین گول گہر سے اپنی بی بی اور تین ۳ لڑکیون سے
رخصت ہو کر بنگلہ مین آیا اور لباس فقیری پہنکے اور منہہ ہاتہہ پانو رنگ کے پل جمن پر آیا
تو دیکہا کہ پل ٹوٹ گیا ہے پہر وہان سے چہاونی کیطرف باروت کے میگزین کے نزدیک گہاٹ
پر سے اترنیکا قصد کیا اس عرصہ مین سواران باغی تیسرے رسالہ کے چہاونی مین
پہنچ گئے تھے اور قرب وجوار کے گنوار اور گوجر اور جاٹ دفعتہً چہاونی لوٹنے کو
گہس پڑے اور بنگلون مین آگ لگا دی یہہ حال دیکہہ کر مین مایوس ہوا کہ شاید میرٹھ تک
نہ پہنچ سکون میدان پریٹ پر ہو کر گذرا اور دو دفعہ سپاہیون نے مجھہ پر گولیان چلائین
مین باغ تک جو قریب خضر کے ہے پہنچا تہا کہ چند گنوارون نے مجھے پکڑ لیا اور سب کپڑے
چھین لیئے برہنہ مادر زاد کرنال کیطرف چلا اس توقع سے کہ شاید افسر اور بی بیان

جو اس راستہ کو گئی تہین مل جاوین بدقت تمام ایک میل طے کیا ہوگا کہ دو سوار جو
تعاقب افسرون اور بیبیون کا جو پہلے گئی تہین نکر سکے میری طرف پہرے اور باواز
بلند چلائے کہ فرنگی ہے مارو مارو مینے یہہ دیکہہ کے اونکی نہایت منت وسماجت
کی اور چونکہ مجہکو مذہب اسلام اور زبان ہندوستانی مین اچہا دخل تہا مینے محمد کی تعریف
کرنی شروع کی اور قسم دی کہ اگر آپکو امام مہدی اخر الزمان پر جو انصاف جہان کا کرینگے
ہونیکا یقین ہے تو میری جان بخشی کیجیے اور بہت سی خوشامدین کرین الا اونہونے تلوار کا
ایک وار میری گردن پر کیا مگر مین اوسکو بچا گیا جب اونکو نے مجہپر ہاتہہ اوٹہایا مین لیٹ گیا
وے گہورون پر سوار تہے اونکا ہاتہہ مجہہ تک نہ پہنچا میری خوشامد اور لجاجت نے
اون کے دلون پر اثر کیا اون کو رحم آیا اور کہا اگر یہہ محمد رسول اللہ کی پناہ نہ لیتا
تو نشل اور کافرون کے واجب القتل ہوتا چونکہ مجہپر خوف لشدت غالب ہوگیا تہا بدقت
تمام کہڑا ہوا اور یہہ سوچکر کہ آگے چلنا ضرور ہے چل نکلا ایک میل آگے بڑہا تہا
کہ ایک گروہ مسلمانون کا ملا اونہونے مجہے گہیر لیا اور کہینچتے ہوئے سڑک سے ایک
میل سے زیادہ دور تک ایک طرف کو لے گئے اور مجہہ سے کہا کہ تم فرنگی ہم کو
عیسائی کرنا چاہتے ہو یہہ کہکر میرے ہاتہہ پیچہے کیطرف باندہ دیئے ایک نے کہا کہ
کریم بخش تلوار لاو ہم اس کافر کا سر تن سے جدا کرین کریم بخش تلوار لینے گیا اتنے مین

گانوسے آواز دوڑ دوڑ کی آئی اور وے سب یہہ سنکر اور مجہے تنہا چہوڑ کے
گانوکو بہاگ گئے مین اس فرصت کو غنیمت جانکر جہٹ مجہسے بہاگا گیا سڑک کیطرف کو
بہاگا اور اون بیرحموں کے ہاتہہ سے جان بچائی اور سڑک کرنال کیطرف بہاگتا چلا گیا
راستہ مین لوہار جو میگزین مین کام بنلاتے تہے ملے اونہوںنے مجہے ٹہرایا اور ایک نے
میری تشفی کی کہ صاحب مت ڈرو ہمارے ساتہہ گانو مین چلو ورنہ مسلمان جو گانوسے
لوٹ اور قتل فرنگیوں کے واسطے نکلے ہین تمکو مار ڈالین گے مین لوہاروں کے ساتہہ اون کے
گہر گیا وے بڑے انسانیت اور مہربانی سے پیش آئے ایک نے دہوتی دی اور
ایک نے ٹوپی اور دودہ اور چپاتی کہلائین مین سمجہا کہ اب بڑے امن مین ہون
لیکن مجہمین اسقدر خوف بیٹہہ گیا تہا کہ بہت مشکل سے بول سکتا تہا اونہوںنے مجہے
ایک چارپائی دی مین اوسپر لیٹ رہا مگر نیند نہین آئی مجہے ڈاکتر جانکے اونہوںنے
میری اور بہی بہت خاطرداری کی دوسرے روز گانوکے چودہری نے مجہے بلایا وہان
سب گانوکے لوگ میرے دیکہنے کو جمع تہے مین بہت تہکا ہوا تہا اکثر لوگ مجہسے بہت
کچہہ پوچہتے رہے جب اونہوںنے دیکہا کہ مین اون کی زبان خوب سمجہتا اور بولتا ہون
وے بہت خوش ہوئے اور اونہوںنے کہا کہ ہم تمہین بچالین گے جب مین گانوہی مین تہا
اوسوقت یہہ سنا کہ ڈاکتر اوڈ صاحب سمتی پور گانو مین پانچ یا چہہ میل کے فاصلہ پر ہین

چنانچہ ایک آدمی اوس گانو کا میرے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ڈاکتر اوڈ صاحب
زخمی اور بیمار میرے گانو مین ہین اگر تم کچھہ ہندوستانی دوا تبا دو تو مین اون کو دون
مینے اوسے نسخہ لکھدیا لیکن نہ معلوم کہ دوا اونکے پاس پہنچی یا نہین اور اسی گانو مین
میرے پاس خبر آئی کہ کرنیل پلی صاحب برف خانہ مین بریٹ کے نزدیک زخمی پڑے
ہین مینے گانو والون کو ترغیب دی کہ اگر تم اونکے واسطے کہانا پینا لیجاؤگے تو سرکار
تمہین بڑا انعام دیگی کیونکہ کرنیل صاحب بڑے معزز عہدہ دار ہین وہ چند روز تک برابر
اونکے واسطے کہانا لیگئے مگر دس روز بعد گانو چھوڑنے کے مینے سُنا کہ اون کو ایک
سپاہی نے مار ڈالا جب مین موضع بادری مین تہا اوسوقت یہہ افواہ ہوئی کہ کلکتہ
اور انبالہ اور میرٹھہ مین کل انگریز مارے گئے اور شاہ دہلی بادشاہ ہندوستان ہوا
اگر کوئی زمیندار کسی انگریز کو اپنے گانو مین چھپاویگا تو وہ جان سے مارا جاویگا
اور گانو لوٹ لیا جاویگا جب یہہ خبر مالک موضع بادری کو ہوئی وہ گہبرایا اور رات کو
مجھے آبنون کے پیڑون مین چھوڑ آیا مین وہان تنہا رات دن رہا رات کو ایک آدمی گانو
سے آتا اور روٹی اور ایک گہڑے مین پانی دیجاتا تہا اوسوقت کا حال بیان نہین ہوسکتا
دن بہر تو سخت دہوپ اوٹھاتا تہا اور رات کو گیدڑ وغیرہ میرے قریب آکر چلاتے تھے
جو کچھہ وہان مجھہ پر گذرا اوسکو خدا ہی جانتا ہے پانچ دن اور رات برابر اون درختون مین

رہا پہر وے لوگ مجہے گانون سے آئے اور چوبیس گہنٹہ تک بہوسہ کی کوٹہری مین
پوشیدہ رکہا بہوسے کی گرمی کا بیان کرنا امر محال ہے غرض رختون مین رہنے کی
تکلیف بالکل بہول گیا اب ایک نئی افواہ پہیلی کہ سوار انگریزون کے قتل کے واسطے سعین ہوئے
ہین اور دیہات مین آتے ہین اسپر یہہ امر مناسب اور بہترین مصلحت قرار پایا کہ مین ان ہندوؤن
سے ایک جوگی کے ساتہہ بلباس فقیرانہ کہین اور جگہہ چلا جاؤن چنانچہ وہ جوگی میرے
پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مین آپکو جہان کہو لیچلون کسواسطے کہ یہان پر بڑا خطرہ جان
ہے غرض وہان سے برسوہا کو چلے اور ایک شب وہان رہے اور اوس فقیر نے جو میرے
ساتہہ تہا ایک اپنے دوست کے گہر جاکے میرے کپڑے رنگے اور مجہکو ایک رودراکش
کی مالا دی تاکہ لباس جوگیانہ درست ہو جب بالکل سامان فقیری تیار ہو گیا تب ہم اور
وہ شل جاتریون کے وہان سے روانہ ہوئے جس گانون وہ مجہے لیگیا مجہے کاشمیری
دہوود بنہہ فقیر ظاہر کیا اور اکثر لوگ مجہے ایک نئی وضع کا آدمی دیکہہ کے مجہہ سے
میرا احوال استفسار کرتے تہے لیکن چونکہ مین رسومات مذہب ہنود اور علم جوتش وغیرہ
سے واقف تہا ہر ایک شخص نے مجہہ پر بڑی مہربانی کی کسینے پیسے دیئے اور کسی نے
کہانا مہہ بروقت گفتگو جملہ ہندؤن کو انگریزون کے حال پر بڑا رحیم پایا مگر مسلمان کی
بات سے خونخواری ہویدا تہی ایک روز کا اتفاق ہوا کہ مین ایک گانون سیوکٹ اس

سنت کبیر پنتھی کے مکان پر پہونچا مذہب کبیر کے عقائد اور شاستر کو مین سمجھتا تھا چنانچہ مینے
چند کبت بھی کبیر کے وہان پڑھے سنت مذکور نے کمال عنایت کی بروقت استفسار مینے
اپنے تئین کاشمیری ظاہر کیا مگر اوسکے دل کو تشفی نہ ہوئی اوسنے کہا کہ تمہاری تقریر
اور طرز لباس البتہ ایسا ہی ہے الا آنکھین تمہاری کاشمیریون کی سی نہین ہین تم
بیشک فرنگی ہو اوسکا کہنا مجھکو تسلیم کرنا پڑا اتنے مین ایک سپاہی آیا اور اوسنے کہا کہ
مین فوج انبالہ کو جو مقام ریوا پر ہے چٹھی لیئے جاتا ہون مگر اوسنے مجھے نہین پہچانا کہ مین
انگریز ہون مینے خود اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون میری چٹھی بھی افسر فوج کے
نام لیے جاو اوسنے قبول کیا اور میری چٹھی جسمین مینے مدد طلب کی تھی لیگیا اور ایک روز
تک مین منتظر جواب رہا مگر جب جواب نہ آیا تب مینے یہی مصلحت سمجھی کہ میرٹھ کو چلو وہی فقیر جو
یہان تک میرے ساتھہ آیا تھا آگے چلنے کو راضی ہوا بلکہ اور چند آدمی بھی اس گانو کے
ہرچند پور تک میرے ساتھہ آیئے ہرچند پور کے تعلقہ دار مسٹر فرانسیس کوہن صاحب جو
سابق مین عہدہ تحصیلداری رکھتے تھے نہایت شفقت اور عنایت سے پیش آیئے اونھون
نے میری بڑی خاطر اور تواضع کی اور سارٹفکٹ دستخطی کرنیل نی وٹ صاحب اور کپتان
سال کلڈ اور لفٹننٹ ہولینڈ اور مسٹر نارنل سوداگر دہلی اور اور صاحبون کے دکھلائے
جنمین مندرج تھا کہ کوہن صاحب نے اون پر نہایت مہربانی اور عنایت کی ہے اور بڑی شفقت سے پیش
آئے

روانہ کرادیا ہے مینے بہی میرٹھ جانیکا ارادہ کیا اتنے مین ایک چٹھی گیگرہ گانوسے
میرے نام اس مضمون کی آئی کہ سو آدمی راجہ جھیند کے بسرداری کپتان میک اینڈروس
صاحب گانو مذکور مین میرے انتظار مقیم ہین تاکہ مجھے راہ کے مقام جہان فوج انگریزی کا
قیام ہے لیجاوین سستر کو ہین صاحب نے اپنی گاڑی مین مجھے وہان بہجدیا مین کپتان
میک اینڈروس صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب جو دہلی مین میری پلٹن کے افسر تھے ملاقی ہوا
انکی ملاقات سے کمال خوشی ہوئی مین پچیس روز تک گانو اور جنگلون اور درختون مین
آوارہ پہرا اور مجھے یقین ہے کہ اگر مین ہندوستانی زبان اس فصاحت سے جیساکہ
اپنی زبان انگریزی بولتا ہون نہ بول سکتا تو بلاشک مارا جاتا میرا زندہ رہنا ایک کرامات
مین داخل ہے خداہی میری مددپر تہا ٭ مین بیان نہین کرسکتا جو جو مجھپر گذرا ہے
مین اوس قادر مطلق کا بڑا شکر گذار ہون کہ مین سلامت ہون اور خاص دہلی مین پہر
اپنی فوج کے ساتہہ ہون میری بیوی اور لڑکے کسولی مین بخیریت ہین ٭

ڈاکٹر اوڈ صاحب کی میم صاحبہ کا بیان

میرے خاوند اوڈ صاحب کو گول گہر یعنی برج جہاولی مین اس نظر سے کہ وہ جاے
محفوظ تہی بلایا مگر وہ نہ آسے اور گہرپر زخمی شدید ہوئے جب اون کے زخمی ہونیکی
خبر آئی تو مینے اون کے پاس جانیکا قصد کیا ایک دوست کی مہربانی سے مین اوریل صاحب

کي ميم جو ہمارے ساتھہ جملہ تکاليف اور صعوبتون کي شريک رہين بگي مين سوار ہو کے
ڈاکتر اوڈ صاحب کے پاس پہنچے وہان ايک ہسپتال کي ڈولي رکھي ہوئي تھي مينے خيال
کيا کہ اس سے زيادہ تر آرام کي سواري ان کے واسطے نہ ملیگي اون کو اوس ڈولي مين
رکھکر لے چلي تہوڑي دور چلکے کہارون نے ڈولي رکھدي اور آگے چلنے سے انکار کيا اوسوقت
خوبي طالع سے پالکي گاڑي بھي آپہنچي جسکو مينے پيچھے انکا حکم ديا تھا اوسمين صاحب کو
سوار کرا کے کرنال کيطرف چلے اور ميجر پيٹرسن صاحب اور مستر پيل صاحب سے رخصت ہوئے
ڈاکتر اوڈ صاحب کي سواريان تبديل کرنے مين ہمين بہت ديرہ ہو گئي تھي قريب قريب کل جناب
لوگ اور ميم دہلي سے روانہ ہو گئي تھين جب صرف دس ميل طے کر کے پہنچے تھے اوسوقت
سائيسن نے اطلاع کي کہ گنوار آگے سڑک پر بہت جمع ہين اور آمادہ ہمارے قتل کے ہين چنانچہ
گنوارون نے گہير ليا اور ہمارے گہوڑے پکڑ ليئے اور سائيسن پر تلوار کہينچي يہہ ديکھ کے ہم نے
چاہا کہ باغ کمپني کي طرف مراجعت کرکے وہان ايک روز اپنے تئين پوشيدہ رکھا جاوے
چنانچہ جب وہان پہنچے تو مالي باغ نے ہمين پناہ دينے کا وعدہ کيا تہوڑي دير گذري تھي
کہ چاليس يا پچاس آدمي لاٹھي ليئے ہوئے اندر گہس آئے اور چاہا کہ کچھہ ہمارے پاس سے ديدو
اوسوقت اونکا مقابلہ غير ممکن تھا کس واسطے کہ ہم دو بيچاري عورتين اور ايک مرد زخمي کہ
جنکو تاب حرکت کرنے اور گفتگو کي بھي نہ تھي کيونکر اون وحشيون کا سامنا کر سکتے تھے

جو کچهہ ہمارے پاس تہا اونہونے سب چہین لیا میرے اور ریل صاحب کی میم کے پاس ایک
ایک بکس جواہرات اور زیور کا تہا اور سو روپیہ نقد چاہا کہ اون نقد اور جواہرات کو
بچالین مگر غیر ممکن تہا اونہونے ہمارے کپڑے تک نہ چہوڑے اور سیج گاڑی کو توڑ
دیا اور گہوڑون پر سوار ہوکر چلدیئے بعد ازان گروہ کے گروہ گنوارون کے لوٹ
ہمارے پاس آنے لگے آخر کار اونکو معلوم ہوا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین ہے قریب ایک بجے
رات کے ہم باغ سے نکلے ڈاکتر اوڈ صاحب جنکو چلنے کی طاقت مطلق نہ تہی ایک درخت
کے سایہ مین لٹا کے ہم دو نو عورتین گانو کی تلاش مین چلے ایک گانو کے زمیندار کو بہت
سمجہایا آخر کو اوسنے ہم سبون کو اپنے مکان مین پناہ دی اور روٹی اور دوده
کہلایا ہم ایک روز وہان رہے دوسری شب کو وہان سے کرنال کی جانب پیادہ پا روانہ
ہوئے شب کو سات میل چلتے تہے اور دن بہر زمین پر پڑے رہتے تہے ڈاکتر صاحب کو
ہم دونو سہارا دیکے لے چلتے تہے اور گانو گانو بہیک مانگتے تہے بعض گانو مین لوگ باشندے
مہربانی اور دلسوزی سے پیش آتے تہے لیکن اکثر گانو مین لوگ کہڑا بہی نہین ہونے
دیتے تہے اور اونکے چہرون پر بیرحمی اور خونخواری برستی تہی اس مصیبت مین چہہ دن برابر
گذرے جسمین سے تین دن تو بالکل ہو بہو درختون اور بلون کے نیچے رہے اور ہر لحظہ موت
سامنے تہی اور یقین تہا کہ سوار لوگ ہمین زندہ نہ چہوڑینگے چہٹے روز بالگڈه مین جو رانی

سنگلا دیبی کا گانو تہا پہنچے اوّل روز تو اس گانو مین رانی صاحبہ ممدوحہ نے بڑی مہربانی کری اور وعدہ کیا کہ ہمین اپنی پناہ مین رکہین گی الّا دوسرے روز معلوم ہوا کہ خاص ملازم رانی صاحبہ کے ہمارے وہان رہنے سے بہت ناراض ہین بلکہ اونہو نے قصد کیا کہ اگر رانی صاحبہ ہمین پناہ دین گی تو کُل گانو کو غارت کر دینگے یہہ دیکہہ کے ہمین نہایت رنج اور مایوسی ہوئی لاچار اوس حالت بیکسی مین شب کیوقت عزم روانگی کیا اس اثنا مین ایک تہوڑی تشفی اور دلجمعی کی بات یہہ واقع ہوئی کہ میجر پیٹرسن صاحب زخمی اور آبلہ پا اور تہکے ہوئے یہان پہنچے اور دو گہنٹہ بعد مستر بیل صاحب بہی صحیح و سلامت ہمارا سراغ لگاتے ہوئے پہنچ گئے صاحبان موصوفین بہی مثل ہمارے لُٹ گئے تہے اور ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے تہے چارنا چار قبل از غروب آفتاب اوس گانو سے چلے مگر سڑک کلان کو چہوڑ کے گانو کا راستہ لیا دو تین گانو چلکر اسقدر تہک گئے کہ مجبور ہو کر ایک زمیندار سے التجا کی کہ ہمین شب کے واسطے پناہ دے اوس مرد اشراف نے بہت شفقت کی اور کہانا بافراط اور چارپائیان دین چار بجے صبح کے تہکے تہکائے وہان سے بہی چلے ایک گانو والے نے میرے زخمی خاوند پر ترس کہا کر چارپائی اور کہار دیئے اس باعث اس روز ہم نے بیس میل کی منزل طے کی مگر میرے اور پیٹرسن صاحب کے جوتے بالکل ٹوٹ گئے تہے لاچار ہم دونو برہنہ پا جلتی ہوئی ریتی اور کانٹون مین چلے جب کسو گانو مین

پہنچے وہان لوگون نے ہماری بہت خاطر کی اور ایک آدمی نے رحم کہا کر ہمارے واسطے
ایک مزہ دار ترکاری پکا کے دی دوسرے روز دو گہوڑے اور دو خچر ہمارے
واسطے مہیا کیے گئے اون پر ہمین سوار کراکے تحصیلداری کسولی کیطرف روانہ کیا وہ جگہہ
ہمارے واسطے محفوظ تہی دوسرے دن سپاہیان راجہ پٹیالہ معہ سواری شکرم
ہمارے لینے کو واسطے پہنچے شکرم مین سوار ہو کے بیسوین تاریخ مئی کو آدہی رات کے
وقت کرنال مین پہنچے اور مسٹر رگی صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے اصل تو یہہ ہے
کہ جو کچہہ عنایات ان صاحب نے ہمارے حال زار پر فرمائین تا حشر نہ بہولین گے ان کے
مکان پر ایک ہفتہ سے زیادہ رہے وہان جو پیہ مین سوار ہو کے انبالہ کو گئے اور انبالہ
سے ٹمٹم کی سواری مین کالکا کی طرف روانہ ہوئے مگر راستہ مین بڑی تکلیف
ہوئی بعض اوقات گاڑی سے اوترکر اوس چلتی ہوئی زمین پر گاڑی ڈہکیلنی پڑتی
تہی دہلی سے چلکے گیارہ روز تک برابر مینے اپنے خاوند کے زخم کی جراحی کی کوئی طبیب نہ تہا
مین خود ہی زخم کو باندہ لیتی تہی زخم بہی کاری تہا ایک طرف کا جبڑہ اوڑ گیا تہا اس سفر
مصیبت ناک مین ہمارے اوپر بڑی آفتین گذری ہین جو کچہہ ہمارے پاس تہا سب لٹ گیا پیاس
کی راستہ مین کمال شدت تہی اور جب کبہی ہماری صراحی مین پانی ہو چکتا تہا تو جہیلون اور
گڈہون کا گدلہ اور کیچڑ سے بڑا ہوا پانی پینا پڑا ہمین کمال افسوس اسبات کا رہا کہ

کہ کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی کہارون نے خدا جانے کہان رکہدی ہمکو کہین اونکا سراغ ملتا تو ضرور اون کے لانے مین کوشش کرتے اور حتی الامکان اون کو اس بیرحمی سے مارے جانے کے واسطے نہ چہوڑ آتے ✤

فرمان شاہ دہلی

اس مرتبہ ہم نے ایک فرمان شاہی جو بریلی مین بادشاہ کے نام سے چہاپا گیا تہا ذیل مین لکہا ہے اسکے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ اسکے لکہنے والون نے کتنا بے ٹہکانے جہوٹ اور لغو بکا ہے اور اون کو اس دنیاہی مین جہوٹ اور فریب کا ثمرہ ملگیا ہے جنہون نے اس مکر اور فریب اور دغابازی کی عبارت کو لکہا اور جسکے نام سے اعلان دیا سب کمال بیعزتی کے ساتہہ خاک مین مل گئے اس فرمان پر ہم زیادہ کیا لکہین ہر متنفس اسکو پڑہ کر بخوبی سمجہہ لیگا کہ اسکے ہر لفظ سے مکر اور بے ایمانی اور دغابازی اور نہایت درجہ کا جہوٹ اسکے لکہنے اور طبع کرانے والون پر بالکل ثابت ہے ہماری سرکار ابد پایدار کی نسبت کیسے کیسے کذب کے بہرے ہوئے کلمات تضحیک کے لکہے ہین لیکن ✤ کہین خاک ڈالے سے چہاپا ہے چاند ✤ مثل مشہور ہے کہ آسمان کیطرف تہوکنے سے اپنے ہی منہہ پر آکر گرتا ہے

فرمان شاہ دہلی بنام راجگان و رئیسان و رعایا ہند

بجمیع راجگان و رؤسا ہند پر واضح و لایح ہو کہ تم بہہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین

مشتہر الدہر والعوام ہو اور تمہارے حسن حمایت طرز اور فہم و درایت سے مذاہب
ہندوستان کی اعانت ہے لہذا از راہ خیر اندیشی تمہارے تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ
خدا تعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قایم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض
ہے کہ اپنے عقاید اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اون پر ثابت قدم رہو
کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے
کہ تم اون لوگون کو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص
کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اون کو ضرور ہے کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذہب کو
بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی
تدبیرون مین مشغول ہین جن سے اونکے مذہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہہ تمہارے
عقاید کی کتابون مین لکھا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم
خداوند تعالی کا ہی ہے جو خاص و عام پر روشن ہے ✤ انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے
ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کے واسطے اونہونے ایک مدت سے بہت سی کتابین
لکھوا کر اپنے پادریون کے ہاتھ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریون کو بلوا کر اپنے
مقولون کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی
ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہہ کہ جب ایک بیوہ مرجاوے تو وہ دوبارہ شادی کرنے

دوسرے یہہ کہ ستی ہونیکی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی روسے موقوف کیا تیسرے یہہ کہ اونہونے تمام خلقت کو علانیہ سمجہایا کہ اگر وہ اون کا مذہب قبول کرینگے تو سرکارمین اون کی توقیر ہوگی اور یہہ بہی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہونے یہہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان ورئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچہہ حق نہ ہوگا حالانکہ از روے شاستر دس طرح کے مختلف وارث فرمانروایان سلطنت ہوسکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہہ ہے کہ وہ اخیر کو ہماری ریاستین اور جاگیرین چہین لین جیساکہ اونہونے فی زمانہ ریاست ہای لکہنؤ اور ناگپور مین عمل کیا ورای ازین ایک اور تدبیر اونہونے یہہ بہی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً اپنی ہی ہوئی روٹیون کے کہانیکا حکم دیا اکثر قیدیون نے یہہ امر قبول نکیا بہوکے مرگئے اور جنہون نے لاچار ہوکر روٹی کہانا قبول کیا اونہونے اپنا ایمان کہویا جب یہہ تدبیر انگریزون کی اچہی طرح نہ چلی تو اونہونے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملوائین تاکہ لوگ اون کو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہاکے اپنا ایمان کہووین اور چہوتے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانورون کے ساتہہ ملوا کر اون کو سر بازار بکوایا علاوہ اسکے اونہونے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد بغور یہہ امر قرار دیا کہ اگر ابتداءً اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین پیروی انگریزون کے

ہوجاوین تو فرقہ بنگالیان بہی اہنین کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت
پسند کیا اور یہ اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کنندہ راچاہ درپیش مے آید ۔ برہمنان اور
افضل قوم کے لوگون کو اون کارتوس کے کاٹنے کا جنکے بنانے مین چربی لگی تہی حکم دیا اس حال مین
اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اوہنون نے
اون کے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیونکو جنہون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اوڑا دیا
یہہ ظلم شدید دیکہہ کر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا
مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جس سے کہ جند انگریز
جو کہین کہین باقی رہگئے ہین وہ بہی نیست و نابود ہوجاوین اور ہمارا یقین واثق ہے
کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہ گئے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہمارے
مذہبون کو مٹا دینگے ہرچند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین
بلکہ اون کی طرف سے لڑتے بہڑتے ہین اون کے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا
ہے کہ انگریز نہ اون کا مذہب چہوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تم سے
پوچہتے ہین کہ تم نے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے
اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کرکے
اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب ہندو اور مسلمان کی بہلائی پیش نظر ہے

اور انگریز دو نو فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال
کر کے اور بنظر اندفاع اعداء دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے
کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانون کو قران کی قسم ہے
کہ وہ بالاتفاق شامل ہوکر اپنی جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا
قتل اپنے ونہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہے
بدین نظر روسا اہل اسلام نے یہہ عہد وپیمان کیا ہے کہ اگر ہنود قتل عیسائیان مین گرمجوش اور
مسلمانون کے شامل ہو جگے تو اوسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہوجائیگا
اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قران نہ سمجھا جائیگا
اور جو مسلمان کہ گاے کا گوشت کہائیگا وہ اوسکو سؤر کے گوشت کی برابر ہوگا اور
اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہ ہونگے تو وہ خدا
کی نظر مین اوتنے ہی گنہگار ہونگے جیسا اونہونے گاے ذبح کیا اوسکا گوشت
کہایا * شاید اہل فرنگ بہی اپنے مطلب براری کے واسطے ہندؤن سے بحلف ایسا ہی
اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آویگا کیونکہ اقرار ان اہل فرنگ
ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اون کا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے
عہد وپیمان کو بالائے طاق رکہدیتے ہین اور ہر غریب اور امیر پر یہہ روشن اور ہویدا ہے

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ شاہ سابق دہلی

کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغا بازی اون کا شعار ہے اسواسطے انگریزون کے کہنے پر کبھی یقین نلاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتہہ نہ آئیگا فقط یہہ فرمان مولوی سید قطب شاہ صاحب کے اہتمام سے مطبع بہادری واقع شہر بریلی مین طبع ہوا ٭

چند تاریخین اس بغاوت ہند کی ہمارے پاس کئی کرم فرماؤن نے بہیجین ہم وہ تاریخین درج کرتے ہین اور اون کی قدردانی کے بہت ممنون اور مشکور ہین ٭

از نتایج افکار سید غلام حیدر صاحب سررشتہ دار بال ضلع جبلپور

جب مطبع مفید خلایق مین اندنون	تاریخ طبع ہونے لگی غدر ہند لی
بولا سروش دل یہہ سر جور کاٹ کر	غدر و فساد کی یہہ حکایت نئی چہپی
	سمت ۱۹۱۶

الیضاً

چو شد طبع این نسخہ درد و غم	سر طبع بردم بفکر مزید
یکایک برآوردہ گفتم چنین	کہ اینست تاریخ بلوہ جدید
	سنہ ۱۲۷۵

از نتایج طبع سید کلب حسین صاحب محرر کلکتری جبل پور

چون در این ایام منشی شیونراین ذی شعور — طبع کرد احوال بلوه را بطرز خوشترین

خواستم تاریخ آن موزون کنم رفتم بفکر — ناگهان از هاتف غیبی شنیدم اینچنین

کز پی صدق یقین بنویس سالش ای بلیغ — ما هو المرقوم باشد عبرة للعالمین

سنه ۱۸۵۹

ایضاً

چو منشی شیونراین کرد مطبوع — به تصحیح همین کیف بغاوت

سمر اعدا نمودم دور و گفتم — هویدا شد از این کیف بغاوت

سمت ۱۹۱۶

قطعه تاریخ نقل از کوه نور لاهور

در مطبع اگرچه مطبوع — گردید تمام حال موقوع

مکتوب شد انچه رفت بر ملک — از شورش هند و سندهٔ هر ملک

از روز خزان بهر بهاری — اینست عجیبه روزگاری

نازل شده اند این موايد — بر صاحب مطبع فوايد

سالش شده درج دفتر هست — تاریخ عجیبه حال هند است

سنه ۱۸۵۹ع

ایضاً

آن صاحب مطبع خوايد — کو رونق هر سخن فزوده

از شورش و فتنهٔ زمانه — تاریخ عجب رقم بموده

مالک شده نامل و ملک گفت — تاریخ تمام هند بوده

سنه ۱۸۵۹ع

اشارہ

حصہ اوّل بغاوت ہند مین تصویر بہادر شاہ شاہ خارج دہلی کی چہاپی گئی تہی پیچہے معلوم ہوا کہ وہ تصویر بالکل غلط ہے اسمین مہتمم کا قصور نہین تصویر مذکور جیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت سے نقل کی گئی تہی اب ہمارے ایک مخلص صادق نے دہلی سے صحیح شبیہ شاہ مذکور کی مرحمت کی ہے چنانچہ وہ طبع کیجاتی ہے

جن ہمارے احبابونے ابہی تک قیمت پیشگی ادا نہین کی ہے اون کی خدمت بابرکت مین بطور یاددہی تکلیف دیجاتی ہے کہ عنایت فرمادین ؂

تصحیح اغلاط حصہ اوّل تواریخ بغاوت ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۰	ماجرہ	ماجرا
۱۴	۸	مدام کا دیا تہا	مدام کام دیا تہا
۲۰	۳	بی بیوہ کو	بی بیون کو
۲۵	۲	ازان	اذان
۳۰	۱۲	بستیون	بستیان
۳۱	۲	بگڑ گئی	بگڑ گئین
۳۳	۱۰	علاقات	علامات
۴۴	۱	حال	جبل
ایضاً	۱۱	سوارو	سوار لوگ
۴۸	۳	جمعہ	جمع
۵۰	۱	مین ہون	مین آیا ہون

العلم طاقة

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ ستمبر ۱۸۵۹ء

قیمت ماہواری

کچھ کم بہا بدل ہے سزا کچھ جفا کی ہے

از وضعہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نارائن کے اہتمام سے چھپی

واصلات

جناب شہاب الدین خانصاحب پشاور عمہ جناب مرزا مغل بیگ صاحب ناگپور عمہ

جناب رای پریم نراین صاحب عمہ جناب میاں ملار و خالسان صاحب کانپور عمہ

جناب عباد اللہ خانصاحب صوبہ دار سے جناب سید ولایت علیصاحب پٹنہ سے

جناب سرفراز خانصاحب محرر نظامت نارنول عمہ جناب گرد ہاری لعلصاحب بداون عمہ

جناب کور سہای صاحب بداون عمہ جناب قاضی محمد حسین صاحب وکیل عمہ

جناب محمد قاسم صاحب بنگلور عمہ جناب محمد دراز خانصاحب عمہ

جناب بابو رام گوبند صاحب نارس عمہ جناب بندرابن داس صاحب مظفر نگر عمہ

جناب مولوی نصر اللہ خانصاحب خورجہ سے جناب گلاب چند صاحب جبلپور عمہ

جناب تعین صاحب بہادر مجسٹریٹ عمعان جناب چرونجی لعل ساہ صاحب عمعان

جناب گوبند پرشاد صاحب تعلقدار گردوارہ سے جناب عظیم الدین سوداگر صاحب عمہ

جناب بیل رام نراین صاحب تحصیلدار قنوج عمہ جناب کالی رای صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سابق عمہ

جناب منشی عنایت مسیح صاحب عمہ جناب کنہیا لعلصاحب محرر عدالت اعظمگڈہ عمہ

جناب مہابیر پرشاد صاحب منشی مسٹر جونپور سے جناب شیو بہار لعلصاحب تحصیلدار کہدر عمہ

جناب بہادر علیصاحب سررشتہ دار جنٹ مجسٹریٹ عمہ جناب دین دیال وکیل فتحپور عمہ

تاریخ بغاوت ہند

حصہ سوم

محاصرہ دہلی

ماہ جولائی ۱۸۵۷ء پہلے حصہ بغاوت ہند مین اٹھوین تاریخ جولائی تک کا احوال لکھہ چکے ہین بیان ہو چکا ہے کہ خلاف دستور ہفتہ بہر سے زیادہ عرصہ گذرا اور اس تاریخ تک کوئی لڑائی درپیش نہوئی لیکن نوین تاریخ باغیون کو پہر ہوش ایا اور لڑائی شروع کرنی ضرور سمجھی اس روز باوجود کثرت مینہ کے لڑنا پڑا صبح قریب دس بجے کے عجیب ماجرا ہوا ایک گروہ سواران باغی نے لشکر انگریزی پر حملہ کیا اور ایک جماعت ہندوستانی بیقاعدہ رسالہ نمبر نہم جو انگریزون کی طرف سے آگے پہرہ پر تہی باغیون سے مل گئی جب یہہ سب سوار مل کے قریب لشکر انگریزی کے پہنچے تو مورچون کے افسرون نے اور سپاہیون نے اپنے آدمی پہچانکر اون پر توپ نہ چلائی لیکن اخر کو کثرت فوج دیکہہ کے شبہہ ہوا کہ ہمارے ہندوستانی سوار بہی دشمنون کے ساتہہ مل گئے ہین جب یہہ معلوم ہوا تو اوسوقت میدانی توپین اونکی طرف فیر کرنے کا حکم دیا لیکن دشمن ایسے قریب آن پہنچے کہ توپین درست اور مستحکم نہ کرنے پائے تہے کہ سواران باغی کمپو انگریزمین داخل ہوگئے اور توپخانہ

پر جا پڑنے کا قصد کیا اسوقت لفٹننٹ ہلز صاحب نے نہایت شجاعت کی جب
اونہون نے دیکھا کہ دشمن کے سوار سر پر آن پہنچے اور توپ کی درستی مین دیر ہے
وہ فی الفور تن تنہا دشمن کے مقابلہ کو آگے بڑھے تاکہ اونکو روکین اور اتنے مین
اونکے ادمی توپ پہیر لین چنانچہ صاحب ممدوح نے آگے بڑہ کے ایک ادمی کو ہلاک
کیا اور ایک کو زخمی اتنے مین عدو کے دو سوارون نے اونپر حملہ کیا اور صاحب
گھوڑے پرسے بڑے زور سے گرے اور اونکے دو تلوارین بازو کے نیچے
لگین جس سے صرف اونکی جاکٹ کٹ گئی اور بدن پر آسیب نہ پہنچا دشمن اونکو
مردہ سمجھکے آگے بڑہ گئے چند لمحہ کے بعد وہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اپنی تلوار
کو جو قریب دس گز کے فاصلہ پر اونسے جا پڑی تہی سنبھالا صاحب موصوف اوٹھے
ہی تہے کہ تین شخصون نے اونپر پھر حملہ کیا اونمین دو سوار اور ایک پیادہ تہا اول سوار کو تو اونہون نے
تلوار سے زخمی کرکے گرا دیا دوسرے سوار نے صاحب کی طرف بہالہ چلایا لیکن اونہون نے
اوسکو روک کے سوار کے منہہ اور سر پر زخم کاری دیا باوجود زخمی ہوجانے کے اوسنے
صاحب کی طرف پھر حربہ کیا لیکن اسمرتبہ صاحب نے اوسکا سر توڑ دیا اتنے مین تیسرے
شخص نے صاحب کے ہاتہہ مین سے تلوار چھین لی جب تلوار چھن گئی اوسوقت صاحب
نے اوس شخص کو خوب مضبوط پکڑ لیا اور سر پر گھونسہ مارنا شروع کیا اور وہ اونکو

تلوار سے مارنا چاہتا تہا لیکن سب وار اوسکے خالی جاتے تہے اخیر کو ھلز صاحب
موصوف گر پڑے اور دشمن چاہتا تہا کہ اونکا کام تمام کرے اتنے مین میجر ٹومبز صاحب
پہنچ گئے اور اونہون نے اوس ہوزی کے پستول کا نشانہ مارا بعدازان دونو صاحب
ہجا دہ کی طرف چلے گئے اور وہانسے تہوڑی دیر بعد توپ کے قبضہ کرنے کے واسطے
جسکو پہلے مستحکم کرکے چہوڑ گئے تہے لوٹے وہان پہنچکر دیکہتے کیا ہین کہ وہی زخمی شخص
لفٹننٹ ھلز صاحب کا پستول لیئے چلا جاتا ہے اوسیوقت دونو صاحبون نے
اوسکا کام تمام کیا البتہ دشمن کے یکایک لشکر مین گہس آنے سے اول ہی اول ایک
تہلکا پڑ گیا لیکن فوج انگریزی جلد ہوشیار ہوگئی اور اونکو لشکر سے مار کے
نکالدیا اور وہ کچہہ چندان نقصان نہ پہنچا سکے چند توپچیون کو البتہ زخمی کر گئے
اسی تاریخ تیسرے پہر دشمنون سے سبزی منڈوی کے مقام پر ایک لڑائی
سخت ہوئی اور اونہون نے شہر کے مورچون سے بڑی آگ برسائی لیکن اخیر
کو میدان انگریزون کے ہاتہہ رہا اور باغیون کے قریب ایک ہزار آدمی مجروح
اور مقتول ہوئے اور انگریزی فوج مین سے صرف پچاس آدمی ———
دسوین تاریخ کو چوبیس گہنٹہ برابر مینہہ برسا اس تاریخ سے تیرہوین تک
کوئی امر تازہ درپیش نہین آیا چودہوین تاریخ کو ایک بڑا بہاری معرکہ ہوا

صبح کو ایک فوج کثیر باغیون کی سوار اور پیادہ اور توپین دہلی سے نکل کے ہندو
راو کے مورچہ اور سبزی منڈوی کے پہرہ پر بڑے زور شور سے حملہ کیا ایک
قلیل فوج انگریزی جو اُن دونو مقامون پر متعین تہی تیسرے پہر تک ہزارون دشمنون
کے سامنے مقابل رہی تیسرے پہر کے وقت ایک غول اول رجمنٹ پیادگان
پنجابی اور اول پلٹن گورہ معہ چہہ ضرب توپ اسپی زیر حکم برگڈیر شوور صاحب کے
سبزی منڈوی کی طرف اپنی فوج کی مدد کو بہیجا گیا اور ہندو راو کے مورچہ پر میجر ریڈ
صاحب اور فوج لیکے مقابل ہوئے اسوقت ایک محاربہ عظیم ہوا لیکن اخر کو دشمن نے
شکست فاش کہائی اور اونکو لاہوری دروازہ شہر تک مار کے شہر کے اندر کر دیا
سولہ ادمی اس روز فوج انگریزی مین سے مارے گئے اور ڈیڑہ سو کے
قریب زخمی ہوئے ۔ اگرچہ اب گرمی کی شدت کم ہو گئی تہی لیکن لشکر مین بیماری
کثرت سے پہیلگئی تہی اس موسم سے تو گرمی کا موسم ہی بہتر تہا اگرچہ چند تازہ وارد
افسران انگریزی تمازت افتاب سے مرگئے اور بعض صدمہ بیماری سکتہ سے
لیکن تاہم اتنی بیماری کی کثرت کبہی نہین ہوئی تہی ظاہر ہے کہ اب بباعث موسم برشکال
کے تمام تمام دن فوج کو تر رہنا پڑتا تہا + ۵ جولائی کو امن رہا کوئی معرکہ پیش
نہین آیا جنرل ریڈ صاحب قایم مقام کمنڈر انچیف کو بعد وفات سر ہنری برنارڈ

صاحب کے حکومت فوج کی خود لینی پڑی لیکن وہ بیمار بشدت تھے اور جیسے وہ لشکر
مین آسیے تھے کبھی ایک گھنٹہ کے واسطے بھی تندرست نرہے ڈاکٹران لشکر کی یہی راے
ہوئی کہ جنرل صاحب ممدوح جلد پہاڑ کو تشریف لیجاوین تو بہتر ہے چنانچہ اونہون نے
استعفا گذرانا ایک اور سبب بھی اونکے مستعفی ہونے کا یہہ ہوا کہ اونکو سرکاری حکم
اطلاعی یہہ پہنچا کہ سر پاٹرک گرانٹ مدراس احاطہ کے سپہ سالار کلکتہ مین داخل ہوئے
اور حکومت فوج بنگال احاطہ کی اونکے سپرد ہوئی اب تشویش یہہ ہوئی کہ جنرل ریڈ
صاحب بہادر کے بعد کون صاحب سردار فوج دہلی کا مقرر کیا جاوے دو شخص اس
عہدہ جلیلہ کے واسطے قابل تصور کئے گئے اول تو برگڈیر جنرل چیمبرلین صاحب بہادر جو کہ کل
فوج کے ایجوٹننٹ جنرل یعنی اجیٹنٹ جنرل تھے اور دوم برگڈیر جنرل ولسن صاحب جو
کہ حاکم فوج میرٹھہ کے تھے لیکن برگڈیر چیمبرلین صاحب اتنے زخمی ہو گئے تھے کہ اون سے
سرانجام کار غیر ممکن معلوم ہوا اسیواسطے برگڈیر ولسن صاحب جنہون نے کہ غازی الدین
نگر کی دو لڑائیان صرف سات سو ادمیون سے پانچ ہزار ادمیون کے مقابلہ پر فتح کی
تھین کل فوج دہلی کے حاکم مقرر ہوئے اونکی تقرری سے کل فوج خوش اور راضی ہوئی
چنانچہ ۱۶ تاریخ جولائی کو اونکی تقرری کا اعلان ہوا اسی تاریخ دہلی مین جہانسی
کی باغی فوج داخل ہوئی اندنونمین ایک افواہ لشکر انگریزی مین یہہ اوڑی کہ

برگڈیر جنرل ولسن صاحب بہادر

انگریزی فوج کے سپاہی لشکر کے بنیون کے ہاتہہ بندوق کی ٹوپیئن صرف بطمع
روپیہ کے بیچتے ہین اور بنئے اون ٹوپیون کو اوسی طمع سے دہلی مین باغیون کے
ہاتہہ بیچ آتے ہین کیونکہ دہلی مین ٹوپیون کی کمی تہی یہہ خبر سنتے ہی برگڈیر جنرل ولسن
نے اس امر کی تحقیقات کی اور تمام افسران فوج کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے بازارون
لشکر مین تحقیقات قرار واقعی کرکے مجرم کو گرفتار کرین ہرچند تحقیقات کی گئی لیکن یہہ
امر کسی پر ثابت نہوا اسے اتاریخ کل فوج کو اس شبہہ کی اطلاع دی گئی اور اونکو خبردار

کیا گیا کہ ایسا کام کوئی نکرے — اسی تاریخ بیمار اور زخمیون کو لکہو سے انبالہ اور کسولی کی
طرف روانہ کیا اور جنرل ریڈ صاحب بہادر بہی انہی کے ساتہہ روانہ ہوئے — ۹ تاریخ
جولائی نو بجے صبح کے خبر آمد آمد باغیون کی میدان جنگ مین معلوم ہوئی اور بیوگل کی صدا نے
انگریزی فوج کو خبردار اور ہوشیار کیا اوسیوقت مورچہ کلان یعنی ہندو راو کے مورچہ کی
مدد پر ایک سو جوان ساٹہوین شاہی گورہ کے اور بہیجدئے گئے دوپہر بعد جنرل ولسن صاحب
نے لفٹننٹ کرنیل جونز حاکم بلٹن مذکور کو طلب فرماکے حکم دیا کہ پجاوہ کی طرف جاؤ اور اوس
غول کی سرداری جو ۸ وین اور ۶۱ وین اور ۷۵ وین بلٹنان گورہ مین سے معہ دو کپتانان
رفل سکہہ اور رسالہ سواران کوک صاحب اور ہوڈسن صاحب تیار کیا گیا ہے لو صاحب
موصوف نے فی الفور فوج مذکورہ بالا کی سرداری لیکے سبزی منڈوی کی طرف کوچ
کیا اور راستہ مین دشمنون سے میدان صاف کرتے گئے سبزی منڈوی مین پہنچکر البتہ
دشمنونکے ہٹانے مین کچہہ مشکل پڑی کیونکہ وہ چند مستحکم سراؤنمین پناہ گیر ہوئے تہے لیکن تہوڑے ہی
عرصہ مین فوج کی بہادری اور استقلال اور دانائی برگڈیر سے کل باغیون کو وہان
سے شکست دیکر نکالدیا اور صرف وہین سے ہی نہین نکالا بلکہ بہتون کو اس دنیا
سے خارج کیا جنرل ولسن صاحب خود بجاوہ پیلے چڑہکر میدان جنگ کی کیفیت مشاہدہ
کر رہے تہے اور کرنیل جونز صاحب کی دانائی پر بڑی تحسین اور آفرین کرتے تہے

جسوقت صاحب ممدوح بعد فتح لوٹ کر آئے تو جنرل صاحب نے اونکی بڑی تعریف کی اور مبارکباد دی اور کہا کہ مین تم سے نہایت خوش ہوا اس لڑائی مین کرنل زیر صاحب ۷۵ وین پلٹن گورہ کے لفٹنٹ مارے گئے اور رو الٹر صاحب ۷۵ وین ہندوستانی پلٹن کے لفٹنٹ تمازت آفتاب سے مرگئے علاوہ ازین قریب ساٹھہ آدمیونکے اور مقتول اور مجروح ہوئے اگرچہ باغیون کی نسبت یہہ نقصان ہمارا عشر عشیر بھی نہ تھا لیکن تاہم قلت فوج اور بیماری پر نظر کرکے اندیشہ ہوتا تھا کہ فوج ہر روزہ کم ہوتی جاتی ہے دیکھیے کس روز باغیون کے حملے موقوف ہونگے اور کب دہلی فتح ہوگی اور یہہ اندیشہ بجا تھا غور کیجیے کہ لشکر انگریزی مین اندنون صرف چھہ ہزار نوسے اٹھارہ آدمی افسر سپاہی ملاکے تھے جنکی تفصیل یہہ ہے — فوج پیادہ معہ افسر . . . .

۸ وین پلٹن گورہ	۱۹۸	۲ بنگال فیوزی لیئرز پلٹن گورہ	۵۵۶
۶۱ وین پلٹن گورہ	۲۹۶	گاڈکور پنجابی	۲۷۵
۷۵ وین پلٹن گورہ	۵۱۳	گورکھہ پلٹن	۲۹۶
۶۰ وین پلٹن گورہ	۲۹۹	۱ پنجاب پلٹن پیادگان	۴۲۵
۱ بنگال فیوزی لیئرز گورہ	۵۲۰	۴ پنجاب پلٹن پیادگان	۳۴۵

کل پیادہ ——— ۳۰۲۳

فوج سواران معہ افسران		فوج توپخانہ وغیرہ	
رسالہ قرابینیان گورہ	۱۵۳	گولہ انداز ولایتی اور ہندوستانی	۱۱۲۹
نہم رسالہ گورہ بھالہ برداران	۴۲۸	بنگال سیپرز اینڈ مائنرز یعنی پلٹن سفر مینا	۲۰۹
گاڈ کور کا رسالہ پنجابی	۳۴۸	پنجاب ایضاً ایضاً	۱۶۴
اول رسالہ پنجاب	۱۴۸	کل	۱۶۰۲
دوم رسالہ پنجاب	۱۱۰		
پنجم رسالہ پنجاب	۱۱۶		
کل	۱۲۹۳	جملہ فوج	۶۹۱۸

علاوہ اس فوج کے ۷۶۵ آدمی بیمار تھے اور ۳۵۱ زخمی ۔ یہ قلیل فوج آخر
جولائی مین بیس ہزار فوج باغی کے مقابلہ پر تھی شروع روز بغاوت یعنی گیارہوین
تاریخ مئی سے اخیر جولائی تک دہلی مین فوج ہندوستانی مقامات چھاؤنی
میرٹھ اور ہانسی اور متھرا اور لکھنؤ اور نصیر اباد اور جالندھر اور فیروزپور اور بریلی
اور جھانسی اور گوالیار اور نیمچ اور علیگڈھ اور اگرہ اور رہتک اور جھجر اور
الہ اباد سے بغاوت کر کے پہنچ گئی انمین سے بہت سے آدمی تو ابتک ہر روزہ
لڑائیومین مارے گئے اور بہت سے چھوڑ کے چلے گئے اخیر جولائی مین معلوم ہوا کہ دہلی مین قریب

چارہزار چیرار قواعد دان سوار ہین اور قریب بارہ ہزار کے پیادہ اور تین ہزار فوج
نو بہرتی + ۱۹ جولائی کو اخبار وحشت آثار قتل فرنگستان کانپور لشکر دہلی مین پہنچا اور
اسی روز مرض ہیضہ سے تین افسر انگریزی مرگئے ہیضہ کا اندنون مین بڑا زور و شور تہا
۲۰ جولائی کو صبح کے آٹھہ بجے آمد آمد باغیان معلوم ہوئی فوج تیار ہوئی اور کچہہ فوج
ہندوراو کے مورچہ کی مدد کے واسطے بہیجی گئی لیکن کوی مقابلہ نہوا چہہ بجے پہر لڑای کا
سامان شروع ہوا خبر پہنچی کہ سواران دشمن دہنی طرف حملہ کرنا چاہتے ہین لیکن پیچہے
دریافت ہوا کہ کچہہ سوار باغی چہکڑون محمولہ شورہ جو لشکر مین آتے تہے روکنا چاہتے تھے
لیکن گائڈ کور کے سوارون نے دشمنون پر باڑ ماری اور وہ بہاگ گے اور ان کا بہت
نقصان ہوا سات بجے شام کے سب فوج میدان سے واپس آئی ۲۱ تاریخ کو دوپہر تک
کوئی امر پیش نہین ایا الا ایک بجے بیوگل نے ہوشیار کیا اور فوجین آراستہ ہوکے
چلنے لگین لیکن اخیر کو دریافت ہوا کہ افواہ آمد دشمنان بے اصل تہی لہذا کل فوج
پہر لشکر مین واپس آئی سہ پہر کو اس روز بڑا ہوا اور مینہ برسا اس روز کمانڈر انچیف
صاحب بہادر کا حکم پہنچا کہ میجر جنرل گوآن صاحب سی بی حاکم فوج پنجاب کل افواج اضلاع
شمالی اور مغربی کے حاکم اعلی مقرر ہوئے تین بجے رات کے پہر بیوگل ہوا لکا اور
اوسیوقت ادہر ادہر سے فوج تیار ہوکے روان ہونے لگی — اور دہنی طرف سے

بندوقون کی اور بہاری توپون کی اواز خوب آنے لگی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انگریزی
فوج نے سبزی منڈی مین ایک سرا کو جہان دشمن پناہ لیکے لڑا کرتے تھے سرنگ
لگا کے اوڑا دیا یہہ دیکھکے دشمنون کو خیال ہوا کہ انگریزی فوج شہر کے نزدیک آپہنچی اور اندر
آنا چاہتی ہے اسواسطے وہ توپ اندازی کرنے لگے لیکن بعد ازان وہ چپ ہو رہے اور
تمام دن ۲۲ تاریخ کو کوئی لڑائی نہین ہوی الا طرفین سے مورچون پر سے توپین چلتی
رہین دوسرے روز ۲۳ جولائی ایک بڑی بہاری جنگ ہوئی دشمنون نے اس روز
باہین طرف سے سرتہیا فلس مٹکاف صاحب کی کوٹہی کے قریب آنکر حملہ کیا سات بجے سے لڑائی
شروع ہوی اس روز دشمن چہہ توپین میدان جنگ مین لائے تھے اور فوج انگریزی نے
زیر حکم برگیڈیر شوورز صاحب کے جاکے باغیون کو قرار واقعی شکست دی اور اونکا تعاقب
عین زیر دیوار شہر تک کیا اتنا تعاقب کرنے مین بہت نقصان جان ہوا ۲۴ تاریخ سے
لیکے ۳۰ تاریخ تک امن رہا اور کوی معرکہ نہوا ۲۶ تاریخ جولائی کو نیمچ کا باغی کمپو دہلی مین
داخل ہوا ۳۱ جولائی کو ایک فوج بے شمار باغیون کی شہر سے باہر نکلی کشمیری اور
اجمیری دروازون سے جوق جوق فوج اراستہ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تہی —
انگریزی مورچون سے اگ برسنی شروع ہوئی — دشمنون نے بہی شہر کی فصیل سے غبارے اور
توپین چلانی شروع کین ایک چوبیس ۲۴ پنی توپ موری دروازہ کے برج سے بڑی

چار ہزار چرار قواعد دان سوار ہین اور قریب بارہ ہزار کے پیادہ اور تین ہزار فوج
نو بہرتی + ۱۹ جولائی کو اخبار وحشت اثار قتل فرنگستان کانپور لشکر دہلی مین پہنچا اور
اسی روز مرض ہیضہ سے تین افسر انگریزی مرگئے ہیضہ کا اندنون مین بڑا زور وشور تہا
۲۰ جولائی کو صبح کے اٹہہ بجے آمد آمد باغیان معلوم ہوئی فوج تیار ہوئی اور کچہہ فوج
ہندو راو کے مورچہ کی مدد کے واسطے بہیجی گئی لیکن کوی مقابلہ نہوا چہہ بجے پہر لڑای کا
سامان شروع ہوا خبر پہنچی کہ سواران دشمن دہنی طرف حملہ کرنا چاہتے ہین لیکن پیچہے
دریافت ہوا کہ کچہہ سوار باغی چہکڑون محمولہ شورہ جو لشکر مین آتے تہے روکنا چاہتے تھے
لیکن گاد کور کے سوارون نے دشمنون پر باڑ ماری اور وہ بہاگ گے اور انکا بہت
نقصان ہوا سات بجے شام کے سب فوج میدان سے واپس آئی ۲۱ تاریخ کو دوپہر تک
کوئی امر پیش نہین ایا الا ایک بجے بیوگل نے ہوشیار کیا اور فوجین اراستہ ہوکے
چلنے لگین لیکن اخیر کو دریافت ہوا کہ افواہ آمد دشمنان بے اصل تہی لہذا کل فوج
پہر لشکر مین واپس آئی سہ پہر کو اس روز بڑا ہوا ور مینہ برسا اس روز کمنڈر انچیف
صاحب بہادر کا حکم پہنچا کہ میجر جنرل گو آن صاحب سی بی حاکم فوج پنجاب کل افواج اضلاع
شمالی اور مغربی کے حاکم اعلی مقرر ہوئے تین بجے رات کے پہر بیوگل بجا لکا اور
اوسیوقت ادہر ادہر سے فوج تیار ہوکے روان ہونے لگی — اور دہنی طرف سے

بندوقوں کی اور بہاری توپوں کی آواز خوب آنے لگی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انگریزی
فوج نے سبزی منڈی میں ایک سرا کو جہاں دشمن پناہ لیکے لڑا کرتے تھے سرنگ
لگاکے اوڑا دیا یہہ دیکھکے دشمنوں کو خیال ہوا کہ انگریزی فوج شہر کے نزدیک آپہنچی اور اندر
آنا چاہتی ہے اسواسطے وہ توپ اندازی کرنے لگے لیکن بعدازاں وہ چپ ہو رہے اور
تمام دن ۲۲ تاریخ کو کوئی لڑائی نہیں ہوی الاطرفین سے مورچوں پر سے توپیں چلتی
رہیں دوسرے روز ۲۳ جولائی ایک بڑی بھاری جنگ ہوئی دشمنوں نے اوس روز
باہیں طرف سے سرتہیا فلس مٹکاف صاحب کی کوٹھی کے قریب آنکر حملہ کیا سات بجے سے لڑائی
شروع ہوی اس روز دشمن چھہ توپیں میدان جنگ میں لائے تھے اور فوج انگریزی نے
زیر حکم برگیڈیر شوورز صاحب کے جاکے باغیوں کو قرار واقعی شکست دی اور اونکا تعاقب
عین زیر دیوار شہر تک کیا اتنا تعاقب کرنے میں بہت نقصان جان ہوا ۲۴ تاریخ سے
لیکے ۳۰ تاریخ تک امن رہا اور کوئی معرکہ نہوا ۲۶ تاریخ جولائی کو نیمچ کا باغی کمپو دہلی میں
داخل ہوا ۳۱ جولائی کو ایک فوج بے شمار باغیوں کی شہر سے باہر نکلی کشمیری اور
اجمیری دروازوں سے جوق جوق فوج آراستہ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی —
انگریزی مورچوں سے آگ برسنی شروع ہوئی — دشمنوں نے بھی شہر کی فصیل سے غبارے
توپیں چلانی شروع کیں ایک چوبیس پنی توپ موری دروازہ کے برج سے بڑی

اگ برسانے لگی۔ دشمنون نے اپنی فوج کے دو فریق کئے ایک تو ہمارے باہین طرف
لڈلو صاحب کی کوٹہی کے قریب صف ارا ہوا اور دوسرا داہنی طرف مقیم ہوا جب کہ اندونون
فریقون سے جنگ وجدل ہو رہی تہی اتنے مین ایک غول سوار اور پیادونکا معہ ۱۲ ضرب
توپ اجمیری دروازہ سے نکل کے روہتک کے راستہ پر جاتا ہوا نظر آیا اسکے روکنے کے
واسطے ایک غول انگریزی زیر حکم میجر کوک صاحب تیار ہوکے روانہ ہوا اس گروہ
مین دوسوادمی ۰ ۷ وین بلٹن پیادہ گورہ کے اور کوک صاحب کی رفل رجمنٹ معہ
اٹھہ ضرب توپ تہی یہہ فوج علی پور تک گئی لیکن دشمن سے مقابلہ نہوا۔ یہہ وقایع
ماہ جولائی کا ہے جو بیان ہوا اسکے پڑہنے سے مطالعین پر ہویدا ہوگا کہ انگریزون
نے اس مہینہ مین بہی اس قلیل فوج سے کیا کیا کاربہادری کے کئے اور کیارہوین مئی
سے اس تاریخ تک اصلا کسی طرح کی دشمن کے ہاتہہ سے زک نہ کہای اور اپنی جگہہ سے
کبہی ایک بال برابر بہی نہ ہٹے بلکہ آہستہ آہستہ اگے بڑہتے گئے اور ہمیشہ دشمنونکو عین زیر دیوار
شہر تک مار کر تعاقب کیا اب چندان اندیشہ کا مقام نہ تہا فوج مدد اور بہی پنجاب سے
انے والی تہی علاوہ ازین تجربہ سے پانڈے جی مہاراج اور ظفریاب خان کی بہادری
معلوم ہوگئی تہی کہ کتنے پانی مین ہے کواغذات سرکاری کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ سرکار گردون وقار انگریزی کو اس تاریخ تک خاندان تیموریہ کا بہت خیال تہا کہ بادشاہ

ناحق اپنے تئین برباد کیئے دیتے ہین چنانچہ خط منقولہ ذیل جو بایماء سرکار انگریزی مولوی رجب علیخانصاحب نے حکیم احسن اللہ خان کے نام دہلی لکھکر روانہ کیا اوس سے یہہ امر بخوبی ظاہر او رہویدا ہوتا ہے مولوی رجب علیخانصاحب ایک بڑے وفادار او رخیر خواہ انگریزی ہین جو ابتدا لڑائی سے تا فتح دہلی لشکر مین رہے حکیم احسن اللہ خانصاحب کو اوندنون مین شاہ دہلی کے ہان بڑا عروج تہا اگرچہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ممدوح اپنی ذات سے خیر اندیش سرکار انگریزی کے تہے اور جانتے تہے کہ انجام کیا ہوگا لیکن وہ اکیلے کیا کر سکتے تہے ایک عالم شیاطین اونکے گرد دہلی مین جمع تہا اس خط کے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ابتک بادشاہ کا کچہہ نہ بگڑتا اگر اس خط پر وہ تعمیل کرتے لیکن تقدیر مین ایسا نہ تہا — **نقل خط از مولوی رجب علیخان اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۵۷ عیسوی** — بیت

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر * ہرانچہ ناصح دلسوز گویدت بپذیر * حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتائی زمان دانائے دوران سلامت — رسوم عرفیہ برطرف حرف مطلب اینکہ از عرصہ دو ماہ کم وبیش کہ سپاہ نمک حرام سرکار گردون وقار انگریزی از ناعاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ نمودرا

بمقابل دولت دوران عدت انگلشیہ قرار مید ہند بعینہ مطابق شعر عارف روم است
شعر آن مگس بر برگ کاہ و بول خر * ہمچو کشتیبان ہمے افراشت سر * بر ضمیر
منیر شاہی وا منشیون و عقلاے ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم و حال
معرکہ روس چون آفتاب نیم روز ظاہر است کہ از پیشگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا
و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض
و احمر و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و
پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان
چقدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہے از ابتداے تسلط بر کشور ہند تعلیم
و تلقین اصلاے از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برا اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلائق
بہر روشیکہ در امورات دنیا و اخرۃ خواستہ آزاد و آنہ زلیست کردہ و می کند
باقی تفاصیل محول راے صایب کہ تطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ کہ باز و قباے شاہی کشور ہند بر قد کسی راست نیامدہ از تاریخ
فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات
شاہی کہ از ہند روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دست خوش دولت انگریزی شدہ
بان بیدخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود استرداد احال و اثقال جہازات شاہ

جمع جا کردن نتوانست حالاکه عرصهٔ هند از دریاے شور تا پیشور پامال ملازمان دولت
انگلشیست چگونه کسے باین حکماے عصر وشجاعان دهر مقابل کردن می تواند اگر تراخی
وتاخیر بایصال کیفر کردار نا آگاهان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام نمی توانند شد
بلک امتحان دوست ودشمن وتفرقهٔ دانا ونادان وغیره مصالح ملکی پیش نظر است وتا وقتیکه
گروه مفسد قدم انداز دهلی نشده بود از جانب ملازمان شاهی هم امرے خلاف رضاے
اهالیان سلطنت انگریزی بظهور نرسیده حالا چه انقلاب بر روے کار آمده وکدام
امید وعلت وکدامین سوی اختیار بوده خانه زادان راسخ الاعتقاد باوجود تحامی انجلیه
عقل ودانش بنا اتفاقی چراد پے اطفاے نور این سراج هند شدند وبچه سبب در رفع
عاجل اجل این فروغ دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند اینچه خیال محال بدماغ
اهالیان سرکار شاهی پیچیده واگر این امر نیست تا امروز چرا اثرے درینباب نرسیده
وکوششے در رفع این مفسده نشده صلاح صواب اگر در آراے ارباب دربار شاهی
مستحسن متصور شود آنیست که مخطورات ومکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً وتقریراً
بخدمت صاحبان دارا دربان گذارش فرمایند که بعد برهمی اساس این فتنه اینوقت
بدست نخواهد آمد وبجز تاسف یادگارے بر صفحهٔ روزگار نخواهد ماند الکنایة ابلغ من
التصریح دوست را وقف انتظار جواب تصور فرمایند وهرچه ارقام خواهند فرمود

حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت وصط قلم شکستم ومضمون مختصر کردم کہ نیست طرز من این گفتگوے طولانی فقط ـــــ اس خط کا جواب حکیم احسن الله خانصاحب نے یہہ لکہا تہا کہ خاص مجکو صاحب ہدایت کیا بدون ایماء واشارہ ایسے امور خیرخواہی کئے جاتے ہین کہ فوج باغی دشمن جانی ہوگئی ہے اور فہمائیش اور ونکو جو کیجاتی ہے بسبب اغوا اخوان الشیاطین کم سنتے ہین اس سے مجبور رہون مین اپنی ذات سے بصدق دل حاضر اور خیرخواہ سرکار انگریزی ہون چنانچہ میرا احوال پرچہ ہای اخبارنویسون سے آپکو معلوم ہووے گا میری مجبوری اور بیمقدوری کو ملحوظ فرماکر جو خدمت اور کار فرمائیے بقدر ومقدور اوسکے سرانجام مین کوتاہی نہین ہوگی اسکے بعد پہر ایک دوسرا خط مولوی رجب علیخانصاحب کا بایماء سرکار رگردون وقار حکیم صاحب کے پاس دہلی مین بہیجا گیا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ تمسے کیا ہوسکتا ھے اوسوقت حکیم صاحب نے جواب لکہا کہ مین مجبور رہون اور ہرچند چاہتا ہون کہ یہان سے نکل جاؤن وہ بہی نہین ہوسکتا کیونکہ اب تنہا اگر چہ کیر پیدل نکلون تو قبایل اور مستورات کو پیچھے یہہ ہلاک اور رذلیل کرینگے اور کوئی صورت عورات کے نکالنے کی نہین ھے دو دفعہ بہانہ اور لوگونکے ناموس کے چاہا تہا کہ اونکو باہر نکالدون لیکن مفسدون

نے باہر نکلنے ندیا ایسی مصیبت مین مقید ہون کچھہ مجھسے بن نہین آتا نہ رائے جانذ (بہرزوے)
رفتن اور سب دوست ودشمن کو یقین سازش سرکار انگریزی کا میری طرف سے ہے اور کہتے
ہین کہ سب حالات یہان کے لکھواتا ہے لہذا کوئی میرا کہنا نہین سنتا او رمیرا اختیار کسی امر مین
نہین ہے ولیکن یہہ ہوسکتا ہے کہ اگر کسی خیر خواہ رئیس کو سرکار سے اشارہ ہوا ور وہ
بیگانہ وار یہان آوے تو اونکو مختیار امور سلطنت کرا دینا ہوسکتا ہے پہر وہ سب
درستی کر لین اسکے بعد پہر کچھہ خط وکتابت نہین ہوئی — **ماہ اگست ۱۸۵۷ع**
پہلی تاریخ اگست کو عید قربان کا دن تہا کئی روز پیشتر عید کے لشکر انگریزی مین اس بات چرچا تہا
کہ جملہ مسلمان اس روز اپنا غضب انگریزون پر نازل کرین گے بہادر شاہ شاہ دہلی نے بخت خان کو
جو کل فوج باغی کا دہلی مین سپہ سالار رہتا یہہ قطعہ خود تصنیف کر کے دیا — **قطعہ**
لشکر اعدا الہی آج سارا قتل ہو گورکہہ گوجر سے لیکر تا نصارا قتل ہو آج کا دن عید
قربان کا جبہی جانین گے ہم اے ظفر تہ تیغ گر دشمن ہمارا قتل ہو اس روز دہلی
مین بقرعید کی سلامی سر ہوئی توپین دغتی ہی کل فوج انگریزی ہوشیار اور مستعد ہوگئی
اور منتظر تہی کہ کب دشمن حملہ کرے اور وہ بہی اونکے استقبال کے واسطے جادین
لیکن تمام عید کا دن اسی انتظار ہی مین گذر گیا اور دشمنون نے چون بہی نکی معلوم ایسا
ہوتا تہا کہ دشمن آج کے روز خوشئین کر رہے ہین اونکو ایسے روز لڑنے کی فرصت

نہین ہے۔ آج کے روز پلٹن کماؤن اور سات لاکہہ روپیہ لشکر انگریزی مین داخل ہوا
قریب غروب آفتاب کےکچہہ علامتین لڑائی کی نمود ہوئین اور دریافت ہوا کہ دشمن عید کا روز
خالی بجانے دینگے چہہ بجے شام کے وقت فوج باغی شہر سے نکل میدان جنگ مین آئی اور
حسب معمول دہنی طرف ہمارے لشکر کے حملہ اور ہوئی فی الفور فوج انگریزی بہی تیار ہو کے
مقابل ہوئی اوسوقت سے جو لڑائی شروع ہوئی تو دوسرے روز دوپہر تک جاری رہی ہے اور
دشمن اس مضبوطی کے ساتھہ اور بے تحاشہ لڑتے تہے کہ گویا وہ آج فیصلہ کرنے چاہتے ہین ایسی توپ
اندازی اور فیر بندوقون کا آج تک کسی لڑائی مین نہین ہوا تہا ایسی آتش فشانی نہ تو
پہلے کبہی ہوئی اور نہ بعدازان البتہ جس روز خاص دہلی پر حملہ کیا ہے اوس روز بہی ایسی
زور و شور کی توپ اندازی ہوئی تہی لیکن اتنی دیر تک اوس روز بہی یہہ کیفیت نہین رہی
لیکن خدا کی شان دیکہیے کہ تمام رات اسقدر لڑائی رہی لیکن صبح کے اٹہہ بجے تک دوسری تاریخ
اگست کو صرف ایک شخص فوج انگریزی مین سے زخمی خفیف ہوا اسکا اگرچہ باعث یہہ بیان
کیا گیا ہے کہ افسرون نے یہہ سوچ کر کہ رات کے وقت کی لڑائی خوف خطر سے خالی نہین ہے
اپنے آدمیونکو حکم قطعی دیا تہا کہ بلاضرورت اشد وہ لوگ اون دیوارون سے جو تا بہ سینہ موجود ہین
کے سامنے بنای جاتی ہین آگے نہ بڑہین لیکن بڑا باعث مدد الہی ہے خداوند خود فوج
انگریزی کا نگہبان تہا جب کبہی دشمن آگے بڑہنا چاہتے تہے اونپر ایسی گراپ اور رکونیون کی

مار پڑتی تہی کہ لاچار اونکو پہر ہٹجانا ہوتا تہا ان حملونمین جو دشمن اگے بڑہ بڑہ کے کرتے تھے اونکا بہت نقصان ہوا صبح کو اٹھہ بجے بعد فوج انگریزی نے سوچکر کہ اب کب تک لڑتے رہین مورچے سے نکل کے حملہ کیا اور دشمنونکو اونکی جگہہ سے شکست دیکے ہٹا دیا اس حملہ مین دو افسر مارے گئے اور تین زخمی ہوئے اور قریب بارہ ادمیونکے زخمی اور مقتول ہوئے اور دشمنونکے رات اور دنمین چہہ سو ادمیون سے کم مجروح اور مقتول نہین ہوئے لشکر مین بیماری بہی اب بہت کم ہو گئی تہی ادمی اکثر تندرست تہے اور ۳۱ جولائی سے تیسری اگست تک کوئی شخص ہیضہ مین بہی مبتلا نہین ہوا یہہ بڑا شکر کا مقام تہا اسی تاریخ سر ہنری لارنس صاحب کے لکھنؤ مین زخمی ہوکے مرجانے کی خبر پہنچی ایسے موقع پر ایسے شخص کا مرجانا انگریزون کے واسطے ایک سخت غم اور رنج کا مقام تہا — چوتہی تاریخ کو لشکر مین خوب گہوڑ دوڑ کا تماشہ رہا — پانچوین تاریخ کو یہہ تجویز ٹہہری کہ پل دریا جمن کو توڑ دینا چاہئے اس مطلب کے لئے بارود کے پیپے ایک خاص کل پر رکہکے دریا مین چہوڑے گئے اور اوس کل کی تعریف یہہ تہی کہ جسوقت پیپا پل سے ٹکر کہاویگا اوسوقت بارود اوڑیگی اور پل اوڑجائیگا لیکن یہہ تدبیر کامیاب نہ ہوئی دو پیپے تو ریتی مین اٹک کے اوڑ گئے اور تیسرے پیپے کو دشمنون نے تیرتے ہوئے دیکہکے ایک ادمی کو مشک پر تیرا کے بہیجا اور وہ اوسکو کنارہ پر لے ایا چہٹی تاریخ کی صبح کو فوج لڑائی کے واسطے تیار رہی لیکن مقابلہ کی لڑائی نہ ہوئی دشمنون نے سبزی منڈی کے قریب

اگرتمام دن توپین چلائین لیکن اون سے چندان نقصان نہین ہوا اس روز عدو
نے ایک نیا مورچہ کشن گنج پر تیار کر کے فیر کرنا شروع کیا۔ ساتوین تاریخ کو دہلی مین بارود
کا میگزین باغیون کا اوڑگیا اس سے بہت جانونکا نقصان ہوا اور دشمن کو صدمہ عظیم پہنچا
اول اونکو شبہہ ہوا کہ کسیکی بدذاتی سے یہہ کام ہوا ہے لیکن بعد تحقیقات اونکو معلوم
ہوا کہ یہہ مصیبت اتفاقیہ واقع ہوئی ہے دشمن کا نیا مورچہ کشن گنج کا بہت دق کرتا
تہا اسی واسطے ہماری بہاری توپین وہنی طرف مقابل مین لگا دین تاہم یہہ مورچہ دشمن
نے دہلی خالی کرنے تک نہین چہوڑا۔ اٹہوین تاریخ کو خبر ملی کہ کئی ہزار فوج گورہ اور
ہندوستانی پنجاب سے مدد کو آتی ہے لیکن پیچہے معلوم ہوا کہ یہہ فوج اتنی نہین ہے
جتنی کہ خیال کی تہی بعدازان یہہ خبر پہیلی کہ جنرل ہیولاک صاحب بہادر معہ فوج دانا پور
سے دہلی کی طرف کو آتے ہین لیکن یہہ سب افواہین تہین اسی روز مشہور شجاع افسر انگریزی
برگیڈیر نکلسن صاحب اپنے کمپو کے بیش خیمہ کے ساتہہ لشکر مین پہنچے۔ نوین تاریخ کو اتوار تہا
اس روز بہی توپ اندازی کم نرہی۔ اس روز افواہ تہی کہ فوج باغی مین سے دو
رجمنٹین پیادگان معہ تین سو سوار اور دو ضرب توپ دہلی سے جہجہر کی طرف روانہ ہوئی
ہین دسوین اور گیارہوین تک دشمن برابر توپ مارتے رہے لیکن لشکر انگریزی مین کچہہ
نقصان نہین ہوا دشمنون نے ہندو راو اور مٹکاف صاحب کی کوٹہی پر جو پہرے سے قایم تہے

اونکے مقابل دشمنون نے ہلکی میدانی توپین اڑگائین جنسے بہت نقصان معلوم ہوا یہہ دیکھہ کر جرنل
صاحب نے تجویز کی کہ کسیطرح سے ان توپونکو دشمنون سے چھین لینا چاہئے چنانچہ
علی الصباح بارہوین تاریخ کو حملہ کا حکم ہوا ایک کمپو برگڈیر شوئرز صاحب بہادر کے زیر حکم تیار ہو
فوج باغیان پر یکایک جا پڑا اونکو اس حملہ کی بالکل خبر نہ تہی ایک توپچی نے ملیتہ اوٹہا لیا تہا
کہ اوسکو سنگین سے مار ڈالا علاوہ اسکے پچیس اور گولہ انداز ونکو اور بہت سے تلنگون کو
مار ڈالا اور چار توپین دشمنون کی چھین لین جنمین سے تین تو ہلکی میدانی توپین تہین اور
ایک چوبیس پینی ہزارہ توپ تہی ایک اس موقع پر جو انگریزی فوج لڑی اوسمین ۷۵ وین پلٹن
گورہ اور اول اور دوم بنگال فیوزی لیرز اور کوک صاحب کی رفل رجمنٹ اور رگاو کور
کی پنجابی پلٹن مین سے کچھہ کچھہ جوان گئے تھے اور چار توپین اسپی توپخانہ کی ہمراہ تہین
اس روز بیدرہ گہوڑے بہی ہاتہہ لگے یہہ ایک بڑی دلیری اور جان جوکہنے کا کام تہا اسی با عث
سے ۱۷ اجوان زخمی اور مقتول ہوئے لیکن ایک گہنٹہ کے عرصہ مین چارون توپین چہین کے
توپخانہ لشکر انگریزی مین لا رکہین علاوہ اور افسرون کے برگڈیر شوئرز صاحب خود
زخمی ہوئے رات کے وقت دشمنون نے مٹکاف صاحب کی کوٹہی کے پہرہ پر حملہ کیا لیکن
مطلق فتحیاب نہ ہوئے اور کچھہ بہی نقصان انگریزی نہین ہوا چودوین تاریخ کو حسب عادت دشمن
ہر مورچہ انگریزی کی طرف توپین چلاتے رہے اسی تاریخ وہ کمپو جسکی مدد سے امید او توقع

آنے کی تہی لشکر انگریزی مین پہنچا اسمین ۲۵ وین پلٹن شاہی گورے جسمین چہہ سو جوان تہے اور ایک
بازو چار سو او میونکا ۱۶ وین پلٹن گورہ مین سے اور بور شیر صاحب کا توپخانہ اور دو سو
ملتانی سوار تہے اگرچہ یہہ مدد بہت قلیل تہی لیکن تاہم لشکر مین خبر تہی کہ بیسوین تاریخ ماہ حال تک
دہلی فتح ہو جاویگی — پندرہوین تاریخ سوائے چند آواز توپونکے اور کوئی بات واقع نہین ہوئی
اندنونمین دہلی سے خبر ملی کہ بندوق کی ٹوپیان اونکے پاس بہت کم ہوگئین اور وہ اونکا تیار
کرنا چاہتے ہین لیکن یہہ کبہی قیاس مین نہین اتا تہا کہ وہ ٹوپیان تیار کر سکین اصل یہہ ہے
کہ ہندوستانی مخبر بہت سے جہوٹی خبرین دہلی سے صرف اپنے آقا کے خوش کرنیکے واسطے لاتے
تہے حالانکہ ٹوپیان بندوقونکی کبہی کم نہوئین جیسا مخبرون اور جاسوسون نے بیان کیا تہا - اتوار
روز سولوین تاریخ کو خاص لشکر انگریزی مین ایک اور سازش نمکحرامی پکڑی گئی قبل اسکے
معلوم ہوا تہا کہ بعض اوقات تو ہماری توپون کا گولہ نشانہ سے دور جاکے پڑتا تہا اور بعض اوقات
راستہ ہی مین رہجاتا تہا بعض اوقات ایک ایک توپ پیشتر فیر ہونے کے سات سات مرتبہ رنجک
چاٹ جاتی تہی افسر انگریزی حیران تہے کہ اسکا کیا باعث ہے آخر کو اسکا سبب معلوم ہوا -
کہ ہندوستانی توپچی فوج باغی سے ملے ہوئے ہین اور توپ حتی المقدور اسطور پر چلاتے ہین
کہ دشمنونکو کسی طرحکا نقصان نہ پہنچے اور خاص موقع پر بجاے بارود کے شیشہ کوٹ کے
توپ مین بہر دیتے ہیتے تا کہ صرف شعلہ اوٹہے اور دشمنونکو واپس جانیکے واسطے وقت کافی ملے

ایسا ہی بعض اوقات عمل مین آیا کہ جسوقت چاہیئے تہا کہ پہلے ہم توپ اندازی ہو اوسوقت اونمین
دیر ہوگئی اور ہماری مطلب براری نہوئی — دو توپچی اس جرم مین پکڑے گئے اور اونکے واسطے
عدالت جنگی فراہم ہوئی وہ عدالت مین بالکل قصوروار ثابت ہوئے اور فی الفور رسی گلے
مین ڈالکے لٹکا دیئے گئے سواے اس واقعہ کے اور کوئی بات اس روز واقع نہوئی —
اس روز معلوم ہوا کہ تہوڑی فوج باغی سنپت کی طرف روانہ ہوئی ہے فی الفور ایک رسالہ
سوارونکا اونکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا گیا — اونیسوین تاریخ کو ایک افغان لیس صاحب
کی میم کو دہلی سے لشکر انگریزی مین پہنچا گیا — اس بیچاری عورت کو وہ بلباس ایک لڑکے
افغان کے بچا کے لے آیا تین مہینہ تک برابر یہہ بیچاری دہلی مین مقید تہی میم موصوفہ کا معصوم
بچہ اونکی گود مین تہا جب کہ وہ گولی سے مارا گیا اور اونکو خود بہی زخمی کیا دو افغان غازیون
نے میم ممدوحہ کو اپنی پناہ مین رکہا — ۸ تاریخ اگست کی رات کو بہاگ کے وہ اجمیری دروازہ
سے باہر ہوکے میم صاحبہ نے اپنے تئین گہاس مین چہپا کے رکہا اور ایک غازی اول بہیجا کہ
وہ دیکہہ آوے کہ فوج انگریزی سبزی منڈی مین مقیم ہے یا نہین اوسنے جا کر بیان کیا
کہ منڈی مذکور مین فوج انگریزی موجود ہے اوسیوقت میم صاحبہ معہ دونو غازیون کے
وہان سے اوٹہہ کے بہاگین باغی سنتری جو پہرہ پر تہے اونہون نے دیکہہ کے گولیان مارین ایک
بیچارہ افغان تو مارا گیا اور دوسرا افغان معہ میم صاحبہ بہزار مشکل لشکر انگریزی سبزی منڈی

مین داخل ہوا ولایتی سپاہی میم صاحبہ کا خستہ حال دیکھہ کے بے اختیار رونے لگے کوئی
اونکے واسطے پانی لایا اور کوئی گوشت اور روٹی لیکن وہ بیچاری خستہ حال اسقدر
ضعیف اور ناتوان تہی کہ وہ کچھہ بہی نکہا پی سکی کولہہ پر اونکے زخم تہا اور ہاتہہ کا انگوٹہہ
بالکل خشک ہوگیا تہا جس سے اونکو قید مین بیرحمون نے باندہ رکہا تہا کپتان بیلی صاحب نے
اونکو ڈولی مین سوار کراکے قیام گاہ لشکر انگریزی مین بہجوا دیا جہان اونکی ہر طرح سے
تواضع کی گئی اور ایک خیمہ رہنے کو دیا گیا جس روز لیس صاحب کی میم لشکر مین پہنچین
اونکے پاس کچھہ کپڑا نہ تہا صرف ایک میلا چیہرا بدن سے لپیٹ رکہا تہا اور ایک سر سے بندہا ہوا تہا
اور پرانے ٹوٹے ہوئے ہندوستانی جوتے پیر مین تہے بیسوین تاریخ اگست ۱۸۵۷ء کو دشمنون
نے ایک نیا مورچہ دریا جمن کے پار قایم کیا جہان سے اوس پہرہ انگریزی پر جو مٹکاف
صاحب کی کوٹھی پر تعین تہا گولے مارنے شروع کئے آج ہی کی تاریخ اس حکم کا بہی اعلان
ہوا کہ برگڈیر جنرل ولسن صاحب بہادر کو بجلدوے حسن خدمات جنگی اونکو خطاب میجر جنرل
کا مرحمت ہوا اور در باب اونکی تقرری حکومت فوج دہلی کی منظوری کا بہی اشتہار ہوا
لشکر مین ہیضہ پہر چمکا خصوصاً کمپو فوج نووارد مین مہینہ کے مابین افتاب کی شدت سے
طپش ہوتی تہی اور یہی بڑا باعث اس مہلک وبا کا تہا اکیسوین ۲۱ تاریخ کو کوئی امر تازہ
ظہور مین نہین آیا کچھہ سوار باغی ۱۳ یا ۱۴ تاریخ اگست کو دہلی سے مغرب کی طرف روانہ ہوئے

بظاہر اونکا عندیہ یہہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ جنرل نکلسن صاحب کے کمپو کو راستہ مین روکنے کا ارادہ رکہتے
ہین اور یہہ بہی گمان تہا کہ شاید لشکر انگریزی کے عقب مین انکو حملہ کا ارادہ رکہتے ہین یا پنجاب سے
خط وکتابت اور آمد و رفت روکنا چاہتے ہون غرض اونکے ارادہ فاسد کو توڑنے کے لیے لفٹننٹ ہوڈسن
صاحب معہ تین ۳ سو سوار روانہ ہوے اول صبح کو وہ ایک گروہ سواران باغی پر یکایک جا پڑے اور اونکو
تہ تیغ کیا بعد ازان وہ رہتک کی طرف روانہ ہوئے اور کایہہ اران باغی کو شکست دیکر پریشان کر دیا
اور لاچار وہ سب دہلی کی طرف بہاگے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ بطمع وصول زر مالگذاری رہتک کی
طرف گئے تہے بائیسوین تاریخ ہوڈسن صاحب لشکر مین واپس پہنچے اسی تاریخ بہت سے
سوار اور پیادہ دہلی سے نکلتے ہوئے معلوم ہوئے اور یقین ہوا کہ لڑائی ہوگی لیکن ہمارے
مورچون کی آگ نے اونہین آگے نہ بڑہنے دیا اور وہ واپس شہر مین چلے گئے اور جرأت لڑائی کی نکی
۲۳ تاریخ کو تمام روز دشمن جمنا پار کے مورچہ سے توپین پے در پے چلاتے رہے باغیون کو
خبر ملی کہ بڑا توپخانہ قلعہ شکن جسکا لشکر انگریزی مین بڑا انتظار ہے پنجاب سے چلکے قریب آن پہنچا ہے
بلکہ فیروزپور سے اوہر آگیا ہے اور اوسکی حفاظت چندان مضبوطی کے ساتہہ نہین ہے اسکے
روکنے اور قبضہ کرنے کے واسطے چوبیسوین اگست کو ایک جماعت کثیر فوج باغی معہ اٹھارہ ضرب توپ
شہر سے نکلکے فیروزپور کی طرف چلی یہہ دیکہتے ہی شجاع جنرل نکلسن صاحب جنکی تصویر اس
جگہہ مندرج ہے سولہ ضرب توپ اسپی اور چار ہزار سواران اور سولہ سو پیادہ لیکے پچیسوین ۲۵ تاریخ

جنرل نکلسن صاحب بہادر

اگست کی صبح کو دشمنونکے پیچہے چلے جس راستہ سے کہ یہہ فوج انگریزی چلی وہ سڑک کلان سے
فاصلہ پر تہا اور راستہ مین جہلین اور کیچڑ کے باعث سے توپخانہ کو البتہ مشکل ہوئی لیکن مردون
کے نزدیک — مشکلے نیست کہ آسان نشود — جہان ٹومبز صاحب توپخانہ کے افسر ہون اور جنرل
نکلسن حاکم برگذیدہ ہون پہر وہان کیا خوف اور مشکل — جب یہہ فوج جرار مقام نانگ لوئی جو لشکر انگریزی

سے نو میل کے فاصلہ پر تھا پہنچی اوسوقت خبر ملی کہ دشمن نجف گڈہ کی طرف روان ہے اور وہان
سے لشکر انگریزی کے عقب مین آکر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے فی الفور جنرل نکلسن صاحب نے بھی اوسطرف
کوچ کیا جب چار بجے بعد دوپہر کے وہان پہنچے تو دیکھا کہ دشمن کی فوج پل نجف گڈہ سے لیکے تا بہ قصبہ
تک قریب دو میل کی لنبائی مین مقیم ہے معلوم ہوا کہ دشمنون نے ستیارام کی سرای کو مستحکم
کیا ہے اور وہان چار توپون کا مورچہ لگایا ہے یہہ سرای اونکے مقام کے بائین ہاتھ پر تھی
اور مابین سرای اور پل کے ۹ توپین اور قایم کی تھین اب شام کے پانچ بج گئے تھے اور فوج
انگریزی تمام دن کیچڑ اور پانی مین اٹھارہ میل سے زیادہ منزل طی کر چکی تھی تاہم بریگیڈیر نکلسن
کو انتظاری کا غبار نہوا اور اوسیوقت حملہ بولدیا ۶۱ وین پلٹن گورہ اور اول بنگال فیوزیلیرز
گورہ اور دوم پلٹن پنجابی لڑای کی صفین باندہ کر تیار ہوئین اور دونو طرف اونکے توپخانہ
ہوا اور پیچھے توپون رسالہ گورہ کے بہالہ بردار اور رگاکور کے سوار تھے بعد چند گولہ مارنے کے
فوج پیادہ انگریزی ایکبارگی دشمن پر جا پڑی اور سرای معہ توپون کے چھین لی بعد ازان ایک
دم مین فوج ظفر موج تمام قیام گاہ باغیون پر قابض ہوگئی اور اونکی سب توپین چھین لین
باغی نہایت بیدلی سے پل کے راستہ سے بہاگے اور بہاگتے وقت اگ توپخانہ انگریزی نے اونکو خوب
دہونا دشمن بہیڑ اور بکری کی طرح مارے گئے — ادہی رات کے وقت پل نجف گڈہ کو اوڑا
دیا اور اوسکا ایک نشان بہی باقی نہ رکہا اسوقت تک فوج انگریزی نے ارام نہین لیا تہا اور ایک

لقمہ تک نکہا یا تہا واقعے مین یہہ ایک بڑی کامل فتح تہی جو انگریزون کو پچیسوین تاریخ اگست ۱۸۵۷ء کو نصیب ہوئی اسمین تیرہ توپین دشمن سے ہات لگین اور اونکا جملہ سامان اور اسباب جنگ معہ ڈیرہ وخیمہ اور خزانہ جو وہ دہلی سے لائے تہے ہات آیا کل ۱۷ شخص فوج انگریزی مین سے مجروح اور مقتول ہوئے دوسرے روز چہبیسوین تاریخ کی شام یہہ نصرتمند نکلسن صاحب بہادر کا لشکر انگریزی مین واپس پہنچا فوج باغی راتون رات بہاگ کے شہر دہلی مین پہنچی اور اوس روز سے پہر کبہی اونہون نے لشکر انگریزی کے عقب مین جانیکا رخ نہ کیا جو لوگ کہ نجف گڈہ سے بہاگے تہے اونہون نے دہلی مین جاکے خبر دی کہ کل فوج انگریزی نجف گڈہ کو گئی ہے اور اونکا لشکر خالی ہے یہہ موقع ہے کہ انگریزون پر ایکایک حملہ کرکے پہاڑی چہین لین چنانچہ چہبیسوین تاریخ صبح کو دس بجے ایک فوج کثیر نے مورچون انگریزی پر حملہ کیا لیکن حملہ کرتے ہی دشمنونکو معلوم ہوگیا کہ وہ بڑی غلطی مین تہے باوجود اسقدر فوج نجف گڈہ کی طرف چلے جانے کے قیامگاہ انگریزی لینا آسان بات نہین ہے شکست فاش کہا کے نہایت شرمندگی اور نقصان کے ساتہہ دہلی مین پہر بہاگ گئے اس روز سوار ان باغی بہت ہلاک ہوئے معلوم ہوا کہ نجف گڈہ کی لڑائی مین نیمچ کا باغی کمپو معہ اور پلٹنین ہندوستانی اور اصلی جہادیون کے تہا اس شکست نے دشمنونکو نہایت مایوس کردیا یہہ اول کام شجاعت دلیر جنرل نکلسن صاحب بہادر کا تہا کہ جب سے اہل انگلنڈ کی توقع درباب دہلی کے عنقریب جلد پوری

هوتی هوئی معلوم هوا اور یقین هوا که دهلی کے دن آن پهنچے ستائیسوین[٢٧] تاریخ دشمنون نے
شهر سے باهر قدم نه رکها اور اتهائیسوین کی رات کو اونهون نے پهر حمله کیا لیکن جلد شکست کها کر پس
پا هوئے اور انتیسوین[٢٩] اگست کو طرفین سے بڑی بهاری توپ اندازی رهی لیکن میدانی لڑائی
نهوئی رات کے وقت قریب دس یا گیاره بجے هندو راو کے مورچه پر جو پهره رهتا تها آگے
بڑها اور دشمنون نے جو دو دمدمے باندهے تهے اونکا قبضه کرنا چاها دمدمه اسجگهه اوس سے مراد هے
جو سینه تک کهود کے مٹی کی دیوار اونچی بناتے هین جسکی اوٹ مین کهڑے هو کے توپین چلاتے هین انگریزی
فوج یکایک اون دمدمون پر جا پڑی اور قبضه کر لیا صرف دو گوره مارے گئے اور ایک زخمی هوا
اس مقام کے هاته لگنے سے بڑا فائده مقصود تها راتون رات مین وهانکے درختون اور جهاڑیون
کو صاف کر دیا اور ایک مورچه قایم کیا جو ٹهیک متوازی دیوار شهر دهلی کے تها دوسرے روز دشمنون
نے یهه دیکهه کے بهت افسوس اور رنج کهایا لیکن کیا کر سکتے تهے لاچار تهے میرٹهه سے خبر آئی که کچهه جوان
رفل پلٹن کے مع توپخانه فوج دهلی کی مدد کو چل چکے هین - تیسوین تاریخ بهی طرفین کا توپخانه
بڑے زور و شور سے چلتا رها لیکن اکتیسوین[٣١] تاریخ اگست سنه ١٨٥٧ع کو تمام روز ابر محیط رها اور
مینه برستا رها تحقیق معلوم هوا که دشمن بڑے هراسان اور مایوس هین اور بهادر شاه
صاحبان انگریز سے عهدنامه اور صلح کرنا چاهتے هین لشکر مین خبر تهی که شاه دهلی اس شرط
پر صلح کیا چاهتا هے که پنشن اوسکی بدستور برقرار رهے اور سپاهیون کی خطا بخشی جاوے اور

اونکو پہر سرکار انگریزی کی نوکری ملے معلوم نہین کہ یہہ کس مُنّہہ سے شاہ مذکور نے صلح چاہی اور
اس بات کی درخواست سے مطلق شرم بہی نہ آئی جواب جنرل انگلشیہ کا ایسے وقت مین اس
بیہودہ شرط کا ظاہر تہا اونہون نے فرمایا کہ ایک خاص وقت پر ہر توپ لشکر انگریزی کی
دہلی پر آگ برساوے گی اوسوقت شرائط صلح کی انگریزون کی طرف سے کما حقہ معلوم ہوجاوینگی

سرکشی بریلی

اب ہم روہیلکھنڈ کی بغاوت کا حال بہی شروع کرتے ہین چنانچہ اول بریلی کا وقایع لکہا جاتا ہے
واضح ہو کہ بریلی مین اتوار کے روز ۳۱ مئی ۱۸۵۷ع کو سرکشی ہوئی دیکہا گیا ہے کہ نمکحرام سپاہ
نے اتوار کا روز اپنے نزدیک سرکشی اور قتل کرنے کے واسطے اکثر جگہہ مناسب سمجہا ہے بریلی
کی چہاونی مین دو پلٹن یعنی اٹہارہ وین اور اٹہہ سٹہوین پیادگان ہندوستانی تہین اور
اٹہوان بیقاعدہ رسالہ اور ایک توپخانہ تہا برگیڈیر سبالڈ صاحب حاکم فوج ضلع بریلی تہے
اور کرنیل ٹروپ صاحب حاکم دوم تہے بلکہ عین مہینہ مئی مین چند روز کے واسطے جب
برگیڈیر سبالڈ صاحب کوہ الموڑہ کو بطور دورہ تشریف لیگئے تو کرنیل ٹروپ صاحب کے
سپرد حکومت فوج تہی برگیڈیر سبالڈ صاحب سرکشی کے روز مارے گئے ـــ اول ہم
کرنیل ٹروپ صاحب بہادر حاکم دوم فوج بریلی نے جو کچہہ لکہا ہے خاص اوسکا ترجمہ
لکہتے ہین کرنیل ٹروپ صاحب بہادر کا بیان بابت سرکشی بریلی جسوقت برگیڈیر سبالڈ صاحب

الموڑہ کی طرف تشریف دورہ کو لیگئے تو ۶ تاریخ سے ۱۹ تاریخ مئی تک مقام
بریلی کی حکومت فوج میری سپرد رہی اور اس تاریخ تک سب طرح خیر و عافیت رہی
جسوقت برگیڈیر صاحب لوٹ کر تشریف لائے اور اپنا کام لیا تو جو کچھہ اونکی غیر حاضری
مین ہوا تہا اوسے پسند اور منظور فرمایا اور فوج کو اس امر کی دلجمعی کرانے کے واسطے
ایک پریڈ لی ۱۹ تاریخ سے ۲۹ تاریخ تک کوئی بڑا تبدل نہوا مگر ہان ۲۹ تاریخ کو میرے
پاس الگزینڈر صاحب بہادر کمشنر روہیلکھنڈ نے ایک خط بہیجا اور اوسمین لکھا تہا کہ
ایسا سنا گیا ہے اور خوب مشہور رہا ہے کہ ۶۸ وین ہندوستانی پلٹن آج دو بجے
دوپہر کے بغاوت اختیار کیا چاہتی ہے یہہ چٹھی میرے پاس بہیجی ہی تہی کہ اوس
رجمنٹ کا حوالدار میجر میرے پاس ہانپتا ہوا اور بیدم آیا اور کہا صاحب مجہے صوبہ دار
میجر نے اپکے پاس بہیجا ہے اور کہا ہے کہ آج صبح دریا مین نہاتے وقت ۱۸ وین اور
۶۸ وین رجمنٹ کے سپاہیون نے اپس مین قول قسم کرلیا ہے کہ دو بجے
دوپہر کے باغی ہوجاوین اور اپنے ولایتی افسرون کو مار ڈالین اگرچہ اوسوقت
مجہے حکومت فوج کی نہ تہی اور قریب ۱۰ وین رجمنٹ اور ۸ وین بے ائین رسالہ کے
رہتا تہا مگر مین نے جو کچہہ سنا تہا اوسسے اونہین مطلع کردیا اور کپتان گبس صاحب
کو کہ ۶۸ وین رجمنٹ کے اجیٹنٹ (اجیوٹنٹ) تہے لکہہ بہیجا کہ آپ عنایت کرکے افسران

کو لکھہ بھیجو کہ ہوشیار رہین اور اوسوقت کپتان ہبرون لو صاحب سے جو
میرے ساتھہ رہتے تھے کہا کہ آپ جا کے اس امر کی رپورٹ کر دین اور اگر ضرورت
ہو تو بریگیڈیر مسبالڈ صاحب بہادر کو وہ وین رسالہ کی لین تک لے آئے کیونکہ اونہین مطلع
کر دیا ہے کہ جسوقت خوف کی اطلاع کیجاوے تو سب افسر ایک جگہہ مقررہ پر جمع
ہو جاوین اسوقت وہ وین رسالہ کے سوار زیر حکم کپتان میکنزی صاحب بہادر
جان جانے کیلیے طیار رہتے تھے اور جہان تک مجھے معلوم تہا اور کپتان میکنزی صاحب نے
کہا سب سوارون کے دل صاف تہے اور ہر ایک ضرورت کے واسطے حاضر تہا
خواہ اس باعث سے کہ سوار بڑی بہادری سے تیار رہتے یا اور کچھہ سبب ہو مگر
وہ دن خیر و عافیت سے گذرا اگرچہ مین نے سنا کہ جسوقت توپخانہ اور پیادہ لوگ
بہر جاوینگے تو سوار بہی وفادار نہ رہینگے ۲۹ تاریخ جمعہ تک مجھے ہرگز اسکا
یقین نہ تہا لیکن شنبہ کے روز ۳۰ تاریخ کو مجھے کسیطرح کا اونکی نمکحرامی کا بہی شک
نہ رہا کیونکہ جسنے مجھے خبر دی تہی وہ اونہین مین سے تہا اوسنے کہا کہ اونہون نے
قسم کہائی ہے کہ توپخانہ اور پیادہ پلٹن کے مقابل نہ لڑینگے مگر ہرگز کسی
ولایتی افسر پر ہاتہہ نہ اوٹہاوینگے تمام رات جمعہ ۲۹ تاریخ کی اور شنبہ کا
روز ۳۰ تاریخ کو توپخانہ اور پلٹنون کے سپاہی ایک عجیب مذبذب حالت مین رہے

اور اوسکا سبب شاید یہہ ہو کہ ۵۴ وین پلٹن کے مفرور سپاہی اودہر ہو کر جا رہے تھے
اور اونکی مختلف روایت وے سنتے تھے یہہ جو چاہے سو ہو مگر جو کچھہ مین نے شنبہ کے
روز ۳۰ وین تاریخ کو دیکھا اور سنا مجھکو شک نہین کہ جو کچھہ مین نے ۸ وین رسالہ کے
بابت سنا تھا بالکل سچ تھا اور نیز یہہ کہ توپخانہ اور پلٹنین اوس واردات کو خواہ دوسرے روز یا
اختیار کرین گے اتوار کے روز ۳۱ تاریخ کو مین ایک گھنٹہ جلدی جگا اور ہر ایک طرح سے
امن اور امان پایا + میرے اوٹھنے سے کسیقدر پہلے ارادہ ہوا تھا کہ کپتان برون
کو صاحب کا بنگلہ پھونک دین مگر کامیاب نہوے آج صبح کو مین نے کئی مرتبہ ۴۸ وین پلٹن
مین سے ایک حوالدار میجر اور سپاہی کو جسکو مین خوب جانتا تھا کہ قابل اعتبار کے ہین
بلایا مگر وے بہانہ کیا گئے اور ہرگز نہ آئے تب مین نے اپنے سردار بیرا کو لین مین بھیجا
کہ وہ وہان کا حال دریافت کر لاوی مگر اوسنے آکر کہا کہ مجھکو یقین ہے کہ کچھہ نہ
کچھہ ایک بڑا انوکھا معاملہ ہونے والا ہے کیونکہ اگرچہ کوئی بات نہین ہے اور آدمی
اپنے لین مین موجود ہین مگر اونکے دل پھری ہوئی ہین جب وہ گھر کو آتا تھا اوسنے ایک
۱۸ وین رجمنٹ کے سپاہی کو یہہ کہتا ہوا سنا کہ آج نہانے کو جانا مناسب نہین
کیونکہ ۱۱ بجے اونہین لین مین رہنا ضرور ہے یہہ سنکر مجھکو یقین ہو گیا کہ جو
کچھہ مین نے سنا ہے ضرور ہوگا اور فوراً کپتان گبس صاحب کو کہ اوس رجمنٹ

کے اجوٹنٹ سے بہی لکہا کہ افسرون کو ہوشیار کر دین اور مجہکو یقین ہے کہ سپاہی عنقریب
بغاوت اختیار کیا چاہتے ہین اردلی کے سپاہی نے جسکو مین نے خط دیکر بہیجا تہا اوس کو
صاحب تک نہ پہنچایا عرصہ نہ گذرا تہا کہ مسٹر گتہری صاحب مجسٹریٹ بریلی میرے پاس آئے
اور کہا کہ آج ۶۸ وین پلٹن کے سپاہیون نے جنکا پہرہ خزانہ پر تہا ایک سرکاری چپراسی
کو جسے مینے ڈاک گہر بہیجا تہا گالیان دین اور چٹہیان پہاڑ کر اوسکے منہ پر ڈال دین اس سے
مجہکو یقین ہوگیا کہ فساد شروع ہوا کیونکہ اب تک کسیطرح کی زیادتی یا کام بہ غفلت یا نافرمان
برداری اون سے سرزد نہوی تہی مین نے پہر کپتان گبس صاحب کو جو کچہہ صاحب مجسٹریٹ
سے سنا تہا لکہا مگر ملاقات کے وقت اونہون نے مجہسے کہا کہ دونون مین سے ایک بہی خط
اون تک نہ پہنچا اور سب سے پہلے خبر بلوہ کی ان صاحب اور اور افسرون کو اوسوقت
ہوئی جب کہ سپاہیون نے اونکے بنگلون پر گولیان چلانی شروع کین اتوار کی صبح کو ۱۰ تاریخ
مئی کو میجر پیرسن صاحب بہادر حاکم پلٹن نمبر ۱۸ میرے پاس آئے اور میری دلجمعی کی کہ انکی
پلٹن کے سب آدمی وفادار ہین اور اونکو اونپر بڑا بہروسا ہے لیکن مجہکو خوب یقین تہا کہ
دو گہنٹہ کے عرصہ مین پلٹن مذکور کے آدمی سرکشی کرین گے گذشتہ روز کپتان کربی صاحب
حاکم توپخانہ نے بہی میری اسیطرح دلجمعی کی تہی کہ توپخانہ کے لوگ خوب ثابت قدم ہین اونپر
کسیطرحکا شک نہین ہے حالانکہ مجہکو خبر مل گئی تہی کہ توپخانہ کے پہلے حوالدار نے دو پلٹنون ۱۸ اور

۱۰ وین اور ۴۸ وین کو خط لکہا تہا جسمین اونکو قسمین ولائی تہین کہ سرکشی کرو اور تمام ولایتی افسرون کو مار ڈالو جیسا کہ اور چہاونیون مین ہوا ہے اور اگر ایسا نہ کروگے تو اسکا عذاب اتنا ہی ہوگا جیسا کہ ہندوون نے گویا گائے کا گوشت کہایا اور مسلمانون نے سور کا — مابین سات اور اٹہہ گہنٹہ بجے اتوار کی صبح کے وقت ۳۱ تاریخ مئی کو برگیڈیر سبالڈ صاحب نے کپتان برون لو صاحب کو جو فوج کے میجر تہے اور میرے ساتہہ رہتے تہے یہہ لکہا — آج کیا حال ہے مین سنتا ہون کہ کچہہ طور بیطور معلوم ہوتا ہے ٹروپ صاحب کیا کہتے ہین —

جو کچہہ میری راے تہی اوس سے مینے سبکو بخوبی مطلع کر دیا تہا قریب دس بجے کے مین اور کپتان برون لو صاحب کہانے پر گئے اور مین اونکو بابت تمکحرامی فوج بدلایل یقین کراتا تہا لیکن اونکو ابہی تک یقین نہ تہا — اسی عرصہ مین جبکہ دس یا بیس منٹ گیارہ بجنے مین باقی تہے اور وقت قتل عیسائیان اور بغاوت ان پہنچا تہا کپتان ممدوح نے مجہسے کہا کہ مین گون صاحب اٹہارہ وین پلٹن کے اجیٹن کے پاس جاتا ہون اور اونکی راے استفسار کرکے جلد واپس اتا ہون یہہ کہہ کر وہ چلے گئے اور پہر نہ آئے گون صاحب نہایت عمدہ اور عقیل افسر دنین سے تہے اور اونکو حال غیر اپنی پلٹن کا بخوبی واضح تہا اور اونکی راے میری راے کے مطابق تہی کپتان صاحب کی انتظاری رہی مین گیارہ بجنے مین پانچ منٹ رہ گئے اوسوقت لاچار مجہکو بہی اپنا گہر نوکرون کی بہتری

سے چھوڑنا پڑا میرے سب نوکر رخصت ہوئے کہ اب بنگلہ مین رہنا نہ چاہئے - گہر سے
باہر نکلا ہی تہا کہ توپ کی آواز آئی اور بندوقون کی باڑ چلنے لگی - اور اوسکے ساتہہ ایک
ہنگامہ غل و شور برپا ہوا مین پیادہ پا سوارون کی لین کی طرف دوڑا اور راستہ مین
کپتان برڈون کو صاحب کو کپتان میکنزی صاحب کے گہر مین صحیح و سلامت پایا جبکہ
مین سوارون کی لین مین پہنچا تو وہان مستر الکزنڈر صاحب کمشنر روہیلکہنڈ اور اور
افسران ملکی و جنگی فراہم تہے - لوٹ اور قتل کا بازار خوب گرم تہا اور باوجودیکہ کپتان
میکنزی صاحب نے اپنے رسالہ کو حکم تیار رہنے کا قبل از شروع سرکشی دیا تہا لیکن
اونہون نے تیار ہونے مین بڑی دیر لگائی - جتنے ہم سب افسر وہان جمع تہے سبون
کی یہی راے ہوئی کہ نینی تال کی طرف جلد روانہ ہونا چاہئے چنانچہ مینے سوارونکو
ہمراہے کا حکم دیا وہ فی الفور ہمراہ ہولئے ہم چلنے نہ پائے تہے کہ کپتان میکنزی
نے اونکو ٹہیرا لیا اور وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا کہ سوار لوگ چاہتے ہین کہ
باغیون سے اونکی ایک ایک چوٹ ہو جاوے مینے اون سے کہا کہ کچھہ فایدہ نہین ہے ہان
لیکن جیسی تمہاری مرضی ہو کرو یہہ سنکر وہ اپنے سوارون کو لیکر باغیون کی طرف
گئے اور نتیجہ اوسکا ظاہر تہا جو ہندوستانی فوج سے توقع تہی وہ اونہون نے
بہی کیا - ہم سب نینی تال کی طرف روان ہوئے کیونکہ جانتے تہے کہ ہمسے اور باغیون

سے جتنا فاصلہ ہوا اوتنا ہی بہتر ہے جب ہم بہت دور نکل گئے تہے اوسوقت کپتان میکنزی صاحب بہی معہ اور افسران اور لفٹننٹ میچر صاحب کے اور جو سوار اونکے رسالہ کے ثابت قدم رہکر اونکے ہمراہ رہگئے تہے ہمسے آن ملے —

حوالی شہر بریلی کے منصف کا بیان

مین اپنے گہر مین بیٹہا تہا اور حجامت ہوا رہا تہا اوسوقت رابرٹسن صاحب جج بڑے گہبرائے ہوئے میرے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہندوستانی پلٹنون نے برملا سرکشی اختیار کی اور میجر جنرل سبالڈ صاحب بہادر حاکم فوج معہ اور افسرونکے مارے گئے اور سپاہی لوگ چہاونی اور افسرون کے بنگلونمین اگ لگا رہے ہین اور عمارات سرکاری کو جلاتے ہین محبس مین سے سب قیدیون کو رہا کر دیا اور خزانہ لوٹ رہے ہین اور سنا ہے کہ بعد لوٹنے خزانہ کے وہ یہان سے کوچ کرینگے اور چونکہ اٹہوان رسالہ سواران وفادار رہا ہے تو یقین ہے کہ جلد امن ہو جاویگا اونہون نے میری گہر مین ٹہیرنے کی اجازت چاہی + مینے قبول کیا اور اونسے عرض کی کہ مجہکو ابہی تک سرکشی کا احوال معلوم نہین ہوا اور یہہ بہی صاف صاف کہدیا کہ میرے پاس اتنے ادمی نہین ہین کہ اپکی محافظت کر سکین لیکن جب تک اپکے مزاج مین اوے میرے مکان پر تشریف رکہئے اپکا گہر ہے + یہہ مین بات ختم نکرنے پایا تہا کہ دو صاحب اور تشریف لائے مینے ڈپٹی کلکٹر اور صاحب سے اونکے تشریف لانیکا مطلب پوچہا اونہون نے فرمایا کہ اونکے خدمتگار نے اونکو اطلاع دی

کہ سپاہیون نے سرکشی کی اور چند افسرون کو مار ڈالا اور توپین جیلخانہ کو لوٹنے اور قیدیون
کے رہا کرنے کے واسطے لئے جاتے ہین اور یہہ سب میرے مکان کے پاس ہو کر گذرینگے
اسواسطے مجھکو چاہئے کہ مکان فوراً چھوڑ کے چلا جاؤن یہہ سنکر مین بگی مین سوار ہوکے
جنرل صاحب کے بنگلہ پر گیا راستہ مین خبر پائی کہ جنرل صاحب ممدوح قتل ہوئے تب مین
کمشنر صاحب کے مکان پر گیا معلوم ہوا کہ وہ بھی وہانسے چلے گئے ہین تب مین صاحب کلکٹر
کی کوٹھی پر گیا سنا کہ وہ بھی مع صاحب جنٹ نینی تال کی طرف فرار ہوئے بعد ازان مینے ارادہ
کیا کہ مسٹر رابرٹسن صاحب جج بریلی کے پاس جاؤن راستہ مین مجکو ڈاکٹر ہے صاحب
ملگئے انکو مینے اپنی بگی مین بٹھا لیا ہم دونو جج صاحب ممدوح کے مکان کی طرف چلے لیکن معلوم
ہوا کہ باغی وہان پیشتر پہنچ گئے ہین لاچار وہانسے گھوڑا تیز بھگایا لیکن گھوڑا بندوقون
کی اواز سنکے چونکا اور درخت سے ٹکر کھائی گھوڑے کے چوٹ لگی اور بگی ٹوٹ گئی
مینے سنا کہ رابرٹس صاحب تمہارے گھر مین ہین چنانچہ اونکی ملاقات کے واسطے ایا ہون
بعد ملاقی ہونے ان تینون صاحبون کے صاحب جج نے مجھسے فرمایا کہ کوتوال شہر کو
طلب کرو یہہ تجویز صاحب ممدوح کی مجھکو پسند نہ آئی کیونکہ اس سے لوگون کو اونکی
پوشیدہ ہونے کی جگہہ معلوم ہو جائیگی مینے ہر چند اونسے دلیل کی لیکن اونھون نے
نمانا اور بار بار یہی حکم دیا۔ لاچار جب معلوم ہوا کہ صاحب ممدوح میری صلاح

تھانیں گے مین اپنے دروازہ کی چہت پر گیا اور ایک برقنداز کو نیچے کہڑا دیکھ کے
اوس سے کوتوال کو بلانے کو حکم دیا اوسنے جواب دیا کہ کوتوال نے اپنے تئین
روپوش کیا ہے اور نواب خان بہادر خان خود کوتوالی مین آئے ہین اور تینون
افسران انگریزی کو طلب فرماتے ہین جنکو تمنے اپنے مکان مین چہپا رکہا ہے
اگر تم حکم نواب صاحب کا نمانو گے تو تم قتل ہو گے اور گہر تمہارا مسمار کیا جائیگا
مینے برقنداز سے کہا کہ کوئی انگریز مینے روپوش نہین کیا ہے یہہ سنکر وہ کوتوالی
کو چلا گیا نیچے اوترکے مینے صاحبان موصوفین کو نواب صاحب کے پیغام کی جو کوتوالی
کا برقنداز لایا تہا اطلاع دی یہہ سنکر وہ بہت گہبرائے اور مجہسے کہا کہ ہمکو کہین
اور جگہہ چہپاؤ لیکن اوسوقت نقل مکان غیر ممکن تہا کیونکہ شہر مین بلوہ کثرت سے
تہا مسٹر اومر صاحب اور ڈاکتر ہے صاحب نے ارادہ مصمم چلے جانے کا کیا
لیکن صاحب جج نے میرے گہر مین رہنے کا قصد کیا مینے اون دونو صاحبونکے سامنے بہی
جو جانا چاہتے تہے ہاتہہ جوڑے اور بہت منت سے عرض کی کہ اب یہانسے جانا مناسب
نہین اور دنمین اپنے تئین شہر کی گلیونمین ظاہر کرنا نامناسب ہے وہ میری بات
مانگئے اور میرے گہر مین رہنا قبول کیا چونکہ تینون صاحب بہت خائف تہے لہذا مینے
اونسے کہا کہ مین اپکو اپنے زنانہ مین چہپا دون اونہون نے فرمایا کیا فائدہ

زنانہ مین کچھہ زیادہ تر حفاظت منظور نہین ہے مینے صاحب جج کو ایک چھوٹے
کمرہ مین پوشیدہ اور مقفل کیا اور اونکو ایک پیش قبض دی تاکہ وقت حرب
کام اوسے اور دھے صاحب اور ڈاور صاحب کو ایک علیحدہ کمرہ مین رکھا
اور دونو کو ایک ایک بندوق اور ایک ایک تلوار دی بعد ازان دروازہ کو مقفل کرکے مین
دروازہ کی چھت پر چلا گیا بدمعاشون نے میرا گھر گھیر لیا اور بقصد ہوئے کہ انگریزون
کو حوالکر مینے بہت قسمین کہائین کہ میرے گھر مین کوئی انگریز پوشیدہ نہین ہے مجھکو
اون لوگون نے بہت دہمکایا اور جو کچھہ زبان پر ایا کہا اور دروازہ توڑنے لگے لیکن
نہ توڑ سکے اخر کو زینہ لگا کر وہ میرے بہای کے کمرہ مین جو ایک ہی مکانمین میرے ساتھہ
رہتا تہا کود پڑے یہہ دیکھہ کر مین دروازہ کی چھت سے جلد نیچے ایا معًا مجھکو اونہون
نے مقید کیا اوسی زینہ کو لگا کے وہ بہائی کے مکان سے میرے مکانمین بہی آن اوترے
لاٹھی کی ضرب سے میری انگلی ٹوٹ گئی اور دیگر انگلیونمین بہی ضرب آئی کمرے کہول
کے اونہون نے تینو صاحبون کو باہر گہسیٹا اور نواب کے ادمیون نے اونہین قتل کیا
بعد قتل صاحبون کے اونہون نے مجھے چھوڑ دیا اور لاشون کو گہسیٹ کے لیگئے
مین پہر خود کوتوالی گیا اور درخواست کی کہ اون لاشون کو دفن کردون نواب
یہہ سنکر ازبس خفا ہوا اور جو کچھہ برا بہلا اوسکے جیمین ایا کہا مین پہر گھر کو واپس ایا

لیکن پہر وہ گہر نرہا تہا تمام اسباب میرا لوٹ لیا عورات خانگی خوف جان سے پریشان ہوکر بہاگ گئین مجہپر جو مصیبتین گذرین او نکا بیان نہین ہو سکتا اور مجہے امید ہے کہ سرکار انگریزی میری دستگیری کرے گی اپنے اقا کے بچانے کی کوشش مین مینے اپنے تئین برباد کردیا میرے اظہار کے گواہ صدر الصدور صاحب اور مصر بیجناتہہ اور گوردیال کہتری اور سب اسسٹنٹ سرجن بریلی اور منشی نتانند صاحب ہین علاوہ انکے بہت سے اور ہندو اس شہر کے جو کچہہ میرے اوپر گذرا معائنہ کے گواہ ہین اونکے نام لکہنا باعث طول ہوگا جنہون نے کہ میرے گہر پر حملہ کیا اور صاحبان موصوفین کی قتل مین شریک اور مددگار تہے اونکے نام یہہ ہین حسین کوتوال منڈل میوہ فروش خدابخش ملازم نواب فتح علیخان حافظ کلن خان ملازم نواب خان بہادر خان نبی بخش اور الہی بخش ولد فجو سنار غلام ہمدانی خان معہ برادران ولد غلام جیلانی خان بخشو خان ملازم محمد حسین خان نواب فجو چونہ فروش کے لڑکے فضلو بدمعاش مدار علیخان اور منصور علیخان اور محمود شاہ ساکنان شہر کہنہ بریلی

وقایع دیگر

جبکہ میرٹہہ اور دہلی کی خبر بریلی مین پہنچی تو ۱۸ وین اور ۲۰ وین پلٹنین متعینہ بریلی نے بہی رنگت بدلی اور باغیون سے شامل ہوجانے کو تیار معلوم ہوئین —

کرنیل ٹروپ صاحب بہادر نے جو اوندنوں میں قایم مقام حاکم فوج تہے اونکو بہت مہربانی سے اور بدلایل سمجہا کر چند روز تک ثابت قدم رکہا لیکن ظاہر تہا کہ سپاہیوں کے دل پہر گئے تہے ذراسی بات میں اونکو شک پڑتا تہا اور شک رفع کرنے کے واسطے بہت سمجہانا ہوتا تہا اب درحقیقت افسروں کی حکومت سپاہیوں پر نرہی بلکہ سپاہی حکومت کرنے لگے لیکن خیال یہہ تہا کہ طوفان جلد رفع ہو جاویگا چہاونی کے قریب ایک گانو تہا جسمیں جمال سنگہ مفسد راجپوت رہتا تہا اسکا کہنا لوگ بہت مانتے تہے وہ سپاہیوں کو نمکحرامی پر ترغیب دیتا تہا اوسکو بلواکے اوسکی گوشمالی کی گئی علاوہ ازین اور مفسد بہی درپے بلوہ اور فساد تہے اٹہویں رسالہ کے رسالدار ونمیں سے ایک شخص نامی محمد شفیع سواروں کو مذہبی عقاید کی رو سے بہت بہڑکاتا اور ترغیب دیتا تہا لیکن تاہم تمام ضلع میں امن تہا اب تک کوئی بات بدعملگی کی نہیں وقوع میں آئی تہی جملہ روساے ہندوستانی کی ہمت اس امر پر رجوع تہی کہ انتظام اور امن رہے خصوصاً نواب خان بہادر خان کی نواب مذکور کا لوگ بہت ادب کرتے تہے کیونکہ حافظ رحمت کی اولاد میں سے تہا سرکار انگریزی سے اوسکی پنشن تہی صرف اسی وجہ سے نہیں کہ وہ حافظ رحمت کی اولاد میں سے تہا بلکہ صدر امینی کے علاقہ پر پہلے ممتاز رہا تہا و دیا تین روز پیشتر اسماہ مئی ۱۸۵۷ع کے معلوم ہوا کہ دو سپاہی

خان بہادر خان کے پاس رات کے وقت گئے تہے اوسوقت سے اوسکا طور بدل گیا لیکن سازش پوشیدہ رکہنے کے واسطے خان بہادر خان جمال سنگہ مفسد کو حکام انگریزی پاس لایا اور کہا کہ یہہ اپنے فعل سے بہت نادم ہے اور عفو تقصیر چاہتا ہے ۱۳ تاریخ صبح کو اتوار کے روز ایک مسلمان نوکرنے صاحب مجسٹریت بہادر کو اطلاع دی کہ چپراسی جسکو ابہی ڈاک مین چہٹی ڈالنے کو بہیجا تہا عرض کیا چاہتا ہے اوسنے حاضر ہوکر بیان کیا کہ سپاہی خزانہ پر مسلح ہین اور چہٹی کو اونہون نے میرے ہاتہہ سے لیکے پہاڑ ڈالا اب سب حکام ملکی کو یقین ہوگیا کہ وقت سرکشی آن پہنچا اوسوقت گہوڑونپر زین تیار ہوئے اور سبہون نے پستول وغیرہ سنبہالے جب گیارہ گہنٹہ بجے ۶۸ وین پلٹن کے آدمی خونخوارونکی مانند دوڑ پڑے اور توپونکا قبضہ کرکے افسرونپر گراب بہرکے مارنا شروع کیا حکام ملکی بہی سب سوار ہوکے رسالہ کی چہاونی کی طرف کو چلے جہان کہ سب افسر جنگی بہی بہاگ کر فراہم ہوتے جاتے تہے سوار لوگ باوجود حکم کے ایسا جلدی تیار نہوسے جیسا کہ اونکو چاہیے تہا لیکن جب تیار ہوگئے تو سب صاحب لوگ رسالہ کو ساتہہ لیکے نینی تال کی طرف روانہ ہوئے اول تو سب سوار ساتہہ ہولئے لیکن تہوری دیر بعد وہ پیچہے ہٹتے اور بہانہ کیا کہ سپاہیون کو جو ہماری الین جلائے دیتے ہین سزا دینگے اس حیلہ سے اکثر واپس

چلے گئے جب میکنزی صاحب حاکم رسالہ مذکور نے جا کر دیکہا تو سوار لوگ قطار باندہے ہوئے سپاہیوں کے ساتہہ توپ لئے ہوے کہڑے ہین اور محمد شفیع رسالدار سبز جہنڈہ محمدی لئے ہوئے کہڑا ہے اِس بدذاتی رسالہ کے سبب انگریزونکے دو فریق ہوگئے اکثر انگریز تو نہ ٹہہرے سیدہے نینی تال کی طرف چلے گئے اور کچہہ انگریز جو رسالہ کے ساتہہ واپس چہاونی کو گئے تہے وہ اونکو نمکحرام دیکہہ کے پہر نینی تال کی طرف بہاگے ہوا اوسوقت اس قدر تیز گرم چل رہی تہی جیسے بہاڑ مین سے بعد ازان سپاہیون نے بنگلہ اور مکانات جلا دئے جیلخانہ کے قیدی رہا کئے اور خان بہادر خان کو اپنا بادشاہ بنایا اول حکم خان بہادر خان نے یہہ دیا کہ جو کوئی شخص کسی فرنگی کو پناہ دیگا وہ قتل ہوگا ۲۳ صاحب لوگ بچکر فرار ہوے اور قریب پچاس مرد اور زن کا پتا نہ تہا ہر گذ یر سپالڈ صاحب مارے گئے جو اشخاص ہندوستانی رسالہ مین سے صاحبان مغرورین کے ہمراہ تہے وہ اکثر عہدہ دار تہے اونہون نے بڑی وفاداری کی انگریزونکے ساتہہ رہنے اور حق نمک ادا کرنے مین اونہون نے بڑا نقصان اوٹہایا اپنے بچون اور قبیلون اور اسباب کو بریلی مین چہوڑا —

سانحہ دیگر

باوجودیکہ سپاہیان بریلی نے اپنے افسرون سے بار بار اقرار کیا تہا کہ تم ہمارے باپ ہو اور

اور ہم کبھی تمسے سمجھین گے لیکن ۱۰ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز سرکشی اور
نمکحرامی پر کمر باندھی اور گیارہ بجے قبل از دوپہر توپ علامت بغاوت سر کی
اور معاً اسکے ۲۰ وین پلٹن کی لین مین بندوقین چلنے لگین افسرونکے بنگلون
کی طرف گولے بنہانے لگے اور توپخانہ سے گراپ ہر طرف چلنے لگا ابھی تک ۱۱ وین پلٹن
اور ۳ وان رسالہ شامل بغاوت نہین ہوا تھا ۱۱ وین پلٹن کے افسر لاچار گھوڑون
پر سوار ہوکے توپون اور بندوقون کے سامنے سے بھاگ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد کل
فوج نے شامل ہوکے بازار قتل اور آتش زدگی اور لوٹ کا خوب گرم کیا چھاؤنی کو
ایک شعلہ آگ کا کردیا کل اہل فرنگ بھاگ اور تھوڑے کوئی پیادہ اور کوئی گھوڑے
پر جو لوگ کہ نینی تال کی طرف چلے گئے وہ بہت خوش طالع تھے برگیڈیر ابلڈ
صاحب فوج کے جنرل شترخانہ کے پاس مارے گئے لفٹننٹ ٹکر صاحب گھوڑے
پر سوار ہوکے بھاگنا چاہتے تھے کہ اتنے مین سارجنٹ جننگ صاحب نے اونسے
مدد چاہی ٹکر صاحب نے کہا کہ میرے گھوڑے کی رکاب یا دم پکڑکے بھاگے چلے آؤ
تھوڑی دور چلے تھے کہ ٹکر صاحب کے پیچھے سے مین گولی لگی اور سامنے سے سر کے
نکل گئی وہ تو مردہ ہوکر گھوڑے پر سے گر پڑے اور سارجنٹ صاحب
اونکے خون مین بھر گئے اور گھوڑے پر سوار ہوکے چلے گولیون اور گولون کی

اگ برس رہی تہی ایک گولہ توپون مین لگا اور دوسرا گھوڑے کی گردن مین جسکے
سبب سے سارجنٹ صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے اور اونکی ٹوپی کہوی گئی اسوقت
ایک محشر برپا تہا عورتین اور بچے فرنگیون کے پریشان روتے اور چیخ مارتے ادہر
ادہر پہرتے تہے افسر لوگ اپنے سائیسون اور خدمتگارون کو پکارتے تہے لیکن کوئی
حاضر نہ تہا سب اپنے اپنے اقاؤن کے اسباب لوٹنے مین مصروف تہے اکثر افسرون
نے اپنے ہاتہہ سے زین کسے اور بعض ننگی پیٹہہ پر سوار ہو کے چلے ہوا ہی نہایت
گرم چل رہی تہی جو اہل فرنگ کہ وہانسے بچ کے نینی تال کی طرف چلے وہ راتون رات
سانہہ میل کی مسافت بعید طے کر کے صبح کو ہلدوانی مین پہنچے کل اٹہوین سالہ مین
سے صرف بیس سوارون نے حق نمک ادا کیا اور افسران انگریزی کے ساتہہ رہے
انمین سے اکثر عہدہ دار تہے جبکہ خبر سرکشی اور خرابی بریلی کی ملک مین پہیلی تو
گرد نواح کے پٹہان اور گوجر اور کنجر وغیرہ نے وقت پاکے اپنا پرانا پیشہ
اختیار کیا اور لوٹ اور مار اور جلانا شروع کیا اس صورت مین جو اہل
ولایت پیچہے رہگیا اوسکا بچنا نہایت مشکل ہوا جیسا کہ سارجنٹ والڈن صاحب
کے وقایع دلسوز سے ظاہر ہے جب بغاوت بریلی مین شروع ہوئی اور
حاکم اور افسر بہاگنے لگے اوسوقت سارجنٹ والڈن اور سارجنٹ سٹیپلہ

نے اپنے گہوڑون پر زین لگانے کا حکم دیا زین تو کہنچ گیا مگر بدذات لوگ لگامین لیکے بہاگ گیے دونو صاحب حیران تہے کہ کیا کیجے اتنے مین گولیان برسنے لگین اور اونکے دوستان قدیم توپخانہ والون نے کہا کہ اگر تم یہان سے نہ بہاگ جاوگے تو ہم توپون کا منہہ تم پر پہیر دینگے لاچار دونو پیادہ پا چل نکلے اور نینی تال کے پہاڑ کی طرف چلے اور تیز قدمی کرکے باغی سپاہیون کے پنجہ سے نجات پائی جب رات ہو گئی تو نہایت پیاسے اور بہوکے تہے کہانے کا تو کیا ذکر ہے کہین ایک قطرہ پانی کا نہین ملا تہا ایسا اوسوقت مین کوئی سخی نہ تہا کہ ان بیچارہ دونو انگریزون کو ایک چلو پانی پلاتا کوئے راستہ مین اکثر ملے لیکن لوٹا تہا اور نہ رسی پانی کیونکر نکالتے شب ماہتاب تہی کہین نہ ٹہرے اور اس امید مین کہ جو افرنگی تال کو آگے چلے گئے ہین ملجاوینگے چلے بہوک اور پیاس کا نہایت غلبہ تہا لیکن اونکو توقع یہہ تہی کہ بہاری گانو مین ملازمین چوکی سے کہانا پینا ملیگا جب صبح کو اوس گانو مین پہنچے تو پیاس از بس لگ رہی تہی ایک جہیل مین سے گدلا پانی اوٹہا کے پیا جب حیروا اون نے جو کہیتون مین کام کر رہے تہے دو فرنگیون کو اس خستہ حالت مین دیکہا فوراً گانو مین خبر کی ایک جماعت گنوارون نے دونو ولایت زادون کو گہیر لیا یہہ سب خونخوار مسلح تہے اونہون نے دونو صاحبون سے کہا کہ اپنے ہتیار حوالہ کرو والا نہ تمہارے حق مین برا ہوگا اللہ جانے

دونو نے اس شرط پر کہ ہمکو اپنی حراست مین اگے تہانہ تک پہنچا دو اپنے پستول
حوالہ کیئے لیکن دغا بازون نے پہر اونسے کہا کہ اپنی تلوارین بہی دیدو والڈن
صاحب نے دوبارہ اونسے عہد و پیمان کرا کے تلوار بہی دیدی لیکن سٹیپلنز
صاحب غصہ مین اکے اور تلوار میان سے نکال کے شیر کی طرح اوس غول مفسدین
مین جا پڑے اور چہہ ادمیون کو مار ڈالا والڈن صاحب کو تنہا دیکہہ کے
اونپر لاٹہیان مارین اور برچہی سے زخمی کیا وہ قریب المرگ ہو کے زمین
پر گر پڑے سٹیپلنز صاحب کے بہی کنپٹی پر ایک لوہا لگی ہوئی لاٹہی ایسی کاری
لگی کہ وہ فی الفور مر گئے اور زمین پر گر پڑے پہر اون حرامزادون نے اونکی
ٹوپیان اور کپڑے اور جوتے سب اوتار لئے سٹیپلنز صاحب تو مر گئے تہے
لیکن والڈن صاحب مین کچہہ کچہہ جان باقی تہی مگر گنوارون نے دونو کو مردہ سمجہہ
کے جہیل کی طرف گہسیٹ کے لیگئے والڈن صاحب اپنے جے مین خائف ہوئے
کہ اگر پانی مین ڈالدیا تو ضرور رہا تہہ پانو ہلانے سے وہ زندہ سمجہینگے لیکن خوب
یہہ ہوا کہ بدذات لوگ دونو لاشون کو کنارہ پر چہوڑ کے چلے گئے اور چلتے وقت
اپنی دلجمعی کے واسطے ایک ایک لاٹہی منہہ پر اور ماری جس سے اونکے دانت
ٹوٹ گئے والڈن صاحب کو جب کئی گہنٹے بعد ذرا ہوش آیا تو اونہون نے انکہین

تھو ہیں اور اپنے ساتھی کی طرف بہزار دشواری گھسٹ کر جا کے دیکھا تو بالکل سرد
اور بے جان پایا اوسوقت صاحب مذکور کا برا حال تھا طپش آفتاب مین
مین پھن رہے تھے زخمونکا درد شدید تھا خصوصاً ران مین اب معلوم ہوا کہ ایک
عمیق زخم تلوار کا لگا ہے خون نکل جانے سے طاقت بالکل زایل ہوگئی تھی کھانے کو
آج دوسرا روز تھا اور پیاس کی نہایت شدت تھی لاچار پھر پانی کے کنارہ جا
پڑے تھوڑا پانی پیا اور پانی کی سردی سے قدرے آرام معلوم ہوا جب تمام دن
گذر گیا اور رات ہوئی تو وہانسے جنگل کی طرف آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور
نینی تال کی راہ لی راستہ مین باوجود اس خستہ حالی لوگ اونکو ٹھہرا کے ایک ایک چھپرا
کھاوا کے دیکھتے تھے اونپر ہنستے تھے اور طعنہ مارتے کبھی اونسے کہتے تھے کہ پیچھے جاؤ
کبھی کہتے تھے کہ پھر آگے بڑھو لڑکون نے اپنا تماشہ بنایا اونکی طرف پتھر مارتے تھے وہ
نہایت عاجزی کرتے تھے لیکن کوئی اونکو ذرا سا پانی نہین دیتا تھا جو لوگ اس موسم
گرمی مین ننگے سر اور ننگے پانو پیاسے اور بھوکے اسقدر کی مدارات پاتے ہوئے شب
روز چلے ہین وہی شخص کچھ والڈن صاحب کی مصیبتون کا خیال کرسکتے ہین
اور اونکی ہمدردی والا نہ بیان کو کہان گنجایش کہ اونکا بیان کرے + اکثر جگہہ والڈن
صاحب گر پڑتے تھے اور خدا سے ملتجی موت کے ہوتے تھے تاکہ اس سخت عذاب اور

مصیبت سے مخلصی ہو راستہ مین برکلی صاحب کا ہاتی ہلدوانی جاتا ہوا ملا صاحب مذکور نے اوسکی بڑی منت کی کہ مجھکو وہان تک بٹھلا لے چل لیکن مہاوت سنگدل نے اونکے حال پر ذرا ترس نکہایا اور اونکے کہنے کو نمانا بعد ازان نینی تال پر خبر پہنچی کہ ایک صاحب راستہ مین سڑک پر زخمی پڑے ہوئے ہین اوسیوقت ایک ہاتی روانہ کیا گیا اور والڈن صاحب کو ہاتی پر سوار کراکے ہلدوانی لے آئے وہان اونکو کچہہ کہانی کو ملا اور اس توقع سے کہ جلد اپنی بیوی اور بچون سے ملاقات ہوگی اونکی جانمین جان تازہ آئی ہلدوانی سے چارپائی پر ڈالکے نینی تال پر لے آئے جہان ڈاکٹر بوہل صاحب کی عنایت اور جانفشانی سے اونکو جلد صحت حاصل ہوئی فقط

شیخ طوغانی سائس کا اظہار

مین ۲۲ ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو کلکتہ سے بریلی مین پہنچا کوک صاحب سوداگر کی دوکان سے دو گہوڑے جناب گتہری صاحب کلکٹر بریلی کے واسطے لایا تہا پہنچنے سے معلوم ہوا کہ وہان خوف بغاوت سپاہیان پلٹن پیادگان در پیش ہے اور مذکور تہا کہ ہاں اٹہوان رسالہ ہندوستانی بہت ثابت قدم اور نمک حلال ہے افسر لوگ اور اور حاکم راتکو ایک جاے محفوظ مین فراہم ہوا کرتے تہے اگرچہ سپاہی لوگ اپنا کام بدستور دئے جاتے تہے لیکن تاہم سب صاحبون نے اپنی بی بیون کو چند روز پیشتر بلوہ بغاوت کوہ

نینی تال کی طرف روانہ کردیا تہا میرے آقا مستر گتہری صاحب اور اور صاحب
لوگ ہمیشہ گہوڑون پر زین کسواۓ رکہتے تہے اس خوف سے کہ خدا جانے کسوقت مفسدہ
شروع ہو جاۓ سنیچر کے دن ۳۰ تاریخ مئی کو بڑا وغدغا اور اندیشہ فساد کا رہا لیکن وہ روز
تو بخیریت گذر گیا دوسرے روز اتوار کے دن ساڑہے دس بجے ایک چپراسی مستر گتہری صاحب
کے پاس ایا اور بیان کیا کہ سپاہی لوگ خزانہ سرکاری لوٹ رہے ہین میرے آقا معہ مستر وائٹ صاحب
ڈپٹی کلکٹر کے ایک بگی مین سوار ہو کے خزانہ کی طرف چلے لیکن وہ جلد وہانسے واپس چلے آۓ اونکی
بگی کی ٹپ مین گولیون کے سوراخ ہو گئے تہے میرے آقا اور مستر وائٹ صاحب اور مستر کری صاحب
اور کمشنر صاحب اور برگیڈ میجر صاحب گہوڑون پر سوار ہو کے سوارون کی چہاونی
کی طرف مدد کے واسطے گئے مین اونکے ساتہہ گیا وہان پر سوار سب مستعد اور تیار تہے
جنرل صاحب گہوڑے پر سوار ہو کے آتے تہے اونکو ایک سوار نے گولی سے فی الفور
مار ڈالا یہہ دیکہہ کر سب صاحب لوگ نینی تال کی طرف فرار ہوۓ بعد ازان مینے سنا
کہ گتہری صاحب نے بریلی کے نواب کو لکہا کہ مین نینی تال مین پہنچ گیا اور ایک روز مینے
سمجہو لگا مینے سنا کہ افسران پلٹن پیادہ معاً سر کشتی نینی تال کی طرف چلے گئے
دو افسر شاید متعلقہ ۶۸ وین پلٹن وہین لین مین مارے گئے اور کئی سارجنٹ اور اونکی میمین
اور صاحبان انگریزی لونڈیون کے لڑکے بڑے بیرحمی سے قتل ہوۓ کوتوال شہر کی

صاحبون کے ہمراہ نینی تال کی طرف چلا گیا شہر بریلی نہین لٹتا اور باغی لوگ جاتے تو ہین صاحبان
سفر و رین کے پیچہے ہی گئے لیکن اونکا کچہہ نکر سکے تمام بنگلہ لوٹ لئے اور جلا دئے + ڈاکتر صاحب شہر مین
بدمعاشون کے ہاتہہ سے مارے گئے مینے سنا کہ اٹہہ صاحبان انگریز جو مرادآباد سے بہاگ گئے وہ نواب رام پور
کی حمایت مین ہین اور نواب نے نمک حرام سپاہ کو دہمکایا ہے کہ اگر میری طرف کو آؤ گے تو سزا پاؤ گے
سپاہ باغی دہلی جانا چاہتی ہے اگر وہانکا قصد کیا تو رام پور رستہ مین پڑے گا سب فوج بریلی زیر
حکم صوبہ دار توپخانہ کے ہے لیکن دراصل وہ اب کسی کے مطیع نہین ہین جسکے جی مین جو کچہہ آتا ہے کرتا ہے
اور کسی کی حکومت کا اونکو پاس و لحاظ نہین ہے + مین ایک ہفتہ تک بریلی مین بعد بغاوت رہا
اور اپنے آقا کے گہر کے پاس گذران کی اور پہر وہانسے براہ شاہجہان پور اپنے وطن دانا پور
مین آیا شاہجہان پور مین کوئی انگریز نہ تہا اور سب جلا ہوا پڑا تہا سیتاپور اور سلطان پور کا بہی وہی
حال دیکہا جون پور مین خزانہ لٹ گیا اور غازی پور اور بکسر اور آرہ مین امن پایا اور ۲۴ جولائی کو
دانا پور مین پہنچا پیشتر میرے چلنے کے شاہجہانپور کی پلٹن بریلی کی فوج سے آملی
تہی مینے نہین سنا کہ صاحبان انگریز کا شاہجہان پور مین کیا حال ہوا بازار وہانکا ویران پڑا
تہا جون پور کے نزدیک مین جمعدار سلامت علی سے ملاقی ہوا وہانسے ہم دونو
نے ساتہہ سفر کیا ایک پلٹن گورکہہ نینی تال پر محافظت کے واسطے موجود ہے
اور جب کہ مین بریلی سے چلا تو اوسوقت تک مرادآباد نہین بگڑا تہا فقط

اشتہار اخبار مفید خلائق

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلائق نام ہفتہ مین ایکبار شنبہ کو جاری
ہوتا ہے اسکے نصف مین بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ معہ تصاویر
چہپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع ہوتی ہین اور اوسکے ساتہ خلاصہ نقل
گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چہپتے ہین اسی اخبار کا ترجمہ ہندی مین
جسکا نام سروپ کارک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ
سال پیشگی عصہ ماہواری اردو معہ گورنمنٹ گزٹ صعہ سال پیشگی ۸ ر ماہواری
ہندی صرف صعہ سال پیشگی ۸ ر ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے
چار سو کاپی اس اخبار کی دلیسی مکتبون کے واسطے خرید فرمائی ہین اور علاوہ اسکے
بہت سے صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری رکہتے ہون
تو اپنا لوازم شنامہ پوسٹ پیڈ مطبع مفید خلائق یا سررشتہ مطبع فوجدار آگرہ مین روانہ فرماوین

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرہوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلیات
طرحی مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرحی اور استادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین
قیمت اسکی ۴ ر ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری رکہتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلائق
مین روانہ فرماوین

فہرست کتب موجودہ مطبع مفید خلائق

تاریخ غدر فرخ اباد	مخمس کریما	خالق باری
۵/	۲/	۲/
تضمین گلستان	دیوان نگارین	دستنبو
عہ	۴/	۸
اکٹ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴	اکٹ نمبر ۹	اکٹ نمبر ۱۲
عہ	۳/	۳/
اکٹ نمبر ۱۴	سرکلر نمبر ۹ مورخہ ۱۴ می سنہ ۱۸۵۴ء	واسوخت ہاشمی
۴	۵/	۲/
مثنوی برق سوزان	دیوان تفتہ	منتخب القوانین
۴	صعہ	
ہدایت نامہ مالگذاری	ہدایت نامہ بندوبست	اکٹ نمبر ۱۰
		۱۰/
کلید گنج امتحان	قانون جدید نمبر ۸ و سرکلرہای صدر دیوانی	فرس نامہ
	عہ	سے

Part. III, September 1859

History

of the

Indian Revolt

By

Mookund Lull. G.M.C.B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Annas

Agra

Printed by Shio Narain

at Moofeed Khulaik Press.

العلم طاقتہ

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ء

جلد ۱

حصہ

ایک روپیہ پیشگی

قیمت ماہواری

یہ کیفر کا بدل ہے سزا یہ جفا کی ہے

الفہ و صنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں منشی شیو نارائن کے اہتمام سے چھپی

تاریخ بغاوت هند

حصہ چہارم

سرکشی روہیلکھنڈ

بدایون کا حال اور وہانکے صاحب کلکٹر کی سرگذشت

بریلی کی سرکشی کا احوال تو ہم لکھہ چکے ہین اب بدایون کا فساد سنئے اس جگہہ بعد پہنچنے
خبر قتل میرٹھہ اور دہلی قریب اونیسوین مئی کو بدعملگی شروع ہوئی ولیم اڈوارڈز
صاحب یہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تھے اور ۶۸ وین پلٹن جسکی بریلی مین
چہاونی تھی اوسمین سے ایک کمپنی سوا دمیون کی خزانہ بدایون پر تعین تھی
فساد بغاوت دھنے کنارہ دریاے گنگ کے پہیلتا چلا اتا تھا اور ۱۹ مئی تک وہ
اضلاع بالکل سرکش ہوگئے تھے اور وہان پر لوٹ اور مار جاری تھی یہہ
دیکھہ کر جناب صاحب کلکٹر موصوف نے اپنی میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال کی طرف
روانہ کیا جبکہ بدایون مین بدعملگی نمایان ہوئی تو صاحب کلکٹر بہادر نے پولیس کے
سپاہی اور سوار دوچند کر دئے باوجود کوشش بلیغ کے بدنظمی ہوتی جاتی
تہی اور ضلع ایٹہ مین جو اوس پار گنگا کے ٹہیک بدایون کے سامنے واقع ہے
کمال فساد برپا تھا ڈاک بدایون کی ہر طرف سے مسدود ہوگئی تہی اور جنوب

کی طرف جو مراد آباد ملحق ہے وہان کا جیلخانہ ۱۹ تاریخ ٹوٹ گیا اور قیدی گوگ ہر طرف پہیلگئے ۲۰ مئی کو صاحب کلکٹر بدایون کو خبر ملی کہ شہر کے مسلمان بعد نماز عید دوپہر کے وقت نیزہ سرکشی بلند کرین گے یہہ خبر سنتے ہی صاحب ممدوح نے سب مسلمان روساء شہر کو اپنے گہر بلا کے جمع کیا اور اونسے بڑی دیر تک تقریر اور گفتگو کرتے رہے غرض وہ وقت جو مسلمانون نے بغاوت کے واسطے مقرر کیا تھا اسطور پر ٹل گیا اور وہ دن خیریت سے گذرا ۲۷ تاریخ مئی کو ایلفرڈ فلپس صاحب مجسٹریٹ آیٹہ معہ چند سوار گنگا پار ہوکے بدایون پہنچے اور راوڈوارڈز صاحب سے اپنے ضلع کی خرابی کا احوال بیان کیا یہہ صاحب اس امید پر گئے تہے کہ بریلی سے مدد لاوین ۳۱ تاریخ کی شب کو قریب تین ۳ بجے کے ایک چپراسی نے صاحب مجسٹریٹ بدایون کو خبر دی کہ بریلی مین سرکشی ہوگئی اور سپاہیون نے افسران انگریزی کو قتل کیا اور چہاونی جلادی اور بدایون سے اٹہہ میل کے فاصلہ پر بریلی کی سڑک پر قیدیون کا ہجوم ہے اور اسطرف کو چلے آتے ہین اور کچہہ فوج باغی بریلی سے بدایون کی طرف چل چکی ہے یہہ خبر سنتے ہی صاحب مجسٹریٹ نے مسٹر فلپس صاحب کو جگایا وہ یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی معہ اپنے ہمراہیون کے گہوڑے پر سوار ہوکے گنگا پار اپنے ضلع کی طرف چلے گئے اور صاحب مجسٹریٹ نے

کوتوال کو طلب کرکے ہدایت کی کہ جہان تک بن سکے انتظام کرے اور کسیطرح جسمے قیدیان بریلی کو شہر مین نہ انے دے دس بجے صبح کے اول تاریخ جون کو یعنی غلغلہ بغاوت سنکر مسٹر ڈونلڈ صاحب سوداگر نیل معہ اپنے لڑکے کے اور گبن صاحب پتروال اور مسٹر اسٹوارٹ صاحب انگریزی نویس فوجداری معہ اپنی بیوی اور اطفال کے صاحب کلکٹر کے گہر مین آئے اور پناہ چاہی لیکن جمع ہونا اتنے صاحبو نکا ایک جگہہ بہت خطرناک تہا کیونکہ اگر ایک ادمی اکیلا ہو تو وہ جہان چاہے جہان چلا جا سکتا ہے اور پناہ بہی اوسکو مل سکتی ہے ہرچند صاحب کلکٹر نے اون صاحبون کو سمجہایا کہ علیحدہ ہوجاوین اور پہاڑ کی طرف روانہ ہون لیکن اونہون نے نمانا قریب چہہ بجے شام کے اوسی تاریخ وہ سوادمی ۶۸ وین پلٹن متعینہ بریلی کے جو بداون کے خزانہ کی حفاظت کے واسطے مامور تہے سرکش ہو گئے اول تو اونہون نے جیلخانہ توڑا جو صرف ایک سو قدم کے فاصلہ پر خزانہ سے تہا اور وہانسے تین سو قیدی جو مقید تہے رہا کئے معلوم ہوا کہ سپاہیان بداون کے پاس اوسی روز چار بجے صبح کے بریلی سے ایک سپاہی خبر بغاوت دینے ایا تہا کہ اونکی پلٹن منحرف ہو گئی شہر مین عجیب غل اور شور مچگیا اور اوسیوقت باغی فوج بریلی بہی بداون مین داخل ہوئی اب صاحب کلکٹر بہادر کو سوا سے بہاگنے کے اور کوئی چارہ نہ تہا اپنے گہوڑے پر سوار

ہو کے گہر سے باہر نکلے اور مسٹر ڈونلڈ معہ اپنے لڑکے اور گبس صاحب اونکے پیچھے ہوئے
مرادآباد کی سڑک کی طرف چلنے کا ارادہ کیا راستہ مین شنیچو پورہ کا رئیس حلاوہ
صاحب کو اپنے گانو مین جو قریب تین ۳ میل کے فاصلہ پر تہا لیگیا لیکن وہان پہنچنے سے
شیخ کے بہائی نے اونکو وہان نہ ہنے دیا اور کہا کہ اتنے صاحبونکا یہان رہنا خالی
از خطر نہین ہے مناسب ہے کہ چارون صاحب لکوڑہ گانو کو جو اٹھارہ میل کے فاصلہ
پر ہے چلے جاوین لاچار وہانسے چلکے صاحب کلکٹر ممدوح معہ دیگر صاحبان مذکور
بارہ ۱۲ بجے شب کو اوس گانو مین پہنچے اور ایک مکان کی چہت پر تہوڑا سا ارام لیا
چار نہ بجنے پائے تہے کہ شیخ نے حکم قطعی بہیجا کہ یہان بہی رہنا صاحب کلکٹر کا مناسب
نہین لازم ہے کہ وہ گنگا پار ہو کے قادر چوک جو ضلع ایٹہ مین ہے چلے جاوین
پانچ بجے صبح کے وہانسے بہی یہہ سب صاحب روانہ ہوئے اور گنگا پار ہو کے
قادر چوک پہنچے تہوڑی دیر وہان ارام کر کے پٹیالی کی طرف کوچ کیا جہان سات
بجے شام کو پہنچ گئے وہان مسٹر فلپس صاحب مجسٹریٹ ایٹہ اور ریڈ صاحب مجسٹریٹ
پٹیالی سے ملاقی ہوئے یہہ دونو صاحب بڑے متردد تہے کیونکہ دو روز ہوئے تہے
کہ جو رسالہ اودہ اونکے ضلع کے انتظام کے واسطے اتا تہا وہ باغی ہو گیا اور راستہ
مین افسرونکو مار ڈالا اور دہلی کی طرف چلا گیا ان دونو صاحبان موصوفین کے

ہمراہ صرف ساٹھہ سوار ہندوستانی تھے جنپر مطلق بھروسا نہ تہا اور ملک مین
فساد اور بدعملگی کا بڑا روز و شور تہا اور چارون طرف دشمن نظر اتے تھے ان سب
صاحبون نے اگرہ جانیکا قصد کیا لیکن راستہ مین باغیون کا ہجوم دیکھہ کے پھر بتیالی
مین لوٹ ائے جون کو گیارہ بجے صبح کے اڈوارڈ صاحب کلکٹر بدایون معہ مستر
ڈونلڈ اور مستر گبسن پھر بدایون کی طرف چلے اور فلپس صاحب اور براملی صاحب
پھر اگرہ کا قصد کیا جب صاحب کلکٹر بدایون گنگا کے کنارہ پہنچے وہان خبر ملی کہ بدایون
مین نہایت بدعملگی ہے اور سواران باغی اونکو تلاش کرتے پھرتے ہین علاوہ ازین
اونکو کوئی کشتی بھی پار اوترنے کے واسطے نہین ملی اور قادر گنج کا زمیندار اونسے
بڑی طرح پیش ایا لاچار صاحب ممدوح فرخ اباد کی طرف جو صرف وہانسے ساٹھہ
میل کے فاصلہ پر تہا معہ ہمراہیان چلے دو ادمی راستہ بتانے کو اونکے ہمراہ ہوئے تمام
شب چلکے صبح کے اٹھہ بجے ایک پٹہانون کے گانو مین قایم گنج مین پہنچے نواب علی یار خان
نے کمال بیدلی سے اور بعد منت اور سماجت ملتان خان اپنے نوکر کو ساتھہ کیا کہ
صاحبون کو شمس اباد نواب دولہ پاس لیجاوے نواب مذکور ایک کشتی واسطے
روانگی صاحبان بطرف فرخ اباد مہیا کر دیگا شمس اباد دریاے گنگا کے کنارہ
پر قایم گنج سے اٹھہ میل کے فاصلہ پر تہا وہان پہنچ کے معلوم ہوا کہ نواب مذکور ارادہ

امادہ قتل ہے چنانچہ گبس صاحب ہیتر ول وہان مارے گئے اور صاحب کلکٹر
معہ مسٹر ڈونلڈ اور اونکے لڑکے کے بہزار دقت اور دشواری بچ کے قایم گنج کو واپس
بہاگ آئے نواب احمد یار خان رئیس قایم گنج نے بہی اونکو اپنے گہر مین پناہ دینے
سے انکار کیا لیکن صاحب کلکٹر او تحصیلدار قایم گنج کے سمجہانے سے نواب نے تہوڑی
دیر کے واسطے اپنے گہر مین رہنے دیا اور شام کے وقت دو ادمی اپنے رشتہ دارونمین
سے صاحبون کے ساتہ جانے کو مقرر کئے کہ اونکو فرخ اباد پہنچا دین اور صاحبونکو
ہندوستانی پوشاک پہنائی الغرض یہہ تینو صاحب گہوڑونپر سوار قایم گنج سے روانہ
ہوکے راتون رات چوبیس میل کی منزل طے کرکے اٹہہ بجے صبح نوئین تاریخ جون
کو فرخ اباد مین داخل ہوئے ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد کے گہر اوترے وہان
جاکے معلوم ہوا کہ دسوین رجمنٹ ہندوستانی منحرف ہو گئی تہی لیکن بہزار دشواری
اونکو سمجہا کے تہانبہ رکہا ہے اور کچہہ صاحب لوگ تو کانپور چلے گئے ہین اور اکثر دہرم پور
مین جو گنگا پار علاقہ اودہ مین ہے کنور ہردیو بخش زمیندار کی پناہ مین ہین اونہین
ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد کی میم اور لڑکے بہی چلے گئے تہے دوسرے روز دسوین
تاریخ جون کی شام کو صاحب کلکٹر بداون معہ ڈونلڈ صاحب اور اونکے خلف کے
اور ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد گنگا پار ہوکے دہرم پور جہان کہردیو بخش کی گڈہی

میں سب صاحب لوگ جمع تھے پہنچے وہاں ایک مجمع کثیر صاحبان کا جمع تھا لیکن سب
کی رائے یہہ تھی کہ چونکہ اب پلٹن راضی ہوگئی ہے تو فرخ اباد کو واپس چلے جاویں
ہرچند پروین صاحب نے منع کیا کہ پلٹن مذکور کا کچھہ اعتبار نہیں ہے لیکن کسی نے نمانا اور
سب صاحب لوگ فرخ اباد کو واپس چلے گئے اور بارہویں تاریخ کی صبح کو وہاں پہنچ
گئے لیکن یہہ دونو صاحبان کلکٹر یعنی اڈوارڈز صاحب کلکٹر بدایوں اور پروین
صاحب کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم صاحبہ اور چاروں بچوں کے ہردیو بخش کی
پناہ میں رہے ۱۴ تاریخ کی صبح کو دسوین پلٹن فرخ اباد بہی منحرف ہو گئی لیکن چونکہ
سب صاحب لوگ قلعہ میں سوتے تھے اس سبب سے بازار قتل اوسیوقت گرم
نہوا جب بغاوت کی خبر دہرم پور پہنچی تو ہردیو بخش نے صاحبان کلکٹر سے کہا کہ اپکا
یہاں رہنا مناسب نہیں کیونکہ فوج باغی ضرور میرے قلعہ پر حملہ کریگی اسواسطے رام
گنگا پار ایک گانو میں جسکا نام کسورہ ہے اور جو تین میل کے فاصلہ پر ہے چلے جاؤ
وہاں تمہاری خبرداری ہوگی لاچار اڈوارڈز صاحب اور پروین صاحب معہ
اپنی میم اور چاروں بچوں کے پیادہ پا وہانسے چلے اور وزیر سنگہ ایک نہایت وفادار
نوکر صاحب کلکٹر بدایوں کا بہی ساتھہ تھا دہرم پور سے ایک میل چلکے گنگا کنارہ
پہنچے اور وہانسے قریب نصف شب کے رام گنگا پار ہوئے اور کسورا گانو میں

پہنچے اور گاؤخانہ مین جہان گوبر کا انبار لگا ہوا تھا ٹھیرنے کو جگہہ ملی ۲۹ تاریخ
اونکو خبر پہنچی کہ صاحبان انگریز جو بعد مقابلہ سخت قلعہ فتح گڈہ چھوڑکے دریا کی راہ سے
کشتیون پر بیٹھ کے جانا چاہتے تھے سپاہیون کے ہاتھہ سے اکثر قتل ہوئے جب
فرخ اباد انگریزونسے بالکل خالی ہوا تو نواب فرخ اباد نے ہردیوبخش پاس پیغام بہیجا کہ ہمنے
سب فرنگیونکو جو ہمارے ملک مین تھے مار ڈالا تمکو چاہیے کہ ایک لاکھہ روپیہ ہمارے
پاس بطور نذرانہ جلد بہیجدو یا ایک لاکھہ روپیہ کی عوض مین دونو کلکٹرونکا سر جو تمہاری
پناہ مین ہین کاٹ کے روانہ کرو لیکن ہردیوبخش نے اسکے جواب مین نواب سے یہہ
بہانہ کیا کہ مین آپکے ساتھہ ہون لیکن چونکہ مین سابق مین مطیع سرکار اودہ کا تھا
لہذا ہمینے درباب دونو کلکٹرونکے شاہ اودہ کو پیغام بہیجا ہے جو کچھہ وہانسے حکم اویگا
عمل مین لاونگا وہانسے دس یا بارہ روز مین جواب اجاویگا نواب اور صوبہ دار
فوج یہہ جواب سنکر راضی ہوگئے جبکہ فتح گڈہ مین نوابی ہوگئی اور ہر طرفسے اخبار
قتل اور بغاوت اور خرابی حکام انگریزی کے آنے لگے تو لوگ کسورہ گانوکے ان
صاحبون سے بہت گستاخ ہوگئے اور بدسلوکی سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ اگر کنور
ہردیوبخش کا خوف نہوتا تو ہم تمکو مار ڈالتے چند روز بعد ایک شخص رشتہ دار ہردیوبخش
کا ان صاحبون کے پاس آیا اور کہا کہ کنور صاحب اب تمکو زیادہ پناہ نہین دیسکتے

فوج باغی دہرم پور پر آنکر تمام قلعہ مسمار کر دیگی لہذا تم رام گنگا پار ہوکے راہ دریا
کانپور چلے جاؤ صاحبان موصوفین نے اونسے کہا کہ ایسے وقت مین ہم کیونکر جا سکتے
ہین بلا شک راستہ مین مارے جاوینگے لیکن اوس شخص نے نہ مانا لاچار صاحبون نے
تیاری چلنے کی کی اور یقین کامل تہا کہ تہوڑی دور پر سب مارے جاوینگے آٹھہ بجے
رات کے یہہ دونو صاحب معہ بیروبن صاحب کی میم اور چارون بچون اور وفادار
دریر سنگہ کے کشتی پر سوار ہوئیکو چلے راستہ مین بڑی کیچڑ تھی بیچاری بیروبن صاحب
کی میم کو اوس کیچڑ مین چلنا سخت دشوار ہوا پہر اور رکیر پڑے اونکے کیچڑ مین بہر گئے جب
قریب نصف میل کے چلے تہے کہ اوس وقت ایک شخص دوڑتا ہوا دہرم پور سے آیا
اور کہا کہ ہردیو بخش صاحب کا حکم ہے کہ تم سب ایک گانو جو کسو راسے پر لی
طرف ہے جلد چلے جاؤ کیونکہ فوج باغی دہرم پور پر حملہ کرنے کو فتح گڈہ سے
چل چکی ہے اور ہردیو بخش معہ اپنی سپاہ مقابلہ کے واسطے گئے ہین یہہ سنکر بیچارے
آفت زدہ پہر والیس اوس گانو کی طرف جہان ہردیو بخش نے حکم بہیجا تہا چلے اور
جب قریب تین ۳ میل کے چلے تہے کہ ایک دوسرا شخص ہردیو سنگہ کے پاس سے
یہہ پیغام لایا کہ صاحبان موصوفین پہر رام گنگا کو جاوین اور کشتی پر سوار ہوکے
روانہ کانپور ہون کیونکہ سپاہی لوگ جو دہرم پور پر حملہ کرنے کے واسطے آئے تھے وہ واپس

گنگا پار چلے گئے لاچار یہہ سنکر وہ پہر واپس دریا کی طرف چلے کلکٹر پیرون صاحب
کی میم بہت تہک گئی تہین اس سبب سے صاحبون نے ادہا گہنٹہ کسورہ گانو مین ارام کیا
لیکن اونکو وہان پر لوگون نے ٹہیرنے ندیا لاچار وہ سب گنگا کی طرف دوبارہ چلے
جب ادہی دور پہنچے تو الیسمین دونو صاحبون کے یہہ صلاح ٹہیری کہ کلکٹر پیرون صاحب
ہردیوبخش پاس جاوین اور اوسکی منت کرین کہ وہ کاہیکو ہم سب کو اس ہیر جی
سے قتل کرایا چاہتا ہے ممکن نہین کہ اس غدر اور فساد کے زمانہ مین ہم لوگ کانپور
تک پہنچ سکین چنانچہ کنارہ دریا پر پہنچ کر پیرون صاحب دہرم پور کی طرف ہردیوبخش
کے پاس پار ہو کے گئے اول تو ہردیوبخش اونکے آنے سے بہت ناخوش ہوا لیکن پیچہے
سے پیرون صاحب کے سمجہانے سے وہ راضی ہو گیا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ اونکو
اپنے گانو مین پہر پناہ دیگا چنانچہ یہہ دونو صاحب معہ میم صاحبہ اور بچو نکے پہر کسورہ گانو مین
گئے اور تین بجے رات کو وہان پہنچے اپنی پرانی جگہہ مقیم ہوئے تمام رات اسطور پر
پریشان کیچڑ مین پہرنے سے کمال تہک گئے تہے کسورہ گانو مین پہنچکر بہت خدا کا شکر کیا
چند روز بعد کنور ہردیوبخش خود دہرم پور سے ان صاحبون کے پاس ایا اور
بہت متردد اور غمگین معلوم ہوا اور بیان کیا کہ نواب فرخ اباد اور صوبہ داران
فوج مکہرام کے پروانجات اور حکامات برابر چلے اتے ہین کہ مین دونو صاحبان

کلکٹر کے سرکاٹ کے فرخ اباد بہیجدون والا نہ میرے واسطے بہت برا ہوگا لہذا اپ
دونو صاحب ایک گانو مین جو یہان سے بیس میل کے فاصلہ پر دریا کے کنارہ واقع ہے
جاکے پوشیدہ رہیئے یہان رہنا اپکا ممکن نہین ہے اور اپکے لکہنو بہیجنے کا جو مینے قصد
کیا تہا وہ ملتوی رکہا کیونکہ مجہکو خبر تحقیق پہنچی ہے کہ وہان فوج نمکحرام کا ہجوم ہے
اور صاحبان انگریز جو بیلی گارڈ مین محصور ہین وہ بہت خستہ اور پریشان حالتہین
ہین علاوہ ازین کوئی راہ اپکے وہان جانیکی نہین ہے یہہ سنکر صاحبان نے خیال کیا کہ
ہردیو بخش کے ادمی جو ہمارے دشمن جانی ہین ضرور جنگل مین ہمکو مار ڈالین گے یا
کشتی پر بیٹہا کے دریا مین چہوڑدین گے وہ مار ڈالنے سے بدتر ہوگا اڈوارڈز صاحب
نے اپنے وفادار نوکر وزیر سنگہ کو کیسری ٹہاکر کسورہ گانو پاس بہیجا کہ وہ اس
حالت بیکسی مین اونکی مدد کرے چنانچہ ٹہاکر مذکور نے کنور ہردیو بخش کو سمجہایا کہ
مین صاحبان مذکور کو خود اپنی حفاظت مین کسی گانو مین رکہونگا چنانچہ کنور ہردیو بخش
اس بات سے راضی ہوگیا اور واپس اپنی گڑہی کو چلا گیا چند روز تک یہہ
صاحب اسی گانو مین مقیم رہے اور ٹہاکرون سے بہت ردوبدل رہی توقع
یہہ تہی کہ برشکال جلد شروع ہوگی اور چارون طرف گانو مذکور کے پانی ہوجاویگا
اور باغی حملہ نکر سکینگے لیکن مینہ نے بہت کشش کی اور ٹہاکر کیسری اور ٹہاکر اون

ایک روز انکو صاحبون نے بہت تقید ہوے کہ اب اپکا یہان رہنا غیر ممکن اور نہایت پر خطر ہے آج ہی کے روز مہورت نکلا ہے کہ آپ کو ہم کسی گانو مین لیجاکے پوشیدہ رکہین اور چونکہ رات انہیری ہے اور ماہتاب نکلنے مین دیر ہے لہذا اسیوقت یاترا ابہ کرنا پر ضرور ہے کوئی چیز آپ اپنی دیدیجے تاکہ ہم اوسکو ابہی اوسی راستہ پر جہان ہم آپ کو لیجاوینگے روانہ کرین تاکہ ساعت نیک نہ ٹلجاوے صاحبان موصوف نے کہانا کہانے کا ایک کانٹا دیا اوسکو ٹہاکر لوگ لیگئے اور پیشتر سے روانہ کیا جب پچھلی رات باقی رہی اور ماہتاب برآمد ہوا اوسوقت یہہ دونو صاحب اور میم صاحبہ اور روزیر سنگہ اور ایک نوکر پروین صاحب کا ٹہاکران موصوف کے ہمراہ روانہ ہوئے میم صاحبہ اور بچونکے لئے ایک ہاتہی سواری کے واسطے مہیا کیا گیا چلنے کے وقت مینہ برسنا شروع ہوا جب ایک میل چلے تو ایک نالہ بڑے زور وشور سے روان تہا اور ہاتہی اوسکو پار نکر سکا لاچار ہاتہی کو چہوڑا اور ایک کشتی مین سوار ہوکے پار ہوے اور پار ہوکے پہر سب پیدل چلے چارون آدمیون نے چارون لڑکون کو گود مین لےلیا مینہ بڑی زور سے پڑرہا تہا ڈیرہ میل چلکر ایک اور نالہ پڑا اوسمین پانی تہوڑا تہا اسواسطے پیادہ پا اوسکو پار کیا پار ہوتے وقت بیچاری پروین صاحب کی میم صاحبہ پر بڑی سختی اور مصیبت تہی صبح ہوتے پانی مین تر اور کیچڑ مین سنے ہوئے ایک چہوٹے

سے نہایت خراب گانون مین پہنچے اوسمین کل چار یا پانچ چرانے والون کے گہر
تہے مینہ ابتک برس رہا تہا اس گانو کا نام رنج پورہ تہا اور واقعے مین یہہ گانو
اسم بامسمی تہا اسقدر ویران اور خراب تہا کہ بیان سے باہر ہے گاوخانہ کا
مکان جہان ٹخنہ تک گوبر اور کیچڑ جمع تہی اور بدبو سے دماغ پہٹا جاتا تہا ان صاحبون
کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا یہہ حال مصیبت اور بیکسی کا دیکہہ کے یہہ دونو صاحب نہایت
دلگیر ہوئے اور رحیم صاحبہ اول مرتبہ انکہونمین انسو بہر لائین کہ اب کوئی توقع اونکے
بچون کے ارام اور زیست کی نہین ہے اخر کو ایک چہوٹا سا مکان ایک جہوپڑے
کی چہت پر نظر ایا وہ اگرچہ نہایت تنگ تہا لیکن بہ نسبت گاوخانہ کے صاف تہا
اوسمین ان صاحبون نے قیام کرنے کی اجازت چاہی تہا کرون نے قبول کیا۔
لیکن کہا کہ دنمین کبہی باہر نہ نکلنا مبادا کسی پر تمہارا یہان چہپنا ظاہر ہوجاوے
اور راہیرون کو خوب سمجہا دیا کہ گانو مین کوئی نیا شخص انے پاوے یہہ کہکر ٹہاکر لوگ چلے
گئے جب مینہ بہت برسا تو چہت اوس کوٹہری کی ٹپکنے لگی کمال خرابی اور مصیبت عاید
ہوئی اول تو وہ مکان اتنا تنگ تہا کہ یہہ دونو صاحب اور رحیم اور بچے بمشکل اوسمین گذران
کرتے تہے اور اب مینہ نے اور بہی تنگ کیا ایک چہوٹا سا گاوخانہ وزیر سنگہ نے
اڈوارڈ صاحب کے واسطے دو روپیہ مہینہ کو کرایہ لیا اور ایک چارپائی کرایہ لی

جہان صاحب ممدوح نے گذر کی اوس جہونپڑی کے دروازہ مین کوی کیواڑ
یا ٹٹی نہ تہی جسکا جی چاہتا تہا گہس اتا تہا ایک روز ایک رشتہ دار اوس اہیر کا
جو بیج پورہ مین چودہری تہا ایا اوسکا نام رہتا تہا وہ اڈوارڈز صاحب پاس سے
اونکی جہونپڑی مین گیا ادمی عقیل معلوم ہوا صاحب ممدوح نے اوس سے بیان کیا
کہ مجہکو میم صاحبہ اور اپنے بچہ کا جو نینی تال پر ہین بڑا فکر اور رنج ہے اگر تم میرے حال
خستہ پر رحم کرو اور ایک چہٹی لیجاو تو میرے پاس اٹہہ روپیہ ہین مین تمکو دونگا
اور یقین ہے کہ جب تم نینی تال پہنچوگے تو میم صاحبہ تمکو بڑا انعام دینگی اوسنے قبول کیا
اتفاقاً ایک ٹکڑا کاغذ اور ایک ذرا سا ٹکڑا سرمہ کی قلم کا صاحب کے پاس تہا
اونہون نے ایک انچ ٹکڑی کاغذ پر اپنی میم کو چہٹی لکہی اور اوسیقدر کاغذ پر مصر
بہیج ناتہہ رئیس بریلی کو ایک خط اسمضمون کا لکہا کہ وہ ہمکو نینی تال پہنچنے مین مدد کرین چہٹی
لکہتے وقت سرمہ کا ٹکڑا ہاتہ سے گر پڑا نہایت خرابی اور پریشانی ہوی کیونکہ وہان
سیاہی اور قلم کا مطلق نشان بہی نہ تہا بڑی تلاش اور تجسس سے وہ ٹکڑا سرمہ
کا مل گیا جب دونو چہٹیان تیار ہوئین تو صاحب نے اونکو دودہ مین ڈبو کے دہوپ
مین رکہدیا تاکہ سرمہ کے حرف پختہ ہوجاوین اور راستہ مین نہ مٹ جاوین دہوپ
مین سکہلاتے وقت ایک کوا اوس چہٹی کو جو اونہون نے اپنی بیوی کے واسطے لکہی تہی

چونچ مین لیکے اوڑ گیا یہہ دیکہہ کر صاحب ممدوح کہ جو رنج اشتہہ ہوا اوسکا کیا بیان کیا
جاوے اب اور کاغذ کہان جو دوسری چہٹی لکہی جاوے وزیر سنگہ اونکا وفادار
نوکر یہہ دیکہہ کر اوس زاغ کے پیچہے چلا اور ایک گہنٹہ بہر اوسکے پیچہے خراب ہوا آخر
کار خدا کی مہربانی سے ایک مقام پر وہ چہٹی اوس زاغ کی چونچ سے گر پڑی اور
وزیر سنگہ اوسکو واپس اوٹہا لایا صاحب موصوف بہت شکر خدا بجا لائے
اور دونو چہٹیون کو رنہا کے ہاتہہ روانہ کیا بائیسوین تاریخ جولائی کو ستیارام
برہمن ساکن کسورہ جو ہمیشہ ان صاحبونکے حال پر مہربانی کرتا رہا تہا آیا اور خوشخبری
لایا کہ انگریزی فوج نے نانا ندوات کو شکست دیکر کانپور فتح کر لیا یہہ سنکر صاحبون
کو نہایت خوشی ہوی اور واقعہ مین اس فتح کو سنکر اتو لوگ ان صاحبونکی دلدار
خاطرداری کرنے لگے تہا کہ کیسری بہی کسورہ سے ملاقات کے واسطے آیا اور
کنور ہردیو بخش نے بہی اپنے سالہ کو خبر کے واسطے بہیجا اوڈوارڈز صاحب نے کہلا
بہیجا کہ اس گانو مین ہمکو نہایت تکلیف ہے ہردیو بخش سے امید ہے کہ وہ ہمکو
پہر کسورہ گانو مین رہنے کی اجازت دے سنیچر کے روز ۲۶ جولائی انکو اجازت
پہر کسورہ مین جاکے رہنے کی ملی پانی چارون طرف گانو کے محیط تہا لہذا ایک
ہاتی اور ایک کشتی ہردیو بخش نے انکی سواری کے واسطے بہیجی شام کو اوسی تاریخ یہہ دونو

صاحب معہ میم صاحبہ اور بچوں کے روانہ ہوئے اور نو بجے رات کو کسورہ
مین پہنچے اور اپنی قدیم جگہہ مین ٹہیرے رنج پورہ مین جہان یہہ صاحب دو ہفتہ
تک مقیم رہے تھے بڑے بڑے رنج اوٹہائے نہ رہنے کا آرام تہا اور نہ کہانے
کا ایک ذرا سا دودہ اور چند پوری کہانے کو ملتی تھین اور اتوار کے دن دودہ بہی
نصیب نہین ہوتا تہا کیونکہ اوس روز گانوں کے ادمی دودہ غیر شخص کو نہین
دیتے تھے اگرچہ کسورہ گانو مین بہی گاوخانہ کا مکان انکا مسکن تہا لیکن تاہم رنج پورہ
کے مکان کی نسبت اسکو محل شاہی کہنا چاہئے کیونکہ پیر پہیلانے کو تو اسمین جگہ تہی
جس روز یہہ صاحب اس گانو مین واپس پہنچے پیرون صاحب کا چہوٹا بچہ جو
چند روز سے بیمار رہتا مر گیا اوسکو اخیر شب مین ایک درخت کے نیچے دفن کیا
اتوار کے روز دوسری اگست کو وہ شخص جسکو بتاریخ ۲۰ جون اڈوارڈز صاحب
نے بدایون کی راہ نینی تال اپنی میم صاحبہ کے پاس بہیجا تہا واپس ایا اوسنے
صاحب سے اپنا احوال بہ اختلال اسطور پر بیان کیا کہ بدایون مین خاص ایکی
اردلی کے چپراسی مسمی حسینی نے مجہکو گرفتار کیا اور نواب کے پاس جو خان
بہادر خان کی طرف سے بدایون مین حکمران تہا لے گیا نواب نے میری چہٹی
چہین لی اور مجہکو خوب پیٹ کے مقید جیلخانہ کیا بارہ روز تک قید رکہا اور بڑی

سختی کی آخر کو مجھکو اس شرط پر کہ پھر کسی انگریز کی طرف سے کبھی چٹھی نہ لیجاؤں چھوڑ دیا جب وہانسے رہا ہوا تو فرخ اباد کے راستہ اپکے پاس آنا چاہا جب فرخ اباد بیس میل کے فاصلہ پر رہا تو نواب فرخ اباد کے سپاہیون نے اس گمان سے کہ مین انگریزونکا جاسوس ہون پکڑ لیا اور فرخ اباد بھیجدیا جہان تین ہفتہ تک مقید رہا کل ۲۹ تاریخ شام کو پیچھے دار وغہ جیلخانہ نے انتہانہ جو میرے پاس تھے لیکے چھوڑ دیا او سوقت مینے دیکھا کہ تین شخص جو انگریزی چٹھی لیے ہوئے آگرہ سے جاتے تھے اور نواب کے سپاہیون نے اونکو گرفتار کیا تھا پریٹ کے میدان مین نواب کے حکم سے توپ سے اوڑائے گئے کل ضلع بدایون اور اون اضلاع مین جہان مین گذرا بڑی پریشانی اور خرابی مین پایا گانو ہر روز لٹتے ہین اور جلائے جاتے ہین سڑک پر کوئی آدمی نہین چلتا اور جو چلتا ہے تو اوسکی زندگی اور اسباب کا کچھ ٹھکانا نہین ہے خاص بدایون مین مابین ہندو اور مسلمانون کے لڑائی ہوئی اور مینے کئی سر ہندون کے لکڑی پر لٹکتے ہوئے بدایون مین دیکھے تمام عملہ کچہری اور پولیس بدایون نے خان بہادر خان کی نوکری کر لی ہے وہ پیر سال سررشتہ دار فوجداری بدایون جو چالیس برس سے نمکخوار سرکار رہا مجسٹریٹ بدایون بن بیٹھا اور کوتوال بدایون بھی باغیون کی طرف سے کلکٹر مقرر ہے اسی تاریخ اگست کو مسٹر جونز صاحب جو قتل فتح گڈھ

سے ہزار د شواری نرحمی ہوکے بچ گئے تہے اور ہرد یوبخش کے ایک گانوٴمین
پوشیدہ تہے بالکل برہنہ ایک چیتہڑا کمر سے لپیٹے ہوئے مردہ صورت ان دونو
صاحبونسے آن ملے منگل کے روز چوتہی اگست اڈوارڈز صاحب کو بڑی خوشی
ہوئی رہنا جسکو ریخ پورہ سے نینی تال اپنی بیوی کے پاس بہیجا تہا کامیاب
واپس آیا اور میم صاحبہ کی چہٹی معرخہ ۲۷ جولائی لایا قبل چہٹی کہولنے کے صاحب
ممدوح ہزار ہزار شکر خداوند تعالی کا بجالائے اوسوقت کی خوشی کا بیان نہین
ہوسکتا جس تاریخ سے صاحب نے اپنی بیوی اور بچہ کو بدایون سے نینی تال روانہ
کیا تہا اونکی ابتک کچہہ خیر وخبر نہین ملی تہی رہنا نے بیان کیا جب مین پہاڑ پر پہنچا تو
دیکہا کہ میم صاحبہ سیاہ ماتم کی پوشاک پہنے ہوئی بیٹہی تہین لیکن فی الفور چہٹی
پاتے ہی سفید پوشاک پہن لی اور اپکی خبر خیریت سنکر اونکو روح تازہ حاصل
ہوئی + اس چہٹی سے صاحب کو معلوم ہوا کہ دہلی عنقریب فتح ہونے والی ہے
اور نینی تال بالکل محفوظ ہے اور اگرہ مین بہی امن وامان ہے اور پنجاب مین
بہی بخوبی انتظام ہے پانچوین اگست کو ٹہاکرون نے صاحبونکو اجازت دی
کہ چونکہ گانوکے چارونطرف پانی عمیق محیط ہے توکوئی بیگانہ یا جاسوس یہان
نہین اسکتا آپ بلاشک دنمین چہل قدمی کے واسطے نکلا کیجے اس اجازت سے

ان بیچارے قیدیون کی جانمین جان آئی لیکن چند روز بعد پہر اخبار متوحش آنے
لگے اور ان لوگون کو پہر گانو والون نے باہر جہونپڑے سے نہ نکلنے دیا ایڈوارڈز
صاحب اپنے وقایع مین احوال اپنے پوشیدہ رہنے اور اوقات بسری کا اس
گانو مین اسطور پر لکہتے ہین — صبح ہوتے ہی قریب چار بجے کے مین اوٹہتا تہا اور
بعد نماز صبح جہان گاۓ اور بہینس رات کو بندہتی تہین جاتا یا تو کچہہ چہل قدمی کرتا یا کسی
لکڑی یا پتہر پر بیٹہہ کر صبح کے وقت کی دعائین پڑہتا جب دہوپ چڑہتی اور گرمی ہو
جاتی تو مین اپنے گہر کے اندر چارپائی پر جا پڑتا قریب دس بجے کے ہم سب اکٹہے ہو کر
خداوند کی بندگی بجا لاتے اور انجیل شریف پڑہتے تب کہانا کہاتے کہانیکو چپاتیان
ملتی تہین جنکو چاہ کے ساتہہ کہاتے چاہ ہمکو اتفاقیہ بہت سی ملگئی تہی وہ چاہ
صاحب جج بہادر فتح گڈہ کی تہی جب وہ دہرم پور سے فتح گڈہ واپس گئے تو بکس
چاہ کا چہوڑ گئے تہے جو ہمارے ہاتہہ آگیا گرمی اور شعاع افتاب اور مکہیان اسقدر
ستاتین کہ جان سے تنگ تہے شعاع افتاب اور مکہیون کے روکنے کے واسطے
مین اپنا کمبل دروازہ مین جسمین کیواڑ نہ تہے لٹکا دیتا تہا بعد ازان پہر انجیل
پڑہتا رہتا تہا جو خدا کی مہربانی سے پہرڈن صاحب کی میم کے پاس بکس مین رہگئی
تہی — سہ پہر کو تین بجے وزیر سنگہ کے ساتہہ ہندوستانی زبان مین عبادت کرتا تہا

اور کچھہ حصہ انجیل کا اوسکے سامنے پڑہتا تہا پانچ بجے شام کو اکثر نہاتا تہا جب شام ہوتی
تو چارپائیون پر بیٹھہ کر کہانا کہالیتے تہے اسوقت ہمکو قدرے چانول اور چپاتی اور
کدو وغیرہ کی ترکاری ملجاتی ہتی اور بعض روز تہوڑا گوشت خرید لیتے بعد کہانا
کہانے کے ہم اپسمین بیٹھہ کر باتین کرتے یا گہر سے باہر نکل کے ٹہاکر سے بات چیت
کرتے جب تہوڑی رات جاتی تو بعد نماز شام چارپائیون پر پڑ رہتے — پیر کے روز
دسوین تاریخ اگست کو خان سنگہ ملازم مصر بیچ ناتہہ رئیس بداؤن کا اڈوارڈز
صاحب کے پاس پہنچا اور علیحدہ بیان کیا کہ میرے آقا نے مجہے آپکی خبر خیریت کے واسطے
بہیجا ہے اور مین بڑی دشواری سے یہان آپکے پاس پہنچا ہون میرے آقا نے پانسو روپیہ
کی ہنڈوی فرخ اباد کے ایک ساہوکار پر بہیجی ہے اونکو معلوم تہا کہ اگر آپ زندہ
ہونگے تو خرچ کی نہایت تکلیف ہوگی لیکن اوسنے بیان کیا کہ فرخ اباد سے یہان تک روپیہ
آنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے ٹہاکر کیسری کی یہہ صلاح ہوئی کہ دو ٹٹو ناج کے
بہر کے بیچنے کے بہانہ فرخ اباد لیجاوین آمدنی غلہ کو نواب کے ادمی ہرگز نہین روک سکتے
بلکہ اور اونکو ناج لانے کے واسطے تحریک کرتے ہین اور ناج بیچ کر روپیہ ساہوکار
کی دوکان سے خالی ناج کے تہیلو مین سیکر لے اوینگے چنانچہ اسی تدبیر سے پانسو روپیہ
فرخ اباد سے اگیا جسکو صاحب نے ٹہاکر کیسری پاس جمع کر دیا — ایسے وقت نازک

مین مصر موصوف کی اس مدد سے صاحب ممدوح نہایت احسانمند اور مشکور ہوے
اور خدا تعالی کا شکر بجا لائے ۔۔ اکیسوین اگست کو براون صاحب کی چہوٹی لڑکی
بہی مرگئی اوسکو اوسی رات کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کیا + اب یہی صلاح
ٹہیری کہ گنگا کے راستہ کانپور جا کے جنرل ہیولاک صاحب بہادر کے کمپو مین شامل
ہو جاوین اور ہردیوبخش نے بہی یہی صلاح دی چنانچہ اتوار کے روز تئیسوین اگست
کو سات بجے صبح کے یہہ دونو صاحب معہ میم صاحبہ اور جونز صاحب اور دونو
بچونکے کشتی پر سوار ہوئے ہردیوبخش نے گیارہ بندوقچی اور اپنے سالہ ٹہاکر پرتہی پال
کو ہمراہ کیا ہردیوبخش بہی چند میل تک سوار ہو کے ہمراہ گیا شام کو ٹہروا ایلیا گانو کے
نزدیک پہنچے وہان کا زمیندار دہنا سنگہ جو ہردیوبخش کا رشتہ دار تہا حسب فہمایش
ہردیوبخش صاحبون کے ہمراہ ہوا دہنا سنگہ نے دو اپنے ادمیون کو کشتی مین باہر
بٹہایا کہ جو کوی راستہ مین اواز دے تو وہ لوگ جواب دین کہ دہنا سنگہ کے گہر
کے لوگ گنگا اشنان کے واسطے کانپور جاتے ہین اگر اس جواب سے کوی راضی
نہو تو کہنا کہ دہنا سنگہ خود کشتی مین موجود ہین اکثر جگہہ دریا کے کنارہ پر لوگون نے
اواز دیکے روکا اور دہنا سنگہ کے ادمیون نے اسیطور پر جواب دیا ایک بجے کے
قریب کشتی مہندی گہاٹ پہنچی یہہ ایک بڑا گہاٹ مابین فرخ اباد اور اودہ کے ہے

وہان باغیون کا بڑا خوف تہا لیکن چونکہ بادل کے سبب سے ماہتاب چہپ گیا تہا
اور اندہیرا ہو گیا تہا اور دریا بہی بڑے زور سے جارہا تہا اسی باعث سے
کشتی چپ چاپ اس جگہہ سے جلد نکل گئی اور گیارہ بجے فتکے گٹہو پہنچی وہان
دہنا سنگہ نے صاحبون سے کہا کہ اب آپ اپنے ملک مین آن پہنچے یہہ اوسنے
کہا ہی تہا کہ ایک شخص نے کنارہ دریا سے اوازدی دہنا سنگہ نے پوچہا کہ تم کون
ہو اوسنے جواب دیا کہ مین جیا سنگہ کے بیٹے کا سپاہی ہون اور فتح پور راسی
سے نانا صاحب کا اسباب لینے کو ایا ہون جو وہ گٹہور سے بہاگتے وقت چہوڑ گئے
تہے دہنا سنگہ نے بہت خوش ہوکے جواب دیا کہ بہت خوب ہوا کہ نانا صاحب
اور اوسکے دوست جیا سنگہ کی فوج نے پہر گٹہور کا قبضہ کر لیا اور انگریزونکو نکال دیا
جب کشتی گٹہور سے نکل گئی تو کانپور نظر ایا کانپور دیکہہ کے صاحبونکو نہایت خوشی
ہوئی اور امید زندگی قوی ہوئی لیکن لیکا ئک طوفان کا ایسا جہوکا ایا کہ وہ کشتی
کو کنارہ اودہ کی طرف لیگیا جہان باغیون کا لشکر مقیم تہا اوسوقت امید زندگی
پہر منقطع ہو گئی لیکن خدا کی مہربانی سے باد تند موقوف ہو گئی اور کشتی کو ملاح
لوگ پہر کانپور کی طرف کہیچ لائے اور تہوڑے عرصہ مین پرانے میگزین کانپور میں
پہنچے وہان پر سکہو نکا پہرہ تہا اونکو کبہی لقین نہ تہا کہ اس کشتی مین کوئی فرنگی ہوگا

اسواسطے اونہون نے بندوقین سنبہالین اور چاہتے تہے کہ فیر کرین لیکن
وزیر سنگہہ نے پنجابی زبان مین کہا کہ اس کشتی مین صاحب لوگ ہین اسوقت
سکہہ سپاہی اور اونکے افسر کشتی کے نزدیک و صاحبون کے پاس آئے اور اونکو
دیکہہ کے نہایت خوش ہوئے اور کہا کہ کشتی کو آگے لیجاؤ تہوڑی دور پر جہان
وخانی کشتی کہڑی ہے ہمارا لشکر پڑا ہوا ہے آدہے گہنٹہ کے عرصہ مین
اوس گہاٹ پر کشتی جا پہنچی اسطور پر خدا کے فضل سے یہہ دونو صاحب
کلکٹر یعنی ولیم اڈوارڈز صاحب بہادر کلکٹر بدایون اور پروبن
صاحب بہادر کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم اور بچون اور جونز صاحب
بہادر جو دوسری اگست کو اونکے ساتہہ کسورہ گانو مین آن ملے تہے بخیریت تمام
۱۳ اگست کو دو بجے دنکے بعد اوٹہانے ان تکالیف بیشمار کانپور پہنچ گئے اور
گہاٹ سے اوتر کے شرر صاحب کلکٹر کانپور کے ڈیرہ مین گئے شرر صاحب
انکو زندہ دیکہہ کے اسقدر خوش ہوئے کہ جسکا بیان نہین اور اونکی طرح
سے خاطرداری کی

سرکشی مراداباد

ملک روہیلکہنڈ مین شہر مراداباد دہنے کنارہ رام گنگا پر میرٹہہ اور بریلی کے

وسعت مین واقع ہے جسمیں قریب ساٹھہ ہزار باشندونکے رہتے ہین زمانہ فساد کے
وقت چھاونی مراداباد مین جو شہر سے مغرب کی جانب ہے ۲۹ نمبر کی پلٹن
مقیم تھی جسنے اوایل زمانہ سرکشی مین اچھی اچھی خدمات کین اور بھروسا پڑتا تھا
کہ وفادار اور نمک حلال رہے گی — ۱۸ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کو مراداباد مین خبر
پہنچی کہ پانچ میل کے فاصلہ پر دہنے کنارہ دریا گورگن پر بیسوین پلٹن کے
بہت سے سپاہی جنہون نے میرٹھہ مین بغاوت کی مسلح اور معہ خزانہ کے پڑے ہین
رات کے وقت یہہ خبر معلوم ہوئی کمال تاریکی تھی لیکن اوسیوقت گیارہ بجے رات
ایک کمپنی ۲۹ وین پلٹن کی معہ تینسو سوار بسرداری صاحب جج بہادر اور صاحب
مجسٹریٹ بہادر اونکی سرزنش کے واسطے روانہ ہوئی اور ڈاکٹر صاحب بھی
ساتھہ تھے مقام دشمن پر پہنچکر اونپر ایک حملہ کیا ایک ادمی اونکا مار ڈالا اور
سب گھوڑے خزانہ اور ہتیار اونکے لے لئے دس ہزار روپیہ ہاتھہ لگا اور اٹھہ
ادمیون کو قید کیا اور باقی تاریکی شب کے باعث سے جنگل مین بھاگ گئے
دوسری روز ۱۹ تاریخ کو بہت سے سپاہی جو رات کو بھاگ گئے تھے چھاونی
مراداباد مین آئے اونمین سے ایک کو ایک سپاہی پلٹن ۲۹ متعینہ مراداباد نے
مار ڈالا اور باقیونکو قید کرلیا — جو شخص مارا گیا وہ حوالدار تھا اور اوسکا ایک رشتہ دار

مراداباد کی پلٹن مین تہا اوس شخص کو اس جوالدار کے مرجانے سے رنج ہوا اور اوسنے
قریب سوا دمیون پلٹن کو جو بدمعاش اور فسادی تہے ترغیب دیکے جمع کیا اور
جیلخانہ پر جاکے اوسکو توڑ دیا اور سب سپاہیان پلٹن ۲۰ پلٹن کو جو وہان مقید تہے
رہا کیا اور اونکے ساتہہ چہہ سو قیدی جو جیلخانہ مین تہے چہوٹ گئے باقی پلٹن مراداباد
نے یہہ حال دیکہہ کے فی الفور سرکار کی مدد کی اور تیار ہوکے قریب ڈیڑہ سو قیدیونکو پکڑا
اور اکثر قیدی خود بخود بہی آگئے عموماً پلٹن کے لوگ اس واقعہ سے بہت رنجیدہ خاطر
ہوئے اور اپنی پلٹن کے ان بدمعاشون کی اس حرکت بیجا سے بہت ناخوش ۲۲
مئی کو خبر ملی کہ ایک گروہ مسلمان جہادیونکا رام پور سے جمع ہوکے پاس کنارہ رام گنگا
پر مقیم ہاہے اور مفسدین اور مولوی مراداباد سے صلاح اور مشورہ کرتے ہین یہہ
سنتے ہی صاحب جج بہادر معہ دو افسران فوج اور سپاہیان پلٹن اور سواران
اونکی سزا کے واسطے چلے اور اونکو پریشان اور متفرق کردیا ایک شخص نے ایک
شمشیر برہنہ لیکے صاحب کے سر کی طرف چہوڑنا چاہا لیکن ایک سپاہی نے اوسی وقت
دوڑکے اوس شخص کو مارڈالا اور صاحب جج کی جان بچائی سرغنہ جہادیون شہر مین
پولیس کے سپاہیون کے ہاتہہ سے مارا گیا سنیچر کے روز ۲۳ تاریخ خبر ملی
کہ دو کمپنیان پلٹن سفر مینا کی روڑکی سے بغاوت کرکے معہ اسباب لوٹ مراداباد

کی طرف آتی ہین اوسیوقت دو کمپنیان پلٹن ۲۹ معہ دو توپون کے تیار ہوکے چلین باغیون نے یہہ خبر پاکے جلد دریا پار ہوکے ترائی کی طرف کافور ہونا چاہا لیکن جنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر نے کل چار سوارونکے ساتھہ جاکے اونکو روک رکہا اتنے مین فوج پہنچ گئی اونسے سب ہتیار چہین لئے جملہ اسباب لوٹ لیا اور وہ بالکل مفلس ترائی کی طرف بہاگے غرض اسیطرح پر ۲۹ پلٹن مرادآباد کی کارخیرخواہی کرتی رہی لیکن جب خبر سرکشی بریلی مرادآباد مین پہنچی تو اونہون نے بہی رنگت بدلی اور ۳ جون کو وہ بہی علانیہ باغی ہوگئے تب لاچار سب حکام ملکی اور فوجی ضلع کو چہوڑکے میرٹھہ اور نینی تال کی طرف چلے گئے یہہ احوال چہٹی مرقومہ ذیل صاحب مجسٹریٹ بہادر مرادآباد سے معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی جناب مسٹر سانڈرس صاحب بہادر مجسٹریٹ وکلکٹر مرادآباد بنام قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ اضلاع شمالی مغربی

کمال تاسف اور رنج کے ساتھہ واسطے اطلاع دہی گورنمنٹ رپورٹ کرتا ہون کہ ۳ جون ۱۸۵۷ء کو جملہ حکام انگریزی ملکی اور فوجی اور تمام عیسائیونکو ضرور ہوا کہ مرادآباد سے میرٹھہ نینی تال کی طرف بہ تعجیل تمام چلے جاوین یہہ تدبیر اوسوقت عمل مین آئی جبکہ یہہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ اب زیادہ رہنے سے کسی طرحکا فایدہ متصور نہین بلکہ

جس حالت مین کہ ۲۹ وین پلٹن معہ کمپنی توپخانہ برملا نمکحرام اور سرکش ہوگئی اور جنکی
خاص حفاظت مین خزانہ سرکاری تہا او نہون ہی نے اوسکو لوٹ لیا اس
صورت مین مرادآباد مین مطلق رہنے کا گذر نہ تہا اور در صورت ٹہیرنے کے غالباً نقصان
جان ہوتا تمام روہیلکھنڈ اور خصوصاً میرے ضلع مین بدعملی اور بدنظمی کمال ہوگئی
اور ضلع رامپور کے مسلمانون کے اطوار بدل گئے اور ارادہ فساد ہوئے اور
اسکے ساتھہ دو روز پہلے خبر سرکشی بریلی بہی پہنچ گئی اور معلوم ہوا کہ انگریزی افسر
اوس جگہہ قتل ہوئے ان سب باتون نے مجکو آگاہ اور ہوشیار کیا کہ اب زیادہ
مرادآباد مین اپنی جگہہ پر قایم رہنا ممکن نہین ہے اور ٹہیرنے مین کوئی صورت فایدہ
سرکار یا پاس عزت اپنی کا نہین بلکہ اگر کوئی تدبیر یا کوشش یہان زیادہ
رہنے کی کیجاتی تو جملہ اہل فرنگ کی قتل کا گمان قوی تہا غالب ہے کہ باعث بدعملی
اضلاع دوآب اور شکستگی سلسلہ ڈاک یا بین مرادآباد و دارالحکومت جو عرصہ
دو ہفتہ سے وقوع مین آئی اون کوائف اور مشکلات کی اطلاع حضور بابت انتظام
اور برقراری امن حکام مرادآباد کو بعد ۱۹ تاریخ مئی جس روز ایک گروہ سپاہیان
پلٹن ۲۹ نے جیلخانہ توڑ دیا پیش آئین جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر
کو کما حقہ ہوگئی جو جو واقعات میرے ضلع مین وقوع مین آئے اونکی کیفیت معلوم

اور احوال چال وچلن سپاہیان اور رعایا ضلع سے ہر روزہ صدر کو مطلع
کرتا رہا لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بباعث لٹجانے ڈاک کے ضلع علیگڈھ مین کوی
رپورٹ میری صدر تک نہ پہنچی کیونکہ کبھی کوی جواب مجھکو نہ ملا میری دانست مین
اس موقع پر ضرور نہین ہے کہ مین مفصل احوال اون واقعات کا جو ۱۹ مئی
یعنی ٹوٹنے جیلخانہ سے ۳ اور ۴ تاریخ جون تک جب کہ سب حکام انگریزی ضلع
سے چلے گئے پیش آئے بیان کرون لیکن اتنا لکہتا ہون کہ اوس زمانہ مین کوشش
بلیغ سے لوٹ اور غارتگری جو گوجرون اور میواتیون اور جاٹون نے شروع
کی تہی اوسکا انتظام اور انسداد کیا گیا قیدیون نے جیلخانہ سے رہا ہوکے جالون
مین مشہور کیا کہ جیلخانہ ٹوٹنے کے وقت کل حکام مراداباد قتل ہوئے اسی باعث
سے اونکو بہی دلیری ہوئی کہ جو ظلم چاہین کرین کیونکہ اونکے خیال مین کوی سزا
دینے والا نرہا کئی مرتبہ حکام ملکی نے بامداد پلٹن ۲۹ ہندوستانی پیادگان
اور رسالہ سواران لوٹیرون اور غارتگرونکی سزا کے واسطے امروہا اور
قریب جوار چگلٹ اور حسن پور کی طرف مہمین کین اور ان کے باعث سے
اخیر مئی تک ضلع مین بالکل امن اور انتظام ہو گیا اور ہمکو توقع قوی ہوئی کہ طوفان
گذر گیا اور ہم اپنی جگہہ قایم رہین گے ایک گروہ قریب ساٹھہ سپاہیان پلٹن

سفر مینا پر جو میرٹھہ سے بغاوت کرکے اپنے گھر کو جاتے تھے حملہ کیا اور اونکے سب ہتیار
چھین لیے بیسن سپاہی پلٹن بستم ۲۰ مظفر نگر کا خزانہ لوٹ کے اپنے اپنے گھر جاتے تھے
اونپر بھی حملہ کیا اور اون سے روپیہ چھین لیا و وسپاہی اونمین سے مارے گئے اور بارہ ۱۲
یا تیرہ ۱۳ قید کیئے — بد طالعی سے خبر بغاوت او رقتل بریلی جو اتوار کے روز اسومی
کو وقوع مین آئی علی الصباح دوسری جون کو مرادآباد مین پہنچی — اور نواب رامپور
کے ایک معتمد خاص نے بھی حسب ایما نواب رام پور کے یہہ خبر ہمکو پہنچائی اب پلٹن
کے ادمیون کی طبیعت بھی بدل گئی اور اونکے دل برگشتہ معلوم ہوئے اور اسی طرح
کی تبدیلی بدمعاشان مرادآباد کے اطوار سے بھی ظاہر ہوئی تیسری جون کی
صبح کو سپاہیون نے کچہری کے مکانمین جانے سے روکا اور اظہار کیا کہ اگر رام پور کے مفسد
انکر حملہ کرین گے تو یہہ جگہہ پر خطر اور نا محفوظ ہے ۷۵ ہزار روپیہ جو خزانہ سرکاری
مین موجود تہا اوسکا سپاہیون نے قبضہ کر لیا لیکن سپاہیون کو یقین یہہ تہا
کہ خزانہ مین روپیہ بہت زیادہ ہے اور اسی گمان سے اونہون نے خزانچی کو
گرفتار کیا اور نوبون کے پاس لے گئے اور اوس سے کہا کہ باقی روپیہ کی نشاندہی
کرے ورنہ توپ سے اوڑا دین گے مین حکمت عملی سے خزانچی کے چھوڑانے
مین کامیاب ہوا لیکن جو سپاہی کہ بہت آمادہ فساد تھے اونہون نے میرا

ولسن صاحب جج کا راستہ روکا بلکہ بندوقون پر ٹوپیان چڑہالین اور چاہتے تہے
کہ ہمکو مار ڈالین لیکن افسران ہندوستانی دو ڈپٹے اور سپاہیون سے کہاکہ
تمنے قسم کہائی ہے کہ اپنے انگریزی افسرونکو کسی طرح کا زیان نہ پہنچاوین گے غرض
اونکو سمجہاکے اونہین ہمارے مارنے سے بازرکہا جبکہ سپاہیان پلٹن اور توپخانہ
نے سرکاری خزانہ اور افیون اور صندوق وغیرہ کا قبضہ کرلیا اور اہلکار ریونیو پولیس بہاگ
کے روپوش ہوگئے اور معلوم ہواکہ بدمعاشان مرادآباد ہم پر حملہ آور ہوا چاہتے
ہین تو اسحالت مین ہمکو ضرور ہواکہ یہانسے جلد مراجعت کی تدبیر کرین چنانچہ ہمنے اون ہندوستانی
افسران رسالہ کو جو اپنی رخصت سے چہٹی لیکے آئے تہے طلب کیا اور اونسے اپنا
ارادہ ظاہر کیا اونہون نے اقرار کیا کہ ہم آپکو اپنی حراست مین میرٹہہ بخیریت تمام
پہنچاوین گے چنانچہ اکثرون نے اپنا اقرار پورا کیا اور ہمین میرٹہہ پہنچا دیا اور بجلدوے
اس خیرخواہی کے اون سب کی ترقی مدارج ہوی مستر جے سی ولسن صاحب جج
مرادآباد اور مستر جے اس کیمبل صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈاکتر ایچ ایم کینن
صاحب سول سرجن اور ہمین معہ اپنی بیویون کے یہان بخیریت تمام پہنچ گئے اور
ایک شخص ولایتی گولہ انداز مسمی گرین نوکری سے جو موقوف ہوگیا ہے وہ بہی
ہمارے ہمراہ آیا افسوس ہے کہ ابتک ہمین باقی افسران اہل فرنگ مرادآباد کی

خبر نہین ملی ہے ہمنے افسران پلٹن ۲۹ کو اپنے ارادہ میرٹھ جانے مطلع کیا اور انسے کہلا بہیجا کہ وہ ہمارے ساتہہ چلین بلکہ اونکے انتظار مین ہم ایک گہنٹہ تک ٹہیرے رہے اور پل گنگا پر بہی جو مراداباد سے چار میل ہے تہوڑی دیر تک اونکا انتظار کیا لیکن کوئی افسر ہمارے ساتہہ نہ آیا اکثر افسرون نے نینی تال کی طرف جانیکا ارادہ کیا تہا اور مجھے امید یہہ ہے کہ سب افسر معہ تین یا چار میمون کے جو مراداباد مین تھے نینی تال کی طرف چلے گئے ہین وہان پر توقع یہہ ہے کہ ۶۶ وین پلٹن گورکہہ وفادار رہیگی اور اون صاحب لوگون کی جنہون نے وہان پناہ لی ہے حفاظت کریگی + قبل از ختم کرنے اس چہٹی کے مجہپر فرض ہے کہ مین اون صاحبون کی شکر گذاری جنہون نے اس زمانہ نازک مین میری مدد کی ہے اور شریک رہکر نہایت محنت اور کوشش کی ادا کرون + اگرچہ ایک عہدہ دار کی لیاقتون پر جسکا مرتبہ مجھسے کہین زیادہ ہے اپنی راے لکہتے ہوئے مجہکو لحاظ اتا ہے لیکن یہہ بہی میری طبیعت کو گوارا نہین ہوتا کہ مین اپنی ممنونیت اور شکر گذاری جو میرے دل مین مسٹر ولسن صاحب جج مراداباد کی طرف سے بہری ہوی ہے ظاہر نکرون اونہون نے میری ہمیشہ بڑی مدد کی اور صلاح بتاتے رہے ۲۹ وین پلٹن کے سپاہیون کے دلون کو اونہون نے تسخیر کر رکہا تہا اور اونسے اکثر اونکی لین مین جاکر تقریرا ور گفتگو

کیا کرتے تھے شجاعت اور کمال بےخوف و خطر ہو کے کام کرنا اونکی ایک بڑی صفت ذاتی ہے جسکو اونہون نے کل زمانۂ فساد مین ظاہر کیا مین اپنے جنٹ مجسٹریٹ مسٹر جے سی کیمبل صاحب کا بہی نہایت مشکور اور ممنون ہون اونہون نے غارتگرون کی تنبیہ اور سزادہی مین کوشش بلیغ کی اور ہمیشہ بڑی مستعدی اور دل سے میری مدد کرتے رہے جب باغی پلٹن سفر مینا کے ادمی میرے ضلع مین ائے تو اول انہی صاحب نے جاکے اونکا سراغ لگایا اور کل چار سوار ونسے اونکو روکے رکہا جبتک کہ ہم فوج لیکے پہنچ گئے + ڈاکٹر کینن صاحب سول سرجن مرادآباد بہی صرف اپنے ہی کام مین مستعد اور مشغول نرہے بلکہ جنگی خدمات بہی اونسے نمایان ہوئین ہر مرتبہ جب فوج لٹیرون اور غارتگرون کی سزا کو جاتی تہی تو ڈاکٹر صاحب موصوف ساتہہ جاتے تہے علاوہ ازین کیمبل صاحب کے ساتہہ دو سو سوار بہرتی کرنے مین جنکی اجازت مجہکو صاحب کمشنر سے حاصل ہوگئی تہی کوشش بلیغ فرمائی + کپتان وش صاحب اور کپتان فیڈی صاحب افسران پلٹن ۲۹ وین کی عمدہ خدمات کو بہت تعظیماً اور ادب کے ساتہہ لکہتا ہون کہ صاحبان موصوفین نے کوئی دقیقہ اپنی پلٹن کے سمجہانے مین باقی نرکہا اور دو ہفتہ تک برابر اپنے سپاہیون کے ساتہہ رہے اور سوئے اور پلٹن کے باانتظام اور باقواعد

سہنے مین جہان تک ممکن ہوسکا کوشش کی + اگر فوج بریلی وفادار رہتی تو ۲۹ وین پلٹن بہی سرکار کمپنی سے نمکحرامی نکرتی ــ مجہے امید ہے کہ افسران متعلقہ مرادآباد کو جو بہ اشد ضرورت ضلع چہوڑنے کی پڑی اس الزام سے گورنمنٹ اونکو بری فرماوے گی میرا دل گواہی دیتا ہے کہ مینے اپنے علاقہ کو ایک لمحہ پیشتر ہی نہین چہوڑا بلکہ اوسوقت وہانسے ہٹا جب کہ مین بالکل لاچار ہوگیا اور دیکہہ لیا کہ اب کوئی صورت نفع سرکار یا بہتری خلایق کی نرہی اس صورت مین متوقع ہون کہ سرکار مجکو اس جرم کا ملزم کہ مینے اپنے عہدہ کے فرایض ادا کرنے مین غفلت کی نہ ٹہیراویگی

خلاصہ چہٹی پوسٹماسٹر صاحب مرادآباد

مسٹر پول صاحب جو لفٹننٹ وارک صاحب کے ساتہہ رہتے تہے بدذات مسلمانان شہر کے ہاتہہ سے زخمی ہوے + چوتہی تاریخ جون کو سپاہیان نمکحرام نے اونکو اور مسٹر ہل صاحب کو معہ دیگر عیسائی انگریزی نویسون کے قید کیا اور لفٹننٹ وارک صاحب معہ اپنی میم کے اوسوقت مقتول ہوئے بعد ازان مسٹر پول صاحب اور عیسائی قیدیون سے یہہ کہا گیا کہ اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو تمہاری جان بخشی ہوگی غرض اونکو جبراً مسلمان کیا اور شہر مین ایک گہر رہنے کو دیا ابتک مسٹر گین صاحب معہ عیال واطفال شہر مین پوشیدہ رہتے ہے مگر بخیریت ہین

جون کو جب فوج باغی بریلی مرادآباد مین پہنچی تو مسٹر پول صاحب وغیرہ جو مسلمان
ہوگئے تھے پھر گرفتار اور مقید ہوئے اور مسٹر کچن صاحب کو بھی مسلمانون نے تلاش
کر کے مارڈالا اور اونکے بڑے صاحبزادہ اور اونکے سالہ مسٹر کاربری صاحب
اور پول صاحب اور ہل صاحب اور سک گایر صاحب اور ڈارلنگٹن صاحب
کو فوج نمکحرام ۱۰ تاریخ جون کو دہلی کی طرف گرفتار کر کے لے گئی اور اونکی میمون
اور بچون وغیرہ کو جو ۳۲ اشخاص تھے+ مجو خان کے حوالہ کیا فوج باغی نے مجو خان
کو نواب مرادآباد بنایا تھا لیکن جب نواب رام پور کا تسلط ہوا تو نواب رام پور کی
حفاظت مین آئے نواب ممدوح نے اونکی حفاظت کے لئے ایک پہرہ سپاہیان تعین
کیا ہے تاکہ اونکو کوئی نہ ستاوے اور فی کس پانچ روپیہ ماہواری مقرر کر دیا ہے
چنانچہ اب یہہ سب آرام اور امن مین ہین اور دوست مدعا ہین کہ دہلی جلد فتح
ہوجاوے اور روہیلکھنڈ مین پھر سرکار انگریزی کا دخل اور قبضہ ہو تیسری
جون کی شب کو جبکہ تمام افسران اور حکام انگریزی کا اسباب لٹا اور بنگلہ اور
مکانات جلائے گئے او سوقت مین ایک غریب کے گانو مین جا چھپا اور کل مال
اور اسباب اپنا ڈاک خانہ مین چھوڑ گیا لیکن پھر واپس آکر جو دیکھا تو ڈاک خانہ
مین ایک ٹکڑا کاغذ تک کا بھی نہین پایا بلکہ کیواڑ اور چوکھٹین دروازونکی مفسد

لوگ اور کہار ڈر کر بہاگ گئے فقط

سرکشی و قتل شاہجہان پور

یہہ شہر بہی روہیلکہنڈ مین واقع ہے اس جگہہ ۲۸ نمبر کی ہندوستانی پلٹن پیادہ مقیم تہی جسنے اتوار کے روز وقت صبح ۳۱ تاریخ مئی کو ۱۸۵۷ع کو سرکشی کی اوس وقت گرجا گہر مین نماز ہو رہی تہی اور سب صاحب لوگ اوسمین عبادت خانہ مین جمع تہے سپاہیون نے گرجا گہر کو گہیر لیا اور اندر گہس گئے پادری صاحب پر اول حربہ کیا لیکن وہ جان سے اوس وقت بچ گئے صرف ایک ہاتہہ اونکا جاتا رہا مسٹر رکٹس صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ شاہجہان پور یہہ دیکہہ کر اپنے گہر کیطرف بہاگے لیکن سپاہیون نے تعاقب کیا اور اونکے گہر کے برامدہ مین پہنچکر اونکو قتل کیا پلٹن کے سپاہی صاحب موصوف سے بہت خفا تہے کیونکہ اونہون نے خزانہ سے اونکا پہرہ بدل دیا تہا اس سبب سے کل روپیہ خزانہ کا اون کے ہاتہہ نہ لگ سکا مسٹر لیباڈو صاحب انگریزی لوگ خاص چرچ کے اندر مارے گئے اور اونکی بیوی اور بہائی کی میم ایک بینڈ ماسٹر کی ہمراہی مین وہان سے بہاگین لیکن اخیر کو بہت بری طرح ماری گئین کپتان جیمس صاحب حاکم پلٹن مذکور نے سپاہیون کو بہت سمجہایا لیکن کچہہ موثر نہوا جب اونہون نے پیٹہہ موڑی تو فوراً اونکو گولی سے مار دیا پادری صاحب نے معہ انگریزی لوگ

مستر اسمتھہ صاحب دریا مین اپنے تئین چھپایا شام کے وقت اسمتھہ صاحب
مستر کرٹس صاحب کی کوٹھی کی طرف گئے جہان سپاہیون نے اونکو مار ڈالا اور
پادری صاحب نے اوسوقت چند کسانون کو کھیت مین دیکھہ کر خیال کیا کہ یہہ لوگ
میری مدد کرینگے اسی امید پر وہ دریا سے نکلکے اونکے پاس گئے اور اون سے
کہا کہ اگر تم مجھے کسی جا محفوظ مین پہنچا دو تو مین تمکو روپیہ دونگا جب اون
نابکارون نے پادری صاحب کے پاس کچھہ روپیہ دیکھا فی الفور اونکو لاٹھیون
سے مار کے گرا دیا اونکے چلانے کی اواز ایک پٹھان نے کانون سے سنی وہ
اوسوقت مسلح ہوکے وہان ایا اور پادری صاحب کا سر اپنی تلوار سے جدا کیا مستر
اسمتھہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ کچہری کی طرف پناہ لینے گئے لیکن برامدہ مین سپاہیون
نے اونکو گولی سے مار ڈالا ڈاکٹر لولنگ صاحب نے جب ہسپتال سے لوٹ کے
یہہ فساد دیکھا تو وہ معہ اپنی میم صاحبہ اور بچہ کے گاڑی مین سوار ہوکے بہاگ گئے
راستہ مین سپاہیون نے بندوقین مارین صاحب ممدوح کوچ بکس پر اپنے بیٹھے
ہوئے تھے گولی لگتے ہی زمین پر گر پڑے اور اونکی میم صاحبہ کی پیشانی پر گولی
لگی لیکن زندہ اور صاحبون کے ساتھہ جو بچ کے فرار ہوئے تھے جا شامل
ہوئین بعض صاحب لوگ اور میمون نے گرجا گھر کے اندر کمرے مین اوپر

برج پر اپنے تئین بند کر کے کیواڑ بند کر لئے تہے اور چونکہ اوسوقت سپاہیان باغی کے
پاس بندوقین نہ تہین اور صرف لاٹھیان تہین اس سبب سے کواڑ نہ توڑ سکے اور جلد چہاونی
کو اپنے ہتیار لینے گئے + یہہ موقع پا کر جو صاحب لوگ اوسمین وہان تہین باہر نکلین اور جو
گاڑیان اور گہوڑے کہ باہر کہڑے ہوے تہے اونمین سوار ہو کے پوین کی طرف بہاگے پوین
سرحد اودہ مین واقع ہے لیکن شاہجہان پور سے متعلق ہے ہوناکے راجہ نے صاحبان ممدوح
کو پناہ ندی اور نہایت بدسلوکی سے پیش آیا مستر جنکنز صاحب جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور
نے پوین پہنچکر ایک چہٹی مستر طامسن صاحب دپٹی کمشنر محمدی کو لکہی اور شاہجہان پور کے
احوال سے اطلاع دی اور درخواست کی کہ جتنا جلد ممکن ہو ہم سب مفروروں کے واسطے
سواری بہیجدو تاکہ ہم محمدی پہنچین + اوسی روز یعنی ۱۳ تاریخ مئی کی شام کو طامسن صاحب نے
یہہ چہٹی پائی اور فی الفور گاڑیان روانہ کین + قبل اس واقعہ کے محمدی مین بہی جو
ملک اودہ مین واقع ہے لوگون کی طبعیتین بہر گئی تہین اور معلوم ہوتا تہا کہ کچہہ فساد ہونے
والا ہے اس مقام مین طامسن صاحب دپٹی کمشنر اور کپتان پاترک اوڑ صاحب اونکے
اول اسسٹنٹ معہ اپنی میم صاحبہ اور ایک بچہ کے موجود تہے اور فوج اوس
جگہہ یہہ تہی دو کمپنیان اودہ کی نوین پلٹن مین سے اور دو کمپنیان اودہ کی جنگی پولیس
پلٹن مین سے اور پچاس سوار + جبکہ مستر جنکنز صاحب کی چہٹی محمدی مین پہنچی

اوسوقت طامسن صاحب اور کپتان باترک اور صاحب کو لقین ہوا کہ اب زمانہ نازک
سر پر آن پہنچا اور یقین ہے کہ ۲۸ وین رجمنٹ باغی شاہجہان پور سے بطمع لوٹنے
خزانہ سرکاری محمدی کی طرف آویگی اوسوقت یہہ بات قرار پای کہ کپتان اور صاحب
کی میم کو معہ بچہ راجہ متہولی کے پاس بہیجدین طامسن صاحب ہمیشہ راجہ متہولی کی
بہت خاطر اور تواضع کرتے تہے اور علاوہ ازین قبل شامل ہوتے ملک اودہ کے
محروسہ سرکار انگریزی مین کپتان اور صاحب نے راجہ مذکور پر بڑے بڑے احسان
کئے تہے اس صورتمین امید یہہ تہی کہ راجہ مذکور اونکی میم صاحبہ کو بڑی خاطرداری اور
حفاظت سے رکہے گا ــــ اور یہہ بہی قرار پایا کہ دونو صاحب قلعہ محمدی مین جو ایک
میل کے فاصلہ پر ہے جاکر رہین قلعہ مین خزانہ سرکاری اور جیلخانہ تہا طامسن صاحب
کو یہہ امید تہی کہ زمینداروں سے مدد لیکے قلعہ کو مستحکم کرینگے اور درصورت حملہ باغیان
سے مقابل ہونگے لیکن پہر معلوم ہوا کہ قلعہ نہایت بوسیدہ اور شکستہ حال ہے اور
جای محفوظ نہین ہے ۳۱ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کی شب کو کپتان اور صاحب کی میم
بحراست ایک پہرہ سپاہیان پلٹن ۹ نہم اور وہ زیر حکم الشری سنگہ صوبہ دار متہولی
کی طرف روانہ ہوئین سپاہیوں اور صوبہ دار نے قبل از روانگی قسم کہائی کہ ہم
میم صاحبہ کی حفاظت مین اپنی جان دینے کو تیار ہین ــــ متہولی وہانسے ۲۶ میل تہی

چنانچہ تمام رات چلکے صبح اول تاریخ جون کو میم صاحبہ وہان پہنچین قلعہ متھولی پہنچکے
خبر ملی کہ راجہ صاحب سوتے ہین اور اسوقت ہرگز نہین جگ سکتے دو گھنٹے تک
بیچاری میم صاحبہ انتظار مین رہین بعد اس عرصہ کے راجہ نے اپنا وکیل میم صاحبہ کے پاس بھیجا
اور کہلا بھیجا کہ آپ میرے قلعہ کچیانی میں جو جنگل مین واقع ہے جا کے رہئے وہ جگہہ محفوظ
ہے اور باغیون کو اوس جگہہ آپکا سراغ لگانا مشکل ہوگا میم صاحبہ نے اسمین بہت
انکار کیا اور وکیل کو بہت سمجھایا کہ راجہ صاحب اپنے خاص قلعہ متھولی مین پناہ
دین لیکن اونکا کہنا اصلا پذیرا نہوا لاچار میم صاحبہ معہ سپاہیان حراست کچیانی
کی طرف روانہ ہوئین اور وہان پہنچ کے قلعہ مین ایک مقام اونکے اور ایک مقام
سپاہیون کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا قلعہ مذکور ایک لق و دق جنگل مین نہایت
خراب وخستہ اور ویران پڑا تھا اور وہان رہنے مین کوئی صورت ارام نہتی
میم صاحبہ کو اوسکے اندر جاتے ہوئے نہایت خوف معلوم ہوا لیکن راجہ کے ادمیون
نے میم صاحبہ کی دلجمعی کی کہ راجہ صاحب خود اوینگے اور جو چیز آپکے ارام اور اسائش
کے واسطے ضرور ہوگی مہیا کر دینگے چنانچہ اوسی روز شام کو راجہ متھولی میم صاحبہ
کے پاس آیا اور قسمین کہائین کہ مین آپکی نہایت حفاظت کرونگا اور
کبھی ایسے دغا نکرونگا اپنے خوف وخطر اس جگہہ رہئے اور راجہ نے یہہ بھی بیان

کہا کہ کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور نے میرے سب ہاتھی طلب کئے تھے
لیکن میتھو صاحب ممدوح سے یہہ بہانہ کر دیا ہے کہ میرے ہاتھیون کی پیٹھہ زخمی
ہے لہذا خدمت مین نہین بہیج سکتا اور یہہ بہانہ مینے اسواسطے کیا ہے کہ فوج
سیتاپور عنقریب سرکشی کریگی اس صورت مین میرے ہاتھی کہول لے جا یہہ کہہ کر راجہ
مذکور متہولی کی طرف روانہ ہوا اور مطلق کوئی چیز ضروری میم صاحبہ کے ارام کے
واسطے مہیا نکی بلکہ راجہ نے کہانے تک کو نہ پوچہا اور تمام دن میم صاحبہ کو فاقہ
سے گذرا جب بہت شب گئی تو ایک گانو سے تہوڑا سا خراب قسم کا کہانا بمشکل
دستیاب ہوا + اب ہم اس احوال کو چہوڑکے پہر محمدی کا احوال لکہتے ہین جبکہ
اور صاحب کی میم متہولی کی طرف روانہ ہوئین تو صبح کو طامسن صاحب اور اور صاحب
معہ فوج قلعہ محمدی کو چلے گئے اس روز اول تاریخ جون تہی دوپہر کے وقت سب
صاحب لوگ اور میمین مفرورین شاہجہانپور پین سے محمدی پہنچین یہہ
افت زدہ کمال پریشان حالت مین تہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا زخمی اور برہنہ
پا تہکے ہوئے بہزار دقت اور مصیبت محمدی مین پہنچے جو صاحب لوگ کہ زخمی تہے
اونکے زخم میم لوگون نے اپنی پوشاک پہاڑکے باندہے تہے + مسٹر طامسن نے
مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور کو لکہا کہ جتنی گاڑیان اور سواریان ممکن

ہون محمدی روانہ کرو تاکہ سب لوگ یہان سے سیتاپور کی طرف روانہ ہون کیونکہ
سیتاپور بہ نسبت محمدی کے جاے امن معلوم ہوتی ہے فی الفور کرسچین صاحب نے
گاڑیان اور ڈولیان بحراست سپاہیان محمدی روانہ کین جو تیسری جون کو محمدی مین
پہنچین بمجرد پہنچنے کے اون سپاہیون نے جو سیتاپور سے آے تہے مشہور کیا کہ اونکے
پلٹن کے دو کمپنیون کو انگریزون نے اس جرم مین کہ اونہون نے عیسائی ہونے سے
انکار کیا مار ڈالا یہہ مشہور کر کے چوتہی تاریخ جون کو ڈولیان وغیرہ جو اونکے پہرہ مین تہین
توڑ پہوڑ ڈالا اوسی تاریخ شام کو جتنے صاحب لوگ اور میمین محمدی مین جمع تہین
سیتاپور کی طرف کوچ کیا اور راستہ مین جو ماجرا جانکاہ ان بدذات اور نمکحرام
سپاہیون کے ہاتہہ سے عاید ہوا وہ ترجمہ چھٹی مرقومہ ذیل سے معلوم ہوگا
اس چھٹی کو کپتان اوٹر صاحب اسسٹنٹ اول ڈپٹی کمشنر محمدی نے اپنے چھوٹے
بہائی ایڈولف اوٹر صاحب کو جو لکہنو مین تہے لکھا اور سب سرگذشت جسکے پڑہنے
سے چھاتی شق ہوتی ہے مفصل رقم کی اوسکا ترجمہ ہم بہی لکھتے ہین

مقام جنگل متہولی محررہ ہشتم جون ۱۸۵۷ء

میرے عزیز ایڈولف مینے تمکو ایک خط اس مہینہ کی ۴ تاریخ کو لکھا تہا
لیکن خوف یہہ ہے کہ اوس خط کو لوگون نے تمہارے پاس روانہ نہین کیا۔

۳۱ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز ۲۸ وین پلٹن نے شاہجہانپور مین سرکشی کی اور سپاہی
گرجا گھر مین گھس گئے کلکٹر رکٹس صاحب کو مار ڈالا اور سپنسر صاحب افسر متعلقہ
پلٹن مذکور زخمی ہوئے اور ڈاکٹر صاحب مارے گئے اور جیمس صاحب حاکم پلٹن
مذکور کو بھی پریڈ کے میدان مین گولی سے مار دیا باقی افسر اور اونکی میمین اور بچے
سب ۲۸ اشخاص پوین کی طرف بھاگے لیکن وہانکے راجہ نے اونہین نکال دیا وہ دوسرے
روز وہ محمدی مین پہنچے وہین کمشنر طامسن صاحب اور مینے صلاح کرکے ایلچی کو
متہولی روانہ کیا اور ہم خود خزانہ کی حفاظت کے واسطے قلعہ محمدی کو چلے گئے سوموار کے روز
اول تاریخ جون وقت دوپہر مفرورین شاہجہان پور محمدی مین پہنچے اوسیوقت سے
فوج متعینہ محمدی کے دل برگشتہ ہو گئے اگرچہ مینے اونکے سمجھانے مین بہت کوشش کی
لیکن موثر نہ ہوئی ہر لمحہ آخری کا زمانہ معلوم ہوتا تھا میری کوشش سے سپاہی
تھوڑی عرصہ کے واسطے خاموش ہو رہے چوتھی تاریخ کو پچاس سپاہی جو کپتان شیخ صاحب
نے ستیاپور سے میمون اور صاحبون کے لینے کے واسطے بھیجے تھے پہنچے ان لوگون
نے مشہور کیا کہ انگریزون نے اونکی پلٹن کی تمام لائٹ کمپنی کو تہ تیغ کیا اور اسکا
عوض اب وہ ضرور لینگے یہہ دیکھہ کر مینے ہندوستانی افسران فوج کو بلا کے پوچھا
کہ تم اپنے ارادہ سے صاف صاف ہمکو مطلع کرو اونہون نے بیان کیا کہ ہم ستیاپور جانے

کو مستعد ہین اور اپکو اور رابرٹسن صاحب کو بحفاظت تمام لیجا وین گے اور باقی
صاحب لوگون اور میمون پر بہی کچہہ زیادتی نکرین گے مینے اس بات کی اون سے
قسم لی اون سبون نے لچہمن سنگہ جمعدار پر ہاتہہ رکہہ کر قسم کہائی بعد ازان ہم
سب صاحب لوگ معہ میمون اور بچون کے بحراست پچاس سپاہی ستیاپور اور
فوج متعینہ تحمدی ساڑہے پانچ بجے شام کو جمعرات کے روز ستیاپور کی طرف
روانہ ہوئے مینے میمون کو بگی ہین اور اسباب کی گاڑیون پر سوار کیا پیشتر
چلنے کے فوج نے ایک لاکہہ اور دس ہزار روپیہ خزانہ سرکاری سے نکال کے
اپنے قبضہ مین کر لیا اور جیلخانہ توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا ساڑہے دس بجے
رات کو ہم سروان مین پہنچے اور صبح کو جمعہ کے روز پانچوین تاریخ جون کو اورنگ اباد
کی طرف کوچ کیا جب قریب دو کوس چلے تہے کہ فوج نے مقام کیا اور ایک سوار نے
مجہسے کہا کہ جہان تمہاری خوشی ہو چلے جاؤ یہہ سنکر ہم آگے بڑہے اور جتنی جلدی
ہو سکا روانہ ہوئے لیکن دیکہتے کیا ہین کہ ایک گروہ سپاہیان ہمارا تعاقب
کرتا ہوا چلا اتا ہے جب اورنگ اباد قریب نصف میل کے رہا ایک سپاہی نے
لفٹننٹ کے صاحب سے بندوقین چہین کے بیجا رسے پیرال لفٹننٹ شیلز صاحب
کو جو میرے گہوڑے پر سوار چلے جاتے تہے مار ڈالا پہر تو اون جہنمیون نے نہایت

بیرحمی سے قتل شروع کی ہم سب معہ میمون اور بچون کے ایک درخت کے نیچے جمع
ہوکے کہڑے ہوگئے میم صاحبون نے جمع ہوکے خداوند کی بندگی پڑہنی شروع کی
چارونطرف سے گولیان برسنے لگین مین تین منٹ تک ان سب صاحبون کے
ساتہہ کہڑا رہا لیکن بعد ازان مجہکو اپنی میم اور بچہ کا خیال آیا اور اونکی خاطر اپنی
جان بچانی چاہی اور نمکحرام سپاہیون کی طرف چلا گور دین سپاہی نے مجہے آواز
دی کہ صاحب اگر آپ اپنا پستول پہینک دینگے تو مین آپکو بچا لونگا مینے فی الفور
پستول پہینک دیا اور سپاہی مذکور میرے اور اور سپاہیون کے بیچمین کہڑا ہوگیا
اتنے مین اور بہی سپاہی میری مدد کو آن پہنچے اس اثنا مین قتل جاری تہی اور
دس منٹ کے عرصہ مین سب صاحب لوگون اور میمون اور بچونکو مار ڈالا مین
قتل کے مقام سے تین سو گز کے فاصلہ پر تہا کپتان سلے سپیٹ صاحب
گہٹنے زمین پر ٹیکے ہوے اور دونو ہاتہہ چہاتی پر رکہے ہوئے میدانمین خداوند
کی بندگی پڑہنے لگے اور اپنے ہتیار علیحدہ رکہدیئے سپاہیون نے اول تو اونکے
گولی ماری جب وہ زخمی ہوئے تب دوڑ کے اونکو قتل کیا اور بچون کو نہایت
بیرحمی اور قصائی پنے سے ہلاک کیا اسطور پر سوا ایک لڑکے طنبورچی کے اور سب صاحب معہ زن و بچہ
شاہجہانپور اور محمدی کے قتل ہوئے تہی کمشنر طامسن صاحب اور ہمارے دو نو صاحبان انگریزی

نویس بہی مارےگئے تلنگے اہون نے اونکے کپڑے تک اوتار لئے اور گیارہ سو روپیہ نقد جو اونکے پاس تہا لیا یہہ روپیہ ہمنے اپسمین تقسیم کرلیا تہا کہ عندالضرورت کام اویگا اورنگ اباد پہنچکر چند سپاہیون نے مجہے اپنی کو بلا لینے کی صلاح دی اور کہا کہ استیاپور جاکے ہم تمہین اپنی پلٹن کا افسر بنا دینگے مینے جواب دیا کہ مین بلا استمزاج تمہارے ہندوستانی افسرونکے یہہ امر قبول نہین کرسکتا ہندوستانی افسرون نے سپاہیون کو سمجہایا کہ صاحب کی جان صرف ہم دو کمپنیون کی اجازت سے بچی ہے نہین معلوم باقی کمپنیون ہماری پلٹن اور دسوین اور اکتالیسوین پلٹنونکا کیا ارادہ ہے جب تک کہ اونکی راے نہ معلوم ہوا وسوقت تک صاحب کو بہتر ہے کہ متہولی جائے وہ مجہکو اونہون نے ایک گہوڑا اور چند کپڑے دیئے ایک پہرہ سپاہیان مجہکو اپنی حراست مین متہولی پہنچا گیا اور ایک خط اپنی طرف سے لکہہ کے مجہے راجہ لونی سنگہ کے حوالہ کیا مجہے راجہ لونی سنگہ نے ایک کوس کے فاصلہ پر جہان اپنی مقیم نہین بہیج دیا ہم تمام سنیچر کے روز پنہان رہے لیکن اتوار کی صبح کو راجہ کے ادمیون نے یہہ سنکر کہ باغی لوگ متہولی کو اتے ہین ہمین صلاح دی کہ جنگل کو نکل جاوین چنانچہ کل صبح سے ہم جنگل مین پڑے ہین گرمی کی نہایت شدت ہے دہوپ سے بچاو کے واسطے کوئی چیز ہمارے پاس نہین صرف ایک چادر زنان رکہی ہے

منشی ستیارام ہمارے ساتھہ ہماری تکلیفونکا شریک ہے جب مین یہان
ایا تو بلاقی وغیرہ کو علیحدہ کرنا ضرور پڑا چند وفادار نوکر ابہی تک گرد و پیش
ہمارے پہرتے ہین ہمارا خدمتگار ربرتن اور کانٹے لیکے بہاگ گیا راجہ کے ادمی
ہمین کہانا پہنچا دیتے ہین لیکن تم خیال کرسکتے ہو کہ اس حالت مین ہماری کتنی
بہوک ہوگی میری بیچاری میم ولی کی مانند سب شداید اور مصیبتون کی برداشت
کرتی ہین لیکن نقیہہ بدرجہ غایت ہوگئی ہین راجہ نے ہمارے پاس کہلا بہیجا ہے
کہ وہ حتی المقدور ہماری بڑی حفاظت کریگا فوج باغی محمدی اور ستیاپور مین
ستیاپور اور اورنگ اباد کے پہر رہی ہے اور اونکا ارادہ معلوم نہین ہوتا
شاید وہ دہلی کو روانہ ہوگی بعض دہلی جانا چاہتے ہین اور بعض لکہنؤ تقسیم روپیہ
کا فیصلہ اونمین ابہی تک نہین ہوا ہے شاید اونمین جہگڑا اور
تنازع پہیلے گا میری راے یہہ ہے کہ آہستہ اہستہ وہ سب اپنے اپنے گہر چلے
جاوینگے تمنے ستیاپور کی قتل کا احوال سن لیا ہوگا اوس مقام سے تین صاحب ایک میم
اور ایک بچہ زندہ یہان بہاگ کر ائے ہین لیکن ہمسے علیحدہ ہین راجہ کی صلاح یہہ ہے
کہ ہم ایک جگہہ اکہٹے نرہین یہہ صلاح اوسکی درست ہے جہان تک مجہے معلوم ہوسکا
اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلف جیکسن صاحب اور اوسکی بہن اور ڈپٹی کمشنر کرچین

صاحب کی لڑکی صوفیا پاکر شیحیں اور بارنس صاحب قتل ستیاپور سے بچکر اس علاقہ مین
پناہ گیر ہوے ہیں اور تیسرے صاحب کا نام مجھکو دریافت نہو سکا راجہ نے کہلا بھیجا ہے
کہ جب فوج باغی یہانسے روانہ ہوجاویگی اوسوقت وہ مجھے لکھنو پہنچا دیگا یہہ چٹھی سر ہنری
لارنس صاحب کو دکہا دو اور اونسے کہدینا کہ میرا یہان پر رہنا کسیکو معلوم نہین ہے اگر چند
روز مین کچہہ صورت بہتری کی ہوئی تو خیر ہے والا نہ ان مصیبتون کا زیادہ تر برداشت ہونا
غیر ممکن ہے مجھسے جہان تک ہو سکتا ہے مین اون بیچارے مفرورین کے
کہانا وغیرہ بہیجا نے مین بڑی کوشش اور سعی کرتا ہون وے لوگ ایک گہر مین پوشیدہ ہین
لیکن یہہ اونکو اطلاع نہین ہے کہ مین کہان ہون اور مین اونسے ملاقات کرنیکی تدبیر
اسواسطے نہین کرتا کہ مبادا کچہہ افت آوے میرے نہایت عزیز بہائی مینے
تمہین ایک بڑا طویل خط تیسری تاریخ روانہ کیا ہے لیکن چونکہ اوسی روز ستیاپور
مین قتل ہوی اس باعث سے یقین ہے کہ وہ تمہارے پاس نہ پہنچا ہوگا اوس
اوس خط مین مینے تمہین لکہا ہے کہ اگر کوی افت ہم پر نازل ہو تو تم بیچارے لاپالن
اور ڈوگلس کی خبرداری اور خبرگیری کرنا مینے آج سنا ہے کہ دو فرنگی ڈایل کی طرف
بہاگ کے چلے گئے ہین اور جان ھیرسی صاحب اپنے ہاتی پر سوار ہوکر کسی طرف کو چلے
گئے ہین لکہنو کی طرف پلٹن گورہ کی اتی ہین یا نہین ایک پلٹن گورہ پرگنہ ستیاپور کے

انتظام کے واسطے لس ہے تاریخ نہم مین اج صبح اس چٹھی کو تمہارے پاس روانہ نکر سکا
مینے اج ستیا رام کی وساطت سے مفرورین پاس چٹھی پہنچی اونکے نام معلوم ہوے وہ
یہہ ہین سر مونٹ اسٹوارٹ جیکسن صاحب اور اونکی بہن اور اونکی لڑکی اور لفٹنٹ
بارلس صاحب اور سارجنٹ میجر مارٹن صاحب اور صوفایا کدشحین میرے پاس ایک باورچی
ہے وہ ان بیچارونکو کہانا کہلاتا ہے فوج ابہی تک مہولی مین ہے اج صبح کو وہ بارادہ
دہلی اورنگ اباد کی طرف گئی تہی لیکن تہوڑی دور جاکے پہر مہولی لوٹ ائی اور لکہنو
کا قصد رکہتی ہے وہ ابہی تک بابت تقسیم لوٹ جہگڑا کر رہے ہین چند گورہ
اونسے سب روپیہ باسانی چہین سکتے ہین سپاہیان سیتاپور کے پاس دو لاکہہ
روپیہ ہے اور محمدی کی فوج کے پاس ایک لاکہہ اور دس ہزار ہندوستانیونکا
خیال ہے کہ مجہی بہون مین بڑا محفوظ مکان ہے اوسمین دشمن کا گذر نہوسکیگا
یہان ہم سخت حالت بیکسی مین گرفتار ہین لیکن سب سے بڑی مصیبت گرمی کی ہے
اج کی تاریخ ساڑہے پانچ بجے معلوم ہوا کہ فوج ابتک مہولی مین ہے اور تقسیم روپیہ کی بابت اپسمین جہگڑا کر رہی ہین
بعض بعض سپاہیونکے پاس اٹہہ اٹہہ اور نو نو سو روپیہ نقد ہے الیگے گ ضرور اپنے گہر کو چلدینگے
راقم پاترک اور ان بیچارے مفرورین کا کیا حال ہوا وہ ایک بڑی طویل غم و الم کی داستان ہے جسکو ہم ائندہ [illegible]
اس مین کوئی [illegible] فتح میرٹھ کو دستیاب ہوئی [illegible] جو ہوئی اختتام محاصرہ دہلی کے واسطے بہت اچہی [illegible]

ایکٹ نمبر ۹۱ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۴ ؁ عہ سرکلر نمبر ۹ مورخہ ۱۴ مئی ؁۱۸۵۴ ۵ ر

و ا سوخت ہاشمی ۲ ر مثنوی برق سوزان ۳ ر دیوان تفتہ ۵ ر ایکٹ نمبر ا ر

ہدایت نامہ مالگذاری ۱ ر ہدایت نامہ بندوبست ۱۴ ر

کلید گنجینہ امتحان ۴ ر قانون جدید نمبر ۸ و سرکلر ہای صدر دیوانی ۱۲ ر

فرس نامہ ۳ ر رسالہ گرہن ۱۰ ر پریم ساگر ۱۲ ر

جو صاحب کتب خرید فرمانا چاہین وہ خط معہ قیمت روانہ فرماوین

بوستان صحیح ۔ آرائش محفل ۔ صفوۃ المصادر ۳ ر قصائد عرفی

بوستان دو صحیح ۔ انشاء مادہورام ۔ انشاء دلکشا ۶ ر بہار دانش

گلستان ۔ چہار گلزار ۸ ر

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نہ رہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرہوین روز جاری ہوتا ہے

اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو اگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور اوستادان حال

و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۲ ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف

قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع

مفید خلایق مین روانہ فرماوین

Part IV October 1859

History

Of the

Indian Revolt

By

Mookund Lall G. M. C. B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.

at Moofeed Khulaik Press.

العلم تاریخ طاقة

بغاوت ہند

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع

جلد ۱ حصہ ۵

قیمت ماہواری

یہہ کبر کا بدل ہے سزا یہہ جفا کی ہے

الفہ و صنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلایق محلہ پیپل منڈی میں منشی شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

تاریخ بغاوت ہند

حصّہ پنجم

بقیہ سرکشی روہیلکھنڈ

پچھلے رسالہ مین ہم لکھ چکے ہین کہ کل صاحبان اور میمین جو شاہجہان پور سے
محمدی مین بھاگ کر پہنچین اور وہان سے مع افسران انگریزی متعینہ محمدی
سیتاپور کی طرف چلین تو راستہ مین اورنگ اباد کے قریب سب کو سپاہ
باغی نے قتل کیا صرف کپتان اُوُر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی بچے
تھے چنانچہ وہ متھولی مین اپنی میم پاس چلے گئے اور جنگلون مین پوشیدہ
رہے اور سیتاپور سے بھی پانچ اشخاص جنکے نام پچھلے رسالہ مین مندرج
ہین قتل سے بچکر علاقہ متھولی مین آن چھپے تھے غرضکہ ۱۲ جون کو محمدی اور
سیتاپور کی فوج باغی متھولی سے حسب الطلب نواب علی تعلقدار کے
محمداباد کی طرف روانہ ہوئی محمداباد لکھنو سے جانب شمال و مشرق قریب
بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے فوج کے چلے جانے کے بعد لونی سنگھ
راجہ متھولی نے کپتان اُوُر صاحب کو جنگل سے قلعہ کچیانی مین واپس اکر

رہنے کی اجازت دی اس جگہہ کپتان صاحب مفرورین سیتاپور سے
ملاقی ہوئے اس روز سے یہہ سب صاحب اور میمین اور بچے ساتھہ رہے
کپتان صاحب نے بار بار راجہ مذکور سے درخواست کی کہ ہمکو لکھنو روانہ کردو
لیکن اوسنے ہمیشہ حیلہ اور بہانہ چند در چند کیئے اور ان سب صاحب
لوگون اور میمون کو بڑی آفت اور تکلیف مین ڈال رکھا ۵ جولای کو راجہ لونی سنگہ
نے برجیس قدر کے تخت اوده پر بیٹھنے کی متہولی مین سلامی سر کی یہہ سنکر انگریزون
کو نہایت مایوسی ہوئی اور جبکہ راجہ مذکور نے صاحبون سے یہہ کہلا بہیجا کہ
قلعہ چھوڑ کے جہان چاہو چلے جاؤ اب مین تمہاری حفاظت نہین کرسکتا اسقدر
مایوسی اور پریشانی ہوئی کہ جسکا حد و حساب نہین اسی قید مین جولای کا مہینہ
آخر ہوا راجہ کے ہان سے ان سب صاحبون اور میمون کے واسطے چار سیر
آٹا اور ایک ذرا سا گہی اتا تہا آخر جولای مین راجہ لونی سنگہ نے ظہور الحسن کو اپنا
وکیل مقرر کرکے دربار شاہی اوده مین بہمراہی تین سو سپاہیون کے روانہ کیا ظہور الحسن
وہی شخص تہا جسکو کپتان اور صاحب نے سفارش کرکے راجہ مذکور کے پاس
نوکر کرا دیا تہا اس بدذات نے اس حالت مین صاحب ممدوح کی مطلق خبر نہ لی
بلکہ اونکے ساتھہ کمال نمکحرامی اور دغابازی کی اور لکھنو چلنے کے وقت اپنے اقا

در باب ان فرنگی قیدیون کے مصلحت چاہی راجہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی صورت
فایدہ کثیر کی متصور ہو تو بلا شک انگریزونکا میرے ہان پوشیدہ ہونا ظاہر
کرنا مین اونکو لکھنو روانہ کرونگا چھٹی تاریخ اگست کو نولی سنگہ نے صاحبون
سے یہہ کہلا بہیجا کہ فوج لکھنو سے چلی آتی ہے لازم ہے کہ تم سب قلعہ
کچیانی کو چہوڑ کے جنگل مین پناہ لو معلوم ہوا کہ ظہور الحسن نے لکھنو مین جا کر ان انگریزو
کا پوشیدہ ہونا ظاہر کیا اور درخواست کی کہ فوج اونکو جا کر پکڑ لاوے
غرض ۷ تاریخ اگست کو دس بجے رات کے سب صاحب اور میم اور بچے
قلعہ کچیانی سے نکل کے جنگل کی طرف چلے اور جو مصیبتین اور اشد تکلیف
اس تاریخ سے بیسوین اکتوبر تک جنگل مین اوٹھائین قلم بیان نہین
کر سکتی دہوپ اور مینہ کا بچاو نہ تہا کوئی نوکر کہانا پکانے کو نرہا
اور بیماری کی شدت ہوئی کپڑا تن پر نرہا اور نہ پیر مین جوتا بیسوین
تاریخ اکتوبر کو نولی سنگہ کے تین سو مسلح ادمی جنگل مین آئے اور ان
بیچارے قیدیون کو لے چلے ظہور الحسن بہی انکے ہمراہ تہا ہر چند صاحبون
نے پوچہا کہ تم ہمین کہان لئے جاتے ہو لیکن کچہہ جواب نہ پایا کپتان اورصاحب
کی میم نے ایک چادر ہمراہ لینے کی اجازت چاہی تب ایک شخص نے

اونکو ایسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑین تہوڑی دور پر جا کے ظہور الحسن نے سب
صاحبون کے پیرونمین بڑی بڑی بہاری بیڑیان ڈالین اور ہتہکڑونمین ڈال
کے حکم کوچ کا دیا ۲۶ تاریخ اکتوبر کو یہہ سب قیدی لکہنو مین پہنچے اور قیصر باغ
مین اصطبل کی جگہہ مقید ہوئے پہرہ سپاہیون کا اونپر مقرر ہوا اور اسقدر
سخت عذاب مین اونکو گرفتار رکہا کہ اوسکا بیان مشکل ہے ۱۶ تاریخ نومبر کو
نو بجے صبح کے یکایک بہت سے سپاہی پلٹن ہندوستانی نمبر ۱۷ قیصر باغ
مین گہس آئے اور ان قیدیون کو حکم دیا کہ اوٹہہ کر سامنے اوین یہہ سب سامنے
آئے تو اوسوقت سپاہی لوگ صاحبان کو گہسیٹ کر لے گئے اور عورتون
کو چہوڑ گئے تہوڑے عرصہ بعد ان بیچاری مظلوم میمون نے آواز بندوقون
کی سنی لیکن بہت روز تک کچہہ احوال نہ کہلا کہ ان صاحبون کا کیا حال ہوا
۸ جنوری کو کپتان صاحب کی میم کو واجد علی نے اطلاع دی کہ سب صاحب
اوسی روز گولیون سے مارے گئے ۲۴ تاریخ نومبر کو صوفیا کرسچن نے
اسی قیدخانہ مین وفات پائی میر واجد علی ہمیشہ سے ان قیدیون پر نظر ترحم
کی رکہتا تہا میر واجد علی سلطان محل کے ہان داروغہ کل تہا پر اسکے نام
اوسکے نام تہا اصل مین وہ بیگم صاحب سے علاقہ بیجا رکہتا تہا جبر او

نے واجد علی سے اقرار کیا تہا کہ اگر تم باعث رہائی ان میمونکا ہوگے تو تمکو ایک

لاکہہ روپیہ انعام کا ملیگا واجد علی نے قسمیہ اقرار کیا تہا کہ مین اونکی خلاصی مین

کوشش بلیغ کرونگا چنانچہ اول اوسنے یہہ تجویز کی کہ کپتان اور صاحب کی چہوٹی

لڑکی کو کسیطرح سے بچانا چاہئے اسواسطے اوسنے حکیم دربارشاہی کو جو ادمی رحیم

تہا اپنی طرف کرکے یہہ عرض کرایا کہ لڑکی فرنگی بچہ نہایت بیمار ہے اور عنقریب مرجائیگی

چنانچہ چند روز بعد حکیم صاحب نے دربار مین یہہ شہرت دی کہ وہ لڑکی مرگئی اسی

اثنا مین واجد علی نے پہرہ والونکے افسر کو تین سو روپیہ رشوت کے دئے اور ایک

عورت ہوشیار کو نوکر رکہا جو اوس لڑکی کے ہاتہہ اور پیرون کو سیاہ رنگ سے

کپڑے مین لپیٹ کے قیدگاہ سے پیٹہہ پہ دہر کے لے گئی اور نہایت زار زار روتی

اور پیٹتی چلی گویا اوسکا بچہ مرگیا ہے قیصر باغ سے صاف نکلگئی کسیکو کسی طرحکا

شک واقع نہوا اول اس لڑکی کو شہر مین راجہ مان سنگہ کے مکان پر لیگئے اور

وہان سے اننت رام وکیل راجہ موصوف نے اوسکو راجہ مذکور کے ایک قلعہ

مین پہنچا دیا اور بعد چند روز کے صحیح و سلامت کیمپ انگریزی مین جا پہنچایا

اب جنرل اوترم صاحب عالم باغ سے روانہ ہو چکے تہے اور لکہنو توڑنے کے واسطے

حملہ ہو رہا تہا اور قیصر باغ جہان یہہ دونو عورتین انگریزی مقید تہین محفوظ

رہنے کی جگہہ نہی گولے بہت آ کر پڑتے تہے واجد علی نے دونو عورتون کو

ایک ڈولی مین بٹہا کے شہر مین کسی اور مکان پر لیجانا چاہا لیکن صدر دروازہ

قیصر باغ پر سنتری نے ڈولی کو روکا اور کہا کہ جب تک ہاتہہ اور ہیر عورت

کے ڈولی مین سے نہ دکہا دوگے اوسوقت تک یہہ ڈولی باہر نہین جانے پاوگی

واجد علی نے یہہ امر پیشتر سے سوچ رکہا تہا اوسنے ایک چوبدار کو جو کپتان اور

صاحب کی عنایات کا نہایت مشکور اور ممنون تہا رشوت دیکے ساتہہ لے لیا تہا

اوس چوبدار نے اوسیوقت نہایت خفا ہوکے سنتری سے کہا کہ ڈولی مین

بیگم صاحبہ ہین اور زیارت کے واسطے باہر جاتی ہین تم کیونکر اونکی بے پردگی

کرسکتے ہو سپاہی خاموش ہورہا اور ڈولی نکلگئی اگرچہ باغ سے نکلکے راستے

مین ہر طرحکا خوف تہا اور جوق جوق سپاہی اور بدمعاش پہرتے تہے لیکن

خدا کی قدرت سے کسینے کچہہ مزاحمت نہ کی علاوہ ازین شہر پر حملہ انگریزی

ہو رہا تہا اس سبب سے سب بدحواس اور گہراہٹ مین تہے حوالی شہر

مین جہان سلطان محل اور واجد علی کے سب عیال و اطفال مقیم تہے وہان

پران دونوں بیبیوں کو جاکے رکہا جہان اونکو ہر طرحکا آرام ملا اور کپڑے

وغیرہ اونکو پہنائے گئے اس اثنا مین قیصر باغ اور اور بڑی بڑی عمارات

قبضہ انگریزی مین آگئین لیکن مولوی احمد اللہ شاہ نے ابہی تک شہر کو بالکل خالی
نہین کیا اور شہر کے قرب مین بڑی فوج سے پڑا تہا اگرچہ مولوی مذکور کو واجد علی
کی طرف سے مدت سے شک تہا کہ وہ انگریزون سے ملا ہوا ہے لیکن اب
اوسکو اس امر کا بالکل یقین ہوگیا تہا اور ۸ تاریخ مارچ ۱۸۵۸ع کو اوسے وہ مکان
جہان یہہ دونو میمین اور واجد علی کے عیال اطفال چہپے ہوئے تہے معلوم ہوگیا اور فوج
لیکے اوس مکان کی طرف چلا کہ اسکو قتل کرے واجد علی یہہ سنکر نہایت سراسیمہ ہوا
اور کپتان آؤر صاحب کی میم سے کہا کہ اب ایک چہٹی کسی انگریزی افسر کے پاس جلد لکہیے
تاکہ کمپو مین بہجوادون اگر بہت جلد مدد پہنچے گی تو ہمارا سب کا کام تمام ہوتا ہے
اوسیوقت میم صاحبہ نے ایک چہٹی لکہی جسکو واجد علی کا بہنوئی لیکے چلا تہوڑی
دور چلا تہا کہ ایک جماعت گورکہہ زیر حکم کپتان میکنیل صاحب اور کپتان بوگل
صاحب کے ملی اوسنے اوسیوقت اوس چہٹی کو اونکے حوالہ کیا فی الفور دونو صاحب
اوسکے ساتہہ ہوئے مولوی بہی اس عرصہ مین قریب الن پہنچا تہا لیکن دونو افسر
بلا تامل گہر مین گہس گئے اور دونو میمون کو پالکی مین سوار کراکے بہ تعجیل تمام روانہ
کیا اور خود کپتان میکنیل صاحب پالکی کے ساتہہ ہوئے اور جنرل میلکم بگر صاحب
کے کمپو کی طرف چلے اور کپتان بوگل صاحب کو معہ گورکہہ سپاہیون کے وہین چہوڑا

تاکہ وہ واجد علی کے کنبے کو اپنی حراست مین لے اوین یہہ وقت نہایت پرخطر تہا

واقع مین اسوقت ان دونوا فسرون انگریزی نے ایسی دلیری اور بہادری کی کہ ہر

ایک سے نہین ہوسکتی غرض افغان وغیرہ ان یہہ دونوا فسر معہ دونو میمون اور

کنبہ واجد علی کے جنرل میلگمر یگر صاحب کے کمپو مین بہیج گئے دوسرے روز ۲۰ ماہ

۱۸۵۸ء کو دونو میمون کو جنرل اوترم صاحب کے کمپو مین پہنچادیا اسطور پر کل

مفرورین مین سے جنکے نام اوپر لکھے گئے ہین اور جنہونے لوتی سنگہ راجہ متہولی

پاس پناہ لی تہی صرف ایک بچہ اور دو میمین یعنی کپتان آؤر صاحب

کی میم اور مس میڈیلائن جیکسن صاحب کی ہمشیر اور آؤر صاحب کی

چہوٹی لڑکی بچین اور باقی سبونکو ظالمون نے قتل کیا جیسا اوپر مذکور ہوا

سرکشی بجنور

بجنور کے ضلع کی تاریخ سرکشی جناب سید احمد خانصاحب نے جو اوس زمانہ مین

اوس جگہہ کے صدر امین تہے اور اب مرادا باد کے صدر الصدور ہین نہایت

عمدہ لکہی ہے اوسمین سے ہمنے یہی انتخاب کیا ہے بارہوین تاریخ مئی کو بجنور

مین میرٹہہ کے فساد کی خبر پہنچی اور ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء کو جب مرادا باد کا جیلخانہ نہ

ٹوٹا تو یہہ خبر بہت جلد ضلع بجنور مین پہیلگئی اس خبر کی شہرت سے ضلع مین بہت

بدنظمی ہوگئی اور ہر چہار طرف دیہات مین ہزار ہا گنوار جمع ہونے لگے اور سبکے
دلمین عملداری کی دہشت باقی نرہی پلٹن سفرمینا کے چند سپاہی جنہونے
روڑکی مین بغاوت کی تہی بیسوین تاریخ نجیب اباد مین پہنچے اور اوسی روز
نگینہ مین جاکے تحصیل کو لوٹا تحصیل مین کل زر نقد اور اسباب سرکاری وس
ہزار تین سو اڑتالیس روپیہ چودہ انہ اور گیارہ پائی کا تہا علاوہ اسکے خاص بجنور کا بہی جیلخانہ
ٹوٹ گیا اور ضلع مین بدانتظامی ہر روزہ زیادہ ہوتی گئی تیسری تاریخ جون
شام کے وقت بذریعہ چٹہی معتبر خبر بگڑ جانے بریلی اور مراداباد کی پہنچی محمود خان
رئیس بجنور نے ارادہ فساد کیا اور خود حکومت لینے پر امادہ ہوا اور خوف عملداری
سرکار کا اوسکے دلسے بالکل جاتا رہا کیونکہ جملہ مقامات روہیلکہنڈ بگڑ گئے تہے جب یہہ
معلوم ہوا تو یہی مصلحت ہوئی کہ حکام انگریزی ضلع چہوڑ کے چلے جاوین کیونکہ کوئی
صورت انتظام کی نرہی تہی اور نہ معتمد فوج صاحب کلکٹر بجنور کے ہاتہہ مین تہی
اور نہ عنقریب ہاتہہ انیکی توقع تہی چنانچہ ساتوین تاریخ جون کو جناب مسٹر الگزنڈر
شیکسپیر صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بجنور بنظر دور اندیشی خط مرقومہ ذیل محمود خان
کے نام لکہہ کے اور اوسکو ضلع حوالہ کرکے معہ دیگر صاحبان روڑکی کی طرف تشریف
لیگئے مضمون خط مرقومہ محمود خان از طرف جناب صاحب کلکٹر بہادر

مرقومہ شب مابین ہفتم و ہشتم جون ۱۸۵۷ء جو کہ بالفعل انتظام ضلع بجنور کا جب تک
کہ سرکار کی مرضی ہو آپکے سپرد ہوتا ہے آپکو چاہیئے کہ ضلع کا بخوبی انتظام کرو اور
جسقدر اسباب جناب صاحب کلکٹر بہادر اور جناب جنٹ مجسٹریٹ بہادر کا کوٹھی
مین ہے اور جسقدر مال و اسباب و دفتر سرکاری ہے اسکی بخوبی حفاظت رکھو مرقوم
ساتوین جون ۱۸۵۷ء + مناسب ہے کہ اس مقام پر تھوڑا سا حال محمود خان کے
خاندان کا بیان کرون محمود خان پوتا ہے نجیب خان کا جو احمد شاہ کے وقت
مین یعنی ۱۷۴۸ء مین دوندے خان کا نوکر تھا اور اسکی طرف سے پرگنہ دار انگر
کی تحصیل کرتا تھا اسنے بہت سے لوگ اپنے ساتھہ جمع کیئے اور ان پرگنہ جات پر جو اب
ضلع بجنور مین ہین قبضہ کرلیا پھر دوندے خان کی بیٹی سے اسکی شادی ہوئی اس
سبب سے مستقل مالک اس ملک کا ہوگیا اور بادشاہ کے دربار تک بھی رسائی کرلی
جب عالمگیر ثانی تخت پر بیٹھا یعنی ۱۷۵۴ء مین تو نجیب خان نے جیت سنگھ ڈکیت کو
مارکر کچھہ گنگا پار کا علاقہ بھی جو اب ضلع سہارنپور مین شامل ہے اپنے ملک مین
ملالیا اور بادشاہ کے دربار سے اسکو نجیب الدولہ امیر الامرا کا خطاب ملا اور
۱۷۵۵ء مین اسنے قلعہ پتھرگڈھ بنایا اور نجیب آباد بسایا جب نجیب الدولہ ۱۷۷۰ء
مین مرگیا اسکا بیٹا ضابطہ خان اسکی جگہہ بیٹھا نواب شجاع الدولہ لکھنؤ والے نے

بسبب نہ ادا ہونے روپیہ معاملہ مرہٹون کے جسکا ضامن شجاع الدولہ ہوگیا
تہا ضابطہ خان کو ۱۷۷۳ء مین اس ملک سے خارج کردیا ضابطہ خان نے نواب
عبدالاحد کی سفارش سے ۱۷۷۶ء مین باونی سہارنپور کی سند بادشاہ سے
حاصل کی اور غوث گڈہ مین رہنا اختیار کیا اوس کے مرنے کے بعد غلام قادر خان
اوسکا بیٹا اوسکی جگہہ بیٹہا اور اوسنے شاہ عالم کو اندھا کیا مہاراجہ پٹیل نے اس
جرم مین اوسکو بعد مقابلہ گرفتار کیا اور لوہے کے پنجرہ مین قید کرکے اور ایک ایک
عضو جدا جدا کرکے مارڈالا معین الدین خان عرف بہنبوخان غلام قادر کا بہائی بہاگ
کر پنجاب چلا گیا جب سرکار دولتمدار انگریزی نے اضلاع دہلی کو فتح کیا تب بہنبوخان
کو بلاکر بہت خاطر کی اور پانچ ہزار روپیہ مہینے کی پنشن مقرر کرکے بریلی مین رہنے کا
حکم دیا اور پہر مسٹر کولبرک صاحب بہادر کی رپوٹ سے ۱۸۰۲ء مین نجیب آباد مین
آباد ہوا اوسکے مرنے کے بعد سرکار دولتمدار انگریزی نے بنظر ترحم محمود خان اور جلال الدین خان
اوس کے بیٹے اور بیٹیون کے لئے ہزار روپیہ ماہواری پنشن مقرر کی اور ہر ایک شخص
کو اس خاندان مین سے بہت بڑے بڑے معزز عہدہ عطا فرمائے کہ تمام خاندان
بہ کمال عزت اپنی زندگی بسر کرتا تہا بہنبوخان نے اوس زمانہ مین جب کہ ایک جعلی
غلام قادر خان دہلی مین اکبر بادشاہ کے دربار مین آیا تہا بادشاہ کے ہان رسائی پیدا

کی اور اپنے بیٹون کے نام خطاب حاصل کیا اب اس غدر مین ازمق خاندان کے

سرکار دولتمدار انگریزی سے نمک حرامی کی چنانچہ بعد تشریف بری حکام انگریزی محمود خان

نے سورج کو بھی اچھی طرح نکلنے نہ دیا کہ بجنور مین اپنے نام کی منادی ان الفاظ سے کہ

خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم نواب محمود خان بہادر کا پٹوائی اور نواب بن بیٹھا

اور اپنی طرف سے انتظام کرنا شروع کیا اور اوسوقت سے جو کوئی اوسکے سامنے

انگریزونکا نام بھی لیتا تھا تو نہایت خفا ہوتا تھا بعد ازان اوسنے اپنی ریاست کی مضبوطی

کے واسطے ایک عرضی شاہ دہلی کے نام بامید عطاء سند ریاست ضلع بجنور محمد خان

کے ہاتھ دہلی روانہ کی جسکے جواب مین شاہ دہلی نے جو فرمان بھیجا اوسکی نقل

یہہ ہے نقل فرمان بادشاہی مورخہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲ جلوس مطابق ۲۱ جولائی

۱۲ ۵۴

محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

ابوظفر سراج الدین سنہ احد

فدوی خاص لایق العنایت والاحسان امیر الدولہ ضیاء الملک محمد محمود خان بہادر

مظفر جنگ مورد تفضلات بوده بداند عرضداشت ارادت سمات ان فدوی خاص

مشعر ظہور ابتری وبے نظمی در کل پرگنات ودیہات ان ضلع از شورش وفساد

غارتگران و مفسدان و تدبیر انتظام آن به فراهمی جمعیت سوار و پیاده بقدر تاب و توان
و عرض احوال رسوخ عقیدت و وثوق ارادت موروثی در بارگاه خسروی به
استدعا بذل توجهات شاهی درخصوص انتظام آن ملک بدستور سلف بملاحظه
قدسی گذشت و کاشف معروضات گشت فی الواقع آبا و اجداد آن فدوی خاص
همه مورد نوازشات سلاطین پیشین انار الله برهانهم بوده اند و مخصوص آن لائق
العنایت والاحسان در رضاجوئی و خدمتگذاری قره باصره خلافت مرزا ارج شاه بهادر
مرحوم دقیقه فرو گذاشت نکرده باعث رضامندی خاطر دریا مقاطر گردیده بود
نظر بران مستحق رعایت و عنایت است ولیکن ورای خدمات سابقه اگر
فی الحال مصدر حسن خدمتی خواهد گشت مورد مزید الطاف بادشاهی خواهد گردید
و درخواست آن فدوی خاص که عبارت از اجازت انتظام کلی آن ضلع
است برتبه پذیرائی خواهد رسید پس وقتیکه از پیشگاه قدسی سند مستند شرف
اجرا نیابد جمله محاصل ملکی را بعد وضع مصارف فوج و عمله تحصیل بطریق امانت
تصور باید کرد و بارسال آن درحضور فیض گنجور باید پرداخت و نیز زر خطیر
خزانه کالکتری و اسباب و اسپانش که بعد فرار انگریزان به قبضه خود در آورده
همه معه فرد واصل باقی آن بمعیت متهرا و اسپ و دو سوار ملازم بادشاهی

گردد انجامیر سند زود تر روانه نماید تا نقد فدویت و ارادت آن فدوی خاص بمحک امتحان کامل بر آید و ظهور این گونه دلخواهی و خیر اندیشی وسیلهٔ ترقی مدارج و مراتب گردد فقط زیاده تفضلات شناسد المرقوم ۲۸ ذیقعده سنه ۱۲۷۳ھ عمل

+ چند روز بعد چودہریان ضلع بجنور اور محمود خان مین نفاق پہیلا اور باہم لڑائی شروع ہوئی اول لڑائی جو شیرکوٹ مین ۲۸ جولائی کو ہوئی اوسمین چودہریونکو شکست ہوئی اور شیرکوٹ کی گڈہی دہانکے رئیس چودہری امراؤ سنگہ کے ہاتہہ سے چہن گئی دوسری مرتبہ پہر سب چودہریون نے ملکے اور فوج کثیر جمع کرکے حملہ کیا اور پانچوین تاریخ اگست کو نواب کے آدمیون کو شیرکوٹ سے نکال دیا اور ۲۳ تاریخ چودہری مہاراج سنگہ ہلدور والہ اور چودہری نین سنگہ اور چودہری جودہ سنگہ رئیسان بجنور نے بجمعیت چار ہزار آدمی بجنور مین خاص نواب محمود خان پر چڑہائی کی اور دوسرے روز وہان سے نواب کو بہگا دیا اور بجنور کا قبضہ کرلیا اس فتح کے ہوتے ہی بجنور مین چودہری صاحبون کے نام سے ان الفاظ سے منادی ہوئی خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم چودہری نین سنگہ اور چودہری جودہ سنگہ بجنور والون اور ہلدور کے چودہری صاحبون کا ڈہم ڈہم ڈہم ان لڑائیون کے بعد ایک خط جناب مستر الگزنڈر شکسپیر صاحب

کلکٹر و مجسٹریٹ بجنور کا مقام کیا محصوری سے تمام چودہریان علاوہ چودہری
پرتاپ سنگہ رئیس تاجپور اور چودہری امراؤ سنگہ رئیس شیرکوٹ اس مضمون
کا ایا کہ بالفعل ضلع کا انتظام اپنے ذمہ سمجھو اور زر قسط سرکاری اپنے پاس امانت
رکھو اس خط کے انے کے بعد چودہری صاحبان اسبابت پر متوجہ ہوئے کہ تمام حالات
ضلع کی اطلاع حکام انگریزی کو کی جاوے چنانچہ یہہ لوگ ہمیشہ حکام انگریزی کی خدمت
مین عرایضات متضمن احوال ضلع بھیجتے رہے اور اونکی صلاح پر چلے جب ضلع مین
چودہریونکا تسلط ہوا تو حکام انگریزی سے خطوط بنام سید احمد خانصاحب صدر امین
بجنور اور محمد رحمت علیخانصاحب ڈپٹی کلکٹر کے بہیجے کہ وہ سرکار کی طرف سے بجنور
مین چودہریون کے شمول انتظام کرین اس حکم کے پہنچتے ہی دونو صاحبون نے
انتظام ضلع کا کرنا شروع کیا اور اشتہارات عملداری سرکار دولتمدار کے جاری کیے
اور تمام ضلع مین سرکار کمپنی انگریز بہادر کے نام سے منادی پٹوائی اور روبکاری
جسکی نقل اسجگہہ لکہی جاتی ہے بحضور حکام میرٹھہ روانہ کی

روبکاری کچہری فوجداری ضلع بجنور باجلاس محمد رحمت خان صاحب بہادر
ڈپٹی مجسٹریٹ و سید احمد خان صدر امین منتظمان ضلع بجنور واقعہ ۱۶ اگست سنہ ۱۸۵۷ع
احکام جناب صاحب کمشنر بہادر ضلع میرٹھہ اور جناب صاحب جج بہادر ضلع

مراداباد اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ع

ہمارے نام پندرہوین اگست سنہ حال کو وقت شام اس ارشاد سے پہنچے

کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر امین باہم متفق ہوکر تاتشریف آوری حکام انگریزی کے انتظام

ضلع بجنور کا کرین چنانچہ بمجرد پہنچنے احکام سرکار کے ہم لوگ بمقام بجنور حاضر

ہوئے اور چودہری رندھیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ رئیسان ہلدور اور

چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاجپور بہی بمقام بجنور موجود ہین چنانچہ ہم باعانت رئیسان

مذکور اور رئیسان بجنور انتظام ضلع مین مصروف ہوئے اور احکامات اور اشتہارات

مناسب جاری کیئے اور جہان جہان کہ لوگ واسطے مفسدہ کے جمع تھے انکو

متفرق کرنیکی تدبیر کی گئی لہذا

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی بحضور جناب صاحب کمشنر بہادر میرٹھہ اور جناب

صاحب جج بہادر ضلع مراداباد اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع

بجنور کے بھیجی جاوے + ان دونو صاحبون نے ضلع کے انتظام

مین نہایت کوشش کی اور بجنور سے میرٹھہ تک براہ میران پور ڈاک بٹھائی

جبکہ یہہ انتظام ہو رہا تہا کہ نگینہ مین مابین ہندو اور مسلمانون کے فساد عظیم ہوا

اور خونریزی ہوئی مسلمان بہت سے قتل ہوئے جب اس قتل کی خبر نجیب اباد
مین پہنچی تو نواب محمود خان کو بہت اچھا حیلہ جمعیت جمع کرنیکا ملا اور احمد اللہ خان
نے ۲۲ اگست ۱۸۵۷ء مطابق یکم محرم ۱۲۷۴ھ ہجری نجیب اباد کے باہر محمدی جھنڈا کھڑا کیا
احمد اللہ خان نجیب اباد کا تحصیلدار تہا لیکن فی الفور بعد روانگی حکام انگریزی وہ
باغی ہوگیا اور محمود خان کو اپنے قابو مین کرکے کل انتظام ضلع کا اپنے اختیار مین
لے لیا تہا غرضیکہ بہت سے مسلمان مذہبی لڑائی کے ارادہ سے واسطے قتل ہنود
کے جمع ہوئے اسمین نواب کی فوج بہی شامل تہی اور قواعد سیکہے ہوئے مختلف
جمٹون انگریزی کے ادمی بہی نواب نے بہرتی کرلئے تہے غرض جب کہ ایک انبوہ
کثیر جمع ہوگیا تو احمد اللہ خان نے بسرداری اس فوج اور جہادیون کے اول امیر سہوای
کی طرف کوچ کیا اور اوسکو پہونک دیا جب یہہ خبر بجنور مین پہنچی تو وہان چودہری
صاحبان پاس کچہہ جماعت نہ تہی کہ بمقابلہ پیش اوین لاچار سب چودہری اور
دپٹی کلکٹر صاحب اور صدر امین صاحب بجنور سے ہلدور چلے آئے احمد اللہ خان
اول نگینہ گیا اور وہان ہندون سے عیوض لیا وہان سے لوٹ مار کرکے
ہلدور پر چڑہائی کی چودہری رندہیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ نے معہ اپنی
سپاہ اور دو ضرب توپ اور چند جزائلیون کے مقابلہ کیا لیکن شکست کہائی

اور اپنی حویلی مین ان چہپے دفعتہً ہلدور کے مکانات مین اگ لگنی شروع ہوئی
یہہ اگ غالباً مسلمانان ہلدور نے جو چودہریون کے خلاف تہے ہندون کے مکانون مین
لگائی تہی جب چارون کونونمین اسقدر اگ روشن ہوئی کہ راستہ امد و رفت
بالکل مسدود ہو گئے اور معلوم ہوا کہ یہہ اگ کئی دن تک نہ بجہے گی تب اوسوقت احمد الله خان
نے بجنور کی طرف کوچ کیا اور گیارہ بجے رات کے بجنور آداخل ہوا یہہ ماجرا ۲۷
تاریخ اگست روز پنجشنبہ کا ہے + ۲۸ اگست کو بعد چلے جانے احمد الله خان کے
چودہریون نے پہر تین ہزار ادمی کی جمعیت جمع کی اور جسقدر مسلمان حلوای اور
چہیپی اور کمہار وغیرہ جنپر اگ لگانے کا شبہہ تہا دستیاب ہوئے سبکو برابر
قتل کیا اور جسقدر مسلمانون کے گہر تہے سب جلائے گئے غرض کہ ہلدور بیچراغ
ہو گیا اور ریہونس کا نام تک نرہا اب ڈپٹی صاحب اور صدرامین صاحب کا یہان
رہنا بالکل مناسب نرہا کیونکہ گنوار انکو مسلمان سمجہکے انکی قتل کے درپے تہے غرض
۲۹ تاریخ کی رات کو یہہ دونو صاحب پیادہ پا وہان سے چلے اور راستہ مین
کمال تکلیف اور مصیبت اوٹہائی بلکہ چاندپور مین تو صدہا بدمعاش مسلح ہوکر
انکی قتل پر امادہ ہوئے لیکن میر صادق علی رئیس چاندپور نے بمشکل تمام
ان مفسدون کو روکا اور دونو صاحبانکو اپنے مکان پر لیجا کے امن دیا دوسرے روز خود ساتہہ

ہوکر موضع چھولا تک بہیجا دیا اخر کو یہہ دو تو صاحب میرٹھہ پہنچ گئے ۔ ۳۰ اگست کو
احمداللہ خان نے دوبارہ ھلدور پر یورشس کی اور پہر چودہریون کو شکست دی
اگرچہ اونکی حویلی نہ توڑ سکا ۔ اس معرکہ کے بعد تمام ضلع بجنور مین نواب محمود خان
کی حکومت بے کہٹکے ہو گئی اور احمداللہ خان اور جملہ مشیران نواب انتظام ضلع
کی طرف متوجہ ہوئے اور چودہریون سے صفای کرنی چاہی اور نئی مہرین
فوجداری اور کلکٹری کی بنوائین اون مہرون پر الفاظ ولله ملك السموات والارض
بڑہایا گیا اور بجاے سنہ عیسوی کے سنہ ہجری لکھے گئے اور لفظ ضلع بجنور
موقوف کر کے لفظ تحت حکومت نجیب اباد کہودا گیا چودہریون نے پہر نواب
پر حملہ کا ارادہ کیا اور بہت سے گنوار اکٹھے کیکے نجیب اباد کی طرف چلے اور پھڑاولی
کے متصل نواب کی فوج سے لڑائی ہوئی اور چودہریون کو پہر شکست ہوئی اخرکار
نواب اور چودہریون مین بہت لعد نامہ و پیغام صفائی ہو گئی اور ۲۶ ستمبر کو
چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاج پور اور چودہری امراو سنگہ رئیس شیرکوٹ نجیب اباد
مین سعداللہ خان کے ساتہہ آئے اور نواب محمود خان کو کچہہ اشرفیان نذر دین
اور نواب نے بہی ایک ایک دوشالہ بطور خلعت دیا اور دوسرے دن رخصت کیا بعد
ازان چند مہینہ تک اگرچہ بجنور مین نواب کی عملداری رہی مگر اس اثنا مین بہت سے

جهگڑے اور فساد هوتے رهے اخر کو اپریل کے مهینه ۱۸۵۸ع مین لشکر انگریزی بسرداری
جنرل جونس صاحب بهادر رورکی مین فراهم هوا اور وهان سے کوچ کرکے سترهوین
تاریخ گنگا پار هوکے ضلع بجنور مین داخل هوا ابنه سوت پر لشکر غنیم بسرداری احمد الله خان
پڑا تها لیکن انگریزی فوج نے غنیم پر ایسی اگ برسائی که وه بالکل سراسیمه هو گئے
اور بهاگ نکلے اور اسباب چهوڑکے کافور هو گئے + اٹهارهوین تاریخ لشکر انگریزی
خاص شهر نجیب اباد مین داخل هوا قبل اسکے نواب اور جمله باغی وهان سے بهاگ گئے
تهے اور شهر خالی پڑا تها شهر قبضه سرکاری مین اگیا اور اوسوقت شهر مین بکثرت
اگ لگ گئی اونیسوین تاریخ جلال الدین خان نواب بجنور کا بهائی اور سعد الله خان
نواب کا مشیر جو پهلے امروهه کا منصف تها گرفتار آئے اور بیسوین تاریخ کورٹ
کے حکم سے گولی سے مارے گئے + اسی تاریخ مکانات حکومت نواب کے اوڑا
دیے گئے ۲۱ تاریخ کو فوج سرکاری نجیب اباد سے نگینه کو ائی اس مقام پر بهی
غنیم کی فوج نے تهوڑا سا مقابله کیا لیکن جلد سب توپین اور اسباب چهوڑ
کے بهاگ گئے پندره توپین نگینه کی لڑائی مین سرکار کے هاتهه ائین بعد انتظام
شهر نگینه لشکر انگریزی نے دهام پور کی طرف کوچ کیا وهان معلوم هوا که تمام
باغی ضلع بجنور کے مراد اباد کی طرف بهاگ گئے جو که مراد اباد مین فیروز شاه اگیا تها

اسلیئے تمام لشکر نے ۲۲ تاریخ اپریل کو مراد اباد کی طرف کوچ کیا اور جناب الگزنڈر شیکسپیر صاحب بہادر مجسٹریٹ بجنور نے بمقام نورپور کل ضلع کا انتظام پہر اپنے ذمہ لیا اور تہوڑے عرصہ مین وہان انتظام سرکاری قرار واقعی ہوگیا

سرکشی اعظم گڈہ

قصبہ اعظمگڈہ شہر غازی پور سے جانب شمال ومغرب واقع ہے اسمین بارہ یا چودہ ہزار ادمیونکی اباوی ہے اسجگہہ شروع جون ۱۸۵۷ء مین پلٹن ہندوستانی نمبر ۱۷ مقیم تہی جبکہ میرٹہہ اور دہلی کی خبرین اعظمگڈہ مین پہنچین اوسیوقت سے اس پلٹن کے سپاہیون کے اطوار بدلگئے اور چندان تابع حکومت نہ ہے اخیر ماہ مئی مین صاحب محاسب اضلاع شمالی اور مغربی کا حکم پہنچا کہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ گورکہہ پور اور سات لاکہہ روپیہ خزانہ اعظمگڈہ سے الہ اباد کو روانہ کیا جاے چنانچہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ گورکہہ پور سے لفٹننٹ پلیسر صاحب بحراست تیس سوار رجمنٹ ۱۲ بیقاعدہ رسالہ کے لائے اور اعظمگڈہ مین پہنچ کے وہانکے سات لاکہہ روپیہ بہی لئے اور ۱۷ پلٹن کی دو کمپنیان واسطے حفاظت خزانہ کے اور لین اور تیسری تاریخ جون کو شام کے وقت یہہ خزانہ الہ اباد کے واسطے روانہ بنارس ہوا تین گہنٹہ بعد باقی چہہ کمپنیون ۱۷ اوین رجمنٹ نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور اپنے کوارٹر ماسٹر لفٹننٹ ہچنسن صاحب کو مار ڈالا اور

محبس کو توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا اور چہاونی اور بنگلونمین اگ لگادی اور
بدمعاشون نے لوٹ شروع کی جسوقت کہ سرکشی شروع ہوئی اوسوقت سب افسر
فوج کے مسکوٹ گہر مین کہانے پر تہے اوسوقت سب صاحبون نے میمون کو
کچہری کی چہت پر چڑہا دیا سب سپاہیون نے افسران انگریزی کو انکے گہیر لیا اور
انکے سامنے قسم کہائی کہ ہم آپکو نہین مارین گے بلکہ اپکی حفاظت کرین گے لیکن
چونکہ چند ادمی ہماری پلٹن کے امادہ قتل عیسائیون کے ہین لہذا مناسب یہہ ہے
کہ اپ سب صاحب یہان سے جلد چلے جاوین چنانچہ سپاہی لوگون نے افسرون
کی گاڑیان فراہم کین اور اونہین سب افسرونکو سوار کراکے دس میل تک غازی پور
کی طرف پہنچا گئے سب حاکمان ملکی بہی اوسی شہر کی طرف سب گہربار اور اسباب چہوڑ کے
بہ تعجیل تمام چلےگئے بعدازان سب سپاہیون نے خزانہ لوٹنے کے واسطے کوچ کیا جب
کہ اعظمگڈہ سے خزانہ روانہ ہوا تو لفٹننٹ پیلیسر صاحب کو تلنگون پر اعتبار نہ تہا
اونکا ارادہ ہوا کہ دونو کمپنیان ۱۷ وین رجمنٹ کی جو اونہون نے اپنے ساتھ لین
ہین اونکے ہتیار چہین لین اور جب اونہون نے اس اپنے حکم سے تلنگون کو مطلع
کیا اوسوقت تلنگون نے صاحب ممدوح کی نہایت انکساری اور عاجزی سے
التجا کی کہ اپ ہماری ایسی بے عزتی نکرین ہم بدل خیرخواہ اور نمک حلال سرکار

انگریزی ہین اور ہمسے کبھی خطا نہوگی غرض جبکہ تلنگون نے ہزار طرح کی قسمین
کہاکر لفٹننٹ صاحب کی دلجمعی کی تو صاحب نے بہی اونپر اعتبار کیا اور اونکے ہتیار نہ لئے
تین گہنٹہ نگذرنے پاے کہ اونکی پلٹن کی باقی کمپنیون نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور
جلد خزانہ پر آن پڑے اور وہ دونو کمپنیان بہی باوجود اس اقرار اور قول قسم کے
اپنے بہائیون کے ساتھہ مل گئین اور کل خزانہ کا قبضہ کرلیا سوار جو لفٹننٹ صاحب
کے ساتھہ تہے اونہون نے کہا کہ ہم آپکو بیشک بچاوینگے لیکن خزانہ کے واسطے
اپنے بہائیون سے نہ لڑینگے لاچار صاحب ممدوح کو کل خزانہ چہوڑکے ایک طرف
ہونا پڑا اور سوار اونکے ساتھہ ہوئے جب صاحب ممدوح معہ لفٹننٹ سمپسن صاحب
اور ٹرنر صاحب کے جو اونکے ہمراہ تہے علیحدہ ہوئے اور ارادہ بہاگنے کا کیا
اوسوقت سپاہیون نے اونکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا لیکن سوارون نے اونکی حمایت
کی ہرچند سپاہیون نے سوارون کو سمجہایا اور رفتہ بہی ولیلین اونکے سامنے
پیش کین حتی کہ ہر سر فرنگی کے واسطے اونہون نے پچاس روپیہ دینے کہے لیکن
سوارون نے ہرگز نمانا اور کہا کہ ہم اپنے افسرون کو کبہی تمہارے حوالہ نکرینگے
غرضکہ سوارونے ان تینو افسرونکو اپنی حراست مین صحیح وسلامت بنارس پہنچایا
جبکہ سب حکام غازی پور مین پہنچے تو معلوم ہوا کہ بعض صاحب اہل تجار نیلگر وغیرہ

اور غریب عیسائی پیچھے رہگئے اونکے واسطے بہت تردد تہا خصوصاً وینبلس صاحب
کو جو بڑے نیل کے صاحب دول سوداگر ہین اور بچکہ غازی پور پہنچ گئے تہے
اونہون نے مستر استٹل صاحب جج اور اور حکام ملکی کو سمجہایا کہ اپ میرے ہمراہ
واپس اعظمگڈہ کو چلئے تاکہ اون عیسائیون کو جو پیچہے رہگئے ہین واپس لے اوین لیکن
حکام بہت خایف تہے علاوہ ازین بے حکم صاحب کمشنر کے وہ واپس نہین جا سکتے تہے
لہذا اونہون نے صاحب کمشنر بنارس سے اجازت چاہی مگر صاحب کمشنر نے تار برقی
پر حکم بہیجا کہ وینبلس صاحب کو اعظمگڈہ واپس جانے کا اختیار ہے لیکن حکام ملکی اپنی
جانونکو ناحق جوکہون مین نہین دال سکتے اس حکم کے بعد وینبلس صاحب جو بڑے
عالی ہمت اور نیک خصلت اور رحیم ہین تنہا اعظمگڈہ کی طرف روانہ ہوئے اعظمگڈہ
کے دوری گہاٹ مین بائیس میل جانب گورکہپور اونکی بڑی ریاست اور جایداد
اور کارخانہ نیل ہے اونہون نے وہان پہنچکر اپنی رعیت کو مسلح کیا اور خاص اعظمگڈہ
مین جاکے اپنا قبضہ کیا اور کل کام حکام ملکی کی طرف سے خود کرتے رہے بلکہ
مالگذاری سرکار بہی جمع کی اور ضلع مین سرکار کی طرف سے انتظام کیا اور جتنے
عیسائی کہ وہان رہگئے تہے اونکی حفاظت کی اور قریب دیڑہ مہینہ تک ان صاحب
عالی ہمت نے اعظم گڈہ کو اپنے ہاتہہ مین رکہا ——————

سرکشی بنارس

یہہ مشہور شہر باہین کنارہ دریاء گنگ کے الہ اباد سے قریب ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

اس شہر سے کلکتہ چار سو بیس میل ہے گہاٹ اور اونکی بلند سیڑھیان بنارس

مین بہت مشہور ہین کنارہ دریا پر برابر برابر خوبصورت خوبصورت گہاٹون کی قطارے

جس سے عجیب شان اس شہر کی معلوم ہوتی ہے شوالون کی بہی اسجگہہ بڑی کثرت ہے

کئی سال ہوئے جب حساب سے معلوم ہوا تہا کہ ایک ہزار سے زیادہ شوالہ ہنود کے

اس جگہہ ہین مسجدین بنارس مین بہت کم ہین اورنگ زیب کے وقت مین کتنی ہی مسجدین

بن گئین اس متعصب بادشاہ نے اکثر شوالون کو مسمار کراکے اونکی جگہہ مسجدین بنوائین

وشن کا مندر تڑوا کر اوسجگہہ ایک خوبصورت مسجد بنوائی جو کہ مادہو راے کے گہاٹ

کے متصل واقع ہے ــ گلیان بنارس کی بہت تنگ اور غلیظ ہین لیکن مکانات

بہت بلند اور سنگین بنے ہین کئی سال ہوئے جب خانہ شماری سے معلوم ہوا تہا

کہ ابادی بنارس کی قریب دو لاکہہ ادمیون کے ہے جو تیس ہزار گہر و نمین اباد ہین شمال

اور مغرب کی جانب شہر سے دو میل کے فاصلہ پر چہاونی انگریزی ہے جسکا نام سکرول

ہے اور وہین مکانات اور کوٹہیات صاحبان ملکی کی ہین ــــ ابتدا جون مین

یہان فساد برپا ہوا لیکن اگر فوج گورہ اوس موقع پر یہان نہ پہنچ جاتی تو بڑا اندیشہ تہا

بنارس کے گھاٹ
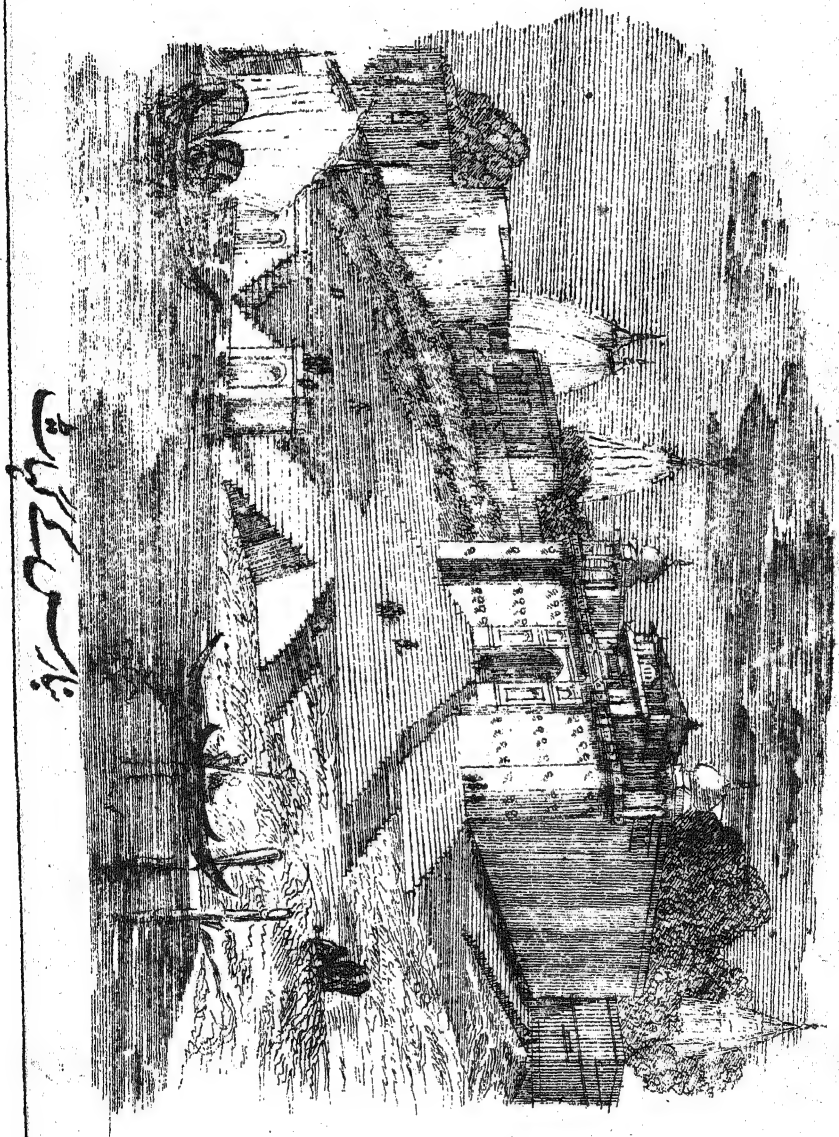
تیسری تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر معہ ساٹھہ
پیادگان پلٹن اول مدراس فیوزی لیر زاور تین افسرون کے بنارس مین
پہنچے پانچ کمپنیان اسی پلٹن گورہ کی پیچھے آتی تھین اور عرصہ چند روز مین بنارس داخل ہونے
والی تہین یہہ پلٹن نہایت جلدی کوچ کرتی ہوئی کانپور کے واسطے کلکتہ سے چلی آتی
تہی چوتہی تاریخ کو نیل صاحب کا ارادہ تہا کہ بنارس سے راہی کانپور ہون لیکن اونہون
نے لفٹننٹ پلیسر صاحب سے خبر پائی کہ ۱۷ وین رجمنٹ ہندوستانی متعینہ اعظم گڈہ
نے سرکشی کی اور خزانہ لوٹ لیا یہہ خبر سنتے ہی برگڈیر پونسنبی نے جو ضلع بنارس مین
اعلی حاکم جنگی تہے نیل صاحب سے یہہ مشورت کی کہ ۳۷ وین پلٹن ہندوستانی جو بنارس
کی چہاونی مین مقیم ہے اوسکے ہتیار لے لئے جاوین نیل صاحب نے کہا کہ بلا تامل اس پلٹن
سے ہتیار چہین لینے ضرور ہین کیونکہ اب بہروسا کسی ہندوستانی پلٹن پر نہین رہا چنانچہ
اوسی روز شام کو پانچ بجے نیل صاحب لبرداری ایکسو پچاس گورہ پلٹن نمبر ۱۰ اور
ساٹھہ گورہ پلٹن مدراس فیوزی لیر زاور تین توپ پریڈ کے میدان پر آئے اور یہہ تجویز
ہوئی کہ پلٹن سکہہ اور ۷۰ سوار رجمنٹ بستیزدہم بہی اس فوج گورہ کے ہمراہ ہوکے
۳۷ وین پلٹن کے ہتیار لینے مین مددگار رہون پلٹن سکہہ مذکورہ بالا اور رسالہ سیزدہم
بہی چہاونی بنارس مین متعین تہا لفٹننٹ کرنیل گورڈن صاحب سکہہ کی پلٹن کے افسر تہے

اور انکو اپنی پلٹن پر اعتبار کلی تہا جب کہہ فوج اراستہ ہوئی تو ۳۷ وین پلٹن کو
معلوم ہوگیا وہ فی الفور دوڑپڑی اور اپنے ہتیار لیکے اور بہکے گولیان چلانی شروع
کین اور مستعد بمقابلہ ہوئی جنرل صاحب کے سر مین طپش افتاب کے باعث سے گرمی
چڑہ گئی اور نیل صاحب نے حکومت فوج لیکے پلٹن باغی پر حملہ کیا لیکن پلٹن سکہہ
نے اوسوقت دغادی اور باغی ہوکے اپنے افسرون اور فوج گورہ پر بندوقین
چلانی شروع کین اور منتشر ہوگئی فی الفور نیل صاحب نے تینون توپین دشمن
کی طرف سر کرنی شروع کین اور تہوڑے عرصہ مین ۳۷ وین پلٹن سراسیمہ
ہوکے بہاگی بہت سے ادمی قتل ہوئے اور نیل صاحب نے اونکی چہاونی کو بالکل پہونک
دیا اور کل چہاونی پر اپنا تسلط کیا صبح پانچوین تاریخ جون کو اونہون نے خزانہ سرکاری
بہی چہاونی مین منگوالیا اور اپنی فوج مین سے ادمی بہیجے کہ جو کچہہ ہتیار اور مال
۳۷ وین پلٹن بہاگتے وقت چہوڑ گئی ہے لے اوین جب کہ یہہ سرکشی اور لڑائی ہوئی
تو کل میمین اور صاحب لوگ اوس مکانمین جو ٹکسال گہر کے نام سے مشہور ہے
چلےگئے تہے اگر یہہ شجاع سردار نیل صاحب بارہ گہنٹہ بہی دیر کرتے تو ضرور ۳۷ وین
پلٹن فساد مچاتی اور یقین ہے کہ اوسی رات کو سب عیسائی قتل ہوتے اور خزانہ
لٹجاتا نیل صاحب نے جو بابت سرکشی وغیرہ چہٹی اطلاعی کمینڈرانچیف ہند

کو لکھی اوسکا بجنسہٖ ترجمہ ہم اس جگہہ لکھتے ہین

ترجمہ چِہٹّی لفٹننٹ کرنل جے جی نیل صاحب بہادر متعلقہ فوج مدراس بنام ایجوٹنٹ جنرل فوج احاطہ بنگال از مقام بنارس

مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ع

واسطے اطلاع جناب کمندر انچیف صاحب بہادر کشور ہند کے اپکو مطلع کرتا ہون کہ تیسری تاریخ ماہ حال کو معہ ایک فریق اوس رجمنٹ کے جو میرے زیر حکم ہے (یعنی اول مدراس فیوزی لیرز) یہان پہنچا قبل میرے انے کے ساتھہ سپاہی اور تین افسر رجمنٹ مذکور کے اس جگہہ داخل ہو چکے تہے اور ایک کمپنی دو روز مین پہنچنے والی تھی اور باقی تین کمپنیان بسواری چھ بیٹہ اتی تہین میرا ارادہ تہا کہ چوتھی تاریخ شام کے وقت معہ ایک حصہ پلٹن مذکور کانپور کی طرف کوچ کردن اس اثنا مین لفٹنٹ پیلیر صاحب سے جو بہ افسری پچاس سوار رسالہ سیزدہم خزانہ لانے کے واسطے اعظم گڈہ گئے تہے خبر ملی کہ ۱۷ وین پیادگان ہندوستانی نے بلا کرشی کی اور معہ شان شہر اور قیدیان جیلخانہ اونکے شامل ہوئے اور خزانہ لوٹ لیا جب یہہ خبر بنارس مین پہنچی تو برگڈ بیر پونسنبی نے مجھسے مشورت کی کہ ۳۷ وین پلٹن متعینہ چھاونی بنارس کی بندوقین لے لینی ضرور ہین اونہون نے فرمایا کہ اج صبر کرنا چاہیے کل کے روز صبح کو ایسا

عمل مین اویگا مینے اونسے کہا کہ یہہ امر اسیوقت ہو تو بہتر ہے اونہون نے میرا
کہا قبول کیا اور میری قیام گاہ سے اس امر کے انتظام کے واسطے چلے گئے اور
مجہسے فرما گئے کہ معہ فوج گورہ پانچ بجے شام کو پریٹ کے میدان پر آجاؤ
اور پلٹن سکہہ جسپر لفٹننٹ کرنل گورڈن صاحب کا بڑا اعتبار تہا اور نشتر سوار
رسالہ سیزدہم کو حکم شامل ہونے فوج گورہ کا تہا وقت معینہ پر برگڈیر پونسنبی
پریٹ پر تشریف لائے لیکن مجہے معلوم ہوا کہ طبیعت برگڈیر صاحب کی علیل ہے
اور اس موقع ضرورت پر جیسی مضبوطی سے ساتہہ کام کرنا چاہئے نکر سکین
گے ایک طرف سے توپخانہ اور فوج گورہ ۳۷ وین پلٹن ہندوستانی کی طرف
چلی اور دوسری طرف سے پلٹن سکہہ اور اونکے پیچہے سوار ونکو لڑنے کا حکم
تہا جب کہ ہم کو تہون کے نزدیک پہنچے اوسوقت ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون نے
دوڑ کے ہتیارونکا قبضہ کر لیا اور بندوقین بہر کے ہماری طرف سر کین فی الفور
توپخانہ اور فوج گورہ نے اوسکا جواب دیا جس سے بہت سے ادمی پلٹن
ہندوستانی کے قتل ہوئے ہمارے ادمی بہی بہت سے زخمی ہوئے اور
اسیوقت طپش افتاب کے صدمہ سے برگڈیر صاحب بہی زمین پر گر پڑے
اور اونہون نے بیان کیا کہ اسوقت مجہسے کچہہ نہو سکے گا تم درجہ دوم کے افسر ہو

میری جگہہ حکومت فوج کی لی اور اوسیدم مینے حکومت فوج کی لی اور سکھہ
اور فوج گورہ کو دونو طرف توپخانہ کے رکہہ کے چہاونی پر حملہ کیا مین خاص
چہاونی مین وہنہی طرف اپنے ادمیون کے تہا جسوقت معلوم ہوا کہ سکھہ
یکایک ٹہہیر گئے اور اپنے دل مین مذبذب ہوکے اخر کو اپنے افسر اور اجیٹن اور
اور افسرون پر بندوقین چلائین اور سوارون پر بہی جو اونکے پیچہے تہے
فیر کی سو کچہہ کہ مینے دیکہا اور سنا اوس سے یقین ہوتا ہے کہ علاوہ چند
اشخاص کے کل پلٹن سکھہ وفادار معلوم ہوتی تہی اور ۳۷ وین پلٹن کے
خلاف لڑنے مین بہت رضامند اور خواہشمند تہی باعث اونکے یکایک بگڑ
جانے اور اس عجیب بد اطواری کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پیچہے تیرہوین رسالہ
کے ایک سوار نے اپنے بہ گڈیر میجر کپتان ڈوگس صاحب پر جو جب الحکم بر گڈیر
صاحب کے اونکی افسری کے واسطے جاتے تہے گولی چلائی اور بارادہ مار ڈالنے
کا کیا اس امر کے پیشتر خاص اوس رسالہ کے افسر کو ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون
نے مار ڈالا تہا یہہ غل اور بندوقون کی اواز سنکے سکھہ بہی لوٹ پڑے
اور اپنے افسرون اور ہمارے ادمیون کی طرف بندوقین چلانے لگے ایک
شخص جسنے کرنل گورڈن صاحب حاکم پلٹن سکھہ پر گولی ماری تہی اوہی

کے ایک حوالدار نے اوسکو مار ڈالا توپخانہ والان نے یہہ نمکحرامی پلٹن سکھہ دیکھہ کے

اونپر توپین مارنی شروع کین چنانچہ کل پلٹن اور رسالہ کے آدمی متفرق اور

پریشان ہو کے بہاگ گئے بعد ازان مینے کل ۳۷ وین پلٹن کو چھاونی سے نکال کے

بہگا دیا اور اونکے گہرون کو جلا دیا اور اپنی توپون اور آدمیون کو رات بہر بارکون

مین مقیم رکہا علی الصباح مینے اپنے آدمیون کو ہتیار اور نشان اور اسباب کی

تلاش مین بہیجا جوکہ ۳۷ وین پلٹن کے آدمی اور سکھہ لوگ بہاگتے وقت چہوڑ

گئے تہے مینے حکام ملکی سے مشورت کر کے کل خزانہ سرکاری کو جوکہ محفوظ

جگہہ مین نہ تہا بحراست ایک سو جوان پلٹن دہم گورہ اور مدراس فیوزی لیرز

اور پچیس سوار زیر حکم لفٹننٹ کرنل گورڈن کے بارک مین منگوالیا جبکہ مین یہان

پہونچا تو مینے اوسیوقت اپنی رائے بیان کی تہی کہ خزانہ صرف ایک پہرہ سکہون

مین محفوظ نہین ہے لیکن سکہ لوگ تعینہ خزانہ بڑے وفادار رہے اور اس

نمک حلالی کے باعث سے مستحق بہت بڑی تعریف کے ہین مجہے یقین ہے

کہ اگر ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار لینے مین صبح تک دیر کیجاتی تو اوسی رات کو سرکشی

ہوتی اور چہاونی مین جتنے گہر صاحبان انگریز کے تہے اونپر وہ کل قابض

ہو جاتے اور جو چاہتے سو کرتے کیونکہ اس موقع پر فوج گورہ کو اونکی مدد دینا

بہت مشکل ہوتا مینے اوس مکان مین جو ٹکسال کے نام سے مشہور ہے ایک پہرہ پلٹن
مدراس فیوزی لیر زمین سے متعین کر دیا تہا اور سرگڈیر صاحب کی مصلحت
سے یہہ قرار پایا تہا کہ بشرط واقع ہونے کسی فساد کے کل صاحبان انگریز اور
بی بیان اوس مکان مین انکر پناہ لیں چنانچہ بر وقت فساد ایسا ہی عمل مین ایا اور
پہرہ گوروں نے اونکی حفاظت کی اور کوئی بدمعاش اوس مکان کے نزدیک
تک نہ پہنچنے پایا سرکش سپاہی اور سوار بہت سراسیمہ بہاگے بلکہ کتنے ہی ادمی تو اپنے
ہتیار چہوڑ گئے اب مین بابو کون اور ٹکسال گہر پر قابض ہون جو کہ مابین چہاونی
اور شہر بنارس واقع ہے اور مختلف جگہون چہاونی مین ہندوستانی سپاہیون
اور سوارونکے جو وفادار اور قابل اعتبار ہین پہرے لگا دیے ہین اور بر وقت
انے اور فوج گورہ کے ایک پہرہ گہر جا گہر پر تعین کرونگا اوس وقت کل صاحبان
انگریز پہر اپنے اپنے گہرونمین جا کے بحفاظت تمام رہ سکینگے قریب ۹۰ نوے سوار
کے رسالہ سیزدہم مین سے نمک حلال رہے ہین اور ہمارا کام دیتے ہین اور
کل چہاونی مین گشت کرتے ہین تاکہ کوئی بدمعاش شہر سے وہان نہ انے پاوے
اور ایکسو نوے ۱۹۰ ادمی سکہہ کی پلٹن مین سے ہمارے ساتہہ رہ گئے ہین چندکی
ادمیون سے حسب اونکی خدمات نمک حلالی مینے ترقی مدارج کی ہے انکی اور

اون سواروں کی جنگی وفاداری اور جان نثاری کے باعث سے ترقی ہوی ایک
مفصل رپورٹ خدمت مین ترسیل کرونگا فقط۔ راقم جے جی نیل لفٹننٹ کرنیل
— اس فساد کے روز کل اکیس ادمی سرکاری فوج مین سے مجروح اور
مقتول ہوئے ایک کپتان صاحب اور دو گورہ سپاہی اور ایک دوا ساز ولایتی
قتل ہوئے اور ایک کپتان اور تین انسائن اور ایک گولہ انداز اور اٹھہ گورہ
سپاہی اور ایک حوالدار اور تین ہندوستانی سپاہی زخمی ہوگئے یہہ واقعات
چوتھی اور پانچوین جون کے ہین جوکہ کرنیل نیل صاحب نے خود اپنی چٹھی مرقومہ
بالا مین بیان کئے تیروان رسالہ اور پلٹن سکھہ جولدہیانہ کی پلٹن کے نام سے
مشہور تھی بہت خیرخواہ اور وفادار سرکار کی فوج مین سے گنی جاتی
تھی اور ۳۷ وین پلٹن پیادگان ہندوستانی نے بھی جنگ افغانستان اور
پنجاب مین بہت اچھے اچھے کارنمایان کئے تھے یہہ تینو رجمنٹین اس زمانہ سرکشی
مین متعینہ چھاونی بنارس تھین ۳۷ وین پلٹن نے پہلی تاریخ جون کو علامات نافرمان
برداری ظاہر کین اور تیسری تاریخ کو افسر دوم لفٹننٹ کرنیل گورڈن صاحب
نے برگیڈیر پونسنبی کو مطلع کیا کہ ۳۷ وین پلٹن کے ادمی بدمعاشان شہر سے
سازش کرکے فساد کیا چاہتے ہین۔ چنانچہ قبل از خبر بغاوت اعظمگڈہ اور پیشتر

انے کرنیل نیل صاحب سے کے برگڈیر صاحب اور ٹکر صاحب کمشنر اور گبنس صاحب

جج نے مشورت کرکے ارادہ مصمم کیا تہا کہ ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے ضرور

ہین چنانچہ ایک جماعت تیرہوین رسالہ کی جو سلطان پور مین تہی اوسکو بہی طلب

کرلیا تہا کہ رسالہ مذکور اور پلٹن سکہہ فوج گورہ کی مددگار ہووے ۳۷ وین پلٹن

کے ہتیار لے لین لیکن ان دونو یعنی پلٹن سکہہ اور رسالہ نے وقت ضرورت پر

دغا بازی اور نمکحرامی کی جیسا اوپر مفصل بیان ہوا چند سپاہی ۳۷ وین پلٹن

مین سے بہی ثابت قدم رہے اونکو چنار گڈہ کی حفاظت کے واسطے بہیجدیا

اگر اس شام کو ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے مین دیر ہوتو اوسی رات کو بنارس

مین وہی حال برپا ہتا جو میرٹہہ اور دہلی مین ہوا کیونکہ بعد ازان خود اوسی پلٹن

کے ادمیون نے اقرار کیا کہ اونکا ارادہ تہا کہ دس بجے رات کو سرکشی کرکے سب

انگریزونکو قتل کرین اور بنگلے جلادین — وہ سکہہ جو خزانہ پر متعین تہے اور جنہونے

اوس سرکشی کے وقت نمک حلالی کرکے خزانہ بچایا اونکو دس ہزار روپیہ انعام

ملا جبکہ فوج باغی کو پریڈ کے میدان مین شکست ہوئی اور بہاگی تو راستہ مین

بہاگتے وقت اونہون نے انگریزان کی کوٹہیون پر گولیان چلائین لیکن بہت سے

صاحب اپنے اپنے اصطبلون اور شاگرد پیشہ کے مکانون مین چہپ گئے اور

بعض اپنی چہتون پر چڑہ گئے ٹکر صاحب کمشنر کے مکان پر بہت سی میمون لیے

چہت پر چڑہ کے پہونس کی آوٹ مین پناہ لی اور صاحب لوگ اونکی نزدیک

ہتیار بند کہڑے رہے تین یا چار صاحبون نے معہ اپنے عیال و اطفال ناؤ مین

بیٹہہ کے دریا مین پناہ لی اور پیچہیں دریاء گنگ پر چلیگئے اور وہان تا ہونے امن

کے رہے توپون اور بندوقون کی اواز اور شعلہ اگ اور دہوان دیکہہ کے یہہ

دیا کے لوگ بہت خایف تہے لیکن جب اونہون نے خبر فتح کی سنی اوسیوقت

کنارہ پر اگئے اور ٹکسال گہر مین جہان سب صاحبون اور میمون کو پناہ لینے کا

حکم تہا چلیگئے اور قریب ادہی رات کے اس مکانمین پہنچے رفتہ رفتہ سب عیسای

عورت اور مرد اور بچے اس مکانمین پہنچ گئے اور قریب قریب کل مہینہ جون یہہ سب

لوگ اس مکانمین پناہ گیر رہے دنمین صاحب لوگ باہر جاتے تہے اور رات

کو واپس اجاتے تہے لیکن چونکہ بعد ازان فوج گورہ بکثرت اوس راستہ گذرنے لگی

تو تہوری فوج ولایتی سے جو وہان تعین رہی شہر اور چہاونی مین بالکل امن

اور انتظام ہوگیا اور بدمعاشون اور مفسدون کو نیل صاحب اور ٹکر صاحب

اور گبنس صاحب نے جلد گرفتار کر کے پہانسیان دینی شروع کین جس سے ضلع مین

فتنہ پرداز نہایت خایف ہوگئے — اس جگہہ ہم تصویر لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر

جنکو چند روز بعد لقب جلیلہ برگڈیر جنرل کا حاصل ہوا کہتے ہین اونھون نے واقعہ مین بنارس کو بچایا اور جو جو کچھ اونسے کار بہادری اور شجاعت الہ اباد اور کانپور وغیرہ مین بن آئے اونکا ذکر اپنے اپنے موقع پر ہوگا ــــــ

برگڈیر جنرل نیل صاحب بہادر

بنارس کے حکام ملکی کا احوال

جبکہ چوتھی تاریخ جون کو پانچ بجے شام پریڈ کے میدان مین یہہ فتنہ برپا تھا تو
حکام ملکی معہ اپنے قبایل مکان خزانہ کی چہت پر جمع ہوئے اور یہی تجویز پیشتر
سے ہو گئی تھی مکان خزانہ کا چھاونی سے قریب دو میل کے فاصلہ پر تھا تہوڑی
دیر پیشتر شروع ہونے لڑای کے صورت سنگہ سکہہ گنیس صاحب بہادر جج
بنارس سے مرخص ہو کر چلا گیا لیکن بمجرد سننے اواز توپ کے وہ پہر اونکے پاس
جہان اور اور صاحب لوگ بہی جمع تہے واپس ایا اور دو نالی بندوق
اونکے ہاتہہ سے لیکے بیان کیا کہ اب مین اپکے ساتہہ ہون جو اپکا حال سو میرا حال
صورت سنگہ کا اوسوقت آنا بہت اچھا ہوا اس بات کو جو تہائی گہنٹہ گذرنے
پایا تہا کہ سکہون سے جو خزانہ کے مکان پر تعینات تہے اور جسکی چہت پر
سب حکام کہڑے تہے کسینے آنکر کہا کہ انگریز تمہاری پلٹن کے سکہون پر توپین مار
رہے ہین اور ہر سکہہ قتل ہوتا جاتا ہے یہہ بات سنکر سکہون نے سوچا کہ اپنے ملک
کے ادمیون کی عیوض وہ بہی اوسوقت کسیقدر عیوض لے سکتے ہین لیکن صورت سنگہ
نے اونکو سمجہایا کہ تم مغالطہ مین ہو کبہی پیشتر سے صاحبان عالیشان کی یہہ صلاح
نہ تہی کہ سکہون پر حملہ کر کے اونکو قتل کرین اگر ایسا ہوتا تو یہہ سب حکام معہ اپنے عیال

واطفال خاص تمہاری حفاظت مین کیون آتے یہہ ایک نہایت بڑی دلیل ہے
کہ صاحبونکو تم پر پہلے سے بڑا بھروسا ہے اور اوسوقت پر بیٹ پر تمہاری پلٹن
کے خلاف تو بین مارنے کا کچھہ اور باعث ہوا ہوگا صورت سنگہ کے سمجھانے سے
وہ پھر راضی ہو گئے اور بعد ازان کبھی ارادہ نمکحرامی کا نکیا اور اپنا کام وفاداری سے
کئے گئے۔ گبنس صاحب اور لن صاحب کے موجود ہونے سے خزانہ کا مکان لٹنے سے
بچ رہا اگر یہہ دونو حاکم وہان موجود نہون تو ضرور خزانہ لٹ جاوے اگر جناب
گبنس صاحب وہان نہوتے تو صورت سنگہ وہان کا ہیکو ہوتا اور سکھونکو کون
سمجھاتا سب سکھہ فی الفور اپنے بھائیون کا احوال سنکے بڑی بدعت مچاتے چھاونی کی
میمن اور وہ صاحب لوگ جو لڑائی مین شامل نتھے مکان ٹکسال مین آ گئے
اور اسی مکان مین بعد فرو ہونے فتنہ سرکشی حکام ملکی بھی اکر رہے اگرچہ اوس
شام کو سب بنگلے صاحب لوگون کے خالی ہو گئے اور کوئی اونکا محافظ نتھا اور
دروازے بالکل کھلے تھے لیکن کسطرحکی چوری یا لوٹ نہین ہوئی سچ ہے
کہ اوسجگہہ سپاہیونکی سرکشی کا بہ تعجیل تمام اور رجولی علاج ہو گیا لیکن جب یہہ خبر
سرکشی کی ضلع مین پھیلی تو تمام ضلع کی رعیت منحرف معلوم ہوئی اور بد انتظامی
ہو گئی اس زمانہ نازک مین جناب گبنس صاحب کا بنارس مین ہونا نہایت مقتضات

سے ہوا لوگ اون سے نہایت خایف تہے اور اونکی دلیری اور شجاعت سے
سب بخوبی واقف تہے شہر مین اونکے باعث سے کوئی ذرا سر بہی نہین اوٹہا
سکتا تہا سب جانتے تہے کہ ۱۸۵۲ع مین جو بنارس مین بلوہ ہوا تہا اوسکا ثمرہ
انہی صاحب ممدوح کے ہاتون سے کیا ملا تہا بدمعاش انکے نام سے لرزان
تہے۔ دو بڑے رئیس بنارس مین راؤ دیونارائن سنگہ اور راجہ بنارس
نے اس موقع پر سرکار کی بڑی وفاداری کی راو صاحب نے جو کچہہ اونکے پاس
تہا سب خدمتگذاری سرکار کے واسطے حوالہ کیا اور خود خاص جناب گبنس صاحب
کی کوٹہی مین قیام کیا اور معتمد جاسوس ہر طرف دوڑائے اور صحیح صحیح
خبرین منگوائین اور جہان تک اون سے ممکن تہا خدمتگذاری سرکار مین کوتاہی
نکی۔ علی ہذا القیاس راجہ بنارس نے بہی بڑی مدد کی اور جو کچہہ سرکار کو مطلب
ہوا اوسیوقت راجہ موصوف نے پیش کیا صورت سنگہ نے بہی جو وفاداری اور
نمک حلالی کا حق ہے ایسا ادا کیا کہ ہر کسی سے نہین ہوتا اوسنے اپنی جان
پیچہ بیٹی ہی کہتے ہین کہ جب سیکہ ول مین توپ چلی تو اوسیوقت سے سب زمیندار
ضلع بنارس کے برگشتہ ہوگئے لیکن اونکی درستی کے واسطی صاحبان انگریز نے
بڑی شجاعت ظاہر کی تہوڑے سے سوار زیر حکم لفٹنٹ پیلی صاحب ثابت قدم رہ گئے تہے

لیکن اونپر شبہہ بغاوت قوی تہا باوجود اسکے چیپ من صاحب ایک تاجر نیل
نے درخواست کی کہ مجہکو ان کے ساتہہ جہان کہین سرکار چاہے انتظام کے واسطے
بہیجے اور اونہون نے یہہ بہی چاہا کہ اون سوار و نجیب اونکو کچہہ ملین تو وہ
اعظمگڈہ کے باغیون کا جاکے مقابلہ کرین کرنیل نیل صاحب بہادر نے اس درخواست
کو منظور نہین کیا کیونکہ اونکو فوج ہندوستانی کا احوال بخوبی معلوم ہوگیا تہا چیپ من صاحب
کو اختیارات مجسٹریٹ دیکے لبرواری ایک جماعت سواران ضلع کے انتظام کے
واسطے بہیجا جسمین اونہون نے بہت کوشش اور محنت کی اور اونکی جانفشانیون
سے بہت صورت امن اور انتظام کی ہوئی ——

سرکشی جونپور

مسٹر بینن صاحب تاجر نیل جو اپنے کارخانہ نیل مین قریب چار میل کے
فاصلہ پر جونپور سے رہتے تہے اونپر ۳۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے جو بنارس
سے بغاوت کرکے بہاگے تہے پانچوین تاریخ جون کی صبح کو حملہ کیا وہ بہزار دشواری
جان بچاکر معہ دو اور صاحبون کے وہان سے سوار ہوکے شہر مین آئے اور اسی
ماجرے سے اور صاحبون کو اطلاع دی سب صاحب لوگ اوسوقت مشورت
کرکے کچہری کے مکانمین جمع ہوئے اور اکیسو پچاس سکہہ جو لدہیانہ پلٹن کے زیر حکم

لفٹننٹ مارا صاحب جون پور مین متعین تہے اونکو بہی وہان تیار ہوکے اجانیکا
کا حکم دیا یہہ سکہہ اوسی پلٹن کے تہے جسنے پچہلی شام کو بنارس مین سرکشی
کی تہی اول تو یہہ سکہہ جو جون پور مین تہے نمک حلال معلوم ہوئے لیکن بعد معلوم ہوا
کہ وہ سکہہ اونہی کی پلٹن کے بنارس سے پہنچ گئے اور اونکو سرکشی بنارس کی
اطلاع دی اور اونکو بہی ترغیب دی کہ وہ مثل اپنے اور بہائیون کے عمل کرین
چنانچہ وہ بہی منحرف ہوگئے اور جب کہ دوپہر پر ڈہائی گہنٹے گذرے تہے اونہون
اپنے افسر لفٹننٹ مارا صاحب کے جو معہ اور حکام کچہری کے برانڈہ مین کہڑے
تہے گولی ماری گولی اونکی چہاتی مین لگی اور وہ زمین پر گر گئے فی الفور سب صاحب لوگ
کمرے کے اندر گہس گئے اور دروازے بند کر لئے لیکن اوسوقت ہر دم یہہ یقین تہا کہ
سرکش لوگ دروازے توڑ کے سبکو مار ڈالینگے مسٹر کیمپج صاحب
جنٹ مجسٹریٹ جون پور جو تہوڑی دیر پیشتر اس ماجرے کے جیلخانہ دیکہنے تشریف
لے گئے تہے اونکو جب وہ تہوڑی دور دروازہ سے گئے تہے باغیون نے مار ڈالا گولی اونکے
پشت مین لگی اور سامنے کی طرف دل مین ہو کے پار ہوئی اونکی لاش پیچہے پہا
دیکہی گئی تو چہوٹی انگلی کٹی ہوئی تہی جسکو بدمعاشون نے انگوٹہی کے لالچ کاٹ
لیا تہا مطلب سکہون کا یہہ تہا کہ صرف اپنے افسر کو جس سے وہ راضی نہ تہے مار ڈالین

چنانچہ اونکو مار کے پہر وہ کسی اور حاکم کی طرف متوجہ نہوئے والا سب حکام
اونکے ہاتہہ مین تہے ایک لحظہ مین اگر وہ چاہتے تو سبکو مار ڈالتے لیکن وہ چند
گولیان کہڑکی کیطرف چلا کے خزانہ لینے کے واسطے چلے گئے سب صاحب لوگ مطلع
صاف دیکہہ کے دو گاڈیو مین سوار ہو کے وہان سے بہاگے اور اوسی روز شب
کولیا واگانو مین جو ستٰرہ میل جون پور سے ہے پہنچے اسجگہہ لفٹنٹ مارا صاحب
کی میم اشتد رنج کے باعث سے بیماری سکتہ مین مبتلا ہو کے مرگئین اونکو اوسی وقت
مشعل جلا کے دفن کیا — صبح کو چہٹی تاریخ جون دریا کی راہ ایک کشتی مین سب
صاحب سوار ہو کے چلے قریب پانچ میل گئے تہے کہ گنواران کراہٹ نے اونپر
نہایت تشدد کیا اور پہر اونکو اوسی گانو مین واپس آنا پڑا اور قریب تہا
کہ سب صاحب مارے جاتے لیکن لالہ ہنگن لال نے اونکو تا آنے مدد کے بنارس
سے اپنے گہر مین بحفاظت تمام رکہا اور حتی المقدور سب صاحبون کی خاطرداری
کی مستر تہری پلانڈ صاحب ڈپٹی کلکٹر معہ میم جو پیچہے جون پور مین رہگئے
اونہون نے بروقت آنے سواران باغی بنارس کے ایک چپراسی کے گہر مین
پناہ لی لیکن اوس بدذات نے اونہے اپنے گہر سے نکالدیا جب کہ وہ بیچارے
اس تدبیر مین تہے کہ کسیطرح یہان سے نکلکر بہاگین اتنے مین چند سوارون نے دیکہہ

پایا اونکو اول تو جو کچھ اونکے پاس تھا چھین لیا بعد ازان دونوکو نہایت بیرحمی

سے گولیون سے ہلاک کیا لیکن اونکے بچون کو نہ مارا تھوڑی دیر بعد چلے جانے

سب صاحبون کے قریب چالیس یا پچاس سوار تکھرام نبارس سے جون پور مین

پہنچ گئے اور حاکمون کی تلاش مین نہایت جستجو کی لیکن ناامید ہوکر تمام بنگلون

مین اگ لگادی اور تمام مال اور اسباب لوٹ لیا اور برباد کردیا سب

صاحب ۷ وین جون کی شب کو لبادا مین پہرے والے اور نوین تاریخ

تک وہان مقیم رہے اوس روز نبارس سے چند گورہ سپاہی اونکو اپنی

حراست مین نبارس لے آئے

مسٹر جویس سینز صاحب کا وقائع و باشندے جونپور

۱۸ یا ۱۹ امی کو خبر قتل دہلی اس جگہہ پہنچی ایک یا دو روز بعد کل ہندوستانی

اس خبر سے واقف ہو گئے دو کمپنیان لدہیانہ رجمنٹ کی جون پور مین متعین

تھین اور چونکہ یہہ ادمی بڑے وفادار معلوم ہوتے تھے اس سبب سے کوئی اندیشہ

سرکشی اسجگہہ نہین تہا لیکن البتہ یہہ خوف تہا کہ مبادا فوج باغی سلطان پور

حملہ آور ہو یا کہ راجپوت اور برہمن سرحد اودہ کے جو مشورے کرتے تھے کچھ

فساد اور بلوہ کرین ۲۳ مئی کو یہہ خبر اوڑی کہ صاحب کلکٹر اج رات کو مارے

جائینگے اسواسطے صاحب ممدوح نے ایک پہرہ خزانہ پر زیادہ کیا اور چاہا کہ وہین وہ اوس رات کو سووین لیکن پہر اونہون نے مناسب نہ جانا اور اپنے گہر مین سوئے غرض وہ رات تو بخیر گذری ایک یا دو روز بعد پہنچنے اخبارات دہلی کے بعض دوستون نے مجہے یہہ صلاح دی کہ مدرسہ کو بند کر کے موسم گرمی کی تعطیل جو نزدیک ہی دیکے اپنی میم کو کسی اور جگہہ لیجاؤن یہہ تدبیر مینے مناسب نہ جانی کیونکہ مباد امجہکو لوگ یہہ کہین کہ مین خوف کہا کر چلا گیا اور میرے جانے سے کوئی طرحکا تہلکا پڑجا وے سب کو یہی منظور تہا کہ لوگون کو کوئی خوف بیجا نہ دلا یا جاوے مدرسہ اخیر ماہ مئی تک حسب دستور کہلا رہا لیکن پچیسوین کو مینے بباعث سالگرہ ملکہ معظمہ تعطیل دی اگرچہ سالگرہ کا دن چوبیسوین تاریخ کو تہا لیکن اوس روز اتوار تہا اور پہلی تاریخ جون سے حسب معمول تعطیل شروع ہوئی چوتہی تاریخ جون بازار مین خبر مشہور ہوئی کہ اعظمگڈہ مین فوج نے سرکشی کی یہہ خبر پانچوین کو تحقیق ہوگئی اور اسی روز جون پور مین بہی سرکشی ہوئی اوس روز صبحکو آٹہہ گہنٹہ پر قریب چہ تہائی گہنٹہ گذرا ہوگا کہ مسٹر بےنن صاحب اور رٹلا صاحب اور رانزورو صاحب تاجران نیل جنکا کارخانہ بیچہ مین تہا جو قریب ڈہائی میل کے جون پور سے واقع ہے جو نبور

ہیون پہنچے اور بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت سپاہیان باغی نے ہم پر حملہ کیا اور
جب کہ گولیون کی ہم پر بارش ہو رہی تہی ہم گہوڑون پر سوار ہوکے یہان بہاگ آئے
چند پیشتر سے یہہ تجویز ہوگئی تہی کہ مبادا جب کبہی کوئی فساد برپا ہو توسب صاحب
کچہری کے مکانمین آنکر جمع ہون چنانچہ اوسوقت ہم سب اوس مکانمین چلیگئے
ادہے سکہہ خزانہ پر تعینات تہے خزانہ کا مکان بہی کچہری کے احاطہ مین ہے
لفٹننٹ مارا صاحب افسر فوج متعینہ جونپور باقی سکہون کوبہی لیکر کچہری کے
مکان پر آئے جوسب کہ مسلح اور مستعد ہوکے کہڑے رہے اب توقع یہہ تہی کہ باغی
سپاہی پیچہے سے جونپور کو اوینگے ہم بہی اونکے مقابلہ کے واسطے
تیار تہے اگر وہے اوسوقت صبح کو جونپور مین اجاتے تو ضرور سکہہ ہماری
طرف سے لڑتے کیونکہ اوسوقت اونہون نے اپنی بڑی وفاداری اور
نمک حلالی ظاہر کی تہی قبل از دوپہر ہمارے پاس خبر آئی کہ باغی لوگ
کارخانہ پیچہ کو لوٹ اور جلا کے لکہنو کی طرف چلیگئے اب اون سے مقابلہ
اور حملہ کی توقع نہ تہی لیکن پہر بہی ہم سب کچہری کے مکان مین رہے نوکر ہمارے
حاضری لائے اور اونکو شام کا کہانا تیار کرنے کے واسطے حکم دیا لفٹننٹ مارا صاحب
نے جہان جہان سکہون کو پہرہ پر مقرر کیا تہا وہان سے ہٹا لیا اور خود

وردی اوتار کر ایک بیندلی تیسرے پہر قریب ڈہائی بجے مین اور لفٹننٹ مارا صاحب
معہ اور صاحب لوگون کے برامدہ مین کہڑے تہے اور مینے لفٹننٹ صاحب
سے کہا کہ شاید آج ہم اپنے اپنے بنگلو نمین شب کو نہ جا سکینگے اونہون نے
جواب دیا کہ آج رات کو یہین سونا چاہئے اور تم کو جو چیز درکار ہو اپنے گہر
سے یہان منگوالو کئی ٹپارے اور صندوق تو منگوالئے تہے اور اور چند
چیز ونکے منگوانے کے واسطے مین اپنے ایک نوکر کو حکم دیرہا تہا کہ اتنے مین
ایک بندوق کی اواز ہوئی مڑکر دیکہتا کیا ہون کہ لفٹننٹ مارا صاحب کے
سینہ مین گولی لگی اور وہ صاحب مجسٹریٹی کچہری کے دروازہ پر گر پڑے
اور ہم سب اندر مکان کے گہس گئے اور جہان جنٹ مجسٹریٹ کا اجلاس ہوتا تہا
اوس کمرے مین جاکے دروازے بند کر لئے اسوقت باغیون کے ہاتہہ سے
بچنے کی بہت کم امید تہی ایکسو چالیس سکہہ سپاہی اوسوقت وہان پر تہے اور ہم
کل اٹہہ یا نو صاحب تہے توقع یہہ تہی کہ باغی لوگ اندر گہس کر ہم سب کو قتل
کرینگے خزانہ مین قریب دو لاکہہ اور ۲۶۵ ہزار روپیہ تہا اوسکو باغی لوٹنے
لگے اور بندوقین چلانی بند کر دین لفٹننٹ مارا صاحب کی میم ایک دوسرے کمرے
سے ہمارے کمرے مین ائین اور ہمارے اندر انے کے وقت اونکے خاوند کو باہر کے

کمرے میں زخمی چہوڑانے کے باعث سے ملامت کرنے لگلین لیکن ہمکو صاحب

موصوف کو لاچار چہوڑانا پڑا تہا کیونکہ کرشن لوگ بند وقین مجسٹریٹ کے

کمرے کی طرف چلا رہے تہے اور وہان اوسوقت کوئی ذرا بہی کہڑا نہین

ہوسکتا تہا اِسوقت چند صاحب باہر جاکے لفٹننٹ صاحب کو اندر لے

آئے اونمین ابتک کچہہ جان باقی تہی اگرچہ مجہکو چند صاحب منع کرتے تہے لیکن

مینے باہر جاکے ایک دروازہ سے باہر کی طرف جہانکا تو دیکہا کہ باغی روپیون

کی تہلیان کندہون پر دہر کے چلتے جاتے ہین مینے اس خوشخبری کی اطلاع

دی ہم تہوڑی دیر ٹہیر کر باہر براندہ مین نکلے تو دیکہا کہ میدان خالی پڑا ہے اور

سب سپاہی خزانہ لیکے چلے گئے اوسیوقت ہمنے وہان سے روانہ ہونے کا قصد کیا اور

سوای دو ویل کے صاحبون کے جنہونے اپنے گہوڑون پر جو زین کس لیا ہم سب

پیادہ پا چلے کیونکہ ہمارے سائیس بہاگ گئے تہے باغیون نے اونکی طرف شاید چند

گولیان ماریں اس باعث سے وہ سب فرار ہو گئے لفٹننٹ مارا صاحب کو ایک

چارپائی پر رکہہ کر ہم لیچلے ایک طرف مینے بہی چارپائی کو اوٹہایا تہا لیکن

صاحب موصوف بہت جسیم تہے اس باعث سے مین جلد تہک گیا اور ایک

ہندوستانی کو دیکہہ کے مینے اوسے بلا کے اپنے کندہے کی جگہہ اوسے لگا دیا تہوڑی

دیر بعد صاحب موصوف کی میم نے مجہسے کہا کہ میرا ہاتہہ پکڑکے مجہے لیچلو وہ بہی بڑی جسیم

تہین بڑی مشکل سے مینے اونکو اپنے ساتہہ چلایا کچہری کے دروازہ پر کپیتن صاحب

جنٹ مجسٹریٹ کی لاش پڑی تہی معلوم ہوا کہ صاحب موصوف واسطے ملاحظہ

انجینون کے جیلخانہ جاتے تہے جسوقت کہ سرکشی شروع ہوی اوسیوقت بلوائیون

نے اونکا کام تمام کیا تہوڑی دور کچہری سے چلکر بیچارہ لفٹننت مارا صاحب

کو چارپائی پر سڑک کے کنارہ چہوڑنا پڑا اسوقت وہ حالت نزع مین تہے

کسیطرح کی امید اونکے بچنے کی نہ تہی ایسی حالت مین چارپائی کو لیکے چلنا کچہہ فائدہ

نہ تہا بلکہ اگر ایسا کرتے تو سب صاحب مارے جاتے جیسا آگے معلوم ہوگا بیچاری

مارا صاحب کی میم ہمارے ساتہہ نہین چل سکتی تہین لاچار مینے ایک ہندوستانی

کو بلاکر اونکا دوسرا ہاتہہ پکڑوایا کچہری کے مکان سے نکلکے راستہ مین ڈاکتر

پاسک صاحب کا گہر آیا اونکی گاڑی وہان تیار تہی خوش نصیبی سے گاڑی مذکور

کو ڈاکتر صاحب موصوف نے کچہری کے مکان سے تہوری دیر پیشتر گہوڑون

کو دانہ کہلانے کے واسطے بہیجوا دیا تہا ڈاکتر صاحب نے اپنے گہوڑے زین سواری

کو بہی لیا میمون اور بچون کو گاڑی کے اندر اور باہر کوچ بکس پر سوار کرایا

میرے واسطے کوچ بکس پر جگہہ خالی تہی مین اوسپر چہہ نالی تپنچہ لیکر ہو بیٹہا

پادری رودر صاحب معہ اپنی میم صاحب کی آیا کے گاڑی کے پیچھے بیٹھے غرض
چار بجے ہم اسطور پر سوار ہوکے بنارس کی طرف چلے گاڑی مین پانچ میمین اور
اٹھہ بچے اور دو صاحب اور ایک ایا اور ایک کوچوان سوار ہوئے اور تین صاحب
گھوڑون پر سوار اور تین پیدل تھے اگرچہ ہم بنارس کی طرف چلے لیکن یہہ
ابھی تک باہم قرار نہین پایا تھا کہ اسی سڑک کو برابر چلین گے بعض کا ارادہ تھا کہ
غازیپور کی طرف چلین اور پادری رودر صاحب چاہتے تھے کہ ہم ظفر اباد کو
چلین جو کہ جونپور سے تین میل واقع ہے جہان سے نئی سڑک غازیپور
کو گئی ہے وہان پر ہمارا ایک مدرسہ بھی تھا میننے بھی وہین جانا مناسب جانا
غرض کہ جب چوتھے موڑ پر جو اخیر تھا اور جہان بنارس کی سڑک سے غازیپور
کی طرف مڑتے ہین پہنچے اوسوقت یہی ارادہ مصمم ہوا کہ غازیپور کی سڑک پر
چلین دو صاحب ذرا اگے بنارس کی سڑک پر چلے گئے تھے اونکو بھی ہمنے
اواز دیکے واپس پکار لیا اسجگہہ ہمنے ٹھہر کے پانی پیا اوسوقت تشنگی کی از
بس شدت تھی اس اثنا مین لفٹننٹ مارا صاحب مرحوم کا کوچوان اونکی پالکی
گاڑی خودبخود لے ایا اس گاڑی کے آجانے سے ہم سبکو سواری ملگئی جب
ظفر اباد مین پہنچے تو وہان کے لوگون نے کہا کہ مناسب ہے کہ ہم آگے بڑھے

چلے جاوین کیونکہ اونکے نزدیک ظفر اباد مین ہمارا ٹھیرنا مناسب نہ تہا جب
وہان کے رہنے والون نے ہمارے حال زار پر افسوس کہایا اور ایک یا
دو شخصونکے انکہونمین انسو بہر آئے ظفر اباد کے باشندے بڑے متعصب
مسلمان ہین ہمارا مدرسہ اسجگہہ بارہ یا تیرہ برس سے تہا اس سبب سے لوگ
مجہسے اور پادری رو د ر صاحب سے بخوبی واقف تہے بلکہ اسی باعث
سے اون لوگون نے ہمپر کچہہ زیادتی نہ کی اور وہان سے گذر جانے دیا
بلکہ ہمارے وہان سے بدرجہ لاچاری چلے جانے پر افسوس کہایا یہان
سے بہی ہم پالی پیکر پہر روانہ ہوئے اس سے دس میل اگے جاکے گومتی
ندی پار ہونا پڑا وہان پر ایک گہاٹ تہا جہان سے ہمنے پار ہونا شروع کیا
ایک ہی کشتی تہی اس سبب سے اوسکو کئی مرتبہ دو گاڑیان اور سات
گہوڑے اور ہم سب پار کرنے کے واسطے پہیرے کرنے پڑے پار ہونے کے وقت
ایک انبوہ کثیر گرد نواح سے جمع ہو گیا لیکن اونہون نے پار ہونے مین کسیطور
کی مزاحمت نہ کی اگرچہ کچہہ کلام بعض لوگون نے گستاخانہ کئے ایک شخص نے
ایک صاحب سے کہا کہ اپنی گہڑی مجہکو دیدیجے تو بہتر ہے کیونکہ بہرحال آگے
جاکے لوگ تمکو لوٹ لین گے غرض گومتی پار ہوکر لیبپور مین پہنچے جہان کہ

مسٹر لنکلز صاحب کا کارخانہ نیل تہا اونہون نے ہم سب کی بڑی خاطرداری
اور تواضع کی اونکی کوٹہی مین اور اونکے رشتہ دار بہی جو مفصل سے بہاگ
کے کوٹہیان نیل کی چہوڑ کے آگئے تہے جمع تہے کہانا ہم سب کے واسطے تیار ہوا
اور قبل کہانے کے ہم سب شکر خداوند کا بجا لائے جسنے ابتک ہماری جانین
اس آفت ناگہانی سے بچایئن ٹہیک کہانے کے پیشتر معلوم ہوا کہ لفٹننٹ صاحب مارا
مرحوم کی میم مر گیئن باعث رنج شدید اور تکالیف راہ کے اونکو بیماری سکتہ
کی ہوگئی تہی بارہ بجے رات کے اونکو دفن کیا پادری رو ڈ صاحب نے جنازہ
کی نماز پڑھی — بیپور مین پہنچکر ہم سب نے مشورت کی کہ کس طرف کو چلین خشکی
کی راہ غازی پور کی پرخطر تہی کیونکہ چندوک کے مقام پر جو بیپور سے تیرہ
میل ہے بنارس اور اعظمگڈہ کی سڑکونکا تقاطع ہوا ہے خوف یہہ تہا
کہ مبادا اس سڑک پر باغی فوج سے مقابلہ ہو — اسواسطے یہی قصد ہوا کہ دریا
کی راہ چلنا چاہئے غازیپور یا کسی اور جگہہ پہنچ جاوین یا شاید راستہ مین کوئی
خالی کشتی ملجاوے مسٹر لنکلز صاحب نے ایک کشتی دینے کا اقرار کیا
اور صاحب ممدوح نے ہمارے ہمراہ چلنے کا ارادہ نہین رکہا اونکا ارادہ
یہہ تہا کہ ہمارے چلے جانے کے بعد وہ اپنی کوٹہی چہوڑ کے ایک قریب گانوکے

زمیندار کے ہان جانا چہین پانچوین تاریخ کی شب کو جب ایک گھنٹہ پر او ہا گذرا تو خبر ملی کہ کشتی تیار ہے اوسیوقت ہمنے کشتی پر سوار ہونے کی تیاری کی اور قریب ڈہائی بجے کے سوار ہو کے چلے کشتی پر چہپر نہ تہا تجویز یہہ تہی کہ چند میل آگے جاکر چہپر کشتی پر ڈال لیا جاوے چنانچہ مقام متعینہ پر پہنچکر چہپر کی تیاری کی لوگون نے کنارہ سے پوچہا کہ کشتی مین کیا ہے ملاحون نے جواب دیا کہ کشتی مین پتہر بہرا ہے غرض چہپر ڈالنے مین صبح ہوگئی بعدازان وہان سے روانہ ہوئے لیکن دریا کم گہیرا تہا اور کشتی چلانے کے واسطے صرف ایک مانجہی اور ایک ملاح اور ایک لڑکا تہا تو کشتی کنارہ کے نزدیک جاتی تہی بلکہ بعض اوقات کنارہ مین جالگتی تہی چونکہ دن نکل ایا تہا تو دہقانیون نے کنارہ پر ہجوم کیا بلکہ ایک جگہہ تو بہت سے دہقانی ہتیار بند لاٹہی اور چند توڑے دار بندوقین لئے ہوئے مستعد ہوئے کہ ہماری کشتی پر حربہ کرین وہ مسٹر لنگلز صاحب تاجر نیل پیپور کی تلاش مین آئے تہے صاحب ممدوح نے ایک اپنا نوکر ہمارے ساتہہ کر دیا تہا اوسکو دیکہہ کے گنوار دن نے خیال کیا کہ صاحب موصوف بہی کشتی مین ہونگے لیکن چونکہ وہ نہ تہے تو ہمنے اونسے کہا کہ تم کشتی کی چاہو تو تلاشی لے لو مسٹر لنگلز صاحب کشتی مین نہین ہین چنانچہ ایک یا دو زمیندار

کشتی پر آئے اور رنگلز صاحب کو نہ پا کر چلیگئے اور ہمسے کچھہ مزاحمت نہ کی لیکن ہمکو اطلاع دی کہ شاید آگے بڑہ کے دہولی پرگنہ کے لوگ کشتی کو ٹھیرا دین معلوم نہین کہ یہہ لوگ تاجر صاحب کو کیون تلاش کرتے تھے ایا ارادہ اونکی قتل کے تھے یا اون سے کچھہ روپیہ چاہتے تھے جب ہم کراکٹ مین جو بائین کنارہ گومتی پر ایک بڑا شہر ہے پہنچے تو وہ عملداری مسٹر فین صاحب مجسٹریٹ جون پور مین تھا اونہون نے داروغہ اور تحصیلدار کو طلب کیا شاید ایک یا دو حاضر ہوئے لیکن اونکا اب حکم ضلع مین کچھہ نہ تھا اور وہ ہماری مدد کچھہ نہین کر سکتے تھے اتنے مین دو یا تین سو آدمی گہاٹ پر جمع ہوگئے اور کوئی چیز کشتی پر انکے لگی لیکن معلوم نہین کہ کسینے پتھر پہنکا یا گولی چلائی لیکن میری راے یہہ ہے کہ وہ پتھر تہا دو یا تین راجپوت زمیندار مستعد اسباب پر ہوئے کہ وہ ہمارے ساتھہ چلین اور وہ ہون کو اگر وہ کشتی روکین تو سمجہاوین لالہ ہینگن لال بہی ہمارے پاس کشتی مین آئے اور وہ بہی ہمارے ساتھہ چلنے کو تیار تھے لیکن اسوقت ایک اور دقت پیش آئی ملاحون نے آگے چلنے سے انکار محض کیا بغیر ملاحون چلنا دیوانگی مین شامل تہا کیونکہ دریا بہت کم گہیرا تہا اور پہاٹ بہی اوس جگہہ کم تہا ہم مین سے کوئی کشتی کو نہین سنبہال سکتا تہا ہم سب بڑے تشویش و پیچ مین تھے

اوسوقت لالہ ہنگن لال نے جو تحصیلدار دیرہ دون کے تھے اور پچپن برس
بعد رخصت لیکر اپنے گہر آئے تھے یہہ کہا کہ اپ سب صاحب کشتی کو چہوڑکر میرے
گہر چلکر رہئے اور وہان جو کچہہ صلاح مناسب ہو وہ فرمائے اونہون نے
یہہ بہی کہا کہ میرے پاس چند ہتیار بند سپاہی بہی ہین اور آپ پر کوئی صدمہ
اوسوقت انے پاویگا جب کہ بیشتر میرا گلا کٹجاویگا میرے جیتے جی آپ کسی صاحب
کو کسی طرحکا زیان نہین پہنچ سکتا ہمنے اسمین صلاح کی تو یہی بات قرار پائی
کہ لالہ کے گہر مین جاکر بالفعل پناہ لینی چاہیے چنانچہ سات بجے صبح کے چہٹی تاریخ
جون کو ہم کشتی پر سے اوترے اور لالہ ممدوح کے گہر پہنچے

اطلاع

بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت
قلمبند فرمایا ہے ہمین لکہا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ لغات ہند
ہو جاوے ہم عموما اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس رکہتے ہین کہ جن
صاحب نے کسی خاص جگہہ کا وقایع سرکشی خصوصا اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال
جب کہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکہا ہو تو وہ بلاشک ہمارے پاس بہیجدین
موقع پر مشکوری تمام درج ہوگا جناب مولوی اصغر حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر

فرخ اباد نے جو وقایع فرخ اباد لطف فرمایا ہے ہمارے پاس پہنچا اور بہت مشکور اور ممنون فرمایا فقط —

اشتہار اخبار مفید خلایق —

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلایق نام ہفتہ مین ایکبار شنبہ کو جاری ہوتا ہے اسکے نصف مین بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ معہ تصاویر چھپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع ہوتی ہین اور اوسکے ساتھہ خلاصہ نقل گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چھپتے ہین اسی اخبار کا ترجمہ ہندی مین جسکا نام سروپکارک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ سال پیشگی عہ ماہواری اردو معہ گورنمنٹ گزٹ صعہ سال پیشگی ۸ ماہواری ہندی صرف صہ سال پیشگی ۸ ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے چار سو کاپی اس اخبار کی دیسی مکتبون کے واسطے خرید فرماتی ہین اور علاوہ اسکے بہت صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری رکھتے ہون تو اپنا نوازشنامہ پوسٹ پیڈ مطبع مفید خلایق یا سررشتہ مطبع جدید آگرہ مین روانہ فرماوین فقط

اشتہار معیار الشعرا مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرھوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور استادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۱ ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلایق مین روانہ فرمادین فقط ——

جناب پنڈت مادھو پرشاد صاحب میر منشی چیف کمشنری اودھ ۱۹ جناب ہیرا سنگھ صاحب بہادر معتمد رجمنٹ دویم ترپنجم سوار ان پوشیدہ سے

جناب شیو سہای صاحب وکیل راج بیکانیر سے جناب لالہ جواہر لعل صاحب دہلی

تاریخ از نتایج طبع جناب محمد عبدالغفور خان صاحب تخلص شہر داروغہ تھانہ قصبہ تیرو ضلع باندہ عصر

فوج نمک حرام کی فطرت سے ہند مین | آتش فشان جو شعلہ ہوا کارتوس کا
تاریخ ہوگئی سر آتش سے اے شرر | شعلہ بلند ہوگیا کیا کارتوس کا

سنہ ۱۲۷۵ ہجری

دیگر

منشی نادر بیان تالیف کرد | واقعات ہند را چون دل پسند
بہر تاریخ از سر وصف کتاب | زدہ رقم کلک شرر تاریخ ہند

سنہ ۱۲۷۵ ہجری

دیگر

خوش طبع نمود شوہرا این | چون واقعہ عداوت ہند
آن از سر انطباع تاریخ | شد طبع شدہ بغاوت ہند

سنہ ۱۸۵۹ع

تاریخ از نتایج طبع جناب سید کلب حسن صاحب بلیغ تخلص

چو جاری گشت تاریخ بغاوت | درین آوان باطرز خوش آئین
سر طاعن زدہ گفتم کہ بیشک | بری از کذب پر از صدق آئین

سنہ ۱۸۵۹ع

Part V

Novem: 1859

History

Of the

Indian Revolt

By

Mookund Lall G. M. C. B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.

at Moofeed Khulaik Press.

العلم تاریخ طاقة

بغاوت ہند

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء

جلد حصہ ۴

یہہ کبر کا بدل ہے سزا یہہ ہے

الفہ وصنفہ سب اسسٹنٹ

قیمت ماہواری

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں چھپا

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ششم تک ہمکو تالیف کرنے اس کتاب مین کتب انگریزی مفصلہ
ذیل سے بہت مدد ملی ہے اونکا شکر ہم پر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی
موقع پر اونکا اداے شکر قرار واقعی کرینگے ۔ جیمبر صاحب کی تاریخ لغاوت ۔
سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ (اینلز آف دی انڈین ربلین) ۔ محاصرہ دہلی مصنفہ
جناب پادری روٹن صاحب ۔ مہم یکسالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلی صاحب
راشت مہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان ڈبلیو جونز صاحب ۔ واقعات ذات خاص در زمانہ
ند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈز صاحب ۔ وقائع سر ہنری ہیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری
احب ۔ قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب واٹلی صاحب ۔ سرکشی اودہ
مارٹین گبنس صاحب ۔ اٹھہ مہینہ کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب
تا سی بی ۔ واقعات محاصرہ لکھنؤ از تصنیف جناب میم صاحبہ
جناب سید احمد خانصاحب ۔ اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ
ات مفصلات و دہلی گزٹ وغیرہ

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ششم

سرکشی جون پور

بقیۂ وقایع مسٹر جولیس میر صاحب از صفحہ ۲۶۳ حصہ پنجم بغاوت ہند

جب ہم لالہ ہنگن لال کے گہر پہنچے تو والان مین قیام کیا اور باہر دروازہ پر لالہ ممدوح
کے بہت سے مسلح سپاہی نگہبانی کے واسطے موجود تہے چونکہ لالہ صاحب مدت
بعد اپنے وطن کو آئے تہے تو بہت سے زمیندار راجپوت اونکی ملاقات کو آئے
اونہون نے ہمارے حال پر تاسف کیا بلکہ سپاہی حفاظت کے واسطے دروازہ
پر اپنے پاس سے بہیجدئے لالہ نے تیاری کہانا پکانے کی کی اور یقین ہے کہ ہم
لوگون کو خوب کہانا ملتا لیکن اوسکی تیاری کے مابین دہولی راجپوت شہر پر چڑہ آئے
اور لوٹ شروع کی تین مرتبہ اُن لوگون نے انکے شہر کو لوٹا ایک یا دو مرتبہ ہمارے
میزبان کو بہی خوف ہوا کہ شاید اونکے مکان پر بہی حملہ ہو کیونکہ وہ لوگ گہر کے قریب ہوکے گذرے
اونکے ہتیارون وغیرہ کی آواز ہمین بخوبی سنائی دیتی تہی جب ایکا لالہ صاحب کے ہم بہی

مقابلہ کے واسطے تیار تھے میمون اور بچون کو ایک کوٹھری مین جمع کر دیا اور سب
صاحب لوگ چند ہتیار جو اونکے پاس تھے لیکے مستعد ہو رہے اور ارادہ کیا کہ
مفت جان دینی نہ چاہئے لیکن خداوند تعالی ہمارا نگہبان تہا اوسنے کوئی مضرت
ہمکو نہ پہنچائی اور لالہ کے گہر پر بدمعاشون نے رُخ نہ کیا اگرچہ اونکو اوس گہر مین
ہمارا پوشیدہ ہونا ظاہر ہو گیا ہو گا لیکن کوئی سبب ایسا ہوا ہو گا کہ جس کے
باعث سے وہ ہمارے اوپر حربہ نکر سکے شاید وہ لالہ کے سپاہیون سے
ڈر گئے یا ہمین بہت سا سمجھا ہو گا یا کسینے اونکو ہمارے ہتیار ونکا مبالغہ کر دیا
ہو گا مگر خدا کا فضل اصل سبب معلوم ہوتا ہے جبکہ اول خبر اعدا اللہ کی دوڑان
کی ہوئی تو جو نوکر یا رشتہ دار لالہ کے کہانا پکا رہے تہے وہ مسلح ہو کے باہر
چلے گئے اور بعد چلے جانے مفسدون کے ہمین کہانا ملا لیکن بباعث لُٹ جانے
بازار کے کہانا حسب دلخواہ لالہ کے ہمارے واسطے نہ پک سکا صرف موٹی روٹی
اور بکری کا گوشت نصیب ہوا روٹی تو ہم سبنے کہائی لیکن گوشت ایسا پکا تہا کہ
کم کہایا گیا سہ پہر بہت مشکل سے کٹی ہم سب ایک دالان مین تہے بعض صاحب
تو چارپائیون پر لیٹے تہے اور بعض کرسیون پر بیٹہے تہے اور بعض زمین پر لیٹے ہوئے
تہے سپہر کے مقام سے ہمنے دو چٹہیان ایک بنام فریزر اور دوسری جرمنی

زبان مین نام صاحب کمشنر یا افسر فوج بنارس روانہ کی تہین اور ایک ہمنے
کراکٹے بہیجی لیکن معلوم نہین کہ اوسی روز جب ہم لالہ کے ہان پہنچے یا دوسرے
روز لالہ کے ہان ایک مجمع کثیر اونکے دوستونکا جمع ہوا جو سب ہماری طرف
اسطور پر دیکہتے تہے کہ گویا ہم کوئی عجیب شے تہے بعض اوقات ہم دق ہوکر اونکو
برامدہ سے ھٹا دیتے تہے جب دن گذر گیا اور شام ہوئی تو کہانا ہمارے واسطے
لایا گیا اسوقت باعث پکنے مرغی کے گوشت کے کہانا بہ نسبت صبح کے زیادہ پسند
ایا بعد ازان رات کے واسطے تدبیر کی گئی بیبیان اور بچے چارپائیون پر برامدہ
مین سوئین اور صاحبون نے ایک کاٹھہ کے تخت پر صحن مین ارام کیا ہم مین سے دو
صاحب باری باری سے پاسبانی کے واسطے جاگتے رہے رات کے وقت
یہہ خبر مشہور ہوئی کہ دہولی لوگ اوین گے لیکن مہربانی خدا سے یہہ افواہ غلط
نکلی صبح ہوئی اور اتوار کا دن تہا ہمنے نکلنز صاحب کو کچہہ کہانا بہیجنے کے واسطے لکہا
اونہون نے مہربانی فرما کر چہہ مرتبانی اور بیر شراب اور ایک سو چرٹ ہمارے
واسطے بہیجے اور صاحب ممدوح نے وہ دو لو چہٹیان جو ہمنے بنارس روانہ کی تہین
واپس بہیجدین اور کہلا بہیجا کہ ہرکارہ کو بنارس کے پل پر پارنہ ہونے دیا ہان
گورون کا پہرہ تہا یہہ بیان اوس ہرکارہ کا تہا لیکن غالب یہہ ہے کہ یہہ بیان

اوسکا سراسر غلط تہا وہ کبہی وہان تک نہین گیا اج کے روز کہانا اچہا نصیب
ہوا مسٹر ٹکر صاحب جج فتحپور کے خدمتگار نے پکا دیا یہہ شخص رخصت لیکے کرانٹ
مین ایا تہا جہان اوسکا گہر ہے ـــ شام کو گہوڑونکے چلنے کی اواز آئی خبر اوڑی
کہ گورہ لوگ آئے ہین لیکن یہہ خبر صحیح نہی مسٹر فین صاحب باہر تشریف لیگئے تہے
وہ مسٹر کالس صاحب اسسٹنٹ مسٹر کلکٹر صاحب کے ہمراہ واپس آئے
مسٹر کلکٹر صاحب قریب شام کے اپنے کارخانہ مقام پسیور مین چلے آئے تہے
اونہون نے ڈاکٹر پاسک صاحب کی سیج گاڑی بیل لگا کے ہمارے واسطے
بہیجی کیونکہ اونہون نے خیال کیا کہ ہمکو اونکی کوٹہی مین زیادہ ارام ملیگا صاحب
ممدوح نے گاڑی کے ہمراہ سوار اور سپاہی مسلح ہماری حفاظت کے واسطے
بہیجے چونکہ ہم لالہ ہنگین لال کی حمایت اور حفاظت مین تہے لہذا ہمنے اون سے
مشورہ کرنا ضرور مناسب سمجہا بہت دیر کے مشورہ کے بعد لالہ اور اوتہا کرون
کی یہی صلاح ہوئی کہ ہم کلکٹر صاحب تاجبرنیل کی کوتہی مین واپس جا کے رہین
وہان ہمین زیادہ تر ارام ہوگا ایک زمیندار معہ اپنے ہمراہیون کے ہمارے
ساتہہ چلا اور لالہ نے دوسرے روز ہمارے پاس آنے کا اقرار کیا ٹہیک ساڑہے
نو بجے رات کے ہم پسیور کو چلے میمون اور بچون کو گاڑی مین سوار کرایا اور

صاحب لوگ پاپیادہ چلے دو گہنٹہ کے عرصہ مین ہم کوٹھی مین پہنچ گئے۔ چاء جلد تیار
ہوئی اور بہت پی خوابگاہ کے کمرہ مین میمون اور بچونکو سولایا اور صاحب لوگ کہانے
اور بیٹہک کے کمرون مین سوئے دوسری صبح کو پہر چاء وغیرہ تیار ہوئی اور ہم سب
نے اپنے تئین خوب نہادہو کر صاف کیا ہمارے مہربان میزبان نے چند صاحبون کو
صاف کپڑے پہننے کو دئے دن تو اچہی طور سے گذر گیا لیکن ہم سبکو تردد
بہت تہا سہ پہر کو ایک چہٹی ٹکر صاحب کمشنر بنارس کی پہنچی اوسکے سرنامہ پر یہ
لکہا تہا کہ یہہ چہٹی جو کوئی صاحب کراکٹ مین پوشیدہ ہو اوسکے پاس پہنچے بنارس
مین خبر کشتی جون پور اور پوشیدہ ہونے صاحبان کی کراکٹ مین پہنچ گئی تہی کمشنر صاحب
نے لکہا کہ بارہ صاحب لوگ معہ بارہ سوار تمہارے لینے کو جاوینگے لیکن چونکہ
خاص مقام تمہاری پوشیدگی معلوم نہین ہے اور ہندوستانی سوارون پر چندان
اعتبار نہیں ہے لہذا نہین چاہتا کہ صاحبان مذکور کی جانین ناحق جوکہون مین ڈالون
اوسکے جواب مین صاحبون نے صاحب کمشنر کی التجا کی کہ ہمارے لینے کے واسطے
ہندوستانی سوار نہ بہیجئے شام کو ایک اور چہٹی اسمضمون کی آئی کہ بارہ گورہ سپاہی
بارہ صاحبون کے ہمراہ تمہارے لینے کو روانہ ہونگے اور تہوڑے عرصہ مین تم ہمارے
پاس آجاوگے خاطر جمع رکہو اس اثنا مین جو جو افواہین سننے مین آئین اور نکلا

مفصل اور تاریخ وار بیان نہین کر سکتا لیکن معلوم ہوا کہ ہمارے چلے انے کے
بعد جون پور مین باغیون اور بدمعاشون نے سب بنگلے اور کوٹھیان جلا دین اور
جو صاحب کہ جون پور مین رہ گئے تہے اونکو قتل کیا اور زنیز جنیدتا جرنیل ضلع مین مارے
گئے مسٹر فلیوٹ صاحب اور سیر سرٹک اتوار یا پیر کے روز پسیور مین ہمارے
پاس آن پہنچے اونکو راستہ مین گنوارون نے لوٹ لیا اور تن پر کپڑا اتک نہ چھوڑا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنیچر کے روز چند سوار نمکحرام جون پور سے پسیور مین بہی
ہماری تلاش مین آئے تہے لیکن ہمکو وہان نہ پایا اور مایوس چلے گئے لیکن
اس خبر مین کچہہ شک معلوم ہوتا ہے منگل کے روز نوین تاریخ جون تین بجے شب
کو ایک افسر اور چار گورہ سپاہی بنارس سے ہمارے لینے کے واسطے پہنچے اور باقی
گورہ وغیرہ دوسرے کنارہ گہاٹ کراکت پر ہمارے منتظر رہے ہمنے تیاری چلنے کی
کی اور صبح ہوتے ہوتے ہم سب روانہ ہوئے ہمارے گہوڑے پہر دستیاب ہو گئے
تہے چنانچہ ایک یا دو گاڑی ہماری سواری کے واسطے موجود ہو گئی تہین بعض رشتہ دار
مسٹر ہیکلز صاحب کے بگی مین سوار ہوئے اور بعض گہوڑون پر دو یا تین ہاتہی بہی ہمارے
واسطے بنارس سے آئے تہے اوسوقت مین گورہ سپاہیون کی شکل ضلع مین ایک
عجیب معلوم ہوتی تہی اور ہندوستانیون کے دلون پر اونکو دیکھہ کے ضرور اثر

ہوا ہوگا مسٹر نکلز صاحب کا سارا کنبہ ہمارے ہمراہ ہوا اور چند زمیندار بھی ہماری
حفاظت کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوئے مینے ڈاکٹر صاحب کی گاڑی کو ہکایا اور
ہم سب بخیریت کراکٹ مین پہنچے یہان پہنچکر دیکھا تو ہندوستانیون کے اطوار نسبت
سابق اب بالکل بدلگئے تھے یعنی اب گورہ سپاہیون کی شکل دیکھہ کے اونہون نے ہماری
بڑی خاطر کیا۔ کشتی جسپر کہ ہم کراکٹ مین اول مرتبہ گئے تھے اوسکو وہان کے
لوگ یا تو کسی اور جگہہ لیگئے تھے یا ڈبو دیا تہا لیکن اب جا کے ہمنے دیکھا تو
بہت سی چہوٹی چہوٹی کشتیان ہمارے واسطے تیار ہین بلکہ اونمین چٹائی
کا فرش ہے تاکہ ہمارے پانو بہیگنے نہ پاوین بعد رخصت ہونے لاگہہ ھنگل لال
اور اونکے دوستون سے ہم کشتی مین سوار ہوکے چلے اور دریا پار ہوئے اوس
طرف اول صاحب جو ہمارے واسطے منتظر تھے مسٹر لن صاحب بہادر
مجسٹریٹ بنارس نے وہ ہمین دیکھہ کے بہت خوش ہوئے بارہ اور صاحب
لوگ حکام ملکی وجنگی معہ بارہ گورہ سپاہیون کے وہان موجود تھے اور دو
گاڑیان اور چند ہاتھی بھی ہمارے واسطے کھڑے تھے وہان سے ہم جلد بنارس
کی طرف روانہ ہوئے کراکٹ سے بنارس قریب ۱۶ سولہ یا ۱۸ اٹھارہ میل ہے آدھی
دور چلکے بباعث شدت گرمی کے مقام کیا راستہ مین لوگون کو قوم دہوبی کے

ہاتھہ سے نہایت نالان پایا اونہون نے بڑی لوٹ مچا رکھی تھی جس جگھہ ہم
ٹھہیرے تھے اوسکے قریب کے بازار مین ایک بنیا رہتا تھا جسنے ہمین ٹھہرنے
کے واسطے ایک ڈیرہ مانگا دیا گرم ہوا الشدت چل رہی تھی کمپٹ سے جو ہمارے
واسطے کہانے کا سامان آیا تھا اوسکو کہایا اور جو باقی بچا وہ ٹفن کے کام مین
آیا جسوقت کہ ارادہ وہان سے روانہ ہونے کا تھا اوسوقت روانہ نہو سکے
کیونکہ معلوم ہوا کہ چند گورہ سپاہیون نے ایک پیپہ شراب کہول کے اوسکو پی
لیا اور نشہ مین پڑے ہین لیکن مابین پانچ اور چھہ بجے شام کے ہم سب وہان
سے روانہ ہوئے اور تہوڑے عرصہ مین نبارس بخیریت تمام داخل ہوئے
اور خداوند کریم کا لاکھہ لاکھہ شکر بجالائے مستر ٹکر صاحب اور لیوپولٹ
صاحب ہمین دیکھہ کے بہت خوش ہوئے ٹکسال کے مکان مین ہم گئے جہان کہ
قریب قریب کل صاحبان ساکن نبارس مجتمع اور مقیم تھے اگرچہ اوس مکان مین
کثرت آدمیون کے باعث سے جگھہ کی قلت تھی لیکن ہم سب کو بھی ایک کمرہ سونے
کے واسطے ملگیا۔ اگر ان پانچ روز یعنی پانچوین جون سے نوین جون تک کا
احوال ہم بچشم غور دیکھین تو خدا کی قدرت نظر آتی ہے وہی ہماری مددگار تہا جسنے
ہمین دشمنون سے بال بال بچا یا ورنہ کوئی صورت جانبر ہونے کی نہ تھی

اس عرصہ قلیل مین کتنی مثالین مین کہ خداوند نے ہمارے اوپر اپنا کمال رحم ظاہر کیا اول
جب ہم کچہری کے مکانمین تھے تو بالکل سکھون کے قبضہ اختیار مین تھے وہ چاہتے
جو کچھہ ہمارا حال کرتے گہر مین بند و قبین مارنے کو اونہے کسنے روکا تہا وہ چاہتے تو
ایک دم مین وہی حال کرتے جو کانپور اور جہانسی وغیرہ مین گذرا اور جن
ظلمونکا احوال ہم پر ابہی تک بخوبی ہویدا نہین ہوا ہے آور اغلب ہے کہ وہ
احوال ہمپر اوس روز تک جس دن کہ سب راز اس دنیا کے ظاہر ہونگے نہ کہلیگا جونپور کے سپاہی
تشنہ خون نہ تہے لیکن غالب یہہ ہے کہ اونمین آپسمین اختلاف تہا بعض کی
راے قتل کی نہ تہی اور اونہون نے اونکو جو خواہان قتل تہے اس گناہ سے
باز رکہا اس امر کا مجھکو اسباب سے یقین پڑتا ہے کہ بعد قتل کرنے اپنے افسر
کے اونہون نے مسٹر غلیوٹ صاحب اور سیر سرٹک سے جو بعد ہماری روانگی
کچہری کی طرف جاتے تہے کہا کہ آپ یہانسے چلے جاوین یہہ صاحب بعد ازان پسیو
مین پہنچ گئے جیسا اوپر مذکور ہوا اگر وہ لوگ آمادہ قتل ہوتے تو بلاشک
مسٹر فلیٹ صاحب کو کب جیتا چہوڑتے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ یہہ لوگ اوسکے
ہاتہہ مین تہے جسکے ہاتہہ مین ہم سب آدمیونکا دل ہے خون شروع کرکے
پہر جو وہ اس امر سے باز رہے یہہ الحمد پڑہنے کا مقام ہے جونپور سے

روانہ ہونے کے بعد بنارس کی سڑک کو چھوڑ کر ظفر اباد کی طرف چلنے میں بڑی
خدائی مدد ہوئی ہے قریب چار بجنے کے تھے جب ہم جون پور سے روانہ ہوئے
اور دو میل تک برابر بنارس کی سڑک پر چلے لیکن بعد ازان یہہ صلاح ہوئی
کہ اس سڑک کو چھوڑ کر ظفر اباد کی سمت چلنا چاہئے اوس وقت چار پر اد ہا گھنٹہ
گذرا ہوگا جب ہمنے اوس سڑک کو چھوڑا ۔ وہانسے ہمارے مراجعت کے
ادہے گھنٹہ بعد یا اس سے بہی قبل ایک قافلہ سواران باغی کا بنارس سے جونپور
کی طرف اوسی راہ سے گیا جو قریب شام کے جون پور مین داخل ہوا اگر ہم اوسی
سڑک پر بنارس کی طرف چلے جاتے تو ایک متنفس بہی ہم مین سے ان خونخوار
سوارون کے ہاتون سے نہ بچتا خداوند ہی نے ہمارے دلون کو پہیرا اور
دو میل جاکر پہر ہمکو اوس سڑک سے اوٹہایا ہم تو اپنی جانون کو خطرہ مین
ڈالا چاہتے تہے لیکن خداوند نے ہمین ہدایت دیکر بچایا مقام کلکتہ محررہ ۱۲ جولائی

الہ اباد کی سرکشی

مشہور شہر الہ اباد اوس مقام پر واقع ہے جہان کہ دو بڑے دریاون ہند یعنی
گنگا اور جمنا کا ملاپ ہوا ہے اور زرخیز دواب کا شمال شرقی کنارہ ہے قلعہ
یہان کا عمدہ اور مضبوط عمارتون مین سے ہے اور سلح خانہ انگریزی بہی اسی قلعہ

مین تہا قلعہ ٹہیک اوسجگہہ بنا ہے جہان دونو دریا آنکر ملے ہین چار دیواری
اسکی ویرہ میل کے قریب ہے پتہر سے تعمیر ہوا ہے اور فصیل اور برج
سے اراستہ ہے ـ صدر دروازہ کے اوپر ایک بڑا گنبد ہے جسکے نیچے
ایک خوبصورت کمرا بنا ہوا ہے قبل از سرکشی قلعہ کے اندر ایک بہت بڑا سلح خانہ
تہا تیس ہزار ادمیون کے واسطے ہتیار اوس سلح خانہ مین موجود رہتے تہے
اور صدہا توپین ہر قسم کی اور بارود یہان پر اسقدر تہی کہ اور کسی میگزین
اضلاع شمال و مغربی مین نہ تہی ـ دریا کی جانب قلعہ مین ایک بڑا اور پرانا محل ہے
جہان پہلے بڑے بڑے افسر انگریزی رہتے تہے لیکن بالفعل روسا ہند جنکو
نظر بند رکہنا ہوتا تہا اونکے واسطے یہہ مکان مقرر تہا قبل از سرکشی گورہ سپاہیون
کے واسطے ایک نفیس بارک قلعہ کے اندر بنوا دی گئی تہی اور ہندوستانی فوج
کی چہاونی قلعہ سے باہر شمال و مغرب کی جانب واقع تہی ـ شہر الہ اباد قلعہ
سے مغرب کی جانب واقع ہے چند سال ہوے تو خانہ شماری سے ایک لاکہ
باشندے اس شہر مین گنے گئے تہے شہر مین عمارات عالیشان اور خوبصورت
بہت کم ہین باغ اور مقبرہ اور سراے سلطان خسرو کی البتہ ایسی عمارتین
ہین کہ ہندوستان مین اپنی ثانی نہین رکہتین ـ الہ اباد مین ایک بڑی پارک اور زیارت

تصویر شہر الہ آباد
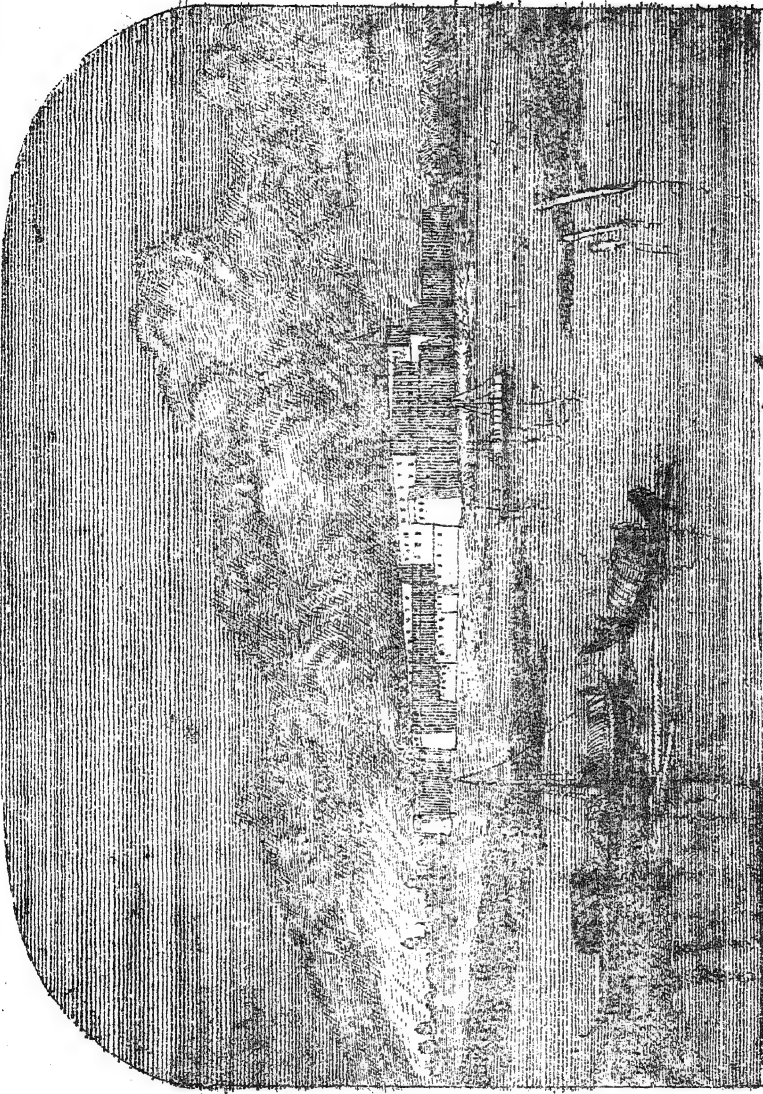
کی جگہہ ہندون کے نزدیک ہے جو شخص کہ اس تیرت کی جگہہ پہنچتا ہے وہ کنارہ

پر بیٹھکر تمام بال منڈواتا ہے ہندون کے نزدیک روایت ہے کہ اس مقام پر

بال منڈوانے سے فی بال کے واسطے دس ہزار برس بہشت نصیب ہوتا ہے
جبکہ میرٹھہ اور دہلی سے اخبار سرکشی اس مقام مین پہنچے تو چھٹی پلٹن پیادگان
ہندوستانی جو اس جگہہ مقیم تھی کمال وفادار اور نمک حلال معلوم ہوئی اوس
پلٹن نے بظاہر کمال صدق دل سے التجا کی کہ ہمکو دہلی باغیون سے لڑنیکو بھیجدو
ہم اونسے بخوبی بدلہ لینگے اور اونکو نمکحرامی کا مزہ چکہا دینگے سرکار انگریزی
اس اظہار خیرخواہی سے اونسے بہت خوش ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے اپنا شکریہ اونکے پاس بھیجا لیکن یہہ وفاداری ان جیتون کی چند روزہ
تھی ۲۲ مئی کو ایک غول پلٹن گورہ نمبر ۸۴ کا کلکتہ سے الہ آباد پہنچا اون دنون
مین جیلخانہ پر بلوہ ہونے کی خبر تھی اسواسطے گورون کو قلعہ مین تعینات کیا
اور ہر وقت مستعد رکھا کہ فی الفور خبر بلوہ پاکر معہ دو توپون کے چھاونی کی
طرف جاوین لیکن چند روز کے بعد بظاہر کچھہ خوف نہ معلوم ہوا اسواسطے ان
گورہ سپاہیون کو کانپور کی طرف روانہ کیا جہان اونکی بڑی ضرورت تھی
الہ آباد مین علاوہ چھٹی رجمنٹ ہندوستانی کے چار سو سکھہ زیر حکم لفٹنٹ
برزیر صاحب کے بھی مقیم تھے اور کپتان ھیزل اوڈ صاحب افسر ولایتی
گولہ اندازون کے تھے قریب دو سو میمون اور بچون کے قلعہ مین تھے اور

توقع یہہ تھی کہ ہندوستانی فوج اپنے اقرار کے بموجب وفاداراور خیر اندیش رہیگی
بہت جگہہ سرکشی کے وقت باغی شمار مین کثرت سے تھے اور اکثر جگہہ اہل فرنگ
نے مدت تک پریشانی اور تکالیف برداشت کین اور کتنے ہی ایسے موقع آنکہ
پڑے جنمین مابین کالے اور گورون کے مجادلہ سخت ہوئے لیکن تمام تواریخ
سرکشی ہند مین الہ اباد کی بغاوت ایسی ہوئی جس سے سبھونکو بڑا تعجب ہوا یہہ کبھی
توقع نہ تھی کہ الہ اباد مین کسی طرحکا فتنہ برپا ہوگا حکام کو چھٹی رجمنٹ کی وفاداری
پر یقین کلی تھا یہہ رجمنٹ بدل خواہان اس بات کی معلوم ہوتی تھی کہ دہلی کی
طرف کوچ کرکے نمکحراموں کی سرکوبی کرے پانچوین تاریخ جون ۱۸۵۷ع کو
کرنیل سیمپس صاحب بہادر افسر رجمنٹ مذکور نے جناب امیر کبیر وائی کونٹ
کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کا حکم اس مضمون کا پایا کہ ہماری
طرف سے رجمنٹ مذکور کی شکرگذاری اواکرو کہ اونہون نے کمال وفاداری
ظاہر کی ہے اور اوسی روز الہ اباد مین بنارس کے واقعات کی خبر جو چوتھی
تاریخ کو ہوئے بذریعہ تار برقی ائی جس سے گمان ہوا کہ بنارس کے باغی شاید
اسطرف کو رخ کرین اگرچہ رجمنٹ پر بھروسا تھا لیکن بنظر دوراندیشی سب
حکام ملکی اور جنگی الہ اباد کو حکم ہوگیا تہا کہ مسلح رہین اور وقت ضرورت قلعہ

مین اپنے تئین اماده اور مستعد رکہین دو کمپنیان تلنگون کی بسرداری تین افسرونکے معہ
دو ضرب توپ زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب پل دریا پر متعین کی گئین کہ وہ حفاظت
پل کی کرین اور باقی سب کمپنیان پلٹن مذکور کی اپنی لینون مین رہین جو کہ قلعہ سے قریب
تین میل فاصلہ پر ہے — غرض سب طرح سے امن وامان معلوم ہوتا تہا یکایک
چھٹی ۶ جون کی شام کو پلٹن مذکور نے نمکحرامی پر کمر باندہی دونون توپین جو پل پر تہین
اونکا اونہون نے قبضہ کرلیا اور کپتان ہارورڈ صاحب جان بچا کر بمشکل تمام
وہان سے بہاگ کر قلعہ مین آئے پلٹن کے افسر اوسوقت مسکوٹ کے مکانمین بے
اندیشہ جمع تہے اور اپنے سپاہیون پر اعتبار کئے ہوئے خوشی خوشی کہانے پینے
مین مشغول تہے سپاہیون نے بگل پہونکا اواز سنتے ہی سب افسر باہر نکلے
اوسوقت اون نمکحرامون نے گولیون سے مار ڈالا اور قریب ۹ صاحب لوگ
نوجوان جو عہدہ انسائن پر مقرر ہوکے چند روز ہوئے آئے تہے اونکو مسکوٹ
گہر کے اندر جاکے سنگینون سے ہلاک کیا کپتان الکزنڈر صاحب نے جب یہہ خبر
بغاوت سنی توفی الفور چند سوار لیکے چہاونی کی طرف آئے اونکو سپاہیون نے
روک کے گولی سے مار دیا اور جیلخانہ کے قیدیون کے ہمراہ شامل ہوکے لوٹ
اور قتل اور غارتگری برپا کی جہان کہین فرنگی کو پایا فی الفور مار ڈالا جسمین کشتیبان

دریا مین تھین سب کو پکڑ لیا اور خزانہ سرکاری لوٹ لیا مہاجنون کے گھر بھی لوٹ
لئے اور سارے مکانات صاحب لوگون کے جلا کر خاک کر دئے جتنے
صاحب لوگ قلعہ مین تھے بڑے فکر اور شبہہ مین تھے اونکو دل یہہ یقین ہوا کہ
بنارس سے باغی آن پہنچے لیکن جلد معلوم ہو گیا کہ اونھین کے اعتباری آدمیون
نے یہہ محشر برپا کی ہے فی الفور کپتان ہربیز پیر صاحب نے انسٹی تلنگون سے
جو صدر دروازہ قلعہ پر متعین تھے ہتیار چھین لئے معلوم ہوا کہ اونھون نے
بھی بندوقین بھر لی تھین اور قریب تھا کہ فتنہ پیدا کرین پانچ افسر چھاونی سے بھاگکر
قلعہ مین آئے جسمین سے تین تو بالکل برہنہ گنگا مین تیرتے ہوئے پہنچے سب
صاحب بارہ روز برابر قلعہ کے اندر رہے اور جتنے اہل قلم صاحب لوگ تھے
سبون نے اپنے تئین ملیشیا پلٹن مین داخل کیا اور قلعہ کی خوب حفاظت کی اور برجون
پر سے مفسدون اور غارتگرون پر گولے مارتے رہے بلکہ چند روز بعد قلعہ
سے نکلکے سکھون کے ہمراہ شہر مین جا کے مفسدون کی سرکوبی کرتے رہے ایک
مولوی نے اپنے تئین شاہ دہلی کی طرف سے صوبہ دار الہ اباد قرار دیا اور محمدی
جھنڈا قایم کیا اور سلطان خسرو کے باغ مین اپنا مسکن ٹھہرا کے ڈہائی دن
کی حکومت اپنے ہات مین لی اسی جگہہ اون عیسائیون کو جو باغیون نے قید کئے تھے

مقید رکھا اس مولوی کے ہمراہ تین یا چار ہزار باغی سپاہی اور مجاہدین شامل ہوگئے تھے۔ جب یہہ خبر شجاع برگڈیر نیل کو پہنچی فی الفور بنارس سے الہ اباد کی طرف کوچ کیا نوین تاریخ جون کی شام کو یہہ صاحب معہ ایک افسر اور ۴۳ گورہ سپاہی پلٹن مدراس فیوزیلیر ز بنارس سے روانہ ہوئے راستہ مین ڈاک کے گھوڑے لٹ گئے تھے اس وجہہ سے ان سپاہیون کے لانے مین مشکل واقع ہوی لیکن نیل صاحب کی کوشش اور ہمت کے اگے سب مشکلین آسان ہوگئین الہ اباد اور مرزاپور کے مابین اونہون نے دیکھا کہ جوق جوق غارتگرون اور قزاقون کے لوٹتے پہرتے ہین اور گانو کے گانو خالی پڑے ہین اور کسی جگہہ کوئی حاکم انگریزی نہین ہے میجر سٹیونسن صاحب بہی اوسی شام کو ایک سو گورہ لیکے بنارس سے چلے نیل صاحب گیارہوین تاریخ سہ پہر کو اوسطرف الہ اباد کے پہنچے اونہون نے دیکھا کہ قلعہ کو باغیون نے گہیر رکہا ہے اور پل بہی نمکحرامون کے قبضہ مین ہے اور تہوڑا سا توٹ گیا ہے اور گانو گانو مفسدون سے بہرا ہے یہہ دیکھہ کر اونہون نے چند کشتیان حاصل کین اور بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھہ دریا کی راہ ۴۳ گورہ سپاہیون کے ساتھہ جو انکے ہمراہ تھے قلعہ مین داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حکومت قلعہ کی اپنے ہاتھہ

مین لی اور تدبیر کی کہ صبح سرکشون کو قریب کے گانو سے نکال دین اور پل کا
قبضہ کر لین چنانچہ بارہوین تاریخ صبح کو اونہون نے دشمنون پر اگ برسانی
شروع کی اور دارا گنج سے باغیون کو نکال دیا اور پل کا قبضہ کر لیا اور میجر
سٹیونسن صاحب جو ہمراہی ایک سو گورہ کے آتے تہے اور اوس شام کو
پہنچنے والے تہے اونکے واسطے راہ محفوظ ہو گئی ۱۳ تاریخ کو نیل صاحب نے کیٹ گنج
سے سرکشون کو بہگا دیا اگرچہ سکھہ سپاہی ابہی تک نمک حلال اور وفادار
معلوم ہوتے تہے لیکن برگڈیر نیل صاحب کو ہرگز اونپر اعتبار نہ تہا اسواسطے
اونہون نے سب سکہون کو قلعہ کے باہر مختلف جگہون پر تعینات کیا ۱۵ تاریخ
جون کو برگڈیر صاحب ممدوح نے ایک دخانی کشتی پر بیس فیوزی لیڑ
سپاہی زیر حکم لفٹننٹ ارنلڈ صاحب اور ایک توپ زیر حکم کپتان ہازوارڈ
صاحب دریاے جمن پر روانہ کی جنہون نے کنارہ کنارہ جہان کہین بدمعاشون
اور مفسدون کو پایا مار ڈالا موتی گنج اور کیٹ گنج کے گانو کو ایک فوج گورہ
اور سکہہ اور سوارون کو بہیجکر باغیون سے خالی کیا اور ۱۸ تاریخ اسی گورہ
سپاہیون کو بہیجا کہ وہ پٹہانون کے گانو دریاباد اور میواتیون کے گانو سیدآباد
اور رسولپور کو جلا کر برباد کر دین انہون نے ضلع مین بڑی شورش اور

غارتگری مچا رکہی تہی ٭ اصل یہہ ہے کہ ضلع ہی کے بدمعاشون نے سر
اوٹہا رکہا تہا فوج باغی تو بعد سرکشی دہلی کی طرف روانہ ہوگئی تہی بیچارے
باشندگان الہ اباد پر سخت مصیبت تہی اول تو بدمعاشون اور سرکشون نے اونکو
لوٹا اور اونکے گہر اور اسباب کو جلا دیا اور پہر انگریزی توپون اور بندوقون
نے اونہین زیان پہنچایا لیکن اسمین سرکار انگریزی کیا کرسکتی تہی مفسدون
اور غارتگرون کو شہر سے نکالنا ضرور تہا جون کے اخیر مین برگڈیریل صاحب بہادر
کی کوشش اور شجاعت اور ہمت سے بنارس اور الہ اباد مین امن کامل ہوگیا
اور پہر کر اابادی ہوتی چلی اور از سر نو گہر بننے شروع ہوئے اب ہم مختلف صاحبون
نے جو وقایع سرکشی الہ اباد مفصل لکہے ہین اور چٹہیات سرکاری کا ترجمہ ذیل مین
درج کرتے ہین

وقایع سرکشی الہ اباد

۲۲ مئی ۱۸۵۷ع اتوار کے دن دو پٹہان چہاونی سپاہیان مین آئے اور
بیان کیاکہ ہم راجہ ریوا کی طرف سے آئے ہین اور اونکو ترغیب دی کہ اگر
تم بغاوت کرکے قلعہ الہ اباد کا قبضہ کرنے پر مستعد ہو تو چار ہزار ادمی تمہاری
مدد کو آویگا اتنے ادمی قرب وجوار مین موجود ہین ایک جوان تلنگہ نے اون سے
کہا کہ پہرہ کے مکان مین اگر تم لوگ اؤ تو ہم وہان تم سے اچہی طرح سے بے خوف وخطر

گفتگو کر سکتے ہین جب وہ اوس مکان مین آئے تو سپاہی نے فی الفور اطلاع
کر کے اونکو گرفتار کرا دیا نایک جو پہرہ پر متعین تہا اوسکی بجلدوے اس خیر خواہی
عہدہ حوالداری پر ترقی ہوئی اور سپاہی کو درجہ نایک کا عطا ہوا یہہ خبر تہی کہ
دونو ٹہیان مذکورہ بالا ۵ تاریخ کی شام کو چہٹی پلٹن کے پریٹ کے میدان مین
پہانسی پاوین گے لیکن اوس روز اور اوسوقت اونکو قصاص نہوا ۶ تاریخ
کو یہہ خبر اوڑی کہ اج رات کو اون دونو قیدیون کی رہا کرنے کے واسطے
بلوہ برپا ہوگا چنانچہ اون دونو قیدیون کو بہ احتیاط جیلخانہ سے قلعہ کے
اندر لیگئے - چنارگڈہ سے کچہہ گورہ سپاہی آگئے تہے چنانچہ قلعہ مین باہر کی
جانب اونکے پہرے مقرر ہوگئے تہے پانچوین جون کو صبح ہی لکہنو سے
سر ہنری لارنس صاحب نے تار برقی کی وساطت سے حکام الہ اباد کو
کہلا بہیجا کہ گورہ سپاہیون کو قلعہ کے اندر رکہنا جب تک کہ فتنہ فرو ہو جاوے
یہہ اخیر پیام لکہنو سے تہا کیونکہ اسکی تہوڑی دیر بعد تار برقی مابین لکہنو
اور الہ اباد ٹوٹ گیا اور بنارس کی جانب بہی تار شکست ہوگیا اوسی روز
شام کو جتنے صاحب ملکی تہے سبون نے اپنے تئین جماعت ملیشا مین بہرتی کیا اور
سلحخانہ الہ اباد سے ہتیار لیکے اپنے تئین مسلح کیا ۶ تاریخ جون شب کے وقت جب

نو بجے بیس منٹ گذرے تھے اوسوقت اواز بندوقون کی باڑ کی سنی گئی قلعہ کے
دروازہ پر سے پہرہ والون نے اس امر کی اطلاع دی اوسوقت سب صاحب
اپنی اپنی جگہہ مسلح اور ہوشیار ہوگئے اور دروازے قلعہ کے بند کرگئے کہائی
کا تختہ اوٹہالیا اور بیس منٹ بعد افسر جو پل پر تعینات تھے قلعہ مین سوار ہوکے
آئے معلوم ہوا کہ سپاہیون نے جو پل کی حفاظت پر معہ دو توپون کے متعین
تھے بغاوت اختیار کرکے توپونکا قبضہ کرلیا اور چہاونی کو روانہ ہوے اوسوقت
اوسی پلٹن کی ایک کمپنی صدر دروازہ قلعہ پر تعین تھی علاوہ ازین چار کمپنیان
سکہون کی بہی قلعہ مین تہین اور ایک یا دو روز پیشتر حصار گڈہ سے ۶۵ صاحب
جو پنشن دار اور کام سے معذور تھے قلعہ مین آگئے تھے اور اسقدر صاحب
لوگ اہل قلم بہی تھے معلوم ہوا کہ تلنگون کی کمپنی متعینہ دروازہ قلعہ نے بندوقین
بہرلین عین اوسوقت تجویز اونکے ہتیار چہین لینے کی ہوئی — سکہون نے اس امر
مین تامل کیا یہہ وقت بڑی مشکل کا تہا اگر سکہہ کچہہ بہی ہماری مدد مین تامل کرین
تو قلعہ ہات سے جاتا رہے — میجر بریزیر صاحب جو سکہون کے حاکم تھے اونہون
نے اونکو حق نمک حلالی ادا کرنے کے واسطے سمجہایا تین ۹ توپنی توپین تیار ہوئین
اور گراپ بہرکر تلنگون کے سامنے کین اور اونکو سب طرف سے گہیر لیا اونہون نے

مایوس ہوکر ہتیار دیدئے اوسوقت سنگینون کو دریا مین پہینک دیا اور
بندوقون کو بیکار کر دیا بعد ازان سکہہ لوگ جنہون نے اول کچہہ تامل کیا تہا آ
اپنی اپنی جگہہ فصیل قلعہ پر چلے گئے اور ایک پہرہ کو دروازہ پر چہوڑا تہوڑی
دیر بعد کرنیل سمپسن صاحب بہادر ہندوستانی پلٹن کے حاکم قلعہ مین پہنچے اونسے معلوم
ہوا کہ تیسرا رسالہ اودہ کا بہی جو چہاونی الہ اباد مین مقیم تہا بگڑ گیا اور اوس
رسالہ کے حاکم لفٹننٹ الگزنڈر صاحب مارے گئے - چہہ انسائن اور پچیس ۲۵ صاحبان
اور میمین اور بچے قتل ہوئے تہوڑی دیر بعد بڑی روشنی ہوئی معلوم ہوا
کہ بنگلے جلتے ہین - تمام رات بڑے تردد اور فکر مین گذری دوسرے روز سے
مدراس فیوزی لیرز پلٹن کے گورہ انے شروع ہوے اور قلعہ محفوظ ہوگیا
شہر مین ایک گودام شراب کا ملگیا جسکو سکہون نے خوب لوٹا اور قلعہ مین
انکر شراب کو گورون کے ہات بہت ارزان بیچا گورہ سپاہی پی پیکر مخمور
اور بدمست ہوگئے اور اپنے کام مین قصور کرنے لگے اور بیماری اور ہیضہ
اور موت کی زیادتی ہوئی - اس زمانہ نازک مین بریگڈیر نیل صاحب بہادر
بنارس سے الہ اباد مین پہنچے اور اونکے پہنچتے ہی سب باتین اچہی ہوگئین ۹ تاریخ
جون کو ہیضہ کی اسقدر کثرت تہی کہ تمام اون لوگون کو جو فوج سے علاقہ نہین

رکہتے تہے قلعہ سے باہر رہنے کا حکم ہوا چھٹی پلٹن الہ اباد کی طرح اور کسی

پلٹن نے اسقدر فریب نہین دیا چھٹی جون کو اونکے سامنے شکر گذاری گورنر

جنرل بہادر کی طرف سے پڑھی گئی جسکو سنکر وہ نہایت خوش ہوئے اور

ایک یا ادھے گھنٹہ بعد اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کرنا شروع کیا اور

بچون اور میمون کو قصائیون کی طرح مارا اور بنگلے جلا دئے اور اسباب

لوٹ لیا اونہون نے اول بگل اطلاعی ہونیکا سب افسر بگل کی اواز سنکر

حسب دستور قوانین جنگی پریڈ پر جمع ہوئے جب سب جمع ہوگئے تب اونہون نے

یک لخت سبکو مارنا شروع کیا

وقایع دیگر

بنارس اور اورنگہون کی سرکشیون نے صاحبان الہ اباد کو ہوشیار

کر دیا تہا لیکن یہہ اونکو ہرگز خیال نہ تہا کہ چھٹی رجمنٹ جسنے خود دہلی جانے

اور باغیون سے مقابلہ کرنیکی درخواست کی ہے بغاوت کریگی اور اپنے

اقرار سے پہر جاویگی وہان کے صاحب اس پلٹن پہ اعتبار کلی کئے ہوئے تہے

اور اونکو یقین تہا کہ بنارس یا کسی اور جگہہ سے باغی اوینگے تو یہہ پلٹن

ضرور ہماری مدد اور حفاظت کریگی ہر موقع پر اس پلٹن مین سے پہرے تعین ہوئے

ایک جماعت گولہ اندازون اور پیادون اسی پلٹن کو واسطے نگہبانی پل کے
راج گہاٹ پر مقرر کیا یہہ زیر حکم ایک ولایتی افسر کے تھے اور دو توپین اور
مصالح بہی اونکے سپرد کیا بعد ازان حکم حاکم اعلی جنگی کا بنام افسر پل یہہ ایا کہ دونو
توپین قلعہ کے اندر لے آو چنانچہ صاحب ممدوح نے اپنے سپاہیون سے کہا
کہ دونو توپین قلعہ کے اندر لے چلو اونہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا
کہ ہم ان توپون کو برپٹ پر لیجائینگے چنانچہ وہ سپاہی وہان سے توپین
لیکے روانہ ہوئے اور الولی باغ پر جہان رسالہ بیقاعدہ سوارونکا مقیم تہا
آے اوسوقت کپتان الگزنڈر صاحب نے غل سنکر حکم تیاری سوارونکا دیا
سوارون نے بموجب حکم اپنے تئین مسلح اور تیار کیا لیکن جبکہ کپتان صاحب نے
فیر کرنیکا حکم دیا تو اونہون نے اپنے تپنچونکا منہہ اوپر کرکے فیر کیا جس سے
باغیونکو کچہہ زیان نہ پہنچا اور جب سوار اور تلنگے نزدیک آئے تو ایسے اشارے
ہوئے کہ وہ آپسمین ملگئے بلکہ تلنگون کے کہنے سے اونہون نے اپنے افسر
کپتان الگزنڈر صاحب پر گولیان چلائین اور اسطور پر کپتان صاحب مارے
گئے بعد ازان تلنگون نے اون دو افسرون کو مار اجنکی مشکین باندہ کر
وہ گہاٹ سے لے آئے تہے پہر وہ اپنی لین کی طرف چلے اور راستہ مین جس انگریز

کو یا یا قتل کیا جب وے چہاونی مین پہنچ گئے تو اونہون نے اپنی پلٹن کے ہمراہ ملکے
بگل اطلاعی بہونکا اوسوقت ٹہیک رات کے نو بجے تہے جہان کہین تلنگے پہرون
پر مقرر کئے تہے وہ سب پریٹ پر جمع ہو گئے + بہت افسر فوج کے مسکوٹ
گہر مین تہے اور بعض اپنے اپنے بنگلو نمین ۔ اونکو مطلق شبہہ اپنے سپاہیون
پر نہ تہا جبکہ اونہون نے بگل کی آواز سنی تو اونکو معلوم ہوا کہ دشمن
آن پہنچا فی الفور بہت سے افسر مسکوٹ گہر اور بنگلون سے نکلکر پریٹ کی
طرف چلے کہ اپنی اپنی کمپنی کے شامل ہوکے دشمنونکا مقابلہ کرین سپاہی
ان صاحبون کو دیکہہ کے خوش ہوئے اور دفعتہً اونکو گولیون سے مارڈالا
کپتان برچ صاحب قلعہ کے اجیٹن اور گڈہ کپتان انز صاحب جو ایک بنگلہ
مین شامل رہتے تہے بگل کی آواز سنکر باہر آئے اور پہرہ والہ تلنگہ سے پوچہا
کہ یہہ کیا ماجرا ہے + اوسنے لاعلمی بیان کی اوسوقت اونہون نے سوچا کہ
دشمن آن پہنچا مناسب ہے کہ خزانہ کی حفاظت کیجاوے لہذا اونہون نے
دو سپاہیون سے کہا کہ ہمارے ہمراہ کلکٹر صاحب کی کچہری تک چلو تاکہ
خزانہ کو محفوظ جگہہ لے اوین اونہون نے قبول کیا لیکن راستہ مین دونو
صاحبونکو گولی مارنا چاہا اونکے نوکر نے جو اونکے ساتہہ تہا اس امر سے اطلاع

ہوئی دونو صاحبون نے فی الفور اپنے گہوڑے الٹے پہیرے روایت ہے
کہ یہہ دونو صاحب بگہیرا فتح پور کی راہ قلعہ کو انا چاہتے تہے لیکن راستہ محفوظ
نہ پاکے وہ پاپا مئو کی طرف چلے گئے اور بعض یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے
ایک کشتی مین سوار ہونا چاہا ایک صاحب تو سوار ہو چکے تہے اور دوسرے
سوار ہونا چاہتے تہے اتنے مین سپاہیون نے اونہین دیکہہ پایا اور مار ڈالا
بعد ازان سب تلنگون نے ملکے بڑا غل مچایا اوپر اواز دی ہند احیدر کی سب جے
تہوڑے سے تلنگون نے جیلخانہ پر جا کر دو تائی ہزار قیدی جو وہان مقید تہے
رہا کیا یہہ لوگ دنیا کے چیدہ بدمعاش تہے اونہون نے تلنگون کے شامل ہوکے
اگ لگانا اور لوٹنا شروع کیا اور شہریون کو بہی انسے بہت مضرت پہنچی اور
گہنٹون تک اوس رات اواز جہن جہناہٹ بیڑیون کی ایا کی قیدی بعد لوٹنے
اور جلانے کے متفرق ہو گئے بعض تو اپنے اپنے گہرون کی طرف چلے گئے اور
بعض کو سپاہیون نے بیگار مین پکڑا اور اونسے اپنی اسباب کی گاڑیان
جنپر اسباب لوٹ کا رکہا تہا کہنچوائین اور بعض رعیت کے لوٹنے مین مشغول
ہوے صبح کو اتوار کے روز ساتوین تاریخ جون کو سب تلنگے پلٹن کے پریڈ کے
میدان پر جمع ہوے اور خزانہ سرکاری جو قریب تین ۳ لاکہہ کے تہا باہم تقسیم

کرنا چاہا۔ اول اونکا ارادہ یہہ ہوا تہا کہ اس روپیہ کو شاہ دہلی کے حوالہ کرین
لیکن لالچ بڑی بلا ہے روپیہ دیکہہ کے اونہون نے اس ارادہ کو فسخ
کیا اور دو بجے دن کو خزانہ کو کہولا۔ بعض سپاہیون نے تین تین اور
بعض نے چار چار تہلیان لین ایک ایک تہلی مین ایک ایک ہزار روپیہ
تہا۔ جب سبہون نے جتنا جس سے لیا گیا روپیہ لے لیا تب اونہون
نے قیدیون اور بدمعاشون کو اجازت دی کہ باقی روپیہ لوٹ لین۔
بعد ان واقعات کے ایک مولوی لیاقت علی نے محمدی جہنڈا اکہڑا کیا بہت سے بدمعاش
اور میواتی اوسکے ساتہہ ہوئے کہتے ہین کہ یہہ مولوی صاحب ایک مدرسہ تہے
اور بعض کی راے ہے کہ جولاہا تہا لیکن انکی سلطنت چند روزہ تہی۔
جنوب مشرق کی جانب چہاونی سے سلطان خسرو کا باغ ہے وہان
اس مولوی نے اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور ایک ہفتہ بادشاہت کی اور ہر
روزہ اپنے ہمراہیون سے کہتا تہا کہ جاؤ گورے ابعدوم ہوئے قلعہ کا قبضہ کرلو
یہی حکم اللہ کا ہے اور ایسا ہی کتابون مین لکہا ہے چنانچہ مجاہدین صف
باندہ کر قلعہ لینے کے واسطے آتے تہے لیکن توپون کو فصیل پر دیکہہ کر لاچار اولٹے
بہاگ جاتے تہے۔ اور اپنا غصہ غریب رعایا پر اوتارتے تہے اسطرح بار بار اونہون نے

قلعہ لینا چاہا لیکن کبھی اوسکے نزدیک نہ آئے

ترجمہ چٹھی سرکاری لفٹننٹ کرنل نیل صاحب بہادر بنام ڈپٹی ایجوٹنٹ جنرل فوج ہند از مقام الہ اباد مورخہ ہفتدہم جون ۱۸۵۷ عیسوی

آپکو اپنے یہان انیکی اطلاع دینے سے اپنے تئین مشرف کرتا ہون مین یہان گیارہوین
تاریخ ماہ حال کی سہ پہر کو معہ چالیس گورہ سپاہی متعلقہ پلٹن مدراس فیوزی لیرز
یہان پہنچا راستہ مین بباعث غدر اور لٹجانے گہوڑون ڈاک کے تکلیف
اور مشکل ہوئی یہان آکر الہ اباد کو دشمنون سے گہرا ہوا پایا الا دریا کی
طرف صورت گذار کی تہی اس طرف سے قلعہ کو پہنچ سکنا ممکن معلوم ہوا
پل کشتیون کا دریاے گنگ پر ٹوٹ گیا تہا اور قبضہ دشمنون مین تہا اور دارا گنج
گانو پر بہی بدمعاش اور مفسدین قابض تہے جب مین جہانسی گانو مین پہنچا
جہان بنارس کی سڑک اخیر ہوتی ہے تو لاچار مجھکو بائین طرف جانا پڑا اور
چند ہندوستانیون کو کچھہ روپیہ دیکر ایک کشتی بائین کنارہ دریاے گنگ پر
منگوائی اور اوسمین معہ چند اپنے گورہ سپاہیون کے سوار ہوا صاحبون
نے قلعہ پر سے ہمین آتے ہوئے دیکھہ کے کچھہ کشتیان ہمارے لے آنے کے واسطے بہیجین اور

جب سب اسطور پر قلعہ مین پہنچ گئے تمام رات کے سفر اور شدت گرمی سے نہایت تھک
گئے تھے فی الفور بعد حکومت لینے کے مینے تجویز کی کہ دشمنون کو نکال کے مفصل
سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری کرون چنانچہ صبح کو اون اطراف دارا گنج پر
توپین مارین جہان کہ مفسدین جمع اور فراہم تھے اور ایک جماعت گورون
اور سکھہ کی لیکر دارا گنج پر جا کے حملہ کیا اور دشمنون کو وہان سے نکال دیا
اونکی جانونکا بہت نقصان ہوا ایک حصہ دارا گنج کو جلا دیا اور پل کا قبضہ کر کے
اوسجگہہ ایک پہرہ سکھونکا تعین کیا دوسرے روز میجر سٹیونس صاحب معہ
ایک سو گورون کے جو اوسی شام کو جس روز مین بنارس سے روانہ ہوا تھا
بسواری چوپیہ چلے تھے پل پار ہو کے الہ اباد پہنچے ۱۲ تاریخ صبح کو مینے کیٹ گنج
پر جو بائین کنارہ دریا جمن پر واقع ہے حملہ کیا اور دشمنونکو وہان سے نکالدیا
اس روز بہت سے ادمی دشمنونکے قتل ہوئے ۱۴ تاریخ کو مینے کچھہ نہین کیا
جس روز سے مین یہان آیا تو شراب خوری کی سکھون اور گورون مین بہت
کثرت پائی معلوم ہوا کہ بڑے بڑے گودام شراب سوداگرون اور دخانی
جہاز والون کے توڑ کے لوٹ لئے ہین اور وہان سے سکھون نے شراب
کو لا کے تمام قلعہ مین نہایت کم قیمت کو بیچا اور اسطور پر قلعہ مین شراب خوری

اور یہ بازی ہر طرف نظر آتی تھی مینے تدبیر کی کہ جتنی شراب ہات لگے اوسے
اپنے قبضہ مین لاؤن یا غارت کرون چنانچہ مینے صاحبان کمسریٹ کو حکم دیا کہ
جتنی شراب سکھون کے پاس ہے سب خرید لو اور دو گاڑیان جو میرے پاس
تہین اونکو گودام مین بہیجدیا کہ باقیماندہ شراب کو وہان سے کمسریٹ مین لے اوین
اور باقی جہان کہین شراب مجہکو ملی اوسکو وہین پہینک دیا مجہکو مناسب یہہ معلوم
ہوا کہ سکہون کو قلعہ سے باہر رکہون لیکن وہ قلعہ سے جانا نہین چاہتے تہے
اور اونکے افسرون کی اونپر اتنی حکومت نہین رہی تہی کہ وہ اونکو از راہ
حکومت قلعہ سے باہر لیجاوین لیکن اونکے افسر اعلی کپتان ہربیر صاحب نے کچہہ
حکمت عملی سے اونکو قلعہ سے باہر لیجاکے مقیم کرایا اب وہ قلعہ سے باہر کچہہ
تو گہرونمین مقیم ہین اور کچہہ ہندوستانی ہسپتال کے مکانمین اور کچہہ کنارہ
جمنا پر اگرچہ ۱۴ تاریخ کی رات کو اونپر دشمنون نے حملہ کیا اور اونمین سے چند سکہہ
معہ صاحب اجیٹن زخمی ہوے اور اون سبونکو قلعہ مین واپس آنا پڑا لیکن
اب وہ پہر بدستور اپنی اپنی جگہون پر مقیم ہین۔ ۱۴ تاریخ کی شام کو مینے ایک بم کا گولہ
کیسٹ گنج کے مفسدون پر مارا اور ۱۵ تاریخ کی صبح کو بہی اونپر گولے مارے ایک دخانی
کشتی پر ایک ضرب توپ زیر حکم کپتان ہارڈ صاحب متعلقہ توپخانہ اور بیس گورہ

سپاہی اچھے نشانہ باز زیر حکم لفٹننٹ آرنلڈ صاحب دریا جمنا پر سے بھیجے جنہون نے مفسدین کو خوب قتل کیا۔ سکھون کو ہدایت ہوئی کہ مفسدون کو کیٹ گنج اور موتی گنج سے نکال باہر کرین اور پچاس گورہ فیوزی لیرز پلٹن کے زیر حکم لفٹننٹ بیلی صاحب اور چند سوار اونکی مدد کو دئے فوج نے اس موقع پر اگرچہ گرمی کی شدت تھی بڑی جوانمردی ظاہر کی سکھون نے دشمنون کو خوب سزادی اور گورہ سپاہیون نے دشمنونکو ہر طرف خوب قتل کیا فیوزی لیرز پلٹن کے گورون میں سے دو مارے گئے اور چھہ معہ لفٹننٹ بیلی صاحب کے زخمی شدید ہوئے مفسدونکو ہر طرف سے شکست کامل ہوی اور ہمارے ادمیون نے شہر کے قریب تک اونکا تعاقب کیا اور انکو اسقدر خوف غالب ہوا کہ وے اوسی رات شہر چھوڑکر بھاگ گئے اونکے کئی سردار بھی مارے گئے اور معلوم ہوا کہ مولوی سرغنہ بغاوت قریب ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے بعض گانو مین اب تک وہ مسلمان جو بغاوت مین شریک تھے آباد ہین انکو سزاے کامل دیجاوے گی جس سے عبرت ہو لیکن جب تک کہ توپخانہ اور گاڑیون کے واسطے بیل کافی نہ مل سکین مین کوچ نہین کرسکتا زخمی ادمیون اور بیمارون کے واسطے گاڑیان ضرور ہین

سپاہی جو ہمسے مقابل ہوئے اونمین سے اکثر سنے گئے کہ دہلی کے بہاگے ہوئے ہین شہر سے بہی باغیون کے سرغنون کی بہاگ جانے کی خبر ملی مولوی بہی بہاگ گیا ہے اور اوسکے دو افسرہ اوین تاریخ کو مارے گئے ہماری دو توپین جنکو چہٹی ۶ رجمنٹ کے سپاہی پل سے لے گئے تہے کل صبح پہر آگئین مستر چیک صاحب اوس پلٹن کے مرگئے اور مستر کنڈکٹر کولمن صاحب معہ قبایل سرکشی کی رات کو بچ گئے لیکن سخت زخمی ہین فوج بہت خوش اور تندرست ہے فیوزی لیئرز پلٹن نے بہت تکلیف راہ کی ماندگی اور موسم سے اوٹہائی اونکا چال چلن قابل تعریف کے ہے مین کپتان بربیزیر صاحب پلٹن سکہہ کی تعریف نہین کرسکتا اونہون ہی نے اپنی پلٹن کو قایم اور وفادار رکہا وہ بڑی توصیف کے مستحق ہین سکہون کو قلعہ سے باہر نکالنے مین اونہون نے میری بڑی مدد کی مجہے خوف تہا کہ اس امر مین کچہہ جبر کرنا پڑیگا فیوزی لیئرز پلٹن مین سے اب یہان گیارہ افسر اور تین سو ساٹہہ ۳۶۰ گورہ ہین

ترجمہ چہٹی سرکاری دوم لفٹننٹ کرنیل صاحب بہادر بنام اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل فوج ہند مقام الہ آباد مورخہ ۱۹ جون ۱۸۵۷

مین نے ۱۷ اوین تاریخ کو ایک چہٹی لکہکر اپنے تئین مشتہر کیا ہے اوسکے دوسری صبح مینے

معہ اپنی فوج کے کوچ کیا اپنی دونون توپون کے واسطے ایک روز پیشتر
بیل حاصل کر لئے تھے ایک جماعت انٹی فیوزی لیرزا اور سو سکہون کی معہ
ایک توپ سواری مرکب و خالی دریا پیر پہنچی تاکہ وہ ٹہانون کا گانو دریاباد
اور میوا تیون کے گانو سیدآباد اور رسولپور پر حملہ کر کے مسمار کر دین
اور میرے ساتھہ بہی مدد دین مینے ہمراہی دو سو فیوزی لیرزا اور دو توپ
اور تمام سکہہ اور بیقاعدہ رسالہ کے چہاونی سے کوچ کیا اور شہر اور ان
گانو مین جنپر مفسد قابض تہے ہوتا ہوا جیلخانہ تک پہنچا میرا مقابلہ کسینے
نکیا افسوس ہے کہ دشمن رات ہی مین غایب ہو گئے مینے اون سب گانون
کو مسمار کر دیا اور اپنی تمام فوج کو چہٹی پلٹن پیادگان بنگال کی پریڈ پر جمع کیا
میرا ارادہ تہا کہ جاگہرا اور عمارتون پر دشمن قابض ہو جاوین لیکن
چونکہ آثار ہیضہ کے فیوزی لیرز مین رات کو ظاہر ہو گئے تہے بلکہ ایک آدمی
رات ہی کو اس مرض مین بیمار ہو گیا تہا اس لحاظ سے مینے معہ افواج
گورہ قلعہ کو مراجعت کی اور کپتان بریزیر صاحب اور راؤ کے سکہون کو معہ
رسالہ سواران اور مسٹر کورٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے وہین چہوڑا
تاکہ وے اون گانون کو جو گرجاگہر سے ادہر طرف تہے مسمار کرین چنانچہ

انہون نے یہہ کام بخوبی انجام دیا سات بجے صبح کے مین قلعہ مین واپس
آگیا مگر افسوس ہے کہ بہت سے آدمی مرض ہیضہ مین مبتلا ہوکر ہسپتال مین آئے
کل شام کو ۹ آدمی دفن کئے گئے اور آج ۲۰ اور بہت سے مریض ہسپتال مین موجود ہین مگر خدا کا شکر اونکے آثار برے نہین ہین
اور خدا سے مجھکو بہتری کی امید ہے اور چونکہ قلعہ مین رہنے والونکا کثرت سے ہجوم ہوگیا تھا تو پہیلی ہی
سے بیماری کے اندیشہ سے دو خالی کشتیان عورتون اور بچون سے بہر کر روانہ کردی گئی ہین
اور چونکہ چھاونی اب محفوظ ہے اسواسطے مینے حکم دیا کہ تمام وے لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکھتے قلعہ سے باہر جا رہین اس حکم کی تعمیل ہوگئی قلعہ سے
تہوڑی دور باہر مینے ایک ہسپتال گورون کے واسطے مقرر کردی جسمین
سب مریض ہیضہ کے بہیجدیئے گئے ڈاک بنگلہ بہی میرے قبضہ مین ہے
اور سو گورے خیمون مین سرچہپائے متعین ہین اور کل صبح کو دو سو گورون کو درختون
کے نیچے جو ڈاک بنگلہ کے قریب ہین مقیم کرونگا مینہہ ابہی تک نہین برسا
گرمی کی بڑی شدت ہے اور سپاہی بعد اپنے کام کے بہت ماندہ ہو جاتے
ہین یہان کی بارکین بے مرمت پڑی ہین خدمتگار وغیرہ نہین میسر ہوتے پنکہے تہوڑے
سے مین ٹٹیان بالکل ندارد جو سامان آرام کا گرمی کے موسم کے واسطے چاہئے
وہ نہین ہے اور افسوس یہہ ہے کہ ادویات بہی خرچ ہوگئین الہ آباد

ہین کچھہ نہین اور ہم اپنے ساتھہ صرف راہ خرچ کے لایق لائے تھے مرزاپور
جانے کے آنے کی توقع ہے اور امید ہے کہ اونمین کچھہ اودویات اونگی مجھے
حکام ملکی غازیپور کی شکایت ہے کہ اونہون نے میرے لکھے ہوئے حکم کو
جو مین نے اونکی معرفت حاکم فوج کو جو مرزاپور جہاز مین آتی تھے روانہ کئے تھے
پہنچائے اون احکام کا یہہ منشا تھا کہ حاکم فوج کو غازیپور سے خزانہ سرکاری
کو بنارس لے اوے دو سو بیل معہ ہانکنے والون کے کل یہان مہیا کئے گئے
ہین بالفعل باربرداری کے واسطے سوای انکے اور کچھہ نہین ہے اور بباعث
چلے جانے حاکم کمسیریٹ کے اس کارخانہ کا حال ناقص ہے اسی سبب سے مین
اپنی مطابق منشا کے کانپور کی طرف فوج روانہ نہین کر سکتا لیکن جسقدر
جلد ممکن ہوگا اسکی تعمیل کرونگا مگر خوف یہہ ہے کہ جب تک مینہہ نہین
برسیگا کچھہ نہو سکیگا ایک فریق ۸۴ پلٹن شاہی گورہ کا کل یہان آجاویگا
اونکو مین گرجا گھر مین اوتارونگا اور اور فوج گورہ کی جو آتی جاوے گی
وہ اور عمارات چہاونی مین ٹہیرتی جاوے گی کپتان فریزر صاحب بہادر کے
کوچ کی رپورٹ بنارس سے یہان تک کی ملفوف کرتا ہون اس سڑک کے کہولنے مین
اونہون نے بڑا کام کیا اس فریق کے آدمیون نے واقعہ مین بڑا سپاہیانہ کام کیا

اور کپتان فریزر صاحب ایک بڑے عاقل اور صاحب عزم افسر مین جنپر مجھے
ہر ضرورت پر بڑا بہروسا ہے مین ایک بیقاعدہ سوارونکا رسالہ بہرتی کرتا
ہون اوسمین کپتان ہیلیسر صاحب کے تیرہوین رسالہ کے سوار اور چند ادمی
کپتان الکزنڈر صاحب کے جو ابہی تک وفادار رہے ہین شامل کرونگا
جینے نواح مین سوارونکا گشت مقرر کیا ہے تاکہ لوگونکو رسد وغیرہ کے سرانجام
لانے مین وقت واقع نہو مولوی اس جگہہ سے مع ۳ ہزار ہمراہیون کے
چلا گیا اوسکے قیام کے جگہہ معلوم نہین خیال کیا گیا ہے کہ لکہنو گیا ہے
یا اسی گرد نواح مین ہوگا اگر ایسا ہو تو مین نے تدبیر اوسپر حملہ کرنے کی
کرلی ہے

سرکشی اودہ

اول حصہ اس کتاب مین لکہنو کا احوال جو ابتدائے زمانہ سرکشی مین گذرا مفصل لکہہ
چکے ہین باوجود سر ہنری لارنس صاحب بہادر کی کوشش بلیغ کے اخر کو ۳۰
تاریخ مئی سنہ ۵۷ء کو خاص لکہنو مین بہی سرکشی ہوگئی شب کے نو بجے تہے جسوقت
کہ فتنہ بغاوت بیدار ہوا اوسوقت بندوقون کی اوازین ۷۱ وین پلٹن کی
طرف سے ائین یہہ علامت مقررہ بغاوت شروع کرنے کے واسطے تہی اپسمین
صلاح ہوگئی تہی کہ اوس پلٹن کے پانچ حصے ہوکر ہنگامہ قتل افسران ولایتی

اور آتش زدگی گرم کردین ۱۳ وین اور ۴۸ وین پلٹنون کے صرف تہوڑے سے آدمی اول اوس پلٹن سرغنہ بغاوت کے شریک ہوئے برگڈیر ھینڈ کوم صاحب بہادر فوج کے افسر مجروح ہوئے اور ازبندوقون کے پلٹن کی طرف گئے جاتے ہی سپاھیون نے اونکو گولیون سے مارڈالا ھیہ لیق اور جوانمرد افسر شروع زمانہ بغاوت سے چہاونی مین سپاھیون کے نزدیک رہا کرتے تہے لفٹننٹ گرانٹ صاحب جو اوسوقت گشت مین تہے وہ بہی زخمی ہوئے اور اونکے پہرے کے صوبہ دار نے اونکو اپنی چارپائی کے تلے چہپایا لیکن اوسی پہرہ کے حوالدار نے سپاھیون کو بتلادیا کہ صاحب ممدوح چارپائی کے نیچے پوشیدہ ہین فی الفور خونخوارون نے اونہین وہانسے گہسیٹ کے بڑی بیرحمی کے ساتہہ مارڈالا سرہنری لارنس صاحب بہادر بہی مجروح ہوئے اور ازبندوقون کے سوار ہوآئے تہے اونکی اوسوقت بڑی تدبیر یہہ تہی کہ کسیطور سے باغی فوج مفسدین خاص شہر لکہنؤ سے نہ ملنے پاوین اسواسطے اونہون نے دو توپین اور ایک کمپنی گورہ کو اوس گوشہ پر تعینات کیا جس راہ سے وہ پل کے قریب آسکتے تہے اور کوئی راستہ شہر کی طرف آنے کا نہ تہا اور باقی فوج کو اونہون نے دشمن کے مقابل کیا۔ جب فوج باغی قریب آئی تو توپون

سے گراپ چلنے شروع ہوئے لاچار وہ اپنی لین کی طرف پس پا ہوئے
اور وہان جاکر تہوڑی دیر تک بند وقین چلا یا کیئے — توپین اور فوج گورہ
فیر کرتی ہوئی اونکی طرف چلی یہہ دیکہہ کے وہ وہانسے بہی بہاگے اوسوقت
سوارون کو حکم ہوا کہ اونکا تعاقب کرکے اونکو قتل کرین لیکن سوارونکے دل
بہی پہرے ہوئے تہے اگرچہ وہ لوگ شجاع لفٹننٹ ہارڈنج صاحب کے ہمراہ
جنہون نے اوس روز بڑے کام بہادری اور جوانمردی کے نمایان کیئے چلے
لیکن کچھہ کام نہ کیا باغی فوج چار بجے صبح کے ۳۱ مئی کو مڈکی پور مین پہنچی اور
وہان اپنے تعاقب مین فوج انگریزی بناکے پہر مراجعت کا ارادہ کیا اس امید
پرکہ اور فوج ہندوستانی اونکے ہمراہ ہوگی — مڈکی پور مین سوارون کی چہاونی
جلاکے لکہنو کی طرف پہر لوٹے لیکن سر ہنری لارنس صاحب اونکے استقبال کے
واسطے مستعد تہے رزیڈنسی کو مستحکم اور مضبوط کرکے وہ معدود سو گورہ
اور دو توپون اور چند سواران رجمنٹ ڈیلی صاحب اور گال صاحب اور
ہارڈنج صاحب کے روانہ ہوے جب کہ چہاونی سے گذرے تو باغی پلٹنون
کے سپاہی جو ابتک وفادار اور نمک حلال تہے شامل ہوئے یہہ قریب
پانسو کے تہے — ساتوین رسالہ تر کسوارونکو حکم ہو کہ آگے بڑہے لیکن جب

دشمن کے مقابل پہنچے تو دو ترپ رسالہ مذکور دشمنون مین جا ملے لیکن فوج
باغی یہہ دیکھہ کر کہ انگریزی فوج آگے بڑھی چلی آتی ہے بھاگی اگرچہ فوج انگریزی
اونسے ابھی تک ایک ہزار گز کے فاصلہ پر تھی اوس وقت توپخانہ انگریزی سے
فیر ہونی شروع ہوئی اور دشمن اور بھی جلد کافور ہونے لگے فوج گورہ نے
مڈکی پور تک اونکا تعاقب کیا اور رسالہ ہندوستانی بیس میل تک ستیا پور
کی جانب اونکے پیچھے گیا لیکن اس تعاقب مین صرف دو یا تین آدمی دشمنونکے
مارے گئے۔ لیکن قریب سات آدمیون کے قیدی ہوے چونکہ خاص شہر لکھنؤ مین
مفسد اور بدمعاش امادہ فساد اور سرکشی کے تھے لہذا سر ہنری لارنس
صاحب بہادر نے زیادہ تر تعاقب کرنا مناسب نہ جانکے مراجعت کی اور چھاونی
مین پہنچکر دو سو گورہ اور چار توپون کو وہان مقیم کیا اور باقی کو مچھی بھون
اور ریذڈنسی مین تعین کیا دو و توپین دونو مکانون مین مستحکم کین اور مارشل لا
یعنی قانون جنگی کا اعلان کیا اور سو گورہ پولیس شہر کی حفاظت کے واسطے مقرر
کئے اوس رات کو بڑا اندیشہ تہا کہ شہر مین بلوہ عظیم ہوگا اور یقین ہے کہ اگر جناب
سر ہنری لارنس صاحب بہادر اوس موقع پر وہان نہون تو ضرور شہر مین
سرکشی ہو سر ہنری لارنس صاحب بہادر معہ کرنیل انگلس صاحب بہادر کے خود رات

کہ شہر مین سوئے کئی بار مفسدین شہر نے مقابلہ پولس کا کیا لیکن ہر مرتبہ پولس نے بامداد گورون کے اونکو مار کے ہٹا دیا حوالدار جسنے لفٹننٹ گرانٹ صاحب کو قتل کرایا تہا پکڑا گیا اور معہ چہہ اور سپاہیون کے پہانسی دیا گیا - ۴۸ وین پلٹن کے افسرون کی جانین اونہی پلٹن کے ادمیون نے بچائین سب افسر اوس پلٹن کے اوسوقت مسکوٹ گہر مین تہے ایک سو آدمی اوس پلٹن کے آئے اور افسرونکو اپنی حراست مین چہاونی تک پہنچا دیا چار پلٹنونمین سے جنمین تین ہزار اور پانچ سو ادمی تہے چوتہائی ادمیون سے بہی کم وفادار رہے اور یہہ بہی جسطور پر کہ بغاوت بڑہتی گئی بتدریج اپنی ثابت قدمی سے گرتے گئے

سرکشی ستیاپور

ستیاپور اودہ کا ایک ضلع ہے اور سرکشی کے وقت اوسجگہہ ۹ وین اور ۱۰ وین اودہ کے بے ائین پلٹن اور ۴۱ وین پیادگان بنگال معین تہین ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو دوپہر کے قریب ۱۰ وین پلٹن کے لین مین جو خالی پڑی تہی مفسدین نے اگ لگا دی اوسوقت بخوف سرکشی اوس پلٹن کے ادمیون اور اور پلٹنون کو طیار کیا لیکن جلد امن ہو گیا

اور آگ بجھا دی گئی ۱۰ وین پلٹن اودہ پر بڑا اعتبار تھا تین یا چار بے نام چٹھیان
ہندی زبان مین لکھی ہوین اوس پلٹن کے سپاہیون نے پکڑین اور اپنی افسرون
کے سامنے لا رکھین اون چٹھیونکا مضمون یہہ تھا کہ ۴۳ وین پلٹن پیادہ گان بنگال
اور ۹ وین پلٹن اودہ متفق ہو کر سرکشی کیا چاہتی ہے اور تمام انپنے ولایتی افسرون
اور اور عیسائیون کو قتل کرے گی لیکن اون چٹھیون مین تاریخ اور دن نہ لکھا تھا
دوسری تاریخ جون کو چند چھکڑے بہرے ہوئے آٹے کے جو کوتوال شہر نے
دسوین پلٹن اودہ کے واسطے بہیجے تہے آئے تو اون لوگون نے اونکے لینے سے
اس وجہہ سے انکار کیا کہ اس آٹے مین ملاوٹ ہے جس سے اونکی ذات
جاتی رہیگی اور اونہون نے بضد کہا کہ اس تمام آٹے کو دریا مین پہکوا دو
چنانچہ ویسا ہی کیا گیا اسی روز اوسی پلٹن کے چند آدمیون نے صاحب کمشنر
مسٹر کرشچین صاحب کے باغ کو لوٹا لفٹننٹ گرین صاحب متعلقہ ۹ وین
پلٹن اودہ اور مسٹر بکز صاحب سررشتہ دار محکمہ صاحب کمشنر اونہین منع کرنے کے
واسطے گئے اور اونسے پوچھا کہ ایسی بیجا حرکت تمسے کیونکر عمل مین آئی ایک
نے جواب دیا کہ ہمنے اورون کو کرتے دیکہا ویسا کیا اور اگر اسمین ہمسے قصور
ہوا تو اسکے سبب سے ہم بہت رنجیدہ ہین صاحب کمشنر مسٹر کرشچین صاحب نے

اسپر کچھہ خیال نہین کیا اور بعض نے اس لیے خیالی پر طعن بہی کی ہے مگر ذرا خیال
کرنے سے معلوم ہوگا کہ اوسوقت مین صاحب ممدوح نے یہہ ایک بڑی دانائی
کی کسواسطے کہ اب اونکی حکومت ایسے امر قبیح کے منع کرنے کی جاتی رہی تہی
اونہون نے دانستہ فتنہ کو جلد بیدار کرنا مناسب نہ جانا اور چپ ہو رہے ۔ ۸ بجے
۳ جون کو ایک مسلمان صوبہ دار ۱۰ وین پلٹن اودہ کا مسٹر بکرز صاحب سر دفتر
محکمہ کمشنری کے پاس آیا اور بعد بہت طعن اور برا کہنے باغیون کے اپنی نسبت
بیان کیا کہ مین نہایت وفادار اور خیر خواہ ملازم سرکار انگریزی کا ہون اور میری
پلٹن تا دم اخیر نمک حلال رہے گی بعد ازان اوسنے مسٹر بکرز صاحب سے پوچھا
کہ اپ نے اپنے قبایلون کو کسواسطے صاحب کمشنر کے مکان پر بہیجدیا کیونکہ اس امر سے
دسوین پلٹن کے وفاداری پر حرف اتا ہے اور اونسے بہت التجا کی کہ آپ اپنی قبایلون
کو پہر گہر پر بلالین اور مبادا اگر کوئی خوف کا موقع ہوگا تو مین خود اونکی حفاظت
اور حمایت کرونگا مسٹر بکرز صاحب نے قریب قریب اسکے کہنے پر اعتبار کیا مگر خداوند
تعالی کی کچھہ مرضی اچھی تہی کہ اونہون نے اسکے کہنے پر اعتبار نہ کیا جیسا کہ آگے
معلوم ہوگا ۔ کرنیل برچ صاحب ۴۱ وین پلٹن کے حاکم کو اپنی دم واپسین
تک اپنی پلٹن کے ادمیون پر اعتبار کلی رہا اور اس امر کی دلیل یہہ تہی کہ دو

اپنی پلٹن کے آدمیون کو باغیان لکھنو کے مقابلہ پر لیگئے اور ہمیشہ اونکی مد نظر یہہ تھی کہ وے اپنی آدمیون پر اپنا اعتبار کلی ہر موقع پر ظاہر کرین تمام میمین دو جگہہ چھاونی اور حکام ملکی کے قیام گاہ مین جمع ہوگئین تھین اور حکام ملکی لفٹننٹ لیسٹر صاحب کے مکان مین جمع ہوگئے تھے کرنیل برچ صاحب معہ اپنی ۴۱ وین پلٹن کے جو مقام باری کہ لکھنو کی سڑک پر واقع ہے باغیان لکھنو کے روکنے کے واسطے پڑے تھے ۲ جون کو سیتاپور واپس آکے ۳ تاریخ جون کی صبح کو میجر ایپ تھورپ صاحب متعلقہ ۴۱ وین پلٹن نے صاحب کمشنر مسٹر کرشچین صاحب کو اطلاع دی کہ ۴۱ وین پلٹن بگڑنے پر ہے مسٹر کرشچین صاحب فی الفور کرنیل برچ صاحب کے پاس گیے جنکو اپنی پلٹن کی ناراضگی پر مطلق گمان نہ تھا تو بین طیار کرائین گین اور ۹ وین اور ۱۰ وین پلٹن اودہ کو تیار ہونے کا حکم دیا اور پولس اور نو بھرتی کے آدمیون کو ادہر اودہر پہرون پر تقسیم کیا اور ہر طرح کی ہوشیاری کی گئی ۸ بجے کے قریب میجر ایپ تھورپ صاحب بہادر کرشچین صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ سپاہی میرے سمجھانے سے باز نہین آتے اور اونکا مصمم ارادہ بغاوت کا ہے چنانچہ تھوڑی دیر بعد ایک کمپنی نے اپنی لین سے لکھنو کی سڑک پر خزانہ کی جانب کوچ

کیا اور باقی پلٹن کے سپاہی تیار ہوکر ۹ وین اور ۱۰ وین اودہ کی پلٹنون
کے جانب چلے اسوقت کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ گرین صاحب اور لفٹننٹ
سمالی صاحب معہ سارجنٹ میجر صاحب خزانہ کے جانب گئے خزانہ کا مکان
۴۱ وین پلٹن کی چھاونی سے ایک میل کے فاصلہ پر تہا اور کمشنر صاحب
کے مکان سے قریب ادہے میل کے فاصلہ پر مسترکرشچین صاحب نے لفٹننٹ
لیسٹر صاحب اور لفٹننٹ ڈورن صاحب اور کپتان ہیرسی صاحب کو قبل اس
واقعہ کے حکم دے رکہا تہا کہ جو کچہہ انتظام اور پیش بندی مناسب جانے کرین
اور اوہنون نے یہہ بہی کپتان ہیرسی صاحب سے فرمایا تہا کہ تم اپنی مکان
پر جہان سب عورتون اور بچون نے پناہ لی ہے پہرے بہرا لو چنانچہ اوہنون نے
ایک جماعت پولس اور ۲۰ نوبہرتی نجیبون کو اپنی مکان پر اور بلا لیا تہا جب
۴۱ وین پلٹن کی اوس جماعت کو جو خزانہ کی جانب گئی تہی ایک گہنٹہ گذرا تو اوسوقت
مسترکرشچین صاحب اور مستر تہارنہل صاحب خزانہ کی طرف جاتے ہوئے کپتان
ہیرسی صاحب سے ملاقی ہوئے ایک منٹ بہی نگذرنے پایا تہا اوسوقت
کپتان ہیرسی صاحب نے خزانہ کی طرف سے بندوقون کی آوار سنی اور اون
دونون صاحبون کو لوٹتے ہوئے دیکہا اوہنون نے کپتان صاحب موصوف کو

اطلاع دی کہ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ گریوسس صاحب کو انھین
کی پلٹن کے آدمیون نے مار ڈالا اور یقین ہے کہ آپ پر بھی جلد حملہ کرین کرنیل
برچ صاحب کے مارے جانے کا مفصل احوال معلوم نہین مگر اتنا ظاہر ہے
کہ وہ خزانہ کے مکان پر جہان وہ بیدترک اور اپنے آدمیون پر اعتبار کلی
رکھے ہوے اونکے سمجھانے کے واسطے گئے تھے تا دم آخیر اونپر اعتبار رکھے
کر اپنی جان دی قبل مارے جانے کرنیل صاحب مسٹر بکرس صاحب سرشتہ
محکمہ کمشنری اٹھ وین پلٹن کی لین مین سوار ہو کے گئے وہان اونہون نے
کچھہ فائدہ نہ پایا اور سپاہیون نے اونسے کہا کہ کرنیل صاحب خزانہ کی طرف
گئے ہین بعد ازان صاحب ممدوح کوارٹر ماسٹر سارجنٹ نوین پلٹن بے اعیت
اودہ کے گھر پر گئے وہان بھی کوئی آثار بلوہ کا نہ تھا اور سارجنٹ صاحب کو
اپنے آدمیون پر اعتبار کلی تھا لفٹننٹ گریوس صاحب ابھی تک مارے نہین
گئے تھے وہ صرف زخمی ہوئے اور زخمی ہوتے ہی گھوڑے پر سوار ہو کے
لین مین آئے اور اونہون نے سب افسرون کو سرکشی کی اطلاع دیکے
ہوشیار کیا اکثر افسرون نے یہہ سنتے ہی لکھنو کی طرف کوچ کیا خزانہ مین
گولیان چلنے کے بعد نوین اودہ کی پلٹن کی چھاونی مین بھی بندوقون کی آواز

آئی اور ایک سپاہی نے دوڑ کے کپتان ہیرسی صاحب کو مطلع کیا کہ سپاہیون
نے سرکشی کرکے کپتان گون صاحب اور ڈاکٹر ھل صاحب کو مار ڈالا
کوارٹر ماسٹر سارجنٹ ایبٹ صاحب نوین پلٹن اوده کی لین سے
بہاگ کر لفٹننٹ لسٹر صاحب کے گہر پر آئے اونکے بازو پر ایک زخم ایا
جسکو بکرس صاحب نے باندہا سارجنٹ صاحب موصوف بیشتر کہ سب
پلٹنون کے سپاہی بغاوت مین شامل ہوئے معہ چند اور عیسائیون کے دریا
پار ہوکے جنگل مین چلے گئے یہہ دریا نوین پلٹن اوده کے لین کے عقب مین ہے
مسٹر کرسٹچن صاحب کمشنر نے جب بندوقون کی اواز نوین اوده کی
پلٹن سے سنی تب وہ اپنی رفل لیکے پولس پلٹن کی طرف گئے اس پلٹن کے
افسر کپتان ھیرسی صاحب تہے کپتان ھیرسی صاحب نے تہوڑی دیر پیشتر
کرسٹچن صاحب اور تہارن ھل صاحب سے بہت مصر ہوکے کہا تہا کہ اب
گہر جاکے معہ میمون اور بچون کے ندی پار ہو جائیے وے جلد اپنے گہر گئے
اور تدبیر نہ کرنے پائے تہے کہ کپتان ھیرسی صاحب نے دیکہا کہ سوین
پلٹن بے ائین پیادگان اوده بگڑکر صاحب کمشنر کے گہر مین گہس پڑی
پہر تو چارون طرف قتل شروع ہوئی اور انگریزی افسر ونکو سوا اسکے بہاگ

چلنے کے اور چارہ نہ تہا جب کرشچین صاحب نے دیکہا کہ اب سب اونکے خلاف ہین معہ اپنی میم صاحبہ کے جنکی گود مین ایک بچہ تہا دریا کی طرف چلے اونکی بڑی لڑکی اوس پار دریا کے چلی گئی تہی جسکو شاید سارجنٹ میجر مورٹن صاحب اپنے ہمراہ لیگئے تہے یہہ تحقیق معلوم نہین ہوتا کہ کرشچین صاحب معہ میم صاحبہ اوس پار دریا کے پہنچ گئے تہے یا اسی طرف پہنچے تہے مگر لفٹنٹ لسٹر صاحب فرماتے ہین کہ اونہون نے صاحب ممدوح کو اوسطرف دریا کے دیکہا تہا وہان پہنچتے پہنچتے اونکے بہت سی گولیان لگین اور مرگئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کرشچین صاحب زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے تب اونکی میم صاحبہ بہی بچہ کو لیکر لاش کے پاس ہو بیٹہین اوسوقت کا حال کیونکر بیان کیا جاوے چہاتی پہٹتی ہے کہ کرشچین صاحب کی میم کا اوسوقت کیا حال ہوگا خدا ہی جانتا ہے اونکے عقب مین تو اونکا مکان جل رہا تہا جسکی روشنی دریا مین گررہی تہی اور جسکا پانی خون عیسائیون سے سرخ نظر آتا تہا اور اونکے سامنے وہ شخص جنکے مرجانے سے اونکے نزدیک دنیا مین اندہیرا ہوگیا تہا مرے پڑے تہے وہ خود اپنے بچہ کو لئے ہوئے اوس لاش کے پاس بیٹہی تہین لیکن رحم تو نمکحرام قصائیون کے نزدیک

تک بھی نہین پہنچا تھا اور بچے اور عورت اور مرد سب اونکے نزدیک ایک تھے
ان بیرحموں نے میم صاحبہ اور اونکے بچہ کا بھی وہین کام تمام کیا اور اپنی گردن
پر سخت اعذاب لیکر اون بیچاری کو اعذاب دنیوی سے خلاص کیا مسٹر
تھارن ھل صاحب اور اونکی میم صاحبہ کا احوال اچھی طرح سے معلوم
نہین لیکن یہہ امر سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ وے دونون دریا پار
ہوتے وقت یا دریا کے اوس پار مارے گئے اور اونکی چھوٹی لڑکی کہ بھی
تھارن ھل کو کوئی صاحب بچا کے لیکے بھاگے تھے لیکن وہ بیچاری مصیبت اور
ماندگی راہ سے مرگئی اور صاحب کمشنر کی چھوٹی لڑکی صوفی کرشیچن صاحب
جو اپنی آیا کے ساتھ دریا پار ہو گئی تھی سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی
حمایت مین رہی اور اوسکی آیا گولی لگ کر مر گئی ــــ سر مونٹ اسٹوارٹ
جیکسن صاحب نے مع ہمشیرہ اور سارجنٹ میجر مورٹن اور صوفی کرشیچن
صاحب وہان سے بھاگ کر راجہ متھولی کے ہان پناہ لی بیچاری چھوٹی لڑکی
صوفی کرشیچن جب قیصر باغ لکھنو مین قید ہوئی تو اوسی قید مین مرگئی
جب یہہ سب متھولی پہنچے تو وہان کپتان اُور صاحب اور اونکی میم جو قتل سے
بچکر متھولی مین آئے تھے ملاقی ہوئے لفٹننٹ لسٹر صاحب جب بھاگ کر جنگل

میں پہنچے تو وہاں سارجنٹ میجر ایبٹ صاحب سے ملاقی ہوئے سارجنٹ
صاحب سے ایک ہندوستانی نے کہا کہ اسی جنگل میں ایک میم معہ ایک بچہ
کے چھپی ہوئی ہے وہ اونکو میم صاحبہ کے پاس لیگیا وہاں اونھون نے
پہنچکر دیکھا تو وہ میم صاحبہ اونہین کی بیوی تھین اونکو اس امر سے خوشی
ہوئی بیان سے باہر ہے مسٹر بکرس صاحب معہ میم صاحبہ اور تین بچونکے
جنمین سے ایک تو صرف اٹھہ روز کا تھا دریا پار ہو کے جنگل کی طرف چلے
گئے اور سخت خرابیان اور مصیبت اوٹھاتے ہوئے اٹھوین جون کو لکھنو
مین پہنچ گئے اور دو روز بعد سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی میم معہ بچہ اور
اور برون صاحب کی میم معہ بچہ اور سارجنٹ انیڈرسن متعلقہ دسوین پلٹن
اور وہ اور لفٹننٹ لسٹر صاحب لکھنو مین پہنچے اور اور بہت سے صاحب
اور میمین بہزار دقت اور خرابی ۲۰ جون کو لکھنو مین پہنچ گئے چوبیس ۲۴
میم اور صاحب اور بچے خاص سنیاپور مین مارے گئے اونکی تفصیل یہہ
ہے مسٹر کرشچین صاحب کمشنر معہ میم صاحبہ اور ایک بچہ اور ایک
ولایتی آیا لفٹننٹ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ اسمالی صاحب اور
سارجنٹ میجر مڈلٹن متعلقہ اٹھوین پلٹن پیادگان بنگال لفٹننٹ گرین

صاحب معہ میم صاحبہ اور بچہ اور ڈاکٹر هل صاحب اور سارجنٹ
میجر کیو صاحب اور دو بچے اور لفٹننٹ گرین صاحب متعلقہ یون
پلٹن پیادگان بے آئین اوده ـــ لفٹننٹ ڈورن صاحب اور لفٹننٹ
سنل صاحب معہ میم صاحبہ اور بچہ متعلقہ دسوین پلٹن پیادگان بے آئین
اوده ـــ مسٹر کریٹن برگ صاحب محرر انگریزی

کپتان هیرسی صاحب افسر دوسری پلٹن کا سیتاپور سے بچنا

حکام ملکی کا قتل اول ۱۰ وین پلٹن بے آئین اوده نے شروع کیا اور بعد
ازان جو جو فوج آتی گئی وه اوسکے شامل ہوتی گئی جو اوسوقت غل اور شور
اونکے چلانے اور بندوقونکی اواز کا تہا اوسکا بیان نہین ہوسکتا اور ہر چہار
طرف اگ روشن تہی اوسوقت وه جگہہ مثل جہنم معلوم ہوتی تہی
دو بجے بعد دوپہر کے ہم درخت کے نیچے سے کپتان بارلو صاحب مرحوم
کے گہر مین جواب تک نہین جلا تہا گئے وہان میرا خدمتگار ایا اور بیان کیا
کہ اوسنے جیکس صاحب کی لڑکی اور ایک اور میم صاحبہ کو اوس پار دریا
کے جہاڑیو نمین چہپا دیکہا ہے سنتے هی مین اوٹھہ کہڑا ہوا اور چلنے پر
مستعد ہوا لیکن صوبہ دار رگہنا تہہ سنگہ اور اور ادمیون نے مجہے گہر سے

باہر جانے ندیا لیکن مینے عاجزی کی کہ چونکہ تم میرے دوست ہو تو مجھے اجازت اور مدد دو کہ مین اونکو بچا کر لاؤن اور اگر اس مطلب برای مین میرے جان بہی جاتی رہیگی تو کچھہ مضایقہ نہین یہہ سنکر چند ادمی دوڑ گئے اور جیکس صاحب کی لڑکی اور لفٹننٹ گرین صاحب کی میم کو لے آئے لفٹننٹ گرین صاحب ۹ وین پلٹن پیادگان بے این اودہ کے دوسرے حاکم تھے قریب شام کے ایک پردہ دار بہلی جو میرے خدمتگار کی تہی او دونون میمون اور سارجنٹ میجر راجرز صاحب اور اونکے لڑکے اور بیوی کو سوار کرایا اور مین خود ہندوستانی لباس پہن کر معہ چند اور ہمراہیون کے گاڑی کے ساتھہ ہوا ہم باغی فوج کے کمپو کی طرف چلے وہ پریڈ کے میدان مین پڑے ہوے تھے اوسوقت اسقدر اندہیری تہی کہ ہمین کسینے نہ پہچانا اور وہانسے گذر کر ایک درخت کے نیچے پولس پلٹن کے قریب قیام کیا یہہ صلاح بموجب کہنے صوبہ دار رگہنا تہہ سنگہ او ... مصر کے مجھے کرنے پڑی کیونکہ اونہون نے بیان کہ اسوقت مین یہانسے بہاگ کر چلنا مناسب نہین ہے کیونکہ پلٹنون کے سپاہی ادہر ادہر فراریون کی تلاش مین پہر رہے ہین اور ہم بعد تاریکی کے اکیلے چلنے

کا انتظام کرینگے اہم وین پلٹن پیادگان بنگال اور اور رجمنٹون کے ہندوستانی افسرون کو میرے بچنے کا حال معلوم ہوگیا اونہون نے پولس پلٹن سے کہلا بہیجا چونکہ ہمنے اپنی سب افسرونکو مارڈالا ہے تم بہی ایسا ہی کرو والا اون صاحبون کو ہمارے حوالہ کرو جب پولس کے ادمیون نے اسبات کا انکار کیا تو اونہون نے کہلا بہیجا کہ اس امر کا فیصلہ آج نو بجے شب کو پنچایت مین ہوگا صوبہ داران رگہناتہ سنگہ اور مادہو مصر نے آکر مجہسے اس امر کی اطلاع دی اور مجہسے کہا کہ اسوقت یہانسے چلاجانا چاہئے چنانچہ قبل پنچایت جمع ہونے کے مین وہانسے چلا راجرز صاحب کی میم اور اونکے لڑکے کو اپنے ہاتہی پر سوار کرایا اور سارجنٹ میجر اور مین خود گہوڑون پر سوار ہوئے ہم قریب نو بجے کے شمال کی طرف چلے مادہو مصر صوبہ دار معہ بیندرہ ادمیونکے حفاظت کے واسطے میرے ساتہہ ہوئے۔ میرے ہتیار جو شروع قتل مین صوبہ دار رگہناتہہ سنگہ نے لے لئے تہے پہر واپس دیدیئے باقی سب میرا اسباب سرکشون نے لوٹ لیا تمام رات چلکر صبحکو اؤل گانو مین پہنچے وہان راجہ اُمرؤ سنگہ کے ادمیون نے گڈہی مین نہ جانے دیا لیکن چونکہ ہمکو اونکا بسبب جاگنے اور ماندگی کے بُرا حال تہا اسواسطے بیتے ایک ادمی راجہ موصوف

کے پاس بہیجا کہ ہمین دو گہنٹہ یہان ارام لینے کی اجازت ملے لیکن اوسنے
یہہ بہی قبول نہ کیا یہان پر صوبہ دار اور اَور ادمیون نے ہمین چہوڑ دیا اور
بمشکل تمام مینے دو ادمی راجہ کے اپنے ساتہہ لئے کہ وہ اپنی سرحد کے باہر تک
بخیریت پہنچا دین تمام دن چلتے چلتے شام کو اوس چہوٹی گڈہی مین پہنچے جو چوکا
ندی کے قریب ہے رات کو وہان ارام کر کے صبحکو پار اوتر کر بڑے گانو کی طرف چلے
رات مین ہاتہی کہلگیا اور نہ معلوم کدہر چلا گیا اسی سبب سے لاچار وہان دو یا تین
دن ٹہہرنا پڑا مینے اسجگہہ ایک چہٹی مسٹر گون صاحب مرحوم سے پائی اونہون نے
لکہا کہ وہ اور کپتان ہیسٹنگ صاحب اور مسٹر برانڈ صاحب اور کرو صاحب
کلکتہ کو جاتے ہین تم بہی بلا توقف ایک لحظہ کے ہمسے ملا پور مین ملو کشتیان
طیار ہین ایک روز پیشتر مینے راجہ اننت سنگہ دہوریرہ والہ راجہ کے
چچا کو لکہا تہا چنانچہ اونہون نے ایک ہاتہی ایک پالکی اور دو ٹٹو میرے واسطے
بہیجے تہے جنکو مینے اوس دریا کے پار منتظر پایا ہم وہانسے متیرا گانو کی طرف
چلے جہان خود راجہ رہتے ہین اسجگہہ ہم قریب ۱۰ گہنٹہ کے ٹہہرے اور شام کو
راجہ اننت سنگہ کے ہمراہ کوڑیالی ندی پار کر کے دوسرے روز ۱۱
مسٹر گون صاحب مرحوم سے ملاقی ہوے یہان ہم سب گیارہ اد

مین سوار ہوکر رات کو کلکتہ کے طرف چلے دوسرے روز رام پور مین پہنچے وہان ٹہاکر گمان سنگہ نے ہماری بڑی خاطر اور تواضع کی اور کہا کہ دریا کا راستہ بہت پر خطر ہے گہاٹون پر باغی جمع ہین مستر کالف اور اور صاحبان جو بہرائچ سے لکہنو کی جانب جاتی تہے بہرام گہاٹ پار ہونے کے وقت مارے گئے یہہ سنکر بہت مایوس ہوے اور مستر اگانو کی طرف پہر لوٹے جب وہان پہنچے تو فخر الدین خان نے رانی اور چہوٹے راجہ کی طرف سے ہمین پناہ دی اور ہر طرح سے دلجمعی کی اور مستر گون صاحب سے کہا کا اگر کوئی خوف عاید ہوگا تو پہلی سے اُنکو اطلاع دیجاویگی اور کشتیان تیار رہین گے کہ وے اُنکو ندی پار جنگلو مین لے جاوین گے جہان کوی دشمن اُنکا تعاقب نکر سکیگا اسجگہہ ہم قریب دو مہینے کے رہے فقط باقی اینده

العلم طاقتہ

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ع

حصہ ۲ جلد ۱

یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلایق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اطلاع جو صاحب ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تشریف لیجاوین ہمین ضرور مطلع فرماوین کیئے کتابین والپس آئی ہین ہم نہین جانتے کہ اونکو کہان کتاب بہیجین جو کوئی صاحب اپنی تبدیلی مقام سے ہمین مطلع نفرماوینگے تو اونکے پاس کتاب نہ بہیجنے مین ہمارا قصور نہوگا **اطلاع دیگر** جو کوئی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجہین یہہ کتاب کچھہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین آوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے کیونکہ وہ باقی کی کتابین ناقص رہجاوینگی

اطلاع بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت قلم بند فرمایا ہے ہمین لکہا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت نہہوجاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس کرتے ہین کہ جن صاحب نے کسی خاص جگہہ کا وقائع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال جبکہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکہا ہو تو وہ بلاشک ہمارے پاس بہیجدین موقع پر بشکوری تمام درج ہوگا

واصلات زر واصلات کی رسید اینده لکہی جاویگی ——

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہفتم

سرکشی سیتاپور

کپتان ہیرسی صاحب افسر پولیس پلٹن کا سیتاپور سے بچنا از صفحہ ۲۱۸ حصہ ششم بغاوت ہند

جب قریب دو مہینے کے متیرا گانو مین گذر گئے تو اسکے بعد اوایل اگست مین تین سو
سپاہی دیارا سنگہ کی پلٹن کے لکہنو سے اس گانو مین ہمارے لینے کے
واسطے پہنچے اونکو سرکشون نے جنہون نے بیلی گارڈ کا محاصرہ کر رکہا تہا بہیجا تہا
دو روز تک ہم مسلح رہے اور تمام شب جاگا کئے اور سپاہیون کے ہمراہ
جانے سے انکار کیا لیکن جب ہمنے دیکہا کہ فخرالدین خان اور رانی نہ تو ہماری
مدد کرتے ہین اور نہ ہمکو یہان سے چلا جانے دیتے ہین تب ہمکو اونکی طرف سے
شبہہ ہوا اور لاچار بندہ حسین افسر سپاہیون سے کچہہ عہد و پیمان کرکے

اونکے ساتھہ ہوگئے ایک ہفتہ بعد وہاں سے ہمکو لیکے چلے اور فخر الدین خان بہی معہ چارسو
آدمیون کے رانی کی طرف سے اونکے ہمراہ لکہنو چلا مگر اسنے دوسری منزل
پر پہنچے تو ٹہاکر دیبی سنگہ نے جو ایک رئیس اشراف زمیندار ڈہریرہ کے راجہ
کے ملازمین مین سے ہے ہمین اطلاع دی کہ رانی اور فخر الدین خان نے
ہمکو بندہ حسین کے ہاتھہ بیچ دیا ہے اور بندہ حسین نے جو ہمسے عہد کیا ہے
کہ ہمارے ہتیار ہمسے کبہی نہ لیگا اوسکی عہدشکنی عیسی پور مین پہنچکر عمل مین اویگی یہہ
سنکر ہم سب ہوشیار ہوگئے اور آپسمین صلاح کی سب کی صلاح یہی ہوئی
کہ یہان سے کسطور سے بہاگ نکلنا چاہئے دوسری شام کو موقع پاکر چند
قیمتی چیزین ہمراہ لیکر ہم سب کہیڑی گڈہ کی طرف بہاگے تاکہ کلواپور مین راجہ
کلراج سنگہ پاس جاوین مینے اپنے روزنامچہ اور اوریجنل کواغذات کو اپنے
ساتھہ لیا ہمنے دونو میمون اور سارجنٹ میجر صاحب کی بیوی کو مسٹر گونصاحب
کے ہاتی پر سوار کرا دیا اور پہر ہم سب گہوڑون پر سوار ہو لئے تمام رات اور دوسرے
روز چلکر دو بجے بنبی پور گانو مین پہنچے یہہ گانو راجہ رندہوج سنگہ کے علاقہ
مین ہے — تہوڑی دیر کے واسطے یہان ہم اوترے تاکہ تہوڑا ارام کرین اور
تہکے ہوئے جانورون کو بہی کچہہ ارام ملے جبکہ ہم کہانا کہا رہے تہے اوسوقت

زمیندار ہمارے پاس دوڑے ہوئے آئے اور کہا کہ تین سو آدمی دہریرہ
کی رانی نے ہماری تلاش مین بہیجے ہین اور وہ عنقریب پہنچے ہین یہہ سنتے ہی
ہم وہان سے جانب شمال چلے اور قریب غروب آفتاب موہن دریا کے کنارہ
پر پہنچے پار ہونے کے واسطے اوسوقت کوئی کشتی نہ ملی مسٹر گون صاحب نے کہا
کہ مغرب کی جانب دو میل کے فاصلہ پر کیوا کہیڑا گہاٹ ہے یقین ہے کہ وہان دریا
پایاب ہوگا غرض وہان سے ہم چلے کیوا کہیرا جب پہنچے تو وہان دریا کو پایاب
نہ پایا بنبی پور سے جب چلے تہے تو مینہ برسنا شروع ہوگیا تہا تمام راستہ دو
میل تک خوب بہیگے اب بہی مینہ برس رہا تہا اور اوس جگہہ لنبی لنبی گہاس
اور گنجان جنگل ہین اوسوقت رات کو ہمکو کمال درجہ کی تکلیف تہی اور خصوصاً بیچاری
بی بیون کو جبکہ ہم یہہ سوچ رہے تہے کہ کیونکر دریا پار ہونا چاہیئے اتنے مین
یکایک غل وشور کی آواز آئی معلوم ہوا کہ ہمارے تعاقب کنان آن پہنچے
ہمنے اپنے گہوڑون کو تو ایک غار مین باندہ دیا اور خود درختون کے پیچھے چہپ رہے
ہوئے دشمنون نے بندوقین چلانی شروع کین اور ہماری طرف بڑہے
لیکن بہت ہوشیاری سے اور آہستہ آہستہ قدم رکہتے تہے کیونکہ اونکو
معلوم تہا کہ ہمارے پاس دونالی بندوقین ہین جبکہ دشمن پچاس قدم پر تہے

اوسوقت مجکو اونکے افسر کی جھلک معلوم پڑی اوسیوقت مینے اوسکی طرف بندوق
چلائی گولی اوسکے لگتے ہی وہ سب وہین ٹھیر گئے اور آگے نہ بڑھے میمین جو ہاتی پر
سوار تہین وہ بندوقین چلتے ہی معہ کیروصاحب جانب مغرب روانہ ہوگئین اور
اور صاحب لوگ بہی وہان سے چلے گئے مین اور کپتان ہیسٹنگز صاحب پیچھے
رہ گئے ہم بہی وہان سے چلے اور ہاتی کے قدمونکا سراغ لگاتے ہوئے بڑی دور
تک گئے لیکن اخر کو بباعث زیادتی تاریکی اور سخت ہونے زمین کے ہاتی کا کہوج اچھی
طرح سے نہین معلوم ہوتا تہا کپتان ہیسٹنگز صاحب نے مجہسے کہا کہ کیروصاحب میمون
کو راجہ رندہوج سہای کے ہان لیگئے ہونگے وہ اکثر راجہ مذکور کی تعریف کیا کرتے تہے
بصور تمین اگے چلنا بیفائدہ ہے ہم اون تک اسوقت نہ پہنچ سکین گے اور جنگل
مین شیر اور ہاتی کا اندیشہ غالب ہے یہہ سوچکر ہمنے کنارہ دریا پر گہاس مین ارام لینیکا
ارادہ کیا اسباب اور گہوڑے جنکو ہمنے غارمین باندہ دیا تہا سب ہم چھوڑ آئے
کچھہ بہی نلا سکے ساٹہہ بجے رات کو ہمنے دریا کو تیر کے پار کیا اور تمام شب ایک درخت
کے نیچے رہے صبح کو کلوا پور کی طرف برہنہ پا چلے کپڑے بہی ہمارے بدن پر کافی
نہ تہے جب ہم سونا پایا تہا گانومین پہنچے تو راجہ کلراج سنگہ کے کارندہ نے ہمکو کہانے
کو دیا اور دو ٹٹو سواری کو مانگے دئے اس گانومین ہم مسٹر برانڈ صاحب اور

اور سارجنٹ میجر روجرز صاحب سے ملے یہہ دونو صاحب بہی معہ مسٹر بروں محرر
انگریزی تہوڑی دیر قبل ہمارے دریا پار تیر کے آئے تہے لیکن مسٹر بروں کو تیرتے
وقت ایک مگر نے دریا مین کہینچ لیا۔ شام کو ہم نہایت تہکے اور زخمی پا کلواپور مین
پہنچے اگلے روز مسٹر گون صاحب بہی ہمسے آن ملے۔ سارجنٹ میجر روجرز صاحب
سے معلوم ہوا کہ اونکی میم اور مسٹر کیرو صاحب معہ دونو اور میمون کے ہاتی پر
جنگل مین ہین ہمنے راجہ کلراج سنگہ کے چچا سے کہہ کر ادمیون کو اونکی تلاش مین
بہجوایا لیکن شام کو وہ لوگ واپس آئے اور بیان کیا کہ اونکا کہین نشان نہین
ملتا۔ دو روز ہم اوس جگہہ ٹہیرے رہے اور جو جو لوگ وہانکے جنگل سے بخوبی واقف
تہے بہیجا لیکن کسیکو کچہہ سراغ نہ ملا دہریرا رانی کے ادمیون نے جو ہمارا تعاقب
کرتے چلے آتے تہے کلواپور مین ہمارے ہونیکی خبر پائی تو وہ بہی دریا پار ہوکے کلواپور کی
طرف آئے جب وہ ایک میل کے فاصلہ پہ رہے تو ہمکو رات کو خبر ملی سنتے ہی
ہمنے سیتاپانی کے جنگل مین بہاگ کر پناہ لی اور دو روز تک جنگلمین پوشیدہ رہے
تیسرے روز راجہ کلراج سنگہ کا جمعدار ہمکو بلچور الیگیا اور وہان سے دہولی گوٹ
کو جو نینیال کے پہاڑ مین واقع ہے ہم اب کل پانچ ادمی باقی رہ گئے تہے
سبہونکو اس موسم مین ان سخت تکالیف کے باعث سے جنگلی بخار آگیا راجہ ہمسے

بڑی مہربانی سے پیش آیا اگرچہ ہمین رہنے کو ایک جہونپڑا نصیب ہوا لیکن وہبی
ہمکو بجاے محل کے تہا کیونکہ ہفتہ بہر سے اس سخت موسم مین صرف اسمان ہمارا
شامیانہ تہا دہولی کوٹ مین چند روز بعد پہنچنے کے ہمنے سنا کہ میمین وغیرہ جو موہن دریا
کے کنارہ سے ہمسے جدا ہو گئی تہین دہریرہ کے ادمیون کے پنجہ مین اگئین جنہونے
اونکو متیرا گانو کو بہیجدیا اور وہان سے وہ لکہنو کو بہیجی گئین مگر کچہہ معلوم نہوا کہ
وہان اونپر کیا گذرا مسٹر گون صاحب بارہ روز سخت جنگلی بخار مین مبتلا رہکر
اسی جگہہ دہولی کوٹ مین مر گئے۔ ہم جواب صرف چار ادمی رہ گئے تہے تین مہینہ سے
کچہہ زیادہ یہان رہے بعد ازان ہم بلجو رامین آئے جہان ہم راجہ کے ہمراہ ترائی
مین رہے اگرچہ راجہ کی ہم پر بہت مہربانی تہی لیکن تاہم اوسوقت جو ہمپر مصیبت تہی اور
جی مین فکر اور رنج تہا اوسکا کیا بیان کیا جاوے کپتان ہیسٹنگز صاحب
بہی ۲۰ دسمبر ۱۸۵۷ء کو اسجگہہ مر گئے۔ اسی مہینہ کے اخیر مین نواب شرف الدولہ نے
راجہ کے پاس حکم بہیجا کہ نواب مذکور نے معرفت رانی تلسی پور کی خبر تحقیق پائی ہے
کہ تمنے پانچ فرنگیون کو اپنے ضلع مین پناہ دی ہے تمکو لازم ہے کہ اونکو یا اونکے
سر ونکو فی الفور ہمارے پاس بہیجدو اسی اثنا مین مینے ایک چہٹی مسٹر
ونگفیلڈ صاحب کمشنر گورکہہ پور کی راجہ بلرام پور کی معرفت پائی اوسکے لئے سے

ہمارا ارادہ ہوا کہ نیپال کے پہاڑون کی راہ گورکھپور پہنچا چاہئے۔ یہہ راہ
اب صاف ہوگئی تھی اب صرف میرے ساتھ دو اور صاحب یعنی مسٹر برانڈ صاحب
حاکم سول شاہجہانپور اور سارجنٹ میجر روجرز صاحب رہ گئے تھے یہہ دونو
ابھی تک کمزور اور ضعیف تھے انکو راجہ نے وائی لک جو ایک مقام نیپال مین ہے بھیجدیا
تاکہ وہان سے وہ نینی ٹال کی طرف روانہ کئے جاوین مین یہہ چاہتا تھا کہ جنگ بہادر
کی فوج مین ملکے لکھنو جاؤن اسیواسطے مین وہان سے روانہ ہوکے سری گونتھہ
مین پہنچا پالپا یا نا سے تین منزل ہے وہان جب پہنچا تو پہاڑیون نے مجھکو اطلاع
دی کہ بٹول کا راستہ بیس ہزار باغیون نے بند کر رکھا ہے جنکی سرداری
مین گورپرشاد نیپالی ہے اور بہت سے رشتہ دارون جنگ بہادر کو جو پا لیا اور
بیوتہانا مین حاکم فوج تھے گورکھہ پلٹنیون نے گرفتار کرلیا ہے کا رندہ رانی
سری گونتھہ نے بھی اس خبر کی صداقت دی اسیواسطے مین وہان سے بالچورا کی
طرف پھر واپس پھرا چونکہ اودہ اور روھیلکھنڈ ابھی تک قبضہ باغیون مین تھا
اسواسطے سیدھا لکھنو نہین جا سکتا تھا مین ہندوستانی سوار کا بھیس بدل کر
بتلاش نوکری وہان سے بردی کی طرف چلا اور اودہ ترائی مین گذرتا ہوا
بارہ روز منزلین طے کرکے بردی مین پہنچا راستہ مین بڑی تکلیفین اوٹھائین بردی مین بھی

مین کرشن دوج جنرل فوج نیپال سے ملاقی ہوا اونہون نے میری بڑی خاطر کی اور بڑی مہربانی سے اگے جانے کا انتظام کردیا ۲۹ جنوری ۱۸۵۸ء کو بوہوگہاٹ پہنچا اور وہان سے پہاڑون کی راہ دشوار سے براہ نینی تال اور مسوری اور میرٹھہ لکہنو مین جا پہنچا فقط

سرکشی فیض آباد

ملک اوده مین شہر قدیم اجودہیا کے نزدیک شمال مغرب کی جانب فیض اباد واقع ہے اجودہیا بہت پرانا شہر ہندوون کا ہے جواب بالکل مسمار ہے اجودہیا کے کہنڈرات سے نواب سعادت علی خان اول نواب وزیر اوده نے مصالح لیکر شہر فیض اباد کی بنیاد ڈالی اور اپنا پایہ تخت مقرر کیا جسکو قریب ایک سو تیس برس کے ہوا فیض اباد نے بہت جلد ترقی رونق پکڑی مگر ۱۷۷۶ مین لکہنو دار الخلافہ اوده مقرر کیا گیا جب سے فیض اباد کی رونق گہٹتی گئی بڑے رئیس اور تاجر اور ساہوکار فیض اباد کو چہوڑکر لکہنو مین آگئے اس شہر فیض اباد مین سرکشی کا احوال عجیب ہے زمانہ سرکشی مین اسجگہہ ۲۲ وین پلٹن پیاده بنگال اور توپخانہ اسپی اور چہٹی پلٹن اوده اور پندرہوان رسالہ بے ایئن متعین تہا اور حاکم اعلی ۲۲ وین پلٹن کے کرنل لینوکس صاحب تہے تیسری جون ۱۸۵۷ کو فیض اباد مین خبر اوڑی

که ۱۷ وین پلٹن پیادگان بنگال اعظم گڈہ سے بغاوت کرکے فیض اباد کے قریب
آن پہنچی ہے کرنل لینوکس صاحب نے بصلاح اور افسرون کے تجویز مقابله کی
کی لیکن یہہ افواہ جو آمد باغیان گرم تھی ٹھنڈی ہو گئی مگر ۷ وین تاریخ کو یہہ
خبر گرم مشہور ہوئی یہہ سنکر کرنل صاحب نے ارادہ کیا که سورج کنڈ پر جو پانچ
میل کے فاصلہ پر ہے باغیونکا مقابلہ کیا جاوے تاکہ وہ فیض اباد مین
داخل نہ ہو سکین فوج نے اس بات سے انکار کیا اور کہا که ہم اپنے مال وعیال
واطفال کو چہاونی مین چہوڑکر سورج کنڈ نہین جا سکتے اور اقرار کیا کہ اگر باغی
خاص چہاونی فیض اباد مین آجاوینگے تو ہم اونکا مقابلہ بخوبی کرینگے لیکن
دوسرے روز اٹہوین تاریخ جون کی شام فیض اباد کی فوج کا یہہ فریب کہل
گیا اونہون نے برملا بغاوت کی لیکن بجاے قتل اور لوٹ شروع کرنیکے اونہون نے
سب افسرون انگریزی کو نظربند کیا اور رات بہر سب افسرونکو پہرون مین رکہا
دو افسرون نے بچکر نکلنا چاہا تہا اونکی طرف بندوقین چلائین اور اونکو
پہر واپس لے آئے صبح کو دلیپ سنگہ صوبہ دار میجر ۲۲ وین پلٹن کا جو سرغنہ بغاوت
تہا کرنل لنوکس صاحب پاس ایا اور صاف صاف بیان کیا کہ آپ کو معہ جملہ
افسران انگریزی کے کشتیونمین سوار کراکے دریاگوگرا کی سمت روانہ کردینگے

تاکہ آپ دانا پور پہنچ جاوین البتہ ہم راستہ کے کفیل نہین ہو سکتے مولوی سکندر شاہ
جسکو چند روز پیشتر بجرم اغواے فساد مقید کیا تہا اسکو فوج نے رہا کیا مولوی نے
سب اسسٹنٹ سرجن فیض اباد کو کرنل لنوکس صاحب پاس بہیجا کہ آپ اپنی سب
جنگی وردی میرے حوالہ کیجیے سب اسسٹنٹ سرجن نے یہہ پیغام بہت انکساری سے
بیان کیا اور کرنل صاحب سے معافی چاہی اور بیان کیا کہ زمانہ بدل گیا ہے
باغیون کی بغیر تابعداری کرین کچہہ بن نہین آتا کرنل صاحب نے دیکہا کہ اب کچہہ
پیش نہین جاتی سب اپنی وردی حوالہ کی اور جب ایکا فوج کے وہان سے بسواری
کشتی چلنے کا ارادہ کیا بغاوت فیض اباد ایک سانحہ عجیب ہے کہین ایسا ماجرا
نہین گذرا ہر جگہہ بغاوت کے وقت بازار قتل اور لوٹ اور آتش زدگی کا گرم
ہوا مگر اسجگہہ فوج نے بغاوت کر کے سب افسرون کے بنگلون پر پہرے تعین
کر دے اور میگزین اور تمام سرکاری اسباب وخزانہ پر سنتری مقرر کیے گئے اور
گشت کے واسطے پکٹ مقرر کیے تاکہ وہ شہر کے بدمعاشون اور نوکرون کو لوٹنے
نہ دین بعد ازان اونہون نے ایک کونسل جنگی فراہم کی جسمین سوارون کے
افسرون نے یہہ تجویز کی کہ تمام افسرون کو قتل کرنا چاہیے اس راے کو ۲۲
پلٹن نے قبول نکیا اور افسرون کو اطلاع دی کہ آپ سب معہ اپنے خانگی اسباب

کے یہان سے چلے جاوین لیکن کوئی اسباب سرکاری نہین جانے پاویگا کیونکہ
اب وہ شاہ اودہ کا مال ہے غرضکہ فوج نے کشتیان مہیا کردین اور سب
افسرونکو کنارہ گوگرا تک اپنی حراست مین پہنچا کر نوین جون کی صبح کو کشتیون مین
سوار کرا دیا اور راستہ مین جو کچھ اونپر گذرا وہ آگے مفصل معلوم ہوگا

بیان جناب کپتان رِیڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد در باب سرکشی فیض اباد

شروع جون تک کوئی خبر قطعی دہلی سے نہ آئی اور گمان غالب ہوگیا کہ فیض اباد
بھی معہ اور علاقجات اودہ بات سے جاویگا اگرچہ فوج متعینہ فیض اباد اخیر
تک نمک حلالی اور وفاداری کا بڑا دم بہرتی رہی اول ہمنے یہہ تجویز کی کہ عمدہ
زمینداروں اور ہندوستانی رئیس پنشنداروں کے شہر کو باغیوں سے بچاوینگے
اسواسطے کپتان تہربرن صاحب اسپشل اسسٹنٹ کمشنر نے سرانجام رسد
وغیرہ جمع کیا اور چاردیواری شہر کو بہی مضبوط کرنا شروع کیا لیکن معلوم ہوا
کہ زمینداروں کا ارادہ تواعدوان فوج باغی سے مقابلہ کرنے کا نہین ہے لہذا یہہ
تجویز موقوف رکھی پانچوین جون کو کرنل گولڈنی صاحب کمشنر ضلع نے مجھسے کہا کہ تمہارے
اطلاع دینے کے واسطے مجھے ہدایت ائی ہے کہ تم تمام میمون اور بچون کو لکھنؤ

روانہ کردو مینے جواب دیا کہ اب یہہ امر ممکن نہین معلوم ہوتا کیونکہ ضلع دریاباد
مین بڑا فساد واقع ہے اور غالب ہے کہ اج کل مین وہان سرکشی برپا ہو قبل
اسکے تعلقہ داران راجہ مان سنگہ وادورلیس سنگہ وٹہا کر نراین در گہنا تہہ کنور
ومیر باقر حسین اور نادر شاہ نے کہلا بہیجا تہا کہ ہم تمام عیال واطفال افسران
انگریزی کو اپنے ہان بحفاظت رکہین گے اور سب یہی کہتے تہے کہ سرکشی ضرور ہوگی
ھنومان گڈہی کے مہنت بہی فوج فیض اباد کو بہت سمجہاتے تہے کہ سرکشی ایک
چند روز کا ھیولہ ہے تم اپنی ثابت قدمی سے چوکوگے تو بڑے پشمان ہوگے
اونہون نے سب افسرون کو بہی کہلا بہیجا کہ جو کوئی صاحب چاہے اونکے پاس
انکر رہے وہ کما حقہ حفاظت کرینگے چنانچہ مینے حسب الایما کمشنر گولڈنی صاحب
کے ایک ہزار روپیہ مہنتون کے پاس اخراجات ضروری کے واسطے بہیجدیا یہہ
لوگ معہ تعلقہ داران کے بعد ازان کم وبیش سرکار انگریزی سے پہر گئے تعلقہ داران
مذکورہ بالامین سے راجہ مان سنگہ سب مین بڑے رئیس تہے وہ سب میمون اور
بچون وغیرہ کی بخوبی حفاظت کرسکتے تہے اونکو صاحب کمشنر بہادر نے حسب الحکم لکہنو نظر
بند رکہا تہا میری راے اس حکم کے بہت برخلاف تہی کیونکہ بعد اسکے جاہے جو کچہہ
راجہ صاحب موصوف نے کیا ہو اوسوقت تک وہ بڑے خیرخواہ اور سرکار

انگریزی کے دوست تھے جب مجھکو یقین ہوا کہ راجہ مان سنگھ بی بیون کو پناہ دینے کیلیے
ہین اور راضی بھی ہین تب مینے تجویز کی کہ سب میمون اور بچون کو اونکے قلعہ شاہ گنج
مین جو بارہ میل فیض اباد سے ہے بھیجدون صاحب کمشنر نے بھی میری راے کو پسند
کیا اور مجھکو اجازت دی کہ راجہ صاحب کو نظربندی سے رہا کرون اور کچھ روپیہ
پیشگی واسطے انکو کر رکھنے ملازمین کے مضبوطی اور نگہبانی قلعہ کے واسطے اونکو دون مین ہمراہی کپتان ب
اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے مان سنگھ کے مکان پر گئے اونھون نے افسران
اہل قلم کے عیال اطفال کو اپنے قلعہ مین رکھنے کا اقرار کیا مگر افسران اہل سیف کے
عیال واطفال رکھنے مین اونکو تامل ہوا اونھون نے بیان کیا کہ چھاونی سے
اونکا میرے قلعہ مین جانا ہرگز پوشیدہ نرہیگا غرض اسبات کی بہت بحث ہوتی
رہی اور تھوڑی دیر بعد اونھون نے ہمارے کہنے کو قبول کیا اور کہا کہ چھاونی
جو لوگ میرے قلعہ کو جاوین وہ حتی المقدور بہت پوشیدگی کے ساتھ جاوین
کیونکہ اسمین بھی خوف نہین ہے کہ فوج یہہ حال دیکھکر بدگمان ہو جاویگی بلکہ
مجھکو بھی چند تدبیرین درباب فراہم کرنے کے ادمیون ضرور ہینگی بعد ازان مین اور
کپتان اور صاحب چھاونی مین آئے جہان سب افسر جمع تھے اونکو راجہ مان سنگھ
کی قبولیت کا احوال جسن شرط پر اونھون نے کی تھی بیان کیا اور ہمنے یہہ تجویز کی کہ

بی بیان جبکہ شام کو ہوا خوری کے واسطے جاتی ہین وہ سیدھی شاہ گنج کو چلی
جاوین پھر اولٹی نہ پھرین افسران اہل سیف کو یہہ تجویز ہوتی نظر نہ پڑی اونھون نے
بیان کیا کہ اس امر سے فوج بدگمان ہوجاویگی اور چونکہ ہمکو ابھی تک اونکی طرف
کسیطرح کا شبہہ قوی نہین ہے تو بہتر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک یا دو روز اس
تجویز کو ملتوی رکھین اور اس اثنا مین فوج کا منشا بھی دریافت کرین صبحکو میجر
ملز صاحب کی میم ہمارے پاس کپتان تھربرن صاحب کے مکان پر جو شہر
مین تھا آئین اور ہمارے ساتھہ رہنے کا ارادہ کیا مگر اونھون نے اپنا ارادہ
بدل ڈالا اور چھاونی تشریف لیگئین چھاونی کی تمام میمون کو راجہ مان سنگہ
پر چند ان اعتبار نہ تہا اونمین سے کوئی اونکے قلعہ مین نہ گیا لیکن ہمنے یہہ تجویز کرلی
کہ حکام ملکی کے عیال واطفال ساتوین تاریخ کی شب کو شاہ گنج قلعہ مانسنگہ
مین چلے جاوین شام کو اوسی تاریخ مین چھاونی سوار ہو کر گیا اور افسرون
سے پوچھا کہ اونکا جواب شافی درباب بھیجنے اپنے عیال واطفال کے کیا ہے
سبھون نے یہی کہا کہ ہم اپنے عیال واطفال کو چھاونی مین رکھینگے الا کپتان
ڈاسن صاحب گنڈ کپتان معہ اپنی میم اور چار بچون کے ہمارے ساتھہ گہر
پر آئے اونکو معہ اور میمون کے رات کو حسب تجویز روانہ شاہ گنج کیا جہان وہ

سب بخیریت تمام پہنچ گئے اٹھوین تاریخ کی صبح کو رپرل ہرسٹ متعلقہ پلٹن سفر مینا
معہ اپنی بیوی اور بچہ اور اور سارجنٹون کے بی بیون اور بچون کو لیکر میرے
پاس آئے مینے اون سبکو بہی زمینداروں کی حراست مین شاہ گنج روانہ کردیا
آب اندیشہ قوی نزدیک اتا جاتا تہا تمام ضلع فیض اباد مین باغی بنارس اور اعظمگڈہ
اور جونپور کے آن بہرے تہے اونکی طرف سے ادمی چہاونی فیض اباد مین
بہی پیغام لیکے آئے اور ایک فرمان شاہ دہلی کا بہی اونکے نام اس مضمون کا ایا
تہا کہ اب حضور کی عملداری تمام ملک مین ہوگئی تم بہی جلد حاضر ہو۔ اوسی روز
اٹھوین جون کو مینے اخیر رپورٹ لکہنو روانہ کی اور بیان کیا کہ اب کوئی سبیل اور
امید سرکشی روکنے کی نہین رہی ہے اسی روز مینے ایک مہنیہ کی تنخواہ نئی پلٹن
کو دی جسمین چارسو ادمی بہرتی کئے تہے اور چودہ ہزار روپیہ شاہ گنج بہی روانہ کیا
اور وثیقہ کے مکانات مین جہان بیگمات رشتہ دار شاہ اودہ کی رہتی تہین
اپنے دفتر کے کاغذات رکہدے اوس سے زیادہ تر محفوظ جگہہ کاغذات
کے واسطے اور نہ معلوم ہوئی اٹھوین تاریخ جون کو تمام روز کرنل گولڈنی صاحب
ضلع کے گشت شہر مین رہے اور شام کو ۲۲ وین پلٹن کی چہاونی مین گئے
جس پلٹن کے وہ پیشتر افسر تہے پہر مینے اونکو نہ دیکہا تہوڑی دیر بعد اٹھوین

تاریخ کی رات فوج برملا برگشتہ ہو گئی اور اظہار کیا کہ ہم انگریزون کو نکالدینگے
پندرہوین رسالہ کے ادمی خصوصاً اونکے رسالدار کی بھی راے مستحکم تھی کہ سب
افسرون کو قتل کرین لیکن ۲۲ وین پلٹن بنگال نے انکار کیا اور قتل کرنے
سے ہی انکار نہ کیا بلکہ اپنے افسرون کو روپیہ دیا اور کشتیان بہم پہنچا کر اونکو
گوگرا دریا مین دانا پور کی طرف روانہ کیا

جو افسر کہ کشتیون پر سوار ہو کے فیض اباد سے چلے اونکی فہرست یہہ ہے

کشتی اول

کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض اباد

لفٹننٹ کری صاحب متعلقہ توپخانہ

لفٹننٹ کاٹلی صاحب }
انسائن رچی صاحب } متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ پارسنز صاحب }
سارجنٹ میجر میتھیوس صاحب } متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ

سارجنٹ ادوارڈز }
سارجنٹ بشر } متعلقہ توپخانہ

کشتی دوم

میجر ملر صاحب افسر توپخانہ

لفٹننٹ برائنٹ صاحب اجیٹن ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

سارجنٹ میجر ہولم معہ اپنی میم

کوارٹر ماسٹر سارجنٹ رسل متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

ولیم سن بگل کش توپخانہ

کشتی سوم

کرنل ادبرائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ

لفٹننٹ گورڈن صاحب افسر دوم پلٹن پیادگان اودہ

ڈاکٹر کولیزن صاحب

لفٹننٹ اینڈرسن صاحب متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ پیسیول صاحب متعلقہ توپخانہ

کشتی چہارم

لفٹننٹ انگلسن صاحب
لفٹننٹ لینڈیسے صاحب } متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ طامسن صاحب   متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

تیسری کشتی کے سب صاحب بہزار خرابی اور دقت دانا پور بخیریت پہنچ گئے

مگر اور تینون کشتیون کے صاحبون مین سے صرف سارجنٹ گبسر صاحب

زندہ بچے اور سب مارےگئے کرنل گولڈنی صاحب اور لفٹننٹ جرائٹ صاحب

اور سارجنٹ رسل اور سارجنٹ میجر ہولم کو ۱۷ وین پلٹن نے راہ مین مار ڈالا

میجر ملز صاحب اور لفٹننٹ کری صاحب اور لفٹننٹ پارسنز صاحب

ڈوب گئے اور لفٹننٹ انگلس صاحب اور لفٹننٹ طامسن صاحب اور

لفٹننٹ کاٹلی صاحب اور لفٹننٹ لنڈ نسے صاحب اور انسائن رچی صاحب

اور سارجنٹ اڈوارڈز کو مہا دیو گانو کے دہقانیون نے جو گورکھپور مین ہے

قتل کیا ایک اور کشتی مین مورگن صاحب ۲۲ وین پلٹن کے کپتان معہ اپنی

میم اور بچے کے اور لفٹننٹ فول صاحب اور لفٹننٹ اوسلی صاحب اور

ڈاکٹر دانیال صاحب روانہ ہوئے جو بڑی مصیبتین اوٹھاتے ہوئے گولا پور

مین پہنچے اور وہان سے چھپرا پہنچ گئے میجر ملز صاحب کی میم نے معہ اپنے

تینون بچون کے فیض اباد شہر مین ایک حوالدار توپخانہ کے گھر مین رہنا چاہا

مگر حوالدار مذکور نے اونہین کہا نیکو ندیا لاچار اونہون نے اپنے تئین سرغنہ

بغاوت کے حوالہ کیا جسنے اونکو کشتی مین سوار کراکے اور کچھہ روپیہ دیکر
گوگرا پار گورکھہ پور کے ضلع مین اوتار دیا اس ضلع مین اٹھہ یا دس روزتک
یہہ میم صاحبہ گانو گانو پہرتی رہین پولیس والون نے اونکی مطلق مدد نکی اگر
وہ چاہتے تو اونکو گورکھہ پور پہنچا دیتے اونکا سب سے چہوٹا بچہ راہ مین ان
تکالیف کے باعث سے مرگیا اخر کو راجہ مان سنگہ نے انکی خستہ حالی کا حال
سنا اور اونکو اپنے ادمی بہیجکر بلوالیا اور خاطر داری کی اور چند روز کے
بعد معہ اور سار جنٹون کی میمون کے گورکھہ پور بہجوادیا بعد سرکشی کے اول تو
سرکشان فیض اباد نے خزانہ لوٹا جسمین دو لاکھہ اور تیس ہزار روپیہ تہا بعد
ازان جیلخانہ توڑا جسمین مولوی سکندر شاہ بہی قید تہا اس مولوی نے
فروری مہنیہ مین بغاوت برپا کرانا چاہا تہا جسکو لفٹننٹ طامسن صاحب نے
بجمعیت چند سپاہیون ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال کے گرفتار کیا تہا گرفتاری
کے وقت ایک محاربہ سخت پیش ایا تہا جسمین لفٹننٹ صاحب موصوف معہ
چند سپاہیون کے زخمی ہوئے تہے اور مولوی بہی زخمی ہوا تہا اور اوسکے
چند ادمی مارے گئے تہے اس مولوی کو باغیون نے اپنا سردار بنایا تہا
بڑے سرغنہ سرکشی فیض اباد کے دلیپ سنگہ صوبہ دار پلٹن ۲۲ اور پانچوین

ترویپ ندرہوین رسالہ کا رسالہ دار اور چوہان سنگہ بڑا گانو کا زمیندار تھے بڑا گانو ضلع فیض اباد مین واقع ہے مینے سنا ہے کہ رسالدار لکہنو مین مارا گیا۔ اٹہوین تاریخ کی شام کو جس روز وہان سرکشی ہوئی تمام افسران اہل قلم نے کپتان تہربرن صاحب کے ہان کہانا کہایا کہانے کے بعد مستر براڈفورڈ صاحب تو کچہری چلے گئے اس امید سے کہ بائیسوین ۲۲ پلٹن کے ادمی اونکی حفاظت کرینگے اور کپتان اڈر صاحب اور کپتان تہربرن صاحب رات بہر میرے مکان پر رہے۔ رات مین جو سپاہی شہر مین پہرون پر تہے وہ پہرے چہوڑکر چلے گئے صبح کو مختلف خبرین متوحش آنے لگین مینے براڈفورڈ صاحب کو لکہا کہ تم ہمارے پاس جلد آجاؤ لیکن وہ چہٹی اونکے پاس تک نہ پہنچی چہاونی شہر سے قریب ڈیڑہ میل کے تہی آمد و رفت چہاونی سے بالکل بند ہوگئی اور ہمکو احوال بغاوت بخوبی معلوم ہو گیا بعد طلوع افتاب سرکش لوگ شہر کی طرف آئے فی الفور ہمنے بہاگنے کا ارادہ کیا اور سوار ہوتے وقت ہمنے بیان کیا کہ ہم شاہ گنج کو جاتے ہین لیکن پہر ہمکو خیال آیا کہ تشنہ خون ہمکو کب شاہ گنج تک پہنچنے دینگے جب شہریون کی نظر سے نکلگئے تب ہم ایک اور جانب کو چلے اور بارہ میل چلکر گورا گانو مین پہنچے جہان کے زمینداروں کو مین خوب جانتا تہا اونہون نے ہماری بڑی تواضع کی

وہان سے ہمنے اپنی خیر و عافیت کی خبر شاہ گنج بہیجدی اور شام تک ہم گوا گانو
مین رہے چونکہ وہانکے لوگون نے ہمین گانومین آتے دیکہا تہا تواب یہہ صلاح ہوئی
کہ ہم یہان سے نکلکر دو میل کے فاصلہ پر ایک پنڈت کے مکان مین رہین پنڈت
ایک بڑا مرد اشراف تہا جب ہم اس پنڈت کے مکانمین تہے تو ایک سپاہی میری
پلٹن نمبر ۳۷ کا وہان ہوکر گذرا اور اوسنے پنڈت سے بیان کیا کہ ہندوستانی
فوج بنارس کے ہتیار چہین کر اونکو گورہ کی پلٹن نے قتل کیا مگر بعد ازان راجہ
بنارس جو ہندوستانی فوج سے سازش رکہتا تہا بڑی فوج لیکر ایا اور تمام
انگریزون کو تہ تیغ کیا بنارس مین ایک فرنگی بہی نہین رہا پنڈت نے یہہ قصہ
ہمسے کہا جب ہمنے اوس سپاہی کا احوال پوچہا تو پنڈت نے بیان کیا کہ وہ بڑی
پریشان حالت مین آیا ہے اوسکے پاس کچہہ روپیہ نہ تہا صرف ایک بندوق
تہی اور پتلون پہنے ہوئے تہا یہہ سنکر ہمکو یقین ہوا کہ سپاہی کا بیان بالکل غلط
اور لغو ہے اگر بنارس مین ایک انگریز بہی نرہتا تو میان سپاہی کاہیکو اس
خستہ حال سے بہاگ کر اتے اور بالفرض آتے بہی تو اوسکے پاس بہت سا روپیہ
لوٹ کا ہوتا لیکن پنڈت کو ہمارے کہنے پہ یقین نہ ایا انگریزون کی طرف سے
ہندوستانی فوج کے ہتیار چہیننا اور اونکے قتل کرنیکی جہوٹی جہوٹی شہرتین

تمام ملک مین پہیلگئی تہین جن شہرتون نے بڑا فساد پیدا کیا ایک ہندوستانی
رئیس نے جسپر میرا بڑا اعتبار ہے مجہسے کہاکہ اسی خبر کے سننے سے الہ اباد مین
سرکشی ہوئی تمام آودہ مین اب یقین ہو گیا کہ قلعہ الہ اباد قبضہ و تصرف باغیون مین
آگیا اوہمکو بہی اس بات کا چند روز تک یقین رہا دسوین جون کی شب کو گورا
گانو کے زمیندار جو ہمپر بڑے مہربان تہے ہمارے پاس آئے اور ہمکو اپنی حفاظت
مین شاہ گنج لیگئے کچہہ بہیس ہمنے اپنا بدل لیا تہا مین بدل درخواست کرتا ہون کہ پنڈت
اور نمبرداران بیرلیال اور جگراسنگہ کو انعام معقول ملنا چاہیے اگرچہ اونکو یقین
کامل تہا کہ ہماری عملداری بالکل جاتی رہی توبہی اونہون نے ہمارے ساتہہ
بہت سلوک کیا جب شاہ گنج پہنچے تو وہان ہمنے مستر براڈفورڈ صاحب کو بہی
پایا جو کہ نوین تاریخ کو بہیس بدل کر پیادہ وہان پہنچ گئے تہے قایم مقام سررشتہ
انگریزی مستر مارٹنڈل صاحب مع اپنی بیوی اور لڑکے اور دو لڑکیون کے
محلات وثیقہ مین جہان بیگمات رہتی تہین پناہ لی تہی ہر شخص کو یقین تہا کہ باغی
لوگ بپاس ادب ان مکانات مین ہاتہہ نہ ڈالین گے کیونکہ اسمین عورات
خاندان شاہی کی رہتی تہین مگر اونہون نے کچہہ لحاظ اسبات کا نہ کیا اور جو
کچہہ مال اور اسباب وہان پایا لوٹ لیا اور مستر مارٹنڈل صاحب کو مع اونکے بچیان

واطفال پکڑ لیگئے مگر پہر اونکا کچہہ احوال نہ کہلا کہ اونپر کیا گذری اتنا تو معلوم ہے کہ وہ خاص فیض اباد مین قتل نہین ہوئے۔ شاہ گنج مین ہمنے بالفعل رہنا چاہا کیونکہ راجہ مان سنگہ نے ہماری دلجمعی کی تہی کہ وہ ہر طور سے ہماری حفاظت کرینگے اور اونکو بالفعل کوئی اندیشہ حملہ باغیان نہین ہے علاوہ ازین موسم برشکال بہی نزدیک تہا مینہ برسنے سے چارون طرف قلعہ کے پانی بہر جاتا ہے اور راہ دشوارگذار ہوجاتی ہے لیکن اوسی صبح کو راجہ مان سنگہ نے جو اجودہیا مین تہے کہلا بہیجا کہ کشورن نے اقرار کیا ہے کہ وہ میمون اور بچون سے ہرگز نہ بولین گے لیکن افسرون کو وہ مجہسے طلب کرتے ہین اور مین اونکا مقابلہ نہین کرسکتا اور کل وہ میرا قلعہ انکی تلاش کرینگے اسواسطے اپ سب اج شام کو قلعہ چہوڑ کے گہاٹ پر آئے جہان کشتیان اپکے واسطے تیار رہین گی۔ شام کو ہمنے ایک ہزار روپیہ افسرون کے پاس تقسیم کردیا اور سب تدبیر کرکے گیارہ بجے رات کو ہم شاہ گنج سے چلے ایک جماعت دوال بند ہمارے ساتہہ ہوئی اور جلد جلد چلے تاکہ راتون رات دریا کے کنارہ پہنچ جاوین مگر راستہ گاڑیون کے واسطے خراب تہا اسی سبب سے دریا تک پہنچنے کے بہت قبل صبح ہوگیا بڑے خوف کا مقام تہا ہم

انسے ادمیون کا پوشیدہ رضا مشکل تھا فیض اباد سے کل اٹھہ میل کے فاصلہ پر تھے اور سرکشی سوارونکا ہر طرف ھجوم تھا جب ھم دریا کے قریب پہنچے تو دو یا چار بندوقون کی اوازائی یہہ سنکر بہت تشویش ہوی لیکن ہم بخیرو خوبی کشتی تک پہنچ گئے وہان پہنچکر معلوم ہوا کہ گاڑی جسمین میمصاحبون کی ہمین اور بچے سوار تھے تھوڑی دور شاہ گنج سے چلکے ٹوٹ گئی اور وہ واپس قلعہ کو چلی گئین یہہ سنکر ھمکو نہایت رنج ہوا اونکے واسطے ہم کسیطور سے نہین ٹہر سکتے تھے ایک ایک لمحہ یہان ٹہرنا پر خطر تھا اگر اونکے پہر انے کی راہ دیکھتے تو ضرور ہم سب مارے جاتے سوار ہونے کے وقت ہمنے بار بار کار ندہ راجہ مان سنگہ سے یہی التجا کی کہ اون بیچاری عورات اور بچون کے بچانے مین کوشش کیجو اور اوس سے ہمنے اقرار وا ثوق کرالیا ہم اب اونتیس ۲۹ ادمی تھے جنکی فہرست یہہ ہے

کپتان رِیڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد معہ میم صاحبہ اور دو بچے ـــ کپتان اڈور صاحب الیسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور پانچ بچے اور اونکی سالی کپتان تھربرن صاحب اسپیشل الیسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور بچہ مسٹر براڈ فورڈ صاحب اکسٹرا الیسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ ـــ ڈاسن صاحب گڈہ کپتان معہ میم صاحبہ اور چار بچے ـــ کورپرل ھرسٹ گورہ سپاہی

متعلقہ پلٹن حضر مینا معہ اپنی بیوی اور بچہ کے مسٹر فنٹر جربلڈ محرر انکا بھی
نزول معہ اپنی میم اور بچہ کے تیس ادمی دوال بند اور کارندہ راجہ مان کے آئے
ہمارے ساتھہ ہوئے لیکن دوال بند سپاہی ہمارے کچھہ کام کے نہ تھے
ذرا کچھہ خطرہ کی خبر سننے سے وہ علیحدہ ہوکر انا کانی دیجاتے تھے اوس روز
اتفاق سے پچھم کی ہوا چلنے لگی اس سبب سے کشتی خوب چلی اور ادہی رات تک
نے کٹہلہ چلاے گئے بعد ازان ایک کشتی جسمین چار یا پانچ مسلح ادمی بیٹھے تھے ہمکو
ملی اونہون نے ہمکو دہمکایا ہمارے ادمیون مین سے بعض نے اونکی طرف
گولی چلانے کا ارادہ کیا مگر مینے اونکو روکا اور اونسے کہا کہ اگر وہ لوگ ہماری
کشتی پر آنے کا قصد کرین تو گولی مارو ورنہ نہین جب اون لوگون نے ہمکو دیکھا
تو اونکی گفتگو بالکل بدل گئی اور ہمسے دو یا تین روپیہ مانگنے لگے جو ہمنے اونکو دیئے
دو یا تین گہنٹہ اور چلکے ایک اور کشتی ملی کارندہ راجہ مان سنگہ اوس کشتی مین
ملنے کو گیا اور ہم سب اندر پوشیدہ رہے اوسنے کہا کہ یہہ کشتی بابو مادہو پرشاد
برہروالہ کی ہے جو راجہ مان سنگہ کے دوست ہین اور جنکو اپکے واسطے راجہ صاحب
نے سفارش کا خط دیا ہے کہ آپکی بہر طور حفاظت اور خبرداری کرین ہم یہہ
سنکر خوش نہوئے لیکن لاچار کچھہ اعتراض نکر سکے کشتی کنارہ پر لائی گئی باہر

مینے دیکھا تو اوسجگہہ دو گڈھیان تینتس یا چالیس گز کے فاصلہ پر تہین اتنے
مین ہماری کشتی لگائی گئی تاکہ دونو طرف کی مار ہمارے اوپر پہنچ سکے اگرچہ
ہم اپنے جی مین اس امر سے خایف تہے مگر یہہ خوف اور بہی زیادہ ہو گیا جب
ہمنے دیکہا کہ کارندہ راجہ مان سنگہ معہ دوال بندون کے کافور ہو گیا اور
سب ملاح بہی کشتیون کو چہوڑکر چلتے ہوئے تہوڑی دیر بعد بہت سے مسلح آدمی
ہمارے نزدیک آئے ہمنے اونکو دہمکایا کہ اگر تم ہمکو کچہہ زیان پہنچاوگے تو
راجہ مان سنگہ اور بابو مادہو پرشاد کا تم پر بڑا عطاب ہوگا لیکن اونہون
نے کچہہ خیال نکیا اور فراہم ہوتے گئے ہم اوسوقت بڑے خوف مین تہے کوئی
چارہ نہین نظر آتا تہا لاچار مین اور کپتان اور صاحب ان دزندون کے
سردار اودوت نراین پاس گڈہی کے اندر گئے ہمنے اوسکو دہمکانا چاہا
لیکن کچہہ کارگر نہوا اوسنے کہا کہ مین تمہارا قتل کرنا نہین چاہتا جو کچہہ
مال اور اسباب تمہارے اور ہتیار تمہارے پاس ہین ہمارے حوالہ
کرو ہم دو صاحبون کے پاس بندوقین تہین اور اکثر ونکے پاس چہہ نالی
تپنچے مگر بارود اور گولی دوبارہ بہرنے کو نہ تہی ان لوٹیرون سے تاب
مقابلہ کی کیونکر ہو سکتی تہی ہمارے ساتہہ اٹہہ میمین اور چودہ بچے تہے اور

دو قلعونکے بیچمین آن پہنچے تہے کشتی بغیر ملاح چل نہین سکتی تہی اور ہوا بہی
ہمارے مخالف تہی ان قضاقون نے اتنا تو ہمارا لحاظ کیا کہ کشتی مین نہ آئے
اور اپنے ہاتہہ سے ہمارے اسباب کو نہ لوٹا جو ہم اونکو نکالکے دیتے گئے وہ لیتے
گئے بعد ازان ہمارے ملاح واپس آئے اور ہمنے آگے بڑہنے کا ارادہ کیا
مگر باد مخالف چل رہی تہی کشتی ایک یا دو مرتبہ چلکر کہا کر ایک جگہہ اٹک گئی
وہ روز بڑی مصیبت کا تہا ہر دم خوف تہا کہ قضاق ان گدہیون کے پہر حملہ کرین
علاوہ ازین میمون اور ریچونکا بہوک سے حال نہایت تباہ تہا قریب دو پہر کے
ایک سپاہی میری پرانی پلٹن کا میرے پاس ایا اور مجہسے بیان کیا کہ مین
اپنے گہر چہٹی لیکے ایا تہا جبکہ پلٹن نے سرکشی کی اور مین ابہی جاتا ہون اور بابو
مادہو پرشاد کو بلا لاونگا وہ سپاہی تو پہر نہ پہرا لیکن شام کے وقت مادہو پرشاد
آئے اور اقرار کیا کہ جو کچہہ مجہسے ممکن ہوگا مین اپکے واسطے کرونگا بابو مذکور
نے کہانیکو بہی بہیجا۔ ہوا کچہہ کم ہو گئی اور ہم وہانسے چلے اور تہوڑی دور
چلکے صبح کو پہر لنگر کیا ایک کشتی جسمین بہت سے تلنگے معہ ہتیار بیٹہے تہے وہان
ہوکے گذری اور ہمارے اور اونکی کشتیونکے ملاحون سے باتین ہوئین لیکن
سپاہیون نے ہمین نہ پہچانا معلوم ہوا کہ وہ اعظمگڈہ کو جاتے ہین چند گہنٹہ بعد

ہم وہان سے چلکے بچھورا گانو مین جو بابو ما دہو پرشاد کے علاقہ مین ہے پہنچے اور
وہان پانچ یا چھہ روز رہے یہان ہم ایک عمیق گڈہی مین رہے جسکے اندر ایک
جھونپڑا ہمین رہنے کو ملا اوسپر چھپر بہت نیلا تہا شدت گرمی سے نہایت تکلیف
ہوئی اور سب میمون اور بچون کی انکہین دکہنے اگئین اوسوقت کسی طرحکا علاج
بہی میسر نہ تہا ۱۹ تاریخ جون کو ہم وہان سے گولا پور کی طرف چلے جہان ۲۱
تاریخ دو پہر کو پہنچے راجہ گولاپور کی وفاداری اور دوستی کا احوال سرکار
انگریزی پر بخوبی روشن ہے اور راجہ صاحب موصوف نے بہتیرے مصیبت
زدہ مفرورین انگریزون کو جو مدد دی اوسکا احوال بہی سرکار پر ہویدا ہے
یہان ہم بہ نسبت اور جگہون کے بڑے امن مین تہے اور یہان سے باسانی
تمام دریا کی راہ دانا پور چلے اور ۲۹ جون کو وہان پہنچ گئے

بیان کرنل لینوکس صاحب حاکم پلٹن نمبر ۲۲ پیادگان بنگال متعینہ چہاونی فیض اباد

اٹھوین جون کی شام کو خبر ملی کہ ۱۷ وین پلٹن پیادگان بنگال جسنے اعظمگڈہ
مین بغاوت کی کل صبح کو داخل فیض اباد ہوگی ہر افسر اپنے اپنے علاقہ پر تہا
مین کوارٹر گارڈ کے مقام پر اور فوج اپنے ہتیارون کے پاس تہی دو کمپنیون

کو حکم تھا کہ میدانی توپخانہ نمبر ۱۳ کی مدد پر رہین ہر تدبیر مقابلہ
شب کو چھٹی پلٹن پیادگان اودہ کی چھاونی مین بگل پھونکا
اور توپخانہ تیار کیا اور دو نو کمپنیان متعینہ توپخانہ سنگینین چڑھا
کوئی افسر انگریزی نزدیک نہ آنے پاوے اس امر کی اطلا
افسر توپخانہ نے مجھکو دی مین توپون کے پاس گیا اور سپاہیوا
بگل پھونکا گیا ہے کسیطرح کا خوف نہین ہے تم توپین چھوڑ کر اپنے
صرف ایک ایک سنتری ہر ایک توپ پر چھوڑ دو تب مین ۲۲ وین
مین گیا تاکہ اونکو کہدون کہ اپنی اپنی جگہہ واپس جاؤ وہان دیکھا
کمپنی پلٹن کی میگزین کے گرد کھڑی تھی اونہون نے بیان کیا کہ ہم حفاظت
کے واسطے کھڑے ہین پلٹن مذکور نے چارون طرف لین کے گشت بھی
کردیا مین پھر توپون کی طرف گیا لیکن مجھکو سپاہیون نے توپون تک جا
ندیا صوبہ دار دلیپ سنگھ سرغنہ سرکشی نے مجھسے کہا کہ توپون کی حفاظت
ضرور ہے آپ گارد مین جاکر ارام کیجے اپکو اور کسی افسر کو کچھہ خوف
نہین ہے جب تک کہ آپ پلٹن کے ساتھہ رہین گے ایک پہرہ سپاہیون کا
سنگینین چڑھا کر میرے ساتھہ ہوا اور مجھکو اپنی حراست مین کوارٹر گارد

ـہ پای بچہی ہوئی تہی لیگئے جتنے افسر تہے وہ بہی ایک قدم
ـہ کے نہین جانے پاتے تہے اکثر افسرون نے مجہسے اجازت
مینے اونسے کہا کہ مین خود مثل تمہارے پلٹن کے ہاتھہ مین
ہا اب کچہہ اختیار نہین ہے اور دلیپ سنگہ صوبہ دار نے مجہسے
رسب افسرات بہرجب چاپ پلٹن کی لین مین رہینگے تو صبحکو
رن گہاٹ سے دریا گوگرا کی راہ روانہ کر دین گے دو افسر
ے بہاگنا چاہتا تہا اونکی طرف سوارون نے جو گشت مین تہے گولیان
اور ریگیڈ کر بلا مضرت واپس لے آئے صبحکو بروقت طلوع افتاب
افسر پلٹنون کو اجازت ہوئی کہ کشتیون مین سوار ہو جاوین صرف
ہمعہ اپنے قبائیل چہاونی مین رہگیا دس بجے صوبہ دار دلیپ سنگہ میرے
پاس ایا قبل اسکے چارون طرف میرے بنگلہ کے پہرے تلنگون کے مقرر
ہوگئے تہے صوبہ دار مذکور اس ماجرے سرکشی پر بہت افسوس کرنے لگا
اور کہنے لگا کہ قسمت مین یوہین ہونا تہا پانچوین تروپ بندرہوین رسالہ
کا صوبہ دار سرغنہ اس سرکشی کا ہے اور کوئی شخص اپکے سر کا ایک بال تک
نہ چہو سکیگا سب تیاری اپکی روانگی کی مینے کرلی ہے اور امید ہے کہ اب

بامن یہان سے روانہ ہو جاوین کیونکہ جب ۲۱ وین پلٹن یہان آجاویگی
تب آپ ہمارے اختیار سے جاتے رہین گے مین دو بجے تک چہاونی مین رہا
جسکو مولوی نے ایسسٹنٹ اپوتہیکری شفاخانہ کو میرے پاس بہیجا اور کہلا
بہیجا کہ جو واردات پیش آئی اوس سے مجھی بہت افسوس ہے اگر آپ معہ
قبایل چندروز چہاونی مین ٹہیرنا چاہین تو مین اپکی حفاظت کرونگا یہہ مولوی
وہی شخص تہا جسنے شہر فیض اباد مین فساد برپا کیا تہا اور کوارٹر گارد مین
مقید تہا جسکو سرکشون نے خلاص کیا لیکن سپاہی جو میرے بنگلہ پر متعین تہے
وہ گستاخ ہوتے جاتے تہے اور لوٹنے پر امادہ تہے اسی وجہ سے مینے چلا
چلنا مناسب جانا دو بجے دن کو مین معہ قبایل کشتی مین سوار ہو گیا مجہکو
معلوم نہ تہا کہ میری پلٹن نے مجہکو ۲۲ وین پلٹن کے ہات جو راستہ مین پڑی
تہی بیچدیا ہے یہہ امر مجہکو دو سپاہیون سے جو میرے ہمراہ آئے معلوم
ہوا اون دو سپاہیون کا نام ٹہاکر مصر اور شنکر سنگہ تہا ٹہاکر مصر گرانڈیر
کمپنی کا سپاہی اور شنکر سنگہ ۲ وین کمپنی کا سپاہی تہا جب ہم اجودہیا مین پہنچے
تو ایک پلٹن سوار ولنکا پڑا تہا اونہون نے ہماری کشتی کو ٹہیرایا اور
کشتی کی تلاشی لیکر ہمکو آگے جانے دیا تہوری دور آگے بڑہے تہے تو بارہ

ہمکو کسینے اواز دی اور اولٹا بلایا مگر سپاہیون نے جو میرے ساتہہ تہے اونسے کہا کہ مجھکو مولوی نے روانہ کر دیا ہے رات کے ساڑھے دس بجے تہے جب ہم ۱۷ اوین پلٹن کے مقام سے گذرے اور ایک جگہہ کنارہ سے مڑکر وہان پہنچے جہان ۱۷ اوین پلٹن کا بکٹ پڑا تہا دو نو سپاہیون نے مجھے صلاح دی کہ آپ کشتی سے نیچے اوتر لیجے اور کنارہ کنارہ آہستہ آہستہ آئے ہم کشتی گرد گہما کے اپسے آن ملینگے چنانچہ ہم اوتر لئے اور دو گہنٹہ تک کنارہ کنارہ چلے جب کشتی گرد گہومکے ہمارے پاس آئی تو ہم سوار ہوئے اور دریا پار ہوکے گورکہہ پور کے ضلع مین اوتر جانیکا قصد کیا جب اوس کنارہ پر پہنچ گئے تو مجھکو جو اومی دریا مین نہانے کو ائے اونہون نے بیان کیا کہ باغی فرنگیون کی تلاش مین پہرتے ہین اپ جلد اپنے کشتی پر سے اوتر جائے اور چہہ پاسات صاحب کل گورکہہ پور کی طرف گئے ہین اونسے جا ملئے مین فی الفور کشتی سے اوترنا چاہتا تہا کہ اتنے مین چند ادمی کشتی کے پاس آئے اور پوچہنے لگے کہ کشتی مین کون ہے ملاحون نے جو کچہہ اونسے کہا او نہون نے مان لیا اور آگے چلے گئے فی الفور ہم کشتی سے اوتر کر با چلے اور جو کچہہ اسباب کشتی مین ساتہہ لائے تہے سب وہین چہوڑا

صرف ہماری آیا اور خدمتگار ہمارے ساتھ ہوا راستہ مین کوؤ اون کے
نزدیک ٹھیرتے ہوئے چھہ میل تک چلے جب دس بجے تو ایک گاؤمین
ٹھیرے گرمی کی اوسوقت نہایت شدت ہوگئی تھی تھوڑا اسا دودہ پیکر مینے
ارام کرنا چاہا اتنے مین ایک سوار مسلح ہاتھہ مین ایک بڑا تینچہ لئے ہوئے
میرے پاس آپہنچا اور تینچہ کی شست میرے سر کی طرف باندہی اور
کہنے لگا کہ جلد اوٹہو رجمنٹ کے لشکر مین چلو تمہارے ہر سر کے واسطے پانسو
روپیہ مجہکو انعام ملیگا لاچار اوسکے ساتھہ ہولئے جب قریب ایک میل کے
گئے تھے تب اتفاقاً ایک لڑکا ہمسے آن ملا جسکو وہ سوار جانتا تہا اسی
لڑکے نے اوس سوار کو اور بہی جلدی ٹہری اور سختی تاکید کرنے لگا کہ جلد
قدم اوٹھاؤ لیکن اوس لڑکے نے آخر اس سوار کو سمجہایا کہ یہ تہکے ہوئے ہین انہین
دے اور گاؤمین تہوڑا اسا ارام کرلینے دے سوار راضی ہوگیا اوس
لڑکے نے ایک اور لڑکے کو جلد روانہ کیا تاکہ ہمارے چہڑانے کے واسطے
مدد جلد آجاوے معلوم ہوا کہ ناظم میر محمد حسین خان اور اونکے بہتیجے
میر مہدی حسین خان کی ایک چہوٹی سی گڈہی قریب پون میل پر واقع
ہے وہین اس لڑکے نے خبر بہیجی تہی اوسوقت ناظم موصوف نے دمدار بارہ

ادمی مسلح ہماری مدد کو بہیجے اونہون نے ہمکو اپنے ساتہہ لیا اور اوس ہوزی
سوار کے ہتیار چہین لئے اور اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑ کر ساتہہ لیا+اون
ادمیون مین سے جنکو ناظم نے ہمارے واسطے بہیجا تہا ایک ادمی نے مجہے بہت
گالیان دین اپنے پستول کی طرف دیکہہ کر قسم کہانے لگا کہ مین ان انگریزون
کو جو ہماری ذات اور ہمارا مذہب لینے ائے ہین مارونگا قریب دوپہر کے
ہم ناظم کی گڑہی مین پہنچے اوسوقت ناظم صاحب خلوت خانہ مین تہے جہان
اونہون نے ہمین بلا لیا اور ہمسے کہا کہ ارام کیجئے اور شربت پیجے اور بہت
دلجمعی کی کہ ہم پر کسی طرح کی افت نہ آسکے گی ناظم کے ایک نوکر نے کہا کہ اصطبل
جو قریب ہے ہمارے واسطے کافی ہوگا کیونکہ بہت عرصہ تک تو اوسمین ہمین رہنا
نہوگا وہ مکان ان کتون کے مار ڈالنے کے واسطے تیار کیا گیا ہے ناظم یہہ سنکر
اوسپر بہت خفا ہوا اور اوسکو بڑی لعنت وملامت کی اور ہمسے کہا کہ آپ
کچہہ خوف مت کرو مین اپکو جب تک کہ راستہ صاف نہین ہوجاتا اور آپ گورکہپور
بخوبی نہین پہنچ سکتے نہین جانے دونگا دوسرے روز ناظم کو خوف ہوا کہ
مبادا اودہ پلٹن کو ہمارے چہپنے کی یہان خبر ہوجاوے اسواسطے اونہون
نے ہمین ہندوستانی پوشاک پہنوادی ناظم صاحب نے مجہے اپنے کپڑے دیئے

اور بیگم صاحبہ نے میری میم اور لڑکی کو زنانہ کپڑے پہنا
ناظم صاحب نے ہماری پوشاک اور آدمیون کو پہنا کے بجراسہ
کے نو بجے رات کو روانہ کیا تاکہ تمام اونکے نوکر اور گنوار جان جاوین
نے صاحب اور میم صاحبہ کو اپنے ہان نہین رکھا اور نکالدیا ادہی رار
قریب وہ لوگ تہوڑی دور جاکر اور پہر اپنی پوشاک پہن کر وا
اس حکمت سے سواے چند معتمدان خاص ناظم صاحب
وہان سے چلا جانا ثابت ہو گیا نو روز تک
مین پوشیدہ رہے اور ناظم صاحب
ہماری خاطر دار
اور ہر روز نا
اطلاع
ایک جو
تاریخ
میز
گو

ب کالکٹر گورکھہ پور کے بھیجے ہوئے ہین اور ہمکو لینے آئے
ب نے میری میم اور لڑکی کے واسطے پالکیان منگوادین اور
ہ دیا اور گیارہ بجے دن کے اوس تاریخ کو ہم اوس مہربان
ی منشی ناظم سے رخصت ہوئے اور راہو راہوتے ہوے چار بجے
ر کپتان گنج پہنچے جہان مینے سارجنٹ کشنر متعلقہ تو نچاتہ فیض اباد
ہمارے لینے کے واسطے آئے تھے اونہون نے سارجنٹ
دوسرے روز ہم بستی مین پہنچے جہان اوسبرن صاحب
اتواضع کی اور انگریزی کپڑے پہننے کو دئے
ہان سے اعظمگڈہ گئے

مر اور با
ت
بغاو
اکم

کی حمایت اور حفاظت مین شاہ گنج کو بھیجدون چنانچہ میسے
اپنے کنبہ کے ساتھہ اور غیرمتعہد افرونکے عیال و اطفال کو روانہ
کیا شام کو کرنل لینوکس صاحب حاکم اعلی فوج نے دو کمپنیون بائیسوین
پلٹن کو حکم بہیجا کہ ہمارے توپخانہ کی مدد کو جاوین اور توپخانہ کے دونو
طرف مقیم ہون چنانچہ پلٹن مذکور نے بجا اوری حکم کی کی افرا و سپاہی
گورہ اور ہندوستانی مقابلہ کے واسطے توپون پر مستعد رہے گیارہ بجے
رات کو چھٹی پلٹن پیادگان نے ائین آودہ کی لین مین بگل ہوشیاری کا
پھونکا اوسکی اواز سنتے ہی ہندوستانی گولہ اندازون نے توپین گراب
سے بہرلین اور فلیتہ والون نے فلیتے روشن کئے دو کمپنیان ۲۲ وین
پلٹن کی جو توپخانہ پر متعین تہین بندوقین بہرکر توپخانہ مین اگہسین اور
بندوقون کے منہہ کی شست گولہ اندازون کے سرون کی طرف باندہی
کرنل لینوکس صاحب اور اور انگریزی افسر فی الفور وہان تشریف لائے
اور تلنگون کو ہرچند سمجھایا کہ توپون کے پاس سے چلے آوین لیکن اونہون نے
نہ مانا اتنے مین کل بائیسوین پلٹن تیار ہوکر غل مچاتی ہوئی توپخانہ کی طرف
ائی اور وہان پہنچکر ہم سب انگریزون سے کہا کہ توپون کے پاس سے

...ین تمہاری نہین ہین یہہ تو ہین ہماری ہین تب ہم سبکو وہ
...حراست مین کوارٹر گارد کے مقام پر لیگئے جہان تمام شب نظر بند رکہا
صبحکو پلٹن مذکور نے ہمکو اپنی حراست مین کنارہ دریا تک پہنچا دیا جہان چند
کشتیان ہمارے واسطے مہیا کردی تہین اور جنہین ہمکو سوار کرا دیا جبکہ ہم گہاٹ
پر تہے اوسوقت خبر پہنچی کہ فوج خزانہ سرکاری لے رہی ہے یہہ سنکر جو سپاہی
ہمارے ہمراہ ائے تہے وے بجلدی تمام واپس چلے گئے بیندرہوین رسالہ
کے پانچوین تروپ کا رسالہ دار اس بغاوت کا سردار تہا چار کشتیان ہمارے
واسطے گہاٹ پر تیار تہین مگر ملاح نہ تہے لاچار ہم سب اون چارون کشتیون
مین سوار ہوئے اور خود ہی کشتیون کو روان کیا جبکہ ہم وہان سے روانہ
ہوئے تو پیچہے سے بائیسوین پلٹن کا ایک سپاہی تیغ علی خان نام جو اپنی پلٹن
کے ساتہہ داخل سرکشی نہین ہوا ایک چہوٹی کشتی مین اتا ہوا معلوم ہوا او
اواز دی کہ مجہکو اپ اپنے ساتہہ لے لیجئے چنانچہ اول کشتی مین اوسکو سننے لے لیا
قریب ایک گہنٹہ بعد وہ ایک گانو مین گیا اور دو کشتیون کے واسطے ملاح ڈہونڈکر
لے آیا تہوڑی دیر بعد جو ملاحون کے حاصل کرنے مین لگی ہم وہانسے چلے کشتی
اول اور دوم قریب اٹہہ یا نو بجے صبح کے شہر اجودہیا سے گذر گئی کشتی سوم

نے اجودہیا مین قیام کیا اور چوتہی کشتی کا اوسوقت حا...
نظر سے غایب ہوگئی اجودہیا سے تین میل چلکر ہم ٹہیرے اور ...
چوتہی کشتیون کا دو گہنٹہ تک انتظار کیا مگر جب کچہہ نشان اونکے آنے کا نہ
دیکہا تب ہم آگے بڑھے جب نو کوس گئے تب ہمنے دور سے دیکہا کہ چند
ادمی ہمنے کنارہ پر ہمارے آنے کی اطلاع کرنیکو دوڑے جاتے ہین یہہ
دیکہہ کر ہمکو شبہہ ہوا کہ یہان خیر نہین ہے اور ہمکو دیدہ دانستہ دریا مین
باغیان فیض اباد نے بہیجا ہے تہوڑی دور آگے بڑہ کر ہمنے دیکہا کہ ایک رسالہ
سوار اور ایک پلٹن پیادہ کنارہ پر ہمارے انتظار موجود ہے اب کوئی
اور علاج نظر نہین اتا تہا لاچار اگے بڑھے جب ہم اونکے نزدیک پہنچے
اوسیوقت اونہون نے ہمپر اگ برسائی سارجنٹ میجر میتہیوس جو کشتی
کہے رہے تہے اول مارے گئے اونکے پیچہے سر مین گولہ لگا ایک اور گولہ میری ٹوپی
مین لگا ٹوپی اوڑکر دریا مین جا پڑی مگر مجہکو کچہہ ضرر نہ پہنچا دوسری کشتی ہمسے
سو گز پیچہے تہی جب اوس کشتی کے صاحبون نے ہمپر یہہ افت دیکہی تو اونہون
نے اپنی کشتی کو ایک ریتی مین چڑہا دیا جسکے چارون طرف پانی تہا اور ہم جو
اول کشتی مین سوار تہے اپنی کشتی کو دوسرے کنارہ پر لیگئے اور وہان کشتی

... اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب کمشنر نے ہمسے کہا کہ ہم اپنے
... ہتیاروں کو الگ رکہدین اور انتظار کرین شاید کہ سرکش لوگ ہمسے کچہہ
شروط مصالحت کرکے ہمین چہوڑ دین مگر سرکش لوگ برابر ہماری اور دوسری
کشتی پر فیر کیا کرے چند باغی کشتیون مین سوار ہوکے ہماری جانب آئے
اور جب وہ بیچمین دریا کے پہنچے تو اوہنون نے ہمارے اوپر بندوقین مارنی
شروع کین اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب نے ہمسے کہا کہ اب ان بمکحرامون
سے مطلق امید رحم کی نہین ہے جس سے بہاگا جاوے وہ جلد بہاگ
جاوے البتہ مین پیر سال ہون مجہسے نہین بہاگا جاویگا ہم معتیغ علی خان کے
سات ادمی تہے ہمنے بصلاح کرنل صاحب ممدوح وہان سے بہاگنا شروع
کیا پہر ہمکو نہین معلوم ہوا کہ کرنل صاحب اور اور صاحبونکا جو دوسری کشتی
مین تہے کیا حال ہوا ہم تہوڑی دور بہاگے تہے کہ راستہ مین ایک چوڑا
دریا حایل ہوا اب بڑے تشش و پنج مین تہے کہ دریا پار کیونکر ہوون اور
کہان جاوین اتنے مین چند ادمی ہماری طرف آتے ہوئے نظر پڑے یہہ دیکہہ
کر علاوہ سارجنٹ اڈوارڈز اور تیغ علی خان کے ہم سب دریا مین کود پڑے
تاکہ پار ہو جاوین تہوڑی دور تیر گئے تہے کہ تیغ علیخان نے ہمکو اواز دی کہ

واپس چلے اور وہ ادمی سپاہی نہین صرف دہقانی ہین مین اور لفٹننٹ ہرچی
صاحب اور لفٹننٹ کالی صاحب پہر واپس آئے لیکن لفٹننٹ گری صاحب
اور لفٹننٹ پارسنز صاحب ہمسے آگے بڑہ گئے تہے پہرتے وقت راہ مین
ڈوب گئے مین بہی دومرتبہ ڈوبتے ڈوبتے بچگیا ایک دہقانی نے وقت پر مدد
کر کے مجہے نکال لیا کنارہ پر آتے ہی ہمکو ایک کشتی نظر پڑی جسمین ہمنے سمجہا
کہ یہہ لوگ ہمارا سراغ لگانے ائے ہین یہہ دیکہتے ہی ہم وہان سے بہاگ گئے
جب بہاگتے بہاگتے تہک گئے تو ایک جگہہ کنارہ دریا پر جہان لنبی لنبی گہاس
اوگ رہی تہی جا چہپے تیغ علیخان ہمسے بچہڑ گیا جب کہ ہم گہاس مین چہپے ہوئے
اوسوقت ایک لڑکے نے جو مویشی چگا رہا تہا ہمکو دیکہا وہ اوسوقت اپنی
بہینسون کو پانی مین ہنکا کے اور ایک بہینس کی پیٹہہ پر سوار ہوکے دریا پار چلا گیا جب
دریا پار ہو چکے اوسنے گانو کے جمعدار سے ہمارا حال کہا تہوڑی دیر بعد جمعدار
خود آیا اور ہمکو اواز دی اور کہا کہ خوف مت کرو پہر وہ ایک کشتی لایا جسمین
ہمکو بیٹہا کے اپنے گانو مین اوس پار دریا کے لیگیا اوسنے بیان کیا کہ
تیغ علیخان نے مجہکو سب احوال انکا بیان کیا اور درخواست کی تہی کہ انکو تلاش
کرانے کے واسطے ادمی بہیجون لڑکا جو مویشی چرا رہا تہا اوسنے انکو دیکہا تو

دیکھہ کے مجھے اطلاع دی اس جمعدار نے ہمپر بڑی مہربانی کی اور کھانا بھی کھلایا
اور چارپائیان ارام کرنیکو دین ادہی رات تک ہم اس جمعدار کے چھپر مین
رہے اوسوقت چاندنی خوب کھل رہی تھی اسواسطے ہم وہان سے امورا
کی طرف چلے دوسرے گانوتک جمعدار خود ہمارے ہمراہ آیا تھوڑی دور گانو
رہا تھا کہ قزاقون نے ہمین آگھیرا ہمنے ہرچند بیان کیا کہ ہمارے پاس کچھہ
نہین ہے مگر اونہون نے نہ مانا اور خود ہماری تلاشی لی لیکن جب ہمارے
پاس کچھہ نہ پایا تو ہمکو چھوڑ دیا جب گانو مین پہنچے تو جمعدار نے ہمکو چوکیدار کے
سپرد کیا اور کہا کہ دوسرے گانوتک صاحبون کو پہنچا کر وہان کے چوکیدار
کے حوالہ کر آ اسیطور پر گانو گانو ہوتے ہوئے امورا پہنچے یہان ہم اون
صاحبون سے ملاقی ہوئے جو ہمارے ہمراہ فیض اباد سے کشتی چہارم
مین سوار ہوے تھے اونہون نے بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنی کشتی کو ہماری
کشتی کے ساتھہ نرکھہ سکے اسی وجہ سے اونہون نے کشتی کو چھوڑ دیا
اور خشکی کی راہ ضلع گورکھہپور کی جانب پاپیادہ چلے ان سب صاحبون
کو مسلح دیکھہ کر ہم بہت خوش ہوئے کیونکہ ہمارے پاس تو ایک لکڑی تک
نہ تھی تیغ علیخان بھی اب ہمارے ساتھہ تھا قبل پار ہونے دریا کے دو

ہمسے بچہڑ گیا تہا مگر بعد ازان وہ ہمکو اوس گانو مین مل گیا جہان کے جمعدار
نے ہماری اتنی تواضع کی چند منت امورا مین ٹہیر کر پہر ہم سب آگے بڑہے
امورا کے تحصیلدار نے دو دو روپیہ ہم سب صاحبونکو دئے اور لفٹننٹ
رچی صاحب اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب کو ایک ایک ٹٹو سواری کے واسطے
دیا امورا گانو سے قریب سات بجے صبح کے دسوین تاریخ جون کو کپتان
گنج کی طرف چلے اور دو برقنداز تہانہ کے ہمارے ساتہہ ہوے ہم کپتان گنج
بخیریت پہنچ گئے اور تحصیل مین دریافت کیا کہ قصبہ بستی مین اب کوئی انگریز
ہے یا نہین جمعدار نے ہمسے کہا کہ بستی مین کوئی صاحب نہین ہے اور ۱۷
وین پلٹن کے کچہہ سپاہی معہ خزانہ گورکہپور سے کوچ کرتے ہوئے
فیض اباد کی جانب جاتے ہین او بستی مین مقیم ہین اوسطرف اپ مت
جائیے مگر گائے گہاٹ کی طرف جائیے جہان اپکو دانا پور جانیکے واسطے
کشتیان ملجاوینگی جمعدار نے ہمکو پچاس روپیہ دئے اور سب صاحبون
کے واسطے ٹٹو مہیا کر دے اور تین برقنداز ساتہہ دیئے اور اونکو ہدایت
کی کہ ہمکو گائے گہاٹ تک بخوبی پہنچا آوین وہان سے چلکر جب قریب اٹہہ
میل کے ائے تو مہادوبہ گانو نظر ایا ایک برقنداز نے ہمسے کہا کہ اس گانو

مین چلکے ذرا ارام کیجئے اور شربت وغیرہ پلانے کا اقرار کیا ہمنے قبول
کیا چنانچہ وہ برقنداز یہ بہانہ مہیا کرنے شربت اور مکان وغیرہ کے آگے
بڑھا ہمکو مطلق کچھہ خیال خوف کا نہ تہا جب گانو کے نزدیک پہنچے تو وہ برقنداز
ہمسے پہر آن ملا اور دوسرے دو برقندازون سے کچھہ علیحدہ گفتگو کی جب
ہم گانو مین پہنچے تو دیکھتے کیا ہین کہ کل گانو مسلح ہے الا اسکا ہمنے بہی کچھہ خیال
نہ کیا اور تینون برقندازون کے ہمراہ گانو مین ہوکے گذرے جب گانو کے پرلی
طرف پہنچے تو وہان ایک نالہ پار کرنا پڑا جسمین کمر کمر پانی تہا جسوقت
ہم نالہ مین اوترے اوسیوقت گانو کے سب ادمی تلوارین اور بندوقین
لیکر ہماری قتل پر امادہ ہوئے یہہ دیکہہ کر ہمنے نالہ پار کرنے مین بڑی جلدی
کی مگر لفٹننٹ لنڈزے صاحب پیچہے رہ گئے جنکو گنوارون نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
جب ہم اوس پار نالہ کے پہنچے اوسوقت تمام گنوارون نے اکٹہا ہوکر
ہمارے اوپر غضب حملہ کیا اور پانچ صاحبونکو مارکر اونکے ٹکڑے کئے
مین اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب وہان سے بلاتحاشہ بہاگے قریب تین
سو گز بہاگ کر لفٹننٹ کاٹلی صاحب نے کہا کہ مجھسے اب نہین بہاگا جاتا
یہہ کہہ کر وہ کہڑے ہوگئے گنوار جو ہمارا تعاقب کرتے چلے آتے تہے اونہونے

اونکے بہی ٹکڑے کردئے بعدازان وہ سب میری طرف بہاگے مگر چونکہ مین بہت دور آگے نکلگیا تہا تو لاچار اونہون نے میرا تعاقب چہوڑ دیا اب مین صرف تن تنہا رہ گیا سب میرے ہمراہی مارے گئے اور تیغ علیخان بہی نہین معلوم کہان بچہڑ گیا چلتے چلتے تہوڑے عرصہ کے بعد ایک گانو کے قریب پہنچا جہان ایک برہمن راستہ مین ملا جس سے مینے التجا کی کہ تہوڑا سا پانی پلادے برہمن نے میرا حال پوچہا کہ مین کہان سے آیا اور مجہپر کیا آفت گذری مینے مختصراً اپنا قصہ اوسکو کہہ سنایا اوسکو میرے حال پر ترس آیا اوسنے میری دلجمعی کی اور کہا کہ میرے گانو مین تم پر کوئی آفت نہ اوے گی اور چونکہ یہہ برہمنونکا گانو ہے تو کسی اور گانو کے گنوار ونکا مقدور نہین ہے کہ یہان اکر تم کو اذیت پہنچاوے وہ مجہکو ایک درخت کے نیچے بٹہا کر چلا گیا تہوڑی دیر بعد وہ بہت سا شربت لیکر میرے پاس آیا مین اوسکو سب پی گیا اوسوقت پہر وہ چلا اور مجہسے کہا کہ بابو بلی سنگہ گانو کے قریب آن پہنچا ہے اگر تم اپنی جان بچایا چاہو تو یہان سے جلد بہاگو مینے اوسوقت ہر چند بہاگنا چاہا مگر ایک قدم بہر بہاگ نہ سکا لاچار خدا مان خدا کہکر چلا اور مینے چاہا کہ کسی جگہہ مین اپنے تئین چہپاون گانو کے اندر ایک گلی مین ایک بوڑہیا عورت نے مجہے ایک خالی جہونپڑا بتایا اوسمین گہاس

بہری تہی جسکے اندر مین چہپ رہا تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ بابو بلی سنگہ کے
ادمی میری تلاش مین آن پہنچے اور برچہیان اور تلوارین گہاس کے اندر
کہونے لگے اور مجہے جلد بال پکڑکے باہر گہسیٹا اور ازدحام مین جو اوسوقت
جمع ہوگیا تہا کہڑا کیا جنہون نے ہر طرح کی گالیان مجکو دین بعد ازان وہ
مجہکو اگے لے چلے اور پیچہے سے ایک ہجوم کثیر میرے ساتہہ تہا جو میرے پیچہے
تالیان بجاتے اور گالی اور طعن دیتے ہوے چلتے تہے اور گانو گانو مجہکو کہڑا
کرتے تہے اور ہر گانو مین پہنچکر بلی سنگہ کے ادمی مجہسے کہتے تہے کہ گردن جہکا کر
گہٹنون پر کہڑا ہوجا اور بلی سنگہ سے اجازت میرے سر جدا کرنیکی چاہتے
تہے مگر وہ ہر دفعہ کہتا تہا کہ اگے گانو مین جاکر قتل کرنا اخر کو شام کے وقت
ایک گانو مین پہنچکر مجہکو ایک مکان کے صحن مین لیگئے جہان کاٹ مین میرا پیر دیکر
قید کیا رات کو بلی سنگہ کا بہائی اوسپر خفا ہوا اور مینے اوسکو یہہ کہتے ہوے
سنا کہ یہہ چلن تمہارا اچہا نہین ہے اور خبردار رہو کہ جو حرکت تمنے اج دن
مین کی ہے اوسکا ثمرہ شاید تمہے ملے اونکا اپسمین جہگڑنا میرے واسطے بہت
مفید ہوا تین ۳ بجے پچہلی شب کو بلی سنگہ میرے پاس آیا اور مجہکو کاٹ
سے خلاص کردیا اور مجہسے کہا نیکے واسطے پوچہا اوسوقت بلی سنگہ کا مزاج

بہ نسبت ونکے مینے بالکل مختلف پایا دوسرے روز صبح کو بدذات جمعہ
مع اپنے ہمراہیون کے پہنچا اس شخص کو مینے پہچان لیا اسنے
لفٹننٹ رچی صاحب کو گولی سے مارا تہا اور میری طرف
تہا اسبات کی اوسنے بلی سنگہ کے سامنے شیخی ماری اور مجہکو
اوسنے بلی سنگہ سے کہا کہ اسکو میرے حوالہ کردو مین اسکو زندہ جلا دونگا
بلی سنگہ نے جواب دیا کہ یہہ شخص کسیکے حوالہ نہین کیا جاویگا آپ یہانسے
چلے جاوین تب اوس بدذات نے مجہسے کہا کہ تیری قسمت بہت اچہی ہے
دس روز تک مین بلی سنگہ کے مکان پر رہا اور مجہے وہان کسیطور کی تکلیف نہین
ہوئی یہہ امر بلی سنگہ کے بہائی کے باعث سے ہوا جسنے میرے حق مین اپنے
بہائے سے اوس رات خفا ہوکے کچہہ کہا تہا دسوین روز مسٹر بیبی صاحب
نے ایک ہاتہی اور چند ادمی ہمراہی داروغہ کے میرے واسطے بہیجے دارونے
بمشکل بلی سنگہ کو سمجہا کے مجہے اپنے ساتہہ لیا اور مین خوشی خوشی دارونحہ کے
ساتہہ ہولیا اسکے قبل مسٹر کوک صاحب نیل او مسٹر سیٹرسن صاحب
کلکٹر گورکہپور نے چند بار مجہے بلی سنگہ کے پاس سے بلانا چاہا تہا لیکن
نے مجہے نہ چہوڑا مین اسجگہہ ان تینون صاحبونکی شکر گذا

ن نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے جب مین مستر پیبی صاحب
ا تو اونکے ہمراہ کپتان گنج گیا جہان مین کرنل لینوکس صاحب
یت خوش ہوا اسجگہہ ہم اوس روز اور رات کو رہے صبحکو
ن ینوکس اور اونکے قبائیلون کے ہمراہ بستی کی جانب چلا چند سوار
ہمارے ساتھہ تھے بستی مین اوسبرن صاحب صاحب ایجنیٹ افیون
نے ہماری بڑی تواضع اور مہانداری کی ان صاحب اور کرنل لینوکس
صاحب کے احسانات اور مہربانیون کو کبھی نہ بہولونگا اسجگہہ مین اون
دونو صاحبونکا دل سے شکر بجالاتا ہون بستی مین تیغ علیخان ہی ہمسے
آن ملا جو مہادوبہ کی قتل سے بچکر بھاگ گیا تہا دو روز ہم بستی مین رہے
بعدازان گورکھہ پور کی طرف کوچ کیا اور وہان سے پھر اعظمگڈہ اور راہ اعظمگڈہ
سے غازیپور گئے ۲۶ تاریخ جون کو مین غازیپور پہنچا اور خداوند تعالے
کا سجدہ شکر بجالایا جسنے مجھے سب مشکلات سے بچاکر یہان زندہ

سرگذشتی پر شادی پور

و رہی آوده کا ایک ضلع ہے اول پلٹن پیادگان نے ایٹن آوده
کپتان طامپسن صاحب اس پلٹن کے حاکم تھے جنکو اپنی پلٹن

پر بڑا اعتبار تہا اور واقع مین اول اس پلٹن کا عندیہ سرکشی نہین معلوم ہوتا تہا جب چارونطرف کے سرکشون نے آکر انکو ترغیب دی تو اونہون نے بہی دسوین تاریخ جون کو سرکار سے انحراف کیا تاہم اپنے افسرون سے کچہہ نہ بولے اور اونکو پرشادی پور سے بخیریت تمام روانہ الہ اباد کردیا بلکہ چند سپاہی پلٹن مذکور اپنے افسرون کے ہمراہ بہی گئے چہٹی سرکاری مرقومہ ذیل سے سرکشی پرشادی پور کا احوال مفصل معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی کپتان طامسن صاحب بنام سکرتری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۵ جون ۱۸۵۷ء

اس رپورٹ کو گورنمنٹ کی اطلاع کے واسطے بہیجنے مین اپنا شرف جانکر عرض پرداز ہون کہ پلٹن اول پیادگان نے ائین آودہ نے جو میرے زیر حکم تہی پرشادی پور ضلع آودہ مین دسوین تاریخ ماہ حال کو سرکشی کی باوجودیکہ اونکے بہائیون اور رشتہ دارون نے جو باغی اور ہتیار جہینی ہوئی پلٹنون سے آئے اونکو ترغیب دی اور جہوٹی جہوٹی خبرین اونکو سنائین لیکن تاہم نوین تاریخ تک اس پلٹن کا چال وچلن بہت عمدہ اور قابل تحسین تہا وہ برابر اپنے کارتوس کاٹتے رہے اور ہنستے اور طعنہ

مارتے تھے کہ ان کارتوسون کونسی قابل اعتراض چیز ہے جسپر اور لوگون نے اتنا
بہتان باندہا ہے بعض بدمعاشون نے صدر بازار کے آٹے مین ہڈیان ملوا دین
تاکہ یہہ لوگ سرکار سے بگڑ جاوین مگر اس پلٹن کے سپاہی مطلق کچھہ نہ بولے
اور بیان کیا کہ ہمکو اپنے ولائیتی افسرون پر اعتماد کلی ہے وہ کبھی ایسا
امر نکرینگے نوین تاریخ سب امن وامان تہا اوسی روز ایک تروپ
تیسرے رسالے ایرن اودہ کا پرتاب گڈہ سے یہان پہنچا سہ پہر کو اوسی
تاریخ ایک سوار دوڑا ہوا آیا اور اس بہانہ سے کہ وہ فوج سرکش سے
علیحدہ ہوکر چلا آیا ہے اطلاع دی کہ ایک رسالہ اور ایک غول پلٹن پیادہ سرکش
معہ دو ضرب توپ دو میل کے فاصلہ پر آن پہنچا ہے اور اوسی وقت یہہ خبر بہی پہنچی کہ
سلطانپور سے فوج باغی ہماری طرف حملہ کرنیکو آتی ہے یہہ خبر پاکر مینے اپنی پلٹن
کو پریڈ پر کمربند کیا اور ایک دفعہ دار کو معہ اوسکے ہمراہیان اس خبر کی صداقت
کے واسطے روانہ کیا تہوڑی دیر بعد وے لوگ پہر واپس آئے اور بیان کیا کہ سب
جہوٹ ہے بعد ازان مینے پلٹن کو پریڈ سے رخصت کیا اور خود بہی تہوڑی دیر
بعد اپنے بنگلہ کو چلا گیا شام کے وقت سپاہی اپنے افسرون سے ملتجی ہوئے کہ سب صاحب خاص
لین سپاہیون مین رہین تاکہ اگر باغی فوج حملہ آور ہو تو وہ لین مین بہ نسبت اپنے

بنگلون کے زیادہ تر محفوظ رہینگے چنانچہ افسرون نے سپاہیون کے کہنے کو قبول کیا مجکو
دیکھتا کیا ہون کہ کل پلٹن وردی پہن کر آراستہ ہے یہہ دیکھہ کر مجھے شک ہوا کہ
خیر نہین ہے بر وقت استفسار ہندوستانی افسران پلٹن نے بیان کیا کہ پلٹن نے سرکشی
کی تہوڑی دیر بعد مینے یہہ بہی سنا کہ کپتان بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی
کی خبر ہوگئی اور اونہون نے علاقہ چہوڑکر چلے جانیکا ارادہ کرلیا ہے مین چاہتا تہا
کہ پلٹن مین سے اچھے اچھے آدمیون کو جو بہت تہے علیحدہ کرلوین چنانچہ مینے اونسے کہا
کہ وہ لوگ بدمعاشان پلٹن سے علیحدہ ہوکر اپنے افسرون کے ہمراہ الہ آباد چلین
تہوڑی دیر بعد ہندوستانی افسر میرے پاس آئے اور مجھسے کہا کہ اب خزانہ بہر طور
چہوڑ دینا چاہئے جسکے لٹجانے مین شک نہین ہے مگر توقع یہہ ہے کہ آپ ہم لوگون کو چہہ
چہہ مہینہ کی تنخواہ دیدین تاکہ ہم افسران انگریزی کے ہمراہ چلین یہہ اونکا کہنا مینے
قبول کیا اور روپیہ کو حسب مراد اونکے تقسیم کیا لیکن باقی جو روپیہ خزانہ مین رہا
اوسکا بہی اونکو بڑا لالچ ہوا جب مینے دیکہا کہ اب سرکشی کامل ہوگئی تب مین کپتان
بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر کے مکان پر گیا اور تجویز کی کہ سب افسرون کو لیکر جانب یہان سے
کوچ کرون لیکن مین پہر پلٹن کی لین مین گیا اور اونسے کہا کہ جو جو سپاہی اپنے
افسران انگریزی کے ہمراہ چلنا چاہتے ہین سڑک پر جمع ہوجاوین بعدازان مین

پھر کپتان بیرو صاحب کے مکان پر گیا اور وہان سے ہم سب افسر جمع ہوکر چھاونی پلٹن کے بہیجے
ہوتے ہوئے اور پلٹن کے گارڈ کے سامنے ہوکے چلے تمام پلٹن کے آدمی بندوقین بہرے ہوئے جمع تھے
لیکن وہ ہمسے مطلق نہ بولے جب ہم چھاونی سے نکلگئے تو خود راجہ ہنونت سنگہ تعلقہ دار معہ
اپنے ہمراہیون کے ہمین اپنی حراست مین قلعہ دہارو پور لیگئے اور ہماری سب طرح سے
خاطرداری کی اور جب کہ الہ اباد کا احوال بخوبی معلوم ہوگیا تو راجہ صاحب نے خود اپنے ہمراہ
ہم سبکو ۲۲ تاریخ جون کو الہ اباد پہنچا دیا مین بانکسار بیان کرتا ہون کہ نوین تاریخ
جون تک پلٹن کا چلن جیسا چاہیے ویسا رہا لیکن اوس رات کو پندرہوین بے ائین
رسالہ کے سوار جنہون نے سلطان پور مین بغاوت کی آئے اور پلٹن کو سمجھایا کہ اگر تم بغاوت
نکروگے تو گرد و نواح مین جتنی سرکش فوج ہے وہ تمکو مغلوب کریگی علاوہ ازین ۳۷ وین اور
۴۵ وین اور ۵۷ وین پلٹنون کے آدمیون نے یہہ دروغ خبر مشہور کی کہ انگریزون نے
ہماری پلٹنون کے اول ہتیار چہین لیئے اور بعد ازان ہمپر آگ برسائی ان باتون نے پلٹن کو غارت
کردیا والا یہہ پلٹن ہمیشہ نیک چلنی کے واسطے مشہور تہی اگر خزانہ مین روپیہ بہت نہوتا تو
غالب ہے کہ کبہی سرکشی نہوتی اونکے چلن سے معلوم ہوا کہ اونکو کوئی سبب ناراضگی نہ تہا اور اونکو اپنے
افسرون سے محبت تہی جس باعث سے اونہون نے سب انگریزون کو چھاونی سے چلا جانے دیا ہمارے چلنے کے وقت پچاس
یا ساٹھہ آدمی ہمارے ساتھہ ہولیئے لیکن آہستہ آہستہ وہ کم ہوتے گئے الہ اباد تک کل چہہ سپاہی اور ایک جمعدار اور ایک حولدار ہمارے

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ہفتم تک ہم کو تالیف کرنے اس کتاب میں کتب انگریزی مفصلۂ ذیل سے بہت مدد ملی ہے، اونکا ہم پر شکر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی موقع پر اونکا ادائے شکر قرار واقعی کرینگے۔ چیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت۔ سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ۔ اینلز آف دی انڈین ربلین۔ محاصرہ دہلی مصنفہ جناب پادری روٹن صاحب۔ مہم یکسالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلی صاحب۔ یادداشت مہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان اولیور جونز صاحب۔ واقعات ذات خاص در زمانہ سرکشی ہند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈز صاحب۔ وقایع سر ہنری ہیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری ولیم بروک صاحب۔ قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب وائلی صاحب۔ سرکشی اودہ از تصنیف جناب مارٹین گبنس صاحب۔ اٹھہتر کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب کرنل جارج بورشیر صاحب سی بی۔ واقعات محاصرہ لکھنؤ از تصنیف جناب میم صاحبہ۔ تاریخ سرکشی بجنور از تصنیف جناب سید احمد خاں صاحب۔ اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ سرکار عالی وقار۔ اخبارات مفصلائٹ و دہلی گزٹ وغیرہ ——

Part VII Jan: 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain

at Moofee 'Khulaik Press Agra

العلم طاقۃ

تاریخ
بغاوت ہند
بابت ماہ فبروری سنہ ۱۸۶۰ء

جلد ۱

حصہ ۸

قیمت ماہواری

[illegible]

یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مؤلفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اطلاع جو کوئی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ

اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجھین یہہ کتاب کچھہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین

آوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے

کیونکہ وہ باقی کتابین ناقص رہجاوینگی اور یہہ بھی التماس ہے کہ درخواست

کے ساتھہ قیمت ایک سال پیشگی عنایت فرماوین ورنہ صرف درخواست پر

کتاب روانہ نہوگی فقط **واجب العرض** جن صاحبون نے

باوجود گذرنے عرصہ دراز کے اب تک قیمت بغاوت ہند ادا نہین کی وہ صاحب

عنایت کرکے باقی کا حساب بیباق فرماوین اور آیندہ کے واسطے پیشگی عنایت

کرین کہ مہتمم اونکا مشکور ہوا اور اجرا کار مطبع مین حرج واقع نہو فقط

اطلاع بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت

قلمبند فرمایا ہے ہمین لکھا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت ہند

ہوجاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس رکھتے ہین کہ جن

صاحبونے کسی خاص جگہہ کا وقایع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم

دیدہ احوال جب کہ اوس جگہہ کوئی باغی حکمران تھا لکھا ہو تو وہ بلاشک ہمارے

ماہواری بموقعہ پر مشکوری انکا ضمیمہ درج ہوگا فقط

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہشتم

بقیہ سرکشی اودہ

سرکشی سلطان پور مختلف احوالون سے واضح ہے کہ سلطان پور مین نوین تاریخ جون کو سرکشی ہوئی اور اول پولیس کی پلٹن نے سرکشی شروع کی اور لفٹنٹ کرنل فشر صاحب جو اوس تاریخ صبح کو بعد ملاقات مستر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطان پور چھاونی کو جاتے تھے زخمی کیا صاحب زخمی ہوکر پندرہوین بے آئین رسالہ کی لین مین پہنچے جس رسالہ کے یہہ صاحب حاکم اعلیٰ تھے وہان پہنچکر کپتان اے گبنگز اور لفٹنٹ سی ڈبلیو ٹکر صاحب اونسے ملے ان صاحبون نے اونکو بمشکل ایک ڈولی مین ڈالا لیکن کرنل صاحبکو معلوم تھا کہ زخم قاتل لگا ہے اسواسطے اونھون نے دونو افسران موصوف سے بضد التجا کی کہ تم مجکو اب چھوڑ دو اور اپنی جانکی فکر کرو

اسی اثنا مین رسالہ مذکور بھی بگڑگیا اور کرنل صاحب اور کپتان گنگڈ صاحب کو ہلاک کیا مگر لفٹنٹ ٹگر صاحب بچکر بھاگ گئے *

اظہار شیخ امام بخش داروغہ جیلخانہ سلطانپور مرقومہ سوم ستمبر ۱۸۵۸ء

قصبہ چاندا مین جو سلطانپور سے دس کوس جانب مشرق واقع ہے مابین زمینداروں کے تنازع ہوگیا تھا اُسکی تحقیقات کے واسطے مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور نے مجھکو اور سلطانپور کے کوتوال لچھمن پرشاد کو دسوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو چاندا روانہ کیا پانچوین جون کے قریب جبکہ مین چاندا مین تھا یہہ خبر پہنچی کہ جونپور کی فوج نے سرکشی کرکے ضلع کو لوٹ لیا اور بنارس کی باغی فوج اونکے ساتھ شامل ہوگئی فی الفور مینے اس خبر کی عرضی بلوک صاحب کی خدمت مین روانہ کی اور جونپور کی طرف اپنے جاسوس بھیجے اُنھون نے واپس آنکر خبر دی کہ جونپور مین فوج نے سرکشی کرکے خزانہ وغیرہ لوٹ لیا اور سلطانپور کی طرف کوچ کرتی چلی آتی ہے اس امر کی اطلاع بھی مینے بلوک صاحب کی خدمت مین بھیجی اور چوکیداروں اور گرہٹونکو فراہم کرکے حکم دیا کہ تھانہ

اور تحصیل چاندا مین حاضر رہین قبل اسکے مسٹر بلوک صاحب نے بھی پچاس
آدمی قوم راجکمار راجپوت مین سے تھانہ اور تحصیل کی محافظت کے واسطے
بھیجدیئے تھے یہہ سب تدبیرین بخوبی تمام ہونے پائی تھین کہ خبر ملی
کہ باغی فوج کوری پور مین آگئی ہے یہہ مقام صرف تین میل کے فاصلہ پر چاندا
سے تھا چونکہ چوکیدار جسکو مینے اس خبر کی صداقت کے واسطے بھیجا تھا
ٹھیک خبر نہ لاسکا تو مینے خود کوری پور جانیکا قصد کیا وہان پہنچکر مینے
پانچ یا چھہ سو سپاہیونکو دیکھا کہ بڑی جلدی جلدی کوچ کرتے ہوئے
آئے ہین دھوتی وغیرہ اپنی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور وردی کی
پتلونونکو تھیلیان بناکر اونمین روپیہ بھر لیا تھا بندوقین اُنکی اُنکے پاس
تھین کوری پور کے سب بقال بھاگ گئے اور سپاہیون نے شربت کے
واسطے شکر ایک روپیہ فی سیر بمشکل پائی چونکہ مینے اپنا بھیس بدل لیا
تھا اس باعث سے اُنکے ساتھ ملکے مینے پوچھا کہ اَور فوج بھی آنیوالی
ہے یا نہین انھون نے مجھے کہا کہ تھوڑے سے آدمی ہمارے
ساتھ اَور آتے ہین اور ایک پلٹن پیادگان اور ایک رسالہ جونپور سے فیض آباد کی
طرف گیا ہے اَور ایک پلٹن پیادہ پرتاب گڈہ کی سمت گئی ہے اور ہم خود سلطانپور کو جاتے

ہین اور انھون نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہمنے جونپور مین افسرون کو قتل کیا اور
خزانہ لوٹ لیا اور بنارس اور الہ آباد بھی قبضہ سپاہیون مین ہے اور تلنگ کا
راج ہو گیا اٹھوین پلٹن بے آئین اور وہ جو سلطانپور مین ہے عیسائی ہو گئی ہے
کیونکہ اُسنے کارتوس کاٹ لیا لیکن اول پولیس پلٹن اور پندرھوان بے آئین
رسالہ ثابت قدم ہے یہہ سنکر مین فی الفور چاندا کو واپس آیا اور مستر بلوک
صاحب کو عرضی کی یہہ میری دوسری عرضی تھی جو مینے چھٹی تاریخ جون کو روانہ
کی اب مین ہر لمحہ متوقع تھا کہ باغی چاندا مین پہنچین اور جاسوس لگا رکھے تھے
کہ وہ اُنکے نزدیک آنیکی فی الفور خبر پہنچا دین ایک جاسوس تھوڑی دیر بعد پھر کر
آیا اور بیان کیا کہ باغیون نے مجھسے پوچھا کہ چاندا مین کتنے آدمی ہین مینے
جواب دیا کہ چوکیدار اور گردیت اور پولیس برقنداز ملا کے پانسو آدمی
ہونگے یہہ سنکر اُنھون نے مجھے تین روپیہ دیئے اور التجا کی کہ ہمکو
چاندے کی راہ بچا کے دوسری راہ سے سلطانپور لیچل تین روپیہ اُسنے مجھکو دکھائے
مینے پھر اُس چوکیدار کو معہ دو یا تین اور چوکیدارون کے خبر لانے کو روانہ کیا
اُنھون نے آنکر بیان کیا کہ جب باغی ایک گانوین جو چاندا سے ۴ میل جانب جنوب
واقع ہے پہنچے تو اُنکی دو تفریقین ہو گئین ایک تو دھاپس گھات پر گومتی پار ہو گا جو

سلطانپور سے ۲۰ میل جانب جنوب واقع ہے اور دوسرا امیران پور کٹوہرٹ کو جاتا ہے جو مقام کہ سلطان پور سے آٹھہ میل جانب جنوب ہے اِس جگہ کے ہونیکا سبب جاسوسون کو کچھہ نہ معلوم ہوا مینے اِس امر کی اطلاع بھی سلطانپور روانہ کی ساتوین تاریخ کو میرے پاس پروانہ بلوک صاحب کا آیا اور مجھکو سلطانپور طلب کیا تاکہ مین اپنے عہدہ پر واپس جاؤن مین تھوڑی دیر چاندے بین بانتظار تھانہ دار کے جسکو مینے اپنا کام سپرد کیا ٹھہر کے بارہ بجے سلطان پور کی جانب روانہ ہوا راستہ مین مینے آواز بندوقونکی سُنی معلوم ہو کہ کچھہ اَور باغی جونپور سے چاندا مین آئے اور اُسکو بالکل لوٹ لیا جب مین لمبوہ کے قریب پُہنچا تو دیکھا کہ بہت سی فوج سلطانپور کی طرف جاتی ہے لیکن یہہ لوگ لمبوہ مین ٹھہر رہے لمبوہ سلطان پور ۱۴ میل جانب جنوب و مشرق واقع ہے مین برابر سلطان پور کی طرف چلا گیا اور ۴ بجے شام کو وہان پُہنچا لیکن قبل میرے داخل ہونے کے راہ مین مجھکو آٹھوین پلٹن بے آئین اودہ اور پولیس پلٹن کے سپاہی ملے اُنھون نے بیان کیا کہ اب خیر نہین ہے کل نوین تاریخ جون کو جو ہونا ہوگا سو ہوگا مین جلدی سے مستر اسٹرویان صاحب اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر کے

مکان پر گیا جہان مستر بلوک صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اور مستر اسٹہرویان
صاحب بیمار بچھونے پر لیٹے ہوئے تھے جو کچھہ مینے دیکھا اور سُنا تھا دونو
صاحبون کے روبرو عرض کیا اوسوقت مستر بلوک صاحب نے کرنل فشر صاحب
کو ایک چھٹی لکھی کرنل صاحب ممدوح فوج سلطانپور کے حاکم اعلیٰ تھے اُنکی
چھاونی بادشاہ گنج مین جو دو میل کے فاصلہ پر سلطانپور سے ہے تھی تھوڑی
دیر بعد وہ بھی آئے اور جو کچھہ مینے پیشتر کہا تھا وہ پھر اب اُنکے سامنے دوبارہ
عرض کیا کرنل فشر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ اگر مصلحت ہو تو مین کچھہ سوار
اور پیادے لیجاکر لمبوہ مین باغیون پر حملہ کرون مینے عرض کیا کہ آپکے
سپاہی قابل اعتبار نہین ہین اور جو کچھہ مینے صبحکو سلطانپور آتے ہوئے
سپاہیون سے سنا تھا پھر گذارش کیا بہت دیر تک آپسمین صاحبان
موصوفین انگریزی مین مشورہ کرتے رہے اور بعد ازان کرنل فشر صاحب
چھاونی کو بادشاہ گنج روانہ ہوئے اونکے چلے جانے کے بعد مینے دونون
صاحبونسے التجا کی کہ اب ضلع کو چھوڑکر چلنا چاہیئے لیکن اُنھون نے نمانا
علی الصباح کرنل فشر صاحب پھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر گفتگو کرکے پھر پولیس
پلٹن لی چھاونی کی طرف گئے جو بادشاہ گنج کے قریب تھی اور وہان کچھہ فسادکی

خبر سنی تہی تہوڑی دیر بعد اونکے چلے جانے کے مینے آواز بندوقونکی سنی
جیلخانہ کے برج پر چڑہ کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ پندرہوین رسالہ کے افسرونکے
بنگلے جل رہے ہین اور پہر خبر پہنچی کہ کرنل فشر صاحب مارے گئے مینے
دوڑ کر مسٹر بلوک صاحب اور اسٹرویان صاحب کو خبر دی اونہون نے
بہاگنے کی تیاری کی اس اثنا مین کچہہ سوار اور پیادے چہاونی بادشاہگنج
سے آن پہنچے تہے دونو صاحب مع ایک ہندو لڑکے محرر اور میرے دریا کی
جانب چلے یہہ دریا مسٹر بلوک صاحب کے باغ کے نیچے ہوکے گذرا ہے
اسجگہہ مسٹر اسٹرویان صاحب جو بیمار تہے مسٹر بلوک صاحب کے گہوڑے
پر چڑہے ہم کنارہ کنارہ دریا کے چلے کپتان بن بری صاحب کے گہر سے زرا
جانب مشرق دریا کو پار کیا بعد دریا پار ہونیکے مولابخش چپراسیونکا جمعدار
ہمارے ساتہہ ہوا معلوم ہوا کہ اوسنے بلوک صاحب سے اونکے پوشیدہ
رکہنے کا اقرار کیا تہا وہ ہمکو ایک چہوٹے سے گہر مین جو شہر سلطانپور کے
قریب تہا اور شہر سے زرا جانب مشرق دریا کے پاس واقع تہا لیگیا وہ
بہت چہوٹا گہر تہا جب ہم یہان پہنچے تو مسٹر بلوک صاحب نے مجہسے فرمایا کہ
جاؤ اور شہر مین جاکر دیکہو کہ کیا ہو رہا ہے چنانچہ مینے حسب الحکم آن کر

دیکہا تو پایا کہ قیدی جیلخانہ سے رہا ہو گئے اور بنگلے پہک رہے ہین اور
اسباب سب لُٹ گیا مینے گنگا دین چپراسیون کے جمعدار کو سمجہایا کہ معہ
چند آدمیون کے صاحبون کے پاس چلو اوسنے نمانا جب مین او سجگہہ جہان
صاحبون نے پناہ لی تہی واپس آیا تو دیکہا کہ یاسین خان گہر کے دروازہ پر
بیٹہا ہوا ہے اور اندر گہر مین کوئی بہی نہین ہے مینے یاسین خان سے پوچہا
کہ صاحب لوگ کہان گئے اوسنے مجہے نہایت سختی اور غضبناکی سے جواب
دیا اور گالیان دینے لگا اوسنے مجہے مار ڈالا ہوتا مگر ایک دوست سبحان خان
نے مجہے وہان سے چلے جانیکا اشارہ کیا چنانچہ مین وہانسے چلا اور اونچی
گہاس کی آڑ مین کنارہ کنارہ دریا کے جانب مشرق چلا تہوڑی دور جاکر
مجہکو ایک لڑکا دس برسکی عمر کا ملا اوسنے مجہسے کہا کہ شہر سلطانپور کے
آدمیون نے دونو صاحبون کو مار ڈالا مینے اوسسے کہا کہ مجہے بتلا دے کہ
اونکی لاشین کہان پڑی ہین وہ میرے ساتہہ ہولیا اور شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر جانب شمال و مشرق مینے دو لاشون کو پایا استربلوک
صاحب کی لاش عمیق پانی مین پڑی ہوئی تہی اونکی دہنی کنپٹی پر گولی کا
نشان تہا مستر استٹہ ویان صاحب کی لاش کنارہ سے تہوڑی دور پر

زمین پر پڑی ہوئی تہی اور کتنے ہی عمیق زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تہے
ایسا ظاہر ہوتا تہا کہ وہ دریا کی طرف سے دشمن کے مقابلہ کے واسطے آگے
بڑہے تہے چنانچہ ایک شخص کو اونہون نے زخمی ہی کیا جب کہ مین لاشونکو
دیکہہ رہا تہا اوسوقت ایک مسلمان زمیندار آن پہنچا مینے اوسکی التجا کی کہ مستر
استھر ویان صاحب کی لاش دفن کرنے مین میری مدد کرے اوسنے قبول
کیا اور چند آدمیونکو جو نزدیک ایک کہیت مین کام کر رہے تہے پکارا اور مینے
اونکی مدد سے ایک گہیری قبر کہودی اور اوسمین لاش کو رکہہ کر جہان تک
ہوسکا مٹی ادہر اودہر سے جمع کرکے وہان ڈالی مین مستر بلوک صاحب کی
لاش کو بہی دفن کرتا مگر کیا کرون کہ جہان وہ لاش تیر رہی تہی وہان پانی
بہت عمیق تہا اوس لڑکے سے معلوم ہوا کہ مولی بخش جب اوسکے گہر مین
صاحب لوگ پہنچے اوسیوقت چلایا کہ سلطانپور کے لوگ میرے پیچہے پڑے
ہوئے ہین کہ مینے صاحبون کو کیون اپنے گہر مین رکہا لیکن مین اونکی جب تک
میری زندگی ہے بدل حمایت کرونگا جب صاحبون نے یہہ اوس سے باربار سنا
تو اونہون نے ارادہ کیا کہ اس گہر کو چہوڑکر چلنا چاہیئے یہہ جگہہ پوشیدگی
کی ہرگز نہین ہے چنانچہ وہ جانب شرق کنارہ کنارہ دریا کے چلے اسجگہہ

کنارہ بڑا اونچا ہے اونکے پیچھے مولی بخش اور اور لوگ کنارہ کے اوپر تعاقب
کرتے اور اوپر سے گولیان مارتے ہوئے چلے لیکن جہان تک کنارہ بہت
اونچا تھا وہان تک وہ محفوظ رہے اور جہان کنارہ کا ڈہلکا و ہے اور زمین
کی برابر ہوگیا ہے وہین دونون صاحب مارے گئے معلوم ہوا کہ بلوک صاحب
زخمی ہوکر دریا مین بہاگے تاکہ اوس پار ہو جاوین لیکن ایک گولی اونکے اور لگی
جسنے اونکی زندگی کا اختتام کیا۔ اسٹرویان صاحب کے دفن کرنے کے بعد
مین پہر شہر سلطانپور مین آیا اور رجب خان نے میرے اوپر بڑی عنایت کی
اور جب مینے اوس سے سب واقعہ بیان کیا تو اوسنے مولی بخش کو بہت
برا بہلا کہا اور کہا کہ وہ پیدائش سے دغاباز مشہور ہے بعد ازان مین دریا پار
ہوکے دریاباد کی راہ لکہنو پہنچا۔ چنہٹ کی لڑائی کے کئی روز بیشتر مین لکہنو
مین پہنچ گیا اور میرا اظہار جناب مسٹر گبنس صاحب فنینشل کمشنر نے لیا

سرکشی سکرورا و گونڈا

ملک اودہ مین سکرورا اور گونڈا داخل علاقہ بہرائچ ہین سکرورا مین دوئم
رجمنٹ بے آئین اودہ مقیم تہی جسکے حاکم کپتان بائلو صاحب تہے اور ایک
توپخانہ اسپی زیر حکم لفٹننٹ بون ہیم صاحب اور ڈیرہ سو سوار بہی وہان

رہتے ہتے + جناب ونگفیلڈ صاحب کمشنر گونڈا قسمت بہرائچ نے جو احوال اپنے

ضلع کی سرکشی کا لکھا ہے ہم اسجگہہ خاص اونکے بیان کا ترجمہ لکھتے ہین +

سرکشی سکرورا

اٹھوین جون ۱۸۵۷ع کو ایک ایسا ہیوقع واقعہ پیش آیا جس سے شاید اسجگہہ

سرکشی چند روز پیشتر ہوگئی بعد چلے جانے سب میمون کے سب صاحب لوگ میرے

مکان پر سویا کرتے تھے اور چار ولایتی سارجنٹ پہرہ بیدار رہتے تھے اوس تاریخ

آدہی رات کے وقت ہمکو دو سارجنون نے جگایا اور بیان کیا کہ پیادہ پلٹن کی لین

مین ہمنے سلح بندی کی آواز سُنی ہے اور ہمنے خود اونکو باہر جمع ہوتے ہوئے

دیکہا ہے پیادہ پلٹن کی لین میرے مکان سے ڈھائی سوگز کے فاصلہ سے

زیادہ نہ تہی اونہون نے یہہ ہی بیان کیا کہ ہم لین کے نزدیک ہی گئے مگر بباعث

تاریکی شب اور حائل ہونے درختون کے کچہہ نہ دیکہہ سکے یہہ سنکر ہم سب اوٹھے

مگر کچہہ صداقت اس امر کی ہم بچشم خود نہ دیکہہ سکے اور صرف اون دو نو شخصون کی

خبر کے اعتبار پر توپخانہ کے میدان مین گئے اور توپین باہر لاکر پیادہ پلٹن کی لین کے

مقابل مین لگا دین لین سے چڑیا ہی اُتی ہوئی نظر نہ آئی اور نہ ہمنے کچہہ حرکت

کی آواز سُنی آدہے گہنٹے کے بعد ہم پہر اپنے گہر مین چلے گئے مجہے یقین ہے

کہ یہہ ایک مخاطرہ بے اصل تہا مگر بعض افسرونکی راے میری راے کے خلاف بہی ہے اسموقع پر توپخانہ کے آدمی بڑے نمک حلال اور ثابت قدم معلوم ہوتے تہے اس واردات کے ہونے سے وقت نازک بہت قریب آگیا سپاہیون نے بیان کیا اور مشہور کیا کہ صاحب لوگ ہمین سوتے ہوئے مارڈالنا چاہتے تہے اور اگر توپخانہ والے انکار نہ کرتے تو بیشک سپاہیون کو مارڈالتے ابتک تو سپاہیون اور توپخانہ کے آدمیون مین چندان اختلاط نہ تہا مگر اب باہم متفق ہو گئے تہے کپتان بائلو صاحب نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلاکر رات کی بات کو سمجہانا چاہا مگر وہ کب مانتے تہے اور کپتان صاحب کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ اب اونکی حکومت جاتی رہی اور چند ہندوستانی افسرون نے سپاہیونکی طرف سے اونسے بہت سخت کلامی کی اور اخیر کو چند اپنی شرائط بیان کین کپتان صاحب نے حکم دیا کہ آج شام کو سب پلٹن پریٹ پر آراستہ ہو یہہ سب باتین میرے مکان پر ہوئین اوس روز اوس سے ایک روز پیشتر چند میرے قدیم نوکرون نے جو میرے ساتہہ جبسے کہ مین ہندوستان مین آیا تہے بیان کیا کہ ہمکو لوگ دہمکاتے ہین کہ اگر تم صاحب کو نچہوڑ دوگے تو تمہاری جانین ہی جاوینگی پہر کپتان بائلو صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اب پلٹن میری حکومت مین نہین ہے اور چونکہ

سینے پر ہیٹ کے واسطے اونسے کہا اوس کہنے کے بموجب جاتا ہون مگر مجھے
امید نہین ہے کہ مین ہرہیٹ سے زندہ پہردن - تہوڑے عرصہ سے فوج کا جلد
سرکشی کرنا اسقدر صاف ظاہر ہوگیا تہا کہ مین اوسجگہہ کبہی نرہتا اور گونڈا چلا
آتا کیونکہ سکرورا میرے رہنے کا مقام نہ تہا مگر کپتان بائلو صاحب نے مجھے
بہت کہا کہ آپ کا یہانسے چلا جانا سپاہیونکی نااعتباری پر دلالت کریگا مگر
اب مینے دیکہا کہ اسجگہہ زیادہ ٹہرنے مین خطرہ جان قوی ہے اسیواسطے
موافق معمول شام کو ہوا خوری کے واسطے گہوڑے پر سوار ہوا اور گونڈا روانہ
ہوا جو مقام کہ سکرورا سے ۱۸ میل ہے اور جہان سوم پلٹن بے آئین اوّدہ
بظاہر وفادار معلوم ہوتی تہی قبل اسکے سر ہنری لارنس صاحب نے کپتان
بائلو صاحب اور مجھے لکہا تہا کہ اگر سرکشی ہوجاوے یا ہونے کا خوف قوی ہو
تو بلاشک تمکو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیئے - چنانچہ اسمقام مین سرکشی
نوبر ملا ہوہی گئی تہی سپاہیون نے تابعداری چہوڑدی تہی باقی یہہ رہا تہا
کہ دیکہا چاہیئے کہ وہ کب تک ہمکو زندہ رکہین کپتان بائلو صاحب اور ایجوٹینٹ
صاحب پر سپاہیون نے بڑی طعن کی اور بدشنام پیش آئے اور میگزین کا
توڑ ڈالا اور اطاعت سے بالکل انحراف کیا الا ادن دہ نو صاحبونکی زندگی کے

ابہی تک خواہان نہ ہوئے لیکن رات کے وقت سپاہیون نے اُنہین آن گہیرا اور
دہمکانے لگے مگر صبح کو جب پہرہ کی تبدیلی ہوئی اور رات کو جو سپاہی پہرہ پر تہے
چلے گئے اور دوسرے گارد کے آنے مین دیر ہوئی اوس وقت کو دونو صاحب غنیمت
سمجہکر اور گہوڑون پر سوار ہوکر گونڈا اور بلرام پور کی طرف روانہ ہوئے لفٹننٹ
بون ہیم صاحب افسر توپخانہ اوس رات خاص توپخانہ مین سوئے صبحکو ۹ بجے
اونکے آدمیون نے اُنہین نکالدیا اور وہ لکہنؤ کی جانب روانہ ہوئے جہان وہ بخیریت
پہونچگئے اب مین احوال **گونڈا** بیان کرونگا کہ وہان میرے آنے تک کیا کیا گذرا
وہان تیسری پلٹن بے آئین اودہ مقیم تہی اوسکے چال وچلن مین کچہہ تبدیلی واقع
نہین ہوئی شروع ماہ جون تک ملکی کام بہی بدستور جاری رہا مشغولی مین کسیطور
کی کمی نہ معلوم ہوئی لیکن بعد اسکے معلوم ہوا کہ اب لوگون کو طاقت انگریزی پر
اعتبار اور بہروسا کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ زمیندارون نے جنہونے بندوبست
کے وقت گانو تعلقہ دارونسے پائے تہے اب اون زمیندارون نے اونسے عفو
خطا اور نظر مہربانی کی التجا کی یا گانو چہوڑکر بہاگ گئے جاتے تہے تحصیلدارون نے
رپورٹ کی کہ سپاہیونکی زبانی ایسا سنا گیا ہے کہ وے لوگ روپیہ خزانہ کا
لکہنو نہ جانے دینگے جیسا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے لیکن افسران انگریزی نے

اسباب کا اعتبار نہ کیا کیونکہ سپاہیون کے اطوار ابتک بہت پسندیدہ معلوم ہوتے
تہے اگرچہ مجہکو یقین نہین پڑتا تہا کہ یہہ لوگ اور فوج کی پیروی کرنے مین باز رہینگے
مگر مینے کپتان بلز صاحب سے کہہ کر ہندوستانی افسرون سے ملاقات کی اور
اونسے سکرورا کا احوال بیان کیا اوہنون نے یہہ سُنکر بڑا اظہار وفاداری
ظاہر کیا اور اپنا ارادہ مصمم باغیون سے مقابلہ کا بیان کیا مینے اونسے کہا کہ تمہاری
وفاداری تو اوسوقت معلوم ہوگی اگر تم ہمارے ساتہہ خزانہ لیکر بلرام پور یا
اوس پار رامپٹی کے چلو کیونکہ باغیان سکرورا کا مقابلہ مشکل ہوگا اونکی جماعت
کثیر ہے یعنے ایک پلٹن اور ڈیرہ سو سوار اُور اونکے ساتہہ ایک ہلکا میدانی
اسپی توپخانہ ہے اول اوہنون نے سنکر بہت جلدی سے قبول کرلیا مگر تہوڑی
دیر بعد مختلف اعتراض نکالنے لگے وہ رات اور دسوین تاریخ مین گونڈے مین رہا
دہین مینے ایک بڑی جلدی لکہی ہوئی چٹہی لفٹننٹ بون ہم صاحب کی پائی
مضمون اوسکا یہہ تہا کہ فوج سکرورا گونڈا جانا چاہتی ہے کہ وہانکی پلٹن کو
زبردستی اپنے ساتہہ شامل کرے — ہمکو یہہ بہی معلوم تہا کہ فوج سکرورا سے
گونڈا کی پلٹن کے پاس بہت چٹہیات اسی مضمونکی آچکی ہین اب ہمکو اپنی پلٹن پر
بہی کچہہ اعتبار نہ تہا اور یقین تہا کہ جیسا اونکے اور بہائیون نے کیا ہے ویسا ہی

وے ہی کرینگے اوہنون نے جزوی بہانے کرکے بلرام پور جانے سے انکار کیا اور
کہا کہ ہم باغیونکا مقابلہ بخوبی کرینگے اور اگر تاب مقابلہ نہ لاسکینگے تو خزانہ
اور افسران انگریزی کو لیکر لکھنؤ کی طرف کوچ کرینگے اسیوقت ایک چھٹی لفٹنٹ
کلارک صاحب کی آئی جو بائین بازو پلٹن دوم پیادگان بے آئین اودہ متعینہ خاص
بہرائچ کے حاکم تہے مضمون یہہ تہا کہ پلٹن کے لوگون مین برگشتگی پائی جاتی ہے اور
نیز فیض آباد سے خبر پہونچی کہ پرسون کے روز وہان بغاوت ہوگئی اور افسر سب
لاچار ضلع چہوڑکر چلے گئے اب مجھکو یقین ہوگیا کہ یہان زیادہ تر ٹھہرنا اپنی جان
دینی ہے اسیواسطے مینے سب ملکی حکام کو اجازت چلے جانے کی دی اور مین خود
۱۰ بجے رات کو مع مستر اون صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور دو افسر دوم پلٹن پیادگان
بے آئین اودہ گہوڑون پر سوار ہوکے بلرام پور کی طرف چلے اور کپتان بلنز صاحب
اور اونکے ایجوٹنٹ صاحب نے ارادہ مصمم کیا کہ جب تک کہ پلٹن کہلا کہلی اونکے
حکم سے انحراف نکریگی اوسوقت تک اونپر فرض ہے کہ وہ پلٹن کے ہمراہ رہینگے
اور لفٹنٹ ای کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنر ان دونو صاحبون کے ہمراہ رہے
صبح گیارہوین تاریخ جون کو ہم بخیریت بلرام پور پہنچے اور چند گہنٹہ بعد تیسری
پلٹن پیادگان بے آئین اودہ کے سب افسر اور لفٹنٹ کلارک صاحب بہی

آن سطے رات کو وے سب صاحب گونڈے مین رہے لیکن علی الصباح پلٹن
کے حوالدار نے سکرورا کی فوج کی چٹہی دکہائی جسمین تیسری پلٹن کو لکہا تہا
کہ خزانہ گونڈا سے لیکر جلد ہمارے شامل ہو چنانچہ حوالدار نے کہا پلٹن اب ضرور
سکرورا کی فوجکے شامل ہوگی آپ سب یہانسے چلے جایئے ابہی تک وقت اچہا ہے
ہاتہہ سے نہ دیجے اور اَور چند ہندوستانی افسرون نے بہی یہی صلاح دی بلکہ اپنی
حراست مین سب ولایتی افسرون کو چہاونی سے بخیریت نکال دیا بلرام پور مین کپتان
بائلو صاحب اور اَور سب صاحبونکی راجہ صاحب نے بڑی خاطر اور تواضع کی
لیکن بہت سے راجہ کے آدمیون کو ہمارا وہان ہونا ناگوار معلوم ہوتا تہا تہوڑی
دیر بعد باغیون نے راجہ صاحب کے نام ایک چٹہی بہیجی کہ جتنا روپیہ تحصیل
مین ہے بہیجدو اور اوس سوار نے جو چٹہی لایا تہا انگریزون کو اسن دینے کے باعث
سے راجہ کو بہت سخت و سُست کہا ظاہر تہا کہ اب زیادہ وہان ٹہرنا باعث مضرت
راجہ اور خطرہ ہماری جانون کا تہا کوئی امید نہ تہی جلد شروع ہو جانے کی نہ تہی
ایک رات مین باغی گونڈے سے توپین آسکتے تہے اور راجہ کا مکان بہی
چندان محفوظ اور مستحکم نہ تہا اور نہ اونکے آدمیون پر اعتماد کافی تہا اسیواسطے
ہم سبہون نے وہانسے ارادہ چلے جانیکا کیا اور ۱۲ تاریخ جون کی شام کو

بجرأت راجہ صاحب ممدوح اور اونکے پانسو آدمیون کے بہولپور کی جانب چلے
یہہ جگہہ گورکہپور کے ضلع سے ملحق ہے اور راجہ صاحب سے متعلق ہے اسوقت تک
ہمکو یہہ امر تحقیق نہ تہا کہ گورکہپور انگریزون کے ہاتہہ مین ہے یا نہین بہر حال
ارادہ ہمارا یہہ تہا کہ بانسی کو جاوین جہانکا راجہ بلرام پور کے راجہ کا رشتہ دار
تہا وہان جاکر ہمنے سوچا کہ یا تو گنڈک دریا کی راہ سے پٹنہ کو چلے جاوینگے یا
نیپال مین پناہ گیر ہونگے ہم اُسی روز بہولپور مین رہے اور وہان سے روانہ
ہوکر ۱۴ تاریخ جون کو بانسی پہونچے وہان پہونچکر گورکہپور کا احوال مفصل معلوم
ہوا کہ وہ ضلع ڈگمگا رہا ہے مگر وہان کے حکام کو سوارون پر اعتبار ہے
کپتان بائلو صاحب اور اور افسرون نے وہانسے جانیکا ارادہ کیا اور وہان پہونچکر
غازیپور اور غازیپور سے بنارس جانیکا قصد کیا لیکن مینے وہین ٹہرنیکا ارادہ
مصمم کیا تا کہ اپنے ضلع کی خبر منگاؤن اور چونکہ ابہی تک کوئی تعلقہ دار میرے
ضلع کا سرکش نہین ہوا تہا لہذا مینے سوچا کہ بعد چلے جانے فوج باغی کے
لکہنؤ کو مین اپنے ضلع مین واپس چلا جاؤنگا اور چند خیرخواہ تعلقہ دارونکی
مدد سے پہر انگریزی حکومت قایم کرونگا — علاوہ ازین سررشتہ ڈاک ۵ تاریخ
جون سے بالکل مسدود ہوگیا تہا اسی وجہ سے کہین کی کچہہ خبر نہین ملتی تہی

کہ بغاوت کہان تک پہیلی ہے لیکن تہوڑے عرصہ بعد راجہ بلرام پور کی چٹہی میرے
پاس آئی اوس سے معلوم ہوگیا کہ بلا فوج انگریزی ضلع مین جانا بالکل
ناحاصل ہوگا اسیواسطے مینے گورکہپور جانیکا قصد کیا اور ۲۶ تاریخ جون کو
وہان بخیریت پہنچ گیا

فتحپور ہسوا

یہہ ایک چہوٹاسا قصبہ کانپور سے ۴۰ میل جانب الہ آباد واقع ہے اور
مسلمانون کی بستی ہے اسمقام مین صرف پچاس سپاہی چہٹی پلٹن
پیادگان بنگال مین سے جسکا مقام الہ آباد تہا رہتے تہے علاوہ اسکے برقنداز
اور چپراسی اور داروغہ اور منصف وغیرہ حسب دستور مقرر تہے اور حکام
انگریزی مین صاحب جج اور مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور صاحب
ایجنٹ افیون اور صاحب ایجنٹ نمک اور ڈاکٹر صاحب اور تین یا چار صاحب
متعلقہ سڑک آہنی تہے علاوہ انکے ایک مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ وکلکٹر تہا اگرچہ
مئی مہینے مین وہان کوئی طرحکا فساد نہین معلوم ہوتا تہا تاہم صاحبون نے
دوراندیشی سے تمام میمون کو الہ آباد روانہ کردیا اور سب صاحبون نے یہہ
تجویز کرلی کہ اگر کوئی ہنگامہ برپا ہو تو سب لوگ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹہی مین

جمع ہون ۴ تاریخ جون کو سرکشی لکہنؤ کی خبر جو ۳۰ می کو ہوئی فتحپور مین
پہنچی اور کانپور سے یہہ معلوم ہوا کہ دوسرے رسالہ کے لوگ آج شام کو ضرور سرکشی
کرینگے پانچوین جون کو کانپور کی جانب بڑی آوازین توپون کی آئین سب
صاحبون نے جمع ہوکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹہی پر قیام کیا اور وہین مسلح
سوئے دوسرے روز امید تہی کہ پلٹن نمبر ۵۶ اور دوسرا رسالہ کانپور کو جاتا ہوا
اسطرف ہوکے گذریگا اسی وجہ سے ڈیرے اور کہانا اور پینا اور گولی بارود
وغیرہ سب اوسی چہت پر مہیا کیا کہ بروقت ضرورت کام آوے ساتوین تاریخ
کو فوج مذکور وہان پہنچی اور تہوڑی دیر بعد اونہون نے خزانہ پر ہاتہہ ڈالنا
چاہا لیکن چہٹی رجمنٹ کے سپاہیونکی وفاداری کے باعث سے وہ لوگ خزانہ
نہ لے سکے وفاداری ان سپاہیون کی صرف خزانہ کے واسطے تہی کیونکہ وہ
کب چاہتے تہے کہ اونکے مال کو دوسرے سپاہی لیجاوین خزانہ بچانا اس
باعث سے نہ تہا کہ وہ سرکار کی جانب وفادار تہے سوا تہوڑی دیر بعد کانپور
کی جانب چلے گئے اگرچہ سب صاحب ابہی فوج باغی کے ہاتہون سے محفوظ رہے
لیکن تمام طرف سے ملک دشمن ہوگیا تہا اور اونکا قیام بہت پرخطر تہا اوسی
روز سرکشی اور قتل الہ اباد کی خبر پہنچی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ڈپٹی کلکٹر اور عہدہ دار

ہندوستانی منحرف ہو گئے ہین اور چند سوار معہ قیدیان جیلخانہ کوٹھی کی جانب چلے آتے ہین مگر لاچار کوئی تدبیر وہان سے چلنے کی نہ دیکھہ کر مکان کو جہان تک ممکن تہا مضبوط کیا نوین ۹ تاریخ کو وہ لوگ آن پہنچے اور بنگلون وغیرہ کو جلا دیا مگر بباعث خوف صاحبون پر حملہ کرنے سے بہت خایف تہے اسی روز یہہ خبر ملی کہ چہٹی پلٹن الہ آباد سے اور کچہہ فوج کانپور سے فتحپور کی جانب چلی آتی ہے سہ پہر کو ڈپٹی کلکٹر معہ ایک جماعت کثیر مسلح آدمیون کے بظاہر دوستی کی راہ کوٹھی کی جانب آیا مگر سب صاحب چہت پر چلے گئے رات کو جب تمام طرف سے نہایت اندیشہ اور خطرہ ہوا تو سب صاحبون نے ایک کونسل کر کے ارادہ مصمم کیا کہ یہان سے بہاگ چلنا مناسب ہے چنانچہ دس ۱۰ بجے رات کو سب صاحب گہوڑون پر سوار ہو کر باندہ کی طرف چلے اور چار سوار جو وفادار رہے اونکے ہمراہ ہوئے یہہ سب صاحب بہزار دشواری اور سختی آفتین اٹہاتے ہوئے آخر کو باندہ مین بخیریت پہنچے سب صاحب تو وہان سے چلے گئے مگر روبرٹ ٹکر صاحب جج فتحپور ہسنوا نے بہاگنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنے علاقہ کو ہرگز نہ چہوڑ کر جاؤنگا وہ اپنے گہر مین موافق دستور رہے جب تک کہ سب صاحب وہان موجود تہے ادسوقت بدمعاشین نامرد اونکی طرف جاتے ہوئے بڑے خایف تہے مگر اب تو صرف ایک صاحب رہگئے اور اونکو امید قوی فتح کی ہوئی

حکمت اللہ خان اب برملا باغی ہوگیا اور بدمعاشونکا سردار بنا اور اوسکے مشورہ سے بدمعاشون نے ارادہ کیا کہ صاحب جج کو گرفتار کرکے حسب ضابطہ قوانین دیوانی اونکا مقدمہ کیا جاوے اس ارادہ سے یہہ لوگ اونکے گہر کی طرف چلے مگر صاحب ممدوح ایسے آدمی نہ تہے کہ اپنی جان مفت دیدیتے ایک ہندوستانی عیسائی جسنے یہہ ماجرا اپنی آنکہہ سے دیکہا بیان کرتا ہے کہ صاحب ممدوح نے پیشتر گرفتار ہونے کے سولہہ آدمیون کو جان سے مارڈالا آخرکو البتہ گرفتار ہوئے اور بطور ٹہٹہ اونکا مقدمہ عدالت مین فیصل کرکے اونکو حکم قصاص دیا سر اور ہاتہہ اور پیر اونکے کاٹ کر تماشائیونکے واسطے لٹکائے گئے ڈپٹی کلکٹر اوسوقت وہان موجود تہا اور اوسی کی ہدایت سے یہہ سب کام ہوئے

وقایع دیگر

اس وقایع کو ایک صاحب نے جو فتحپور ہنسوا مین تہے خود لکہا ہے۔ جبکہ اخبار وحشت آثار قتل و مار کا اضلاع مغربی سے ہم تک پہونچا تو ہمکو بہی اپنا خطرہ ہوا اور ضلع کی طرف سے بہی اندیشہ ہوا ہمنے اور صاحب مجسٹریٹ نے جہانتک ممکن تہا تدبیر اس امر کی کی اگرچہ چارون طرف ہمارے طوفان اوٹہہ کہڑا ہوا تہا لیکن تاہم ہمارے ضلع کے گرد امن و امان تہا مگر ایسی ایسی علامتین

ہویدا تہین جنسے معلوم ہوتا تہا کہ مواد فساد پختہ ہوتا جاتا ہے ہمارے خود لوگون نے
شکایت کی کہ سرکار کے حکم سے آٹا جسمین ہڈیان پسی ہوئی ہین بکتا ہے اور وہ
لوگ آپسمین کانا پہوسی اور چرچا کرتے تہے کہ چند روز مین صاحب لوگ ضلع مین نہین
رہینگے جمعرات کے روز ۴ تاریخ جون کو ایک دوست کی چٹہی سے واضح ہوا کہ دوسرا
رسالہ ترکسواران متعینہ کانپور اوس روز شام کو سرکشی کریگا اور اوسی چٹہی سے
بغاوت لکہنؤ کا احوال جو ۳۰ تاریخ مئی کو واقع ہوئی معلوم ہوا اور حضرت اون
صاحبونکی جو لکہنؤ مین مارے گئے مندرج تہی بعد اس چٹہی کے پہر ہمکو کانپور سے
کچہہ خبر نہ ملی البتہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ کانپور سے کچہہ خبر نہ ملی مگر وہانسے کوئی
چٹہی نہ آئی اور زبانی تو بہت خبرین خوفناک اوس احوال دردناک کی جو اوس
بدقسمت کانپور مین واقع ہوا ملتی تہین جمعہ کے روز تین یا چار گہنٹہ برابر بہاری
توپونکی آواز کانپور کی جانب سے آیا کی جو کم وبیش ہفتہ کے روز بہی آیا کی۔
اسکو چہوڑ کر ایک تہوڑا سا پچہلا احوال بہی مجہکو لکہنا چاہیئے اخیر ہفتہ ماہ مئی
مین بعد روانگی میمون کے الہ آباد کی جانب ہم سب اپنی محافظت کے واسطے مکان
کلان صاحب مجسٹریٹ مین جمع ہوئے لیکن ہمارے لیئق اور نیک مزاج صاحب
جج نے اپنے ہی مکان مین رہنے کا ارادہ کیا اور چند روز تک ہمارے ساتہ

شامل نہ ہوئے ہماری جماعت مین صاحب مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ
اور صاحبان سٹرک آہنی اور صاحبان ایجنٹ نمک اور افیون اور ڈاکٹر صاحب تہے
بعد از ان چار انگریز نیچے کے عہدہ دار ہمارے پاس آ گئے ہمارے پاس بارود
وگولی وہتیار وغیرہ بہی بکثرت تہے پانچوین تاریخ سے ہم سبھون نے مکان مذکور
کی چہت پر سونا شروع کیا اور رات بہر پہرہ رکہتے تہے کانپور کا احوال تو بالیقین
ظاہر ہوگیا تہا ایک جماعت زیر حکم جمعدار پلٹن نمبر ۶ مین سے اور ۴۰ سوار رسالہ
دوم ترک سوار متعینہ کانپور سے جو خزانہ لیکر الہ آباد کو گئی تہی اونکے واپس آنیکا
ہمکو بہت فکر تہا کہ اب دیکہا چاہیئے وہ کیا کرتے ہین اور زیادہ تر تردد اسبات
سے تہا کہ جب وہ باندہ پہنچے تہے تو برملا اونہون نے ایسے کلام کیئے تہے جنسے
اونکا انحراف ثابت تہا باین خوف ہمنے چہت کو خوب محفوظ جگہہ بنایا اور کہانے
پینے کا سامان مہیا کیا اور ایسے راستے بنائے کہ بروقت ضرورت وہانسے اوتر
جاوین اور ڈیرے چہت پر کہڑے کر لیئے جنسے بہت آسائش ملی ۶ جون کو
ہمکو معلوم ہوا کہ فتحپور سے وہ صرف ایک کوچ کے فاصلہ پر ہین اتوار کے روز
ساتوین تاریخ سے ہم پر تکلیفات شروع ہوئین ہم سب چہت پر تہے اور
کسیکو رات بہر نیند نہین آتی تہی اور مکان کو محفوظ کرنے کی تدبیرون مین لگے

رہتے تہے علی الصباح ساتوین تاریخ جون کو معلوم ہوا کہ سوار اور سپاہی
آن پہنچے اور خیمہ گاہ کے میدان مین چپ چاپ دیرے خیمے کہڑے کر رہے ہین
یہہ اچہی خبر سنکر مین نیچے اوترا اور بنگلہ کے نیچے تہوڑا سونا چاہا جبکہ خوب
نیند مین تہا تو ایک سوار کے چلانے سے جاگ اوٹہا وہ چلایا کہ سب سوار اور
سپاہی خزانہ لوٹنے آتے ہین اور ہجوم بدمعاشان بازاری کا اونکے ساتہہ ہے
ہم اوسیوقت چہت پر چلے گئے اور ہر لحظہ متوقع تہے کہ کب خزانہ کی طرف سے
آواز بندوقونکی آوے اتنے مین ایک سوار دوڑا ہوا ہمارے پاس آیا اور
بیان کیا کہ پہرہ خزانہ کے صوبہ دار نے سوارون اور سپاہیون سے کہا کہ تم اگر
خزانہ کے نزدیک آؤگے تو ہم بار مارینگے یہہ سنکر تہوڑے تامل کے بعد وے
لوگ کاہنپور کی طرف چلے گئے اور تہوڑی دیر بعد ہمکو معلوم ہوا کہ وہ دو
میل کاہنپور کی سڑک پر نکل گئے صاحب مجسٹریٹ اور جج کچہری کے مکان تک
گئے اور معلوم ہوا کہ یہہ خبر سچ ہے اسطور پر خداوند نے اس سخت آفت
سے ہمکو بچایا اور جب ہم صبح کی نماز کے واسطے اکہٹے ہوئے تو ہر متنفس
اوس محافظ حقیقی کا شکر بجا لایا تہوڑی نگذری تہی کہ فکر تازہ پیدا ہوا اسنے یہہ کہ
خبر پہنچی کہ الہ آباد بگڑ گیا یہہ خبر سنتے ہی ہمنے ضلع کو چہوڑ کر بہاگنا چاہا

مگر پیچھے مشورہ اور صلاح ہونے سے یہہ بات قرار پائی کہ ان خبرونکا چندان
اعتبار نہین ہے انہین بہت مبالغہ ہوتا ہے مناسب ہے کہ ایک رات اور رہین
اسوقت ہماری حالت بیکسی کی تہی کہین سے امید مدد نہ تہی صرف پچاس سپاہی
خزانہ کی محافظت کے واسطے تھے جنکو خزانہ کے مکان سے علیحدہ نہین کرسکتے
تہے علاوہ ازین یہہ پچاس سپاہی اوسی چھٹی پلٹن مین سے تھے جسنے
الہ آباد مین اپہی سرکشی کی اگرچہ ان لوگون نے اگلے روز خزانہ اور شہر کو
سوارون اور سپاہیون آمد الہ آباد سے بچایا مگر اونکے کلام جو سنے گئے
اونسے کچھہ امید وفاداری نہ تہی جب سوار وغیرہ خزانہ کی جانب آئے
تو اونہون نے اونسے کہا کہ تم یہان مت آؤ یہہ خزانہ ہمارا ہے اور اسکو
ہم اپنی پلٹن کے واسطے رکہین گے صاحب مجسٹریٹ کچھہ نئے سوار بہرتی کرتے
جاتے تھے اور روز چار پانچ امیدوار آتے تھے جنکی سواری وغیرہ کی لیاقت
ہم اپنی کوٹھی کے میدان مین ہر روزہ شام کو دیکہا کرتے تہے مگر جب وقت
ضرورت کا آیا تو ڈپٹی کلکٹر اور کوتوال اور ناظر اور یہہ نونگا ہد اشت سوار سب
کافور ہوگئے کوئی ہمارے پاس نرہا صرف چار یا پانچ کلکٹری کے سوار
ہمارے ساتہہ رہگئے   غرض مطلب یہہ ہے کہ باوجود اس خبر وحشت انگیز

الہ اباد کے ہمنے چند سے اور بہی اپنی جگہہ ٹھہرنا چاہا رات جو شب مہتاب تہی بخیریت
گذر گئی مگر تردد کے ساتہہ۔ صبح سوموار کے روز ۸ / جون کو ہمنے سنا کہ کلیانپور
کی تحصیل کو سواروں نے جو کانپور کو جاتے تہے لوٹ لیا اور یہہ دہمکایا کہ مدد
لیکر ہم فتحپور کو واپس آتے ہین اور یہہ بہی خبر آئی کہ سوار اور قیدی الہ اباد سے
چلے آتے ہین اور کہاگا کو جو ۲۲ میل کے فاصلہ پر تہا لوٹ لیا اور جلا دیا یہہ
خبر متوحش سنکر پہر ہمنے ارادہ ضلع چہوڑ کے چلے جانیکا کیا مگر پہر یہہ سوچکر کہ
ایسی خبرون مین بڑا مبالغہ ہوتا ہے ہمنے پہر یہہ ارادہ ملتوی کیا اور یہہ بہی سنا
کہ دو پلٹن گورہ کی الہ آباد مین آن پہنچین جب یہہ ٹھہر گیا کہ ایک رات یہان اور
ٹہرنا چاہیئے تو بعد اسکے ہمنے اور بہی اپنے مقام کی مضبوطی کی چہت پر سنڈیرون
کے گرد میزا ور چوکی اور صندوق وغیرہ چُن دیئے اور نیچے کے مکان کے پنکہے
کہول ڈالے تا کہ رسیون کے وساطت سے چہت مین اگ لگنے کا اندیشہ جاتا
رہے جب یہہ سب تدبیرین ہم کر رہے تھے کہ اتنے مین کچہہ فاصلہ سے ایک بنگلہ
جلتا ہوا نظر آیا معلوم ہوا کہ سرکش لوگ قریب آن پہنچے دو بجے رات کو
سوار لوگ فتحپور مین پہنچے مگر چونکہ وہ ہمارے مکان سے بچکر داخل ہوئے
تو ہمکو اونکے آنے سے کچہہ خبر نہ ہوئی چونکہ تمام شب کے جاگے ہوئے تہے تو مجھکو

نوین تاریخ ہمنے تہوڑا سونیکا ارادہ کیا لیکن اگ کی خبر سنکر ہم جلد بیدار ہوئے
اور اوٹھکر دیکہا تو پادری صاحب کے مکان کی جانب شعلہ اگ اور دہوئین کا
غبار دیکہتا پہر ڈاک بنگلہ جلتا ہوا دکہائی دیا غرض پہر تو آگ ہی اگ ہوگئی لوٹ
کی خاطر بدمعاشون کا ہجوم ہونے لگا لیکن چند نجیبونکی مدد سے اونکو باز رکہا
اوسی روز یہہ بہی سنا کہ چہٹی پلٹن الہ آباد سے چلی آتی ہے سہ پہر کو یہہ خبر ملی کہ
ایک جماعت باغیونکی کانپور سے چلی آتی ہے اوسیوقت ڈپٹی کلکٹر معہ ایک جماعت
مسلح آدمیون کے ہمارے پاس آیا ہمنے اون آدمیونسے کہا کہ دروازہ کے
باہر ٹھہرین مگر وہ اندر گھسے چلے آئے اور برآمدہ مین آن پہنچے مگر ہم سب چہت
پر چلے گئے بعد چلے جانے ڈپٹی کلکٹر کے ہماری یہی صلاح ٹھہری کہ اب یہان سے
بہاگ چلنا ضرور ہے چنانچہ ہمنے اس ارادہ کو صاحب جج کے روبرو ظاہر کیا اونہونے
انکار محض کیا اور فرمایا کہ مین ہرگز ضلع کو چہوڑکر نہ جاؤنگا ہمنے اونکی بہت منت
اور سماجت کی مگر ہماری التجا کچھہ بہی اثر پذیر نہ ہوئی ہماری تجویز یہہ ہوئی کہ اپنے
اپنے گہوڑون اور بگہیون مین سوار ہوکر باندہ کی طرف چلین چنانچہ اوسی تاریخ
دس بجے رات کو ہم سب سوار ہوکر وہانسے روانہ ہوئے مگر صاحب جج وہین
رہے فقط

کانپور

تواریخ سرکشی ہند مین خونی کانپور کے نام سے بدن مین لرزہ آتا ہے وہان کے سانحہ دلسوز کو پڑہ کر جی گہبراتا ہے یہان پر وہ ماجرا گذرا ہے جو کبہی نہ پڑہا اور نہ سنا ہے جس سے ہند اور ہندیون کے نام پر داغ لگا ہے خصوصًا فوج بنگال کا نام فرنگستان بلکہ کل انسان کی نظرون سے گرا- دہلی سے قریب ۲۷۰ میل جانب پورب دہنے کنارہ دریاء گنگ پر شہر کانپور واقع ہے سپاہیونکے واسطے جاے فضا اور تاجرون کے واسطے مقام منافع ہے بیچارے اہل فرنگ جس طور پر یہان بند ہوئے اور تباہ وہ مضمون دلچسپ ہی نہین ہے بلکہ جانگاہ ہے پہر اونکو نہ خبر ملی کہ باہر دنیا مین کیا ہوتا ہے اور شرق و غرب مین کیا گذرتا ہے اپنی مصیبتونکی خبر تک نہ پہنچا سکے اور نہ کسیکو بامید امداد بلا سکے مئی مہینے مین البتہ خطوط اور پیغامات تار برقی آئے اونسے لوگون کے دلون پر انواع اندیشون کے غبار چہائے جون مین پہر وہانکی سچی خبرین نہ ملین اور اونکی بجاے مختلف طرحکی ہولناک افواہین اوڑین جولائی مین ایک عالم موت کی سی خاموشی کے بعد وہان کا جو احوال پریشان کہلا اوسکا کب کسیکو وہم تہا اور گمان + کانپور مین جو اس ظلم وستم اور دغابازی کا بانی اور سرغنہ

ہوا اوسکا اوّل ذکر ضرور ہے ان حضرت کا نام نانا صاحب ہے نانا صاحب ایک
مرہٹی لقب ہے اصل مین نام اسکا دھوندو پنتھہ تہا کانپور سے ۶ یا ۸ میل گنگا کے
کنارہ پر شہر بٹھور ہے جو ہندوون کے نزدیک متبرک جگہہ ہے اور مدت سے
خاندان پیشوا کا مسکن رہا ہے اخیر سردار مرہٹونکا باجے راو پیشوا کمپنی کے
بڑے جاگیرا ور پنشن دارون مین سے تہا پہلی جون ۱۸۱۸ء کو سر جان مالکم صاحب
نے سرکار کمپنی کی طرف سے باجے راو سے عہدنامہ کیا تہا جسکے بموجب پیشوا مذکور
کو پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن کا ملتا رہا جب اونکے کوئی اولاد نہوئی تو اونہوں نے
نو برس بعد اس عہدنامہ کے ۱۸۲۷ء مین دو دکہنی برہمنون کے لڑکون کو
گود لیا ایک کا نام سادھو راو تہا جسکی عمر چار برس کی تہی اور دوسرے کا
نام دھوندو پنتھہ جو ڈہائی برس کا تھا اور بعد ازان نانا کے نام سے مشہور ہوا
یہہ لڑکے باجے راو نے خصوصاً اسواسطے گود لیے تھے کہ ہندون کے شاستر
کے مطابق رسوم کریا وکرم یعنے تجہیز و تکفین اوسکی بخوبی ہو جاوین
۱۸۵۱ء مین باجے راو مر گیا چونکہ وہ لاولد مرا تو اوسکی پنشن سرکار مین
ضبط ہوئی دھوندو پنتھہ المعروف نانا صاحب نے اس پنشن کا دعوی
کیا اور اپنا وکیل ولایت تک بہیجا مگر کچھہ شنوائی نہوئی یہی باعث ہے

جسکے سبب سے وہ سرکار کمپنی سے رنجیدہ ہوگیا مگر قبل از سرکشی وہ بظاہر انگریزون
سے بہت دوستی اور اخلاص رکھتا تہا اور انگریزی صحبت اوسکو بہت پسند تہی
اور اکثر اپنے ہان بٹھور مین دعوت اور تواضع انگریزون کی کرتا رہتا تھا اگرچہ
باجے راؤ کی پنشن اسکو ملتی نہ لگی مگر کل مال اور اسباب اور مکانات اور جواہرات
اور دولت جو خانگی مالیت پیشوا کی تھی اوس سب پر یہہ قابض ہوا اسکے دو
اور بہائی تہے بالا راو اور بابا بہٹ بابا بہٹ کو اوسکے ہان امورات خانگی
مین بڑا اختیار تھا اوسکا بہتیجا راو صاحب بہی اوسکے پاس تھا عظیم اللہ اسکا
نوکر تھا جو انگریزی دان تہا اور اوسکا وکیل بن کر انگلستان بہی گیا تہا اور
تانتیا ٹوپی بہی جسنے میانہ ہند مین عبد القادر کاسا نام پیدا کیا ایک بڑا وفادار
نوکر نانا کا تہا قبل از بغاوت ان لوگون کو کوئی نہین جانتا تہا۔ نانا کو کچھہ
لیاقت اور استعداد کسیطرح کی نہ تہی اور عیش و عشرت جیسا ہندوستانی
رئیسون کا قاعدہ ہے اوسکا شیوہ تہا + زمانہ سرکشی کے وقت کانپور مین
فوج گورہ اور ہندوستانی اس تفصیل سے تہی ایک گورہ کا توپخانہ جسمین
۵۹ گولہ انداز اور ۶ توپین تہین - ۶۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۸۴
مین سے اور ۷۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۳۲ مین سے اور پندرہ

آدمی پلٹن پیادگان گورہ نمبر اول مدراس فیوزیلیر زمین سے غرض سب ملاکے
۱۲۴۳ ولایتی سپاہی تھے اور ہندوستانی فوج اسقدر تھی رسالہ نمبر دوم ترکسواران
اور پہلی اور ۵۳ وین اور ۵۶ وین پلٹنین پیادگان بنگال اور ایک توپخانہ معہ
ہندوستانی گولہ انداز ضلع کے حاکم اعلی جنگی جنرل سر ہیو ویلر صاحب تھے
چھاونی مین بہت سے فرنگی رہتے تھے اکثر جنمین سے حکام اور افسران سٹرک آہنی
ونہر وغیرہ کے تھے اور ۳۲ وین پلٹن گورہ جو لکھنؤ مین تعینات تھی اور جسمین سے
کل ۳۰ آدمی کانپور مین تھے اون پلٹن کے سب گورونکی بیبیان کانپور مین تھین
اسصورت مین کل ولایتی آدمی مرد اور عورت اور بچے ۷۵۰ سے کم نہونگے
۱۴ تاریخ مئی کو خبر سرکشی میرٹھ اور دہلی کا کانپور مین پہنچی چھاونی کانپور مین پہلی
پلٹن پیادگان اور دوسرے رسالہ ترکسوارون پر البتہ اعتماد کلی نہ تھا اُنکے
اطوارونسے انحراف پایا جاتا تھا ۱۶ تاریخ مئی کی رات کو پہلی پلٹن کی لین مین
آگ لگی جس سے اور زیادہ اور بہی شبہہ ہوا مگر باوجود اسکے کوئی تدبیر پیش بینی
کی نہ کی گئی صرف توپخانہ کو ولایتی بارگ مین لے آئے۔ اور اسی تاریخ کے
قریب سب میمین اور ولایتی سوداگر وغیرہ بہی بارگون مین آگئے اور انگریزی
افسرون کو حکم ہوا کہ وہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سووین بعد ازان شہر

مین شہرت ہوئی کہ ۲۴ تاریخ می کو نئے کارتوس فوج کو دیئے جاوینگے اور
جو کوئی اونکے لینے سے انکار کریگا توپ سے اوڑا دیا جاویگا اس غلط افواہ کے
اوڑنے سے بڑا تہلکہ پڑ گیا یہان تک کہ ۲۴ تاریخ می کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ تہی
اوس روز توپین سلامی کی چلانی مناسب نہ سمجہین جبکہ کانپور کا احوال دگرگون
معلوم ہوا تو نانا صاحب نے بکمال وفاداری اور دلی اخلاص مسٹر ہلسڈن صاحب
مجسٹریٹ کانپور سے کئی مرتبہ اظہار کیا کہ مبادا کانپور مین نوعدگر ہو تو مین جہان
تک ممکن ہوگا آپ کی مدد کرونگا چنانچہ سرکار نے نانا کو پانچ سو سوار اور پیادہ معہ ۲
ضرب توپ رکہنے کا حکم دیا ۲۶ تاریخ می کو صاحب مجسٹریٹ نے نانا صاحب سے
مدد لینا مناسب سمجہا اور خزانہ کی محافظت اونکے سپرد کی نواب گنج مین جو نانا
صاحب کا مکان ہے اوسیکے قریب خزانہ کا مکان بہی تہا چنانچہ نانا نے اپنی دو
توپین اور دو سو آدمی وہان مقرر کیئے علاوہ ازین ایک کمپنی ۵۳ وین پلٹن تلنگہ
مین سے بہی خزانہ پر مقرر تہی اسوقت تک حکام انگریزی کو نانا صاحب پر بڑا
اعتبار تہا یہہ امر اونکی خانگی چہٹیات سے واضح ہے ۔ ۲۶ تاریخ می کو
جو صاحب مجسٹریٹ کی میم صاحبہ نے ایک چہٹی خانگی انگلستان کو روانہ کی
اوسمین ایک فقرہ یہہ بہی تہا اوسکا ترجمہ بجنسہ یہہ ہے ۔ اگر ہندوستانی فوج

یہان سرکشی کریگی تو ہم یا تو خاص چہاونی مین چلے جاوینگے یا ٹہور کو چلے جاوینگے جہان پیشوا کا مسند نشین رہتا ہے میرے خاوند کا بڑا دوست ہے اور بہت صاحب دل اور اختیار ہے اور اوسنے بخوبی دلجمعی کی ہے کہ ہم اوسکے ہان بڑی امن اور حفاظت مین ہون گے مین تو چہاونی مین جہان اور سیمین ہین جانا چاہتی ہون مگر صاحب کا خیال یہہ ہے کہ میرے اور میرے بچون کے حق مین ٹہور جانا مناسب ہوگا فقط ایک اور خانگی چٹہی مورخہ ۱۸ وین مین اونہین میمصاحبہ نے یہہ لکہا - مبادا یہان فتنہ سرکشی پیدا ہو تو میرے خاوند نے کل تدبیر اور تجویز میرے اور بچون کے ٹہور بہیجنے کے واسطے کر لی ہے وہ خود بہی وہان چلے جاوینگے اور راجہ کی مدد سے جسکے گہر ہم جاتے ہین پندرہ سو آدمی مسلح جمع کرینگے اور پہر یکایک کانپور آن کے باغیون پر حملہ کرنے کی نیت ہے یہہ تجویز باہم میرے خاوند اور پیشوا مین ہو گئی ہے اور کسی شخص پر روشن نہین ہے کیونکہ ارادہ یہہ ہے کہ باغیون پر یکایک حملہ کرین + نانا نے اسقدر حکام انگریزی کا ظاہری اخلاق اور محبت کے باعث دل تسخیر کر رکہا تہا اور اوسپر سب حکام جنگی اور ملکی کا بڑا بہروسا تہا ۲۰ وین تاریخ کو جنرل صاحب نے لکہنو کو لکہا کہ تین سو گورہ سپاہی کانپور مین بہیجدو لیکن سر ہنری لارنس صاحب خود

مشکل مین تہے اور اپنی تسلیں فوج مین سے نہین پہنچ سکے تب جنرل صاحب نے
دمدمہ باندہا جہان سب ولایتی مرد وزن کو پناہ لینے کے واسطے حکم ہوا اگرچہ سب
افسران جنگی کو حکم تہا کہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سووین تاکہ سپاہی بدگمان نہ
ہوجاوین مگر اونکی میمون کو حکم تہا کہ رات کو دمدمہ مین آنکر رہین اخیر مہینے مئی مین
دوسرا رسالہ بٹے آئین اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب کے لکہنؤ سے کانپور مین
پہنچا اوس رسالہ کی گشت کے واسطے پہرہ بندی کردی گئی چند روز بعد اس
رسالہ کی طرف سے شبہہ نمکحرامی معلوم ہوا اسیواسطے اونکو جانب فتحگڈہ
روانہ کیا کپتان ہیز صاحب جنگی سکرتر چیف کمشنر اودہ اور کپتان کیری صاحب
اوس رسالہ کے ہمراہ گئے اسکے ایک یا دو روز بعد لفٹنٹ ایشی صاحب
بہی نصف توپخانہ اپنی متعلقہ اودہ لیکر اوسی سمت کو روانہ ہوئے مین پوری کے
قریب اس رسالہ نے بغاوت کی اور دونوں افسرونکو جو اونکے ہمراہ تہے مارڈالا
چند سکہہ اوسی رسالہ کے کانپور کی طرف واپس آئے اور لفٹنٹ ایشی صاحب
کو راہ مین ملاقی ہوئے اور اونسے یہہ احوال کہکر اونکو کانپور واپس لیگئے
جنرل ویلر صاحب نے اون سکہونکا بہی حساب کردیا اور مقام دمدمہ کو
مضبوط کرنا شروع کیا یہہ دمدمہ یعنے مورچہ اوسجگہہ بنایا تہا جہان بہہ ہوئین

بلٹن گورہ کے واسطے دربار کین ہٹین چوتہی تاریخ جون کو ایک مہینے کا سامان
دمدمہ مین جمع کیا اور خزانہ سے ایک لاکہہ روپیہ بہی وہان لا رکہا اور ۹ لاکہہ
روپیہ خزانہ مین اور بہی باقی تہا کوئی تدبیر سامان جنگی کے بچانے اور محفوظ رکہنے
کی نہ کی گئی بارود اور گولہ وغیرہ سکنزین اور بلٹنون کے میگزینون مین پڑا رہا اس
سے ظاہر ہے کہ جنرل صاحب کو نانا پر اعتبار کلی ہونے کے سوا یہہ امید نہ تہی کہ
اتنا عظیم جثہ برپا ہوگا اسی تاریخ سے افسران انگریزی رسالہ دوم ترک سواران
اور پلٹنان نمبر اول و ۵۶ پیادگان بنگال کو حکم ہوا کہ بلٹنونکی لین مین سونا موقوف
کرین اور دمدمہ مین آنکر رہین پانچوین تاریخ جون کی رات کو دو بجے تہے جس وقت
سرکشی شروع ہوئی اور رسالہ دوم ترکسواران اور اول پلٹن تلنگان اپنی چہاونی
کو چہوڑکر چلے گئے اور اونکے افسر انگریزی جو بگل سنکر لین مین گئے اونسے
وہ کچہہ نہ بولے باغی لوگ اول خزانہ پر گئے اور خزانہ کے پہرہ والون نے
اونسے کچہہ نہ کہا خزانہ کے قبضہ کے بعد وہ جیلخانہ پر گئے اور تمام قیدیون کو
رہا کیا اور آس پاس کے مکانات اور کواغذات سرکاری کو جلادیا بعد ازان
اونہون نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا جو دہلی کیطرف اول منزل ہے اور چہٹی
تاریخ قبل از دوپہر باقی دو نو ہندوستانی پلٹنین نمبر ۵۳ اور ۵۶ ہی سرکشی

شروع سرکشی کانپور ۵ جون ۱۸۵۷ع

کرکے اونسے جا ملین یہہ موقع دیکہکر نانا نے جو خزانہ پر متعین تہا بہت روپیہ خزانہ کا خود لے لیا اور باغی فوج کے پاس جو کانپور سے ایک منزل چلی گئی تہی گیا اور اونکو سمجہایا کہ کانپور واپس چلو اور ترغیب دی کہ کل انگریزی مکانات کو جلا کر اور انگریزی افسرون اور سپاہیون کو قتل کرکے پہر دہلی یا لکہنؤ چلین گے اور تہوڑی فوج کانپور اور کانپور کے ضلع کی حفاظت کے واسطے چہوڑ چلین گے چنانچہ باغی فوج نے یہہ صلاح نانا کی مان لی اور اوسکو اپنا سردار مقرر کرکے پہر کانپور کی جانب کوچ کیا اور اوسی تاریخ شام تک کل فوج کانپور مین واپس پہنچ گئی اور نانا نے اوسیوقت جنرل ویلر صاحب کو اطلاع دی کہ مین آپ کے مقابلہ کے واسطے آیا ہون تمام ہندوستانی لوگون کو اپنے ساتہہ ہو جانے کی ترغیب دی اور لوٹ کرتا ہوا اور جو عیسائی ملا اوسکو قتل کرتا ہوا دمدمہ کے مقابل مین پہنچا اور اپنی دو توپین اور دو بڑی توپین انگریزی دمدمہ کے مقابل مین لگادین ۷ تاریخ جون کو دس بجے صبح سے دمدمہ انگریزی پر گولہ اندازی شروع ہوئی اب اسجگہہ مقام دمدمہ انگریزی ہی سمجہہ لینا چاہیئے نقشہ ہی اوس جگہہ کا ہمنے لکہا ہے ۲۲ دین بلٹن گورہ کے واسطے دو لمبی لمبی بارکین تہین جہان

اوس پلٹن کے گورون کی بی بیان اور بیمار اور کام سے معذور گورے رہا کرتے تہے اور یہہ دونو بارکین چہاونی کے شرقی انجام پر واقع تہین جہان گرد اونکے ایک بڑا میدان ہے ہر ایک بارک اسقدر بنائی گئی تہی جسمین سو آدمی رہ سکین جنمین سے ایک پر تو چہپر پڑا ہوا تہا اور دوسرے کی چہت ندارد تہی اور دونو بارکون کے گرد پکا برانڈہ بنا ہوا تہا دیوارین ان دونو بارکون کی اینٹ سے بنی ہوئی تہین جنکی موٹائی قریب نصف گز کے ہوگی ایک کوا بہی وہان تہا اور باقی مکانات شاگرد پیشہ کے واسطے جو ضرور ہوتے ہین سے تہے یہہ مکان تہا جہان کہ انگریزون نے پناہ لی بارکون کے گرد ایک خندق کہودلی اور مٹی کہودکر باہر کی جانب ڈالی تاکہ مثل فصیل ہو جاوے یہہ فصیل نما گرد کی دیوار بلندی مین سینہ تک ہوگی اور اتنی بہی موٹی نہ تہی کہ گولی کو بہی روک سکے توپون کے واسطے بہی کوئی جگہہ محفوظ نہ بنا سکے تہے صاحبان انگریز صرف اپنی دلیری اور عالی ہمتی سے اتنی فوج ہندوستانی کے سامنے مقابل ہوئے ورنہ یہہ مکان کچہہ بہی مضبوط اور محفوظ نہ تہا اس قلیل مکان مین سرکشی کے روز قریب ۸۵۰ آدمیون کے سکونت

دمدمہ یعنی مورچہ گاہ محصورین کانپور
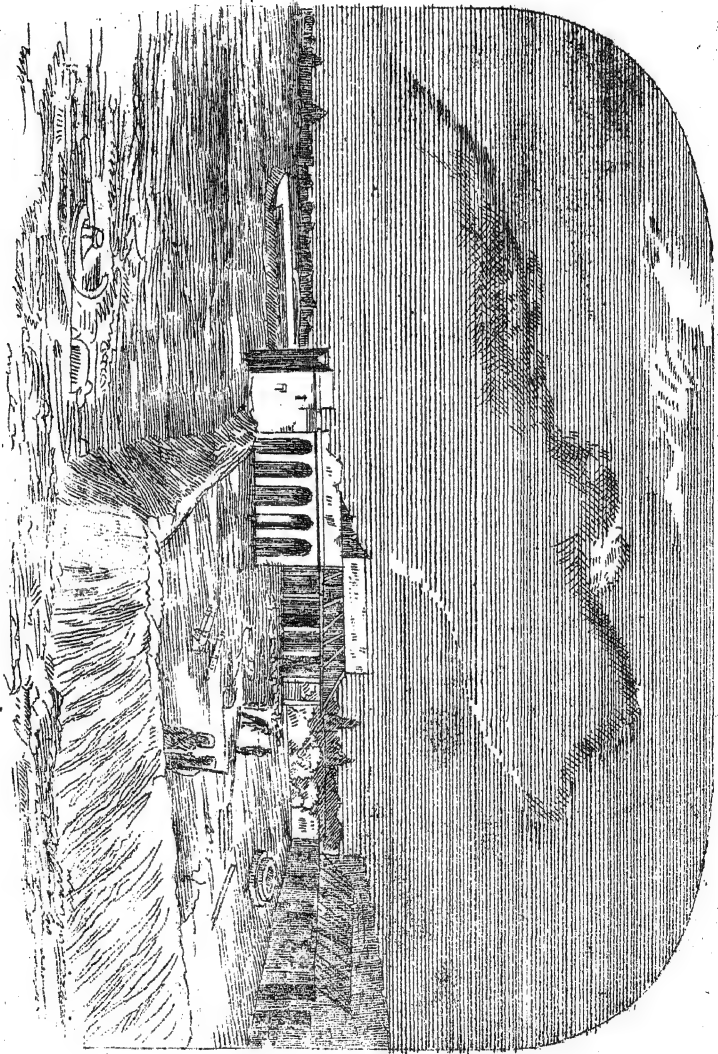
پذیر ہوئے اونکی تفصیل یہہ ہے *

ایک کمپنی توپخانہ ولایتی	۵۹
از پلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴	۶۰
از پلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲	۳۰
از پلٹن اوّل مدراس فیوزی لیرز گورہ	۱۵
سرکش پلٹنون کے ولایتی افسر اور حکام اہل قلم وغیرہ	۱۰۰
سوداگران ومحرران انگریزی وغیرہ	۱۰۰
سرکش پلٹنون کے طنبورچی	۴۰
انگریزی افسران جنگی کی میمین اور بچے	۵۰
ولایتی سپاہیون کی میمین اور بچے	۱۶۰
حکام اہلقلم کی میمین اور بچے	۱۲۰
وفادار ہندوستانی افسر اور سپاہی وغیرہ	۱۰۰
ہندوستانی نوکر اور باورچی وغیرہ	۱۰۰

ان سب آدمیون مین سے ایک ثلث ہی لڑنے والے نہ تھے اور ایک ثلث
سے کہین زیادہ بچے اور عورات تہین جنکی اور اونکی حفاظت اور پرورش

ضرور تہی دمدمہ کے اندر صرف اٹہہ توپین تہین دو توپین برنجی متعلقہ توپخانہ اودہ اور دو نو پونی توپین اور یہ چہوٹی — ان چند توپون سے ان بہادرون نے بیسیون توپون کا جو باغیون نے باہر لگا رکہی تہین مقابلہ کیا جو لوگ کہ توپون پر متعین نہ تہے وہ اپنی اپنی بندوقین لیکر خندق مین کہڑے رہتے تہے کہ اگر باغی نزدیک بڑہکر حملہ کرینگے تو اونپر فیر کرینگے مگر باغیون نے باوجود اس کثرت کے کبہی اتنی جُرات نہ کی کہ دمدمہ کے قریب آسکین دور سے محاصرہ کیئے ہوئے پڑے رہے اور توپین چلایا کرے مطالعین قیاس کر سکتے ہین کہ اوس شدت کے موسم گرما مین محصورین پر کیا گذری ہوگی خصوصًا میمون اور بچون پر قیامت ہوگی صرف دو بارکین تہین جنمین سے ایک پر چہت بہی نہ تہی اگرچہ بعض صاحبون نے دیرے اور چہولداریان کہڑی کرلین اور چادرین تان لی تہین مگر تاہم جولائی مہینے کا آفتاب غضب ہوتا ہے بعض اشخاص بیچارے جنرل ویلر صاحب پر بہت طعن کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اونہون نے کچہہ بہی پیشبندی نہ کی اگر سرسبزی کی سی تدبیر وہ کرتے توکاہیکو یہہ حادثہ سخت کا پنور پر گذرتا لیکن یہہ طعن بیجا ہین ہے بقول جناب شیر صاحب مجسٹریٹ کانپور کے جنرل ویلر صاحب کو دو خیال تہے ایک تو

یہہ یقین تھا کہ نانا صاحب فوج ہندوستانی سے کچھہ سازش نہین رکھتا اور
دوسرے یہہ کہ اگر فوج ہندوستانی متعینہ کانپور سرکشی کریگی تو سیدہی دہلی کو
چلی جاویگی اسیواسطے اونہون نے خیال کیا کہ سرکشی ہونے کے وقت
البتہ خوف ہے اور بعد ازان پہر امن ہوجاویگا چنانچہ اونہون نے خاص اوسی
وقت کے واسطے تجویز اور پیش بندی کرلی اور واقع مین دیکہو تو اونکی دونو
باتین سچ ہین تمام فوج سرکشی کرکے اوس دہلی کیطرف روانہ ہوئی اور یہہ
بہی ظاہر ہے کہ نانا پیشتر سے کسیطرح کی سازش ہندوستانی فوج سے نہین رکہتا
تھا اگر ایسا ہوتا تو فوج کاہیکو دہلی کی طرف روانہ ہوجاتی اور نانا کو کاہیکو
اونکے پاس اونہین سمجہانے کو جانا پڑتا باغی فوج نانا کے بہت سمجہانے
اور ترغیب دینے سے کانپور واپس آئی اور نانا کی دغابازی سے سب تدبیر
جنرل صاحب کی اولٹی ہوگئی اب چونکہ ہمکو معلوم ہوگیا کہ نانا بڑا دغاباز نکلا تو
یہہ کہہ سکتے ہین کہ اوسپر اعتماد کرنا بیوقوفی تھا مگر پیشتر سے یہہ کوئی
نہین کہہ سکتا تھا کہ نانا بدذات ہے اسپر اعتماد نکرو کیا سرکار نے
نواب رامپور پر اعتبار او بہروسا نہین کیا اور راجہ چکاری پر کیا اعتماد کلی تہا
اسیطور پر جنرل صاحب کو نانا پر بہی اعتبار تہا پہر اسکا کیا علاج ہے کہ ایک

وفادار دوست نکلا اور دوسرا شیطان - غرض آدم برسر مطلب دشمنون نے
چار توپون سے جیسا اوپر مذکور ہوا انگریزی دمدمہ پر آگ برسانی شروع کی چند
گہنٹون کے بعد وہ میگزین سے اَور توپین لے آئے اور چودہ توپین اور غبارے
چارون طرف بارکون کے لگا کے فیر کرنی شروع کی اول تو انگریزی محصورین
نے بہی خوب اونکی توپونکا جواب دیا مگر چونکہ دشمن ابہی تک ایکہزار گز کے فاصلہ
پر بہی نہ تہا اور انگریزون کے پاس صرف چہوٹی میدانی توپین تہین تو اس
باعث سے دشمنون کا کچہہ نقصان ہوا اگلے روز تو باغیون کی توپون سے
بہی چندان نقصان نہین کیا مگر دوسرے روز سے اونہو نے اور اَور تدبیرین
مضبوطی کے ساتہہ کین ایک محمدی جہنڈا خاص شہر مین کہڑا ہوا جسکے نیچے
سب مسلمانون کو جمع ہونے کی ہدایت ہوئی اور جس کسینے کچہہ تامل کیا اوسکو
دہمکایا اور سزا دی نانا کی فوج ہر روز بڑہتی جاتی ہے مختلف سمتون سے باغی
آنکر فراہم ہوتے جاتے ہتے چونکہ ایک بڑا میگزین اوسکے ہاتہہ مین تہا
اور خزانہ بہی وافر ہاتہہ مین آگیا تہا اور کل شہر اور ضلع پر قابض ہوگیا تہا
تو اسصورت مین چند انگریزون کی جو بارکون مین تہے کیا بنیاد تہی اونکو کسیطرح
کی امید باقی نہ تہی مگر وہ اپنی جوانمردی اور عالی ہمتی سے اپنی جگہہ پر قایم

رہے اور جب تک وہ چند آدمی اوس شکستہ حال اور نامستحکم اور نامضبوط
دمدمہ مین رہے ہزارون سپاہی اور سوارونمین سے کسیکی طاقت نہ تہی کہ
اونکے مقام کے نزدیک تک جاسکے دورسے سر پٹکا کیئے اور فتح نکرسکے
رات اور دن قریب کے مکانون پرسے بندوقونکی بوچہار تہی اور بڑی بڑی
توپین دمدمہ کے نزدیک بڑہاتے جاتے تہے بار کونکی خشتی دیوارون کو گولون
اور گولیون نے جوپے ہم چلے آتے تہے چہلنی کردیا محاصرہ کے چہٹے روز
یعنی ۱۳ تاریخ جون کو ایک ایسا حادثہ عظیم دمدمہ مین ہوا جس سے نہایت
تباہی محصورین کی ہوئی ابتک افسہ معہ قبایل دیرون مین جو میدان مین کہڑے
کرلیئے تہے رہتے تہے مگر اب اسقدر نزدیک سے گولیان اور گولے آن کر
گرنے لگے کہ ڈیرونکا اوٹہا لینا ضرور پڑا اور صرف ایک بارک جسپر کہ چہپر
پڑا ہوا تہا اوسمین بہی آگ لگ گئی اس بارک مین گورونکی بی بیان اور
بچے اور بیمار اور زخمی رہتے تہے آگ اسقدر جلد پہیل گئی کہ قبل ازینکہ دمدمہ سے پہنچے
قریب چالیس زندہ آدمی اوس مکان کے اندر جلکر رہگئے باغیون
نے ارادہ کیا تہا کہ جب آدمی آگ بجہانے اور اوسکے اندر سے اسباب
اور بیچاری عورتون اور بچون کو نکالنے مین مصروف ہونگے تو ہم بندوقین اور

تلوارین لیکر اندر گہس پڑینگے چنانچہ آگ کے لگتے ہی دشمنون نے بڑے زور
شور سے حملہ کیا اور نہایت سخت آگ برساتے ہوئے آگے کو بڑہے لاچار
سب گورہ سپاہی اور افسر لوگ توپون پر مستعد رہے اور دشمنون کو
جواب دیا کیئے باوجودیکہ مکان مذکور جل رہا تہا اور بیکس عورتون اور
بچون کی چیخ سے سبکا سینہ پہٹتا تہا اور جانتے تہے کہ کیونکر اونکی مدد پہنچین تمام دوائی
خانہ اور جراحی کے اوزار جلگئے اور کوئی امید زیست اونکے واسطے نرہی
جو آیندہ بیمار یا زخمی ہون چار ہزار جرار فوج باغی اوسوقت چڑہی چلی آتی
تہی مگر چند عالی ہمت ولایت زاہی اپنی جگہہ پر مثال میخ قایم تہے اور
گرہ تہر بہی ایک قدم پیچہے کو نہین اوٹہاتے تہے توپون کا جواب دیئے
جاتے تہے اور بندوقین بہر کر تیار کرلی تہین کہ جب دشمن گولی کے ٹپے پر پہنچے
اوسیوقت باڑ مارنا شروع کرین سنگینین اور تلوارین بہی تیار تہین مگر
نامرد دشمن کو کب اتنا حوصلہ تہا کہ ان شیرون کے نزدیک تک آسکین
دور ہی سے لڑا کیئے اس روز کی آگ نے انگریزونکو اور بہی تباہ کردیا کوئی
جگہہ ایسی نرہی کہ جہان آفتاب کی تپش سے ذرا بہی امن ہو بیچاری عورتون
اور بچون کو کہلے میدان مین پڑا رہنا پڑا صرف آسمان اونکا شامیانہ تہا

اکثرون کے کپڑے لتے بہی جلگئے اور جو کچہہ تہوڑا بہت اسباب بہاگتے وقت جلدی مین روزمرہ کی آسایش کے واسطے دمدمے کے اندر لے آئے تھے وہ بہی غارت ہوا بہت آدمی تپش آفتاب سے مرگئے اسباب جنگ بہی اب کم ہوتا تہا لہذا توپ اندازی وغیرہ مین بہی فرق پڑنا شروع ہوا دمدمہ کے مغرب کی جانب تہوڑی دور پر کچہہ نئی بارکین بنائی جاتی تہین چنانچہ دشمنون نے اونکی ناتمام دیوارون کی آڑمین سے بندوقین مارنی شروع کین لیکن بہادران انگلشیہ نے اونپر باربار حملہ کرکے اونکو وہان سے ہٹادیا اور ایک اپنا پہرہ وہان قایم کیا لیکن قلت آدمیون کے باعث سے وہ ہرطرف دشمنونکا مقابلہ نکرسکے جنہون نے اب چارون طرف سے دمدمہ کو گہیر لیا تہا اور مکانات محفوظ پر سے گولیان چلاتے تھے حتی کہ خاص دمدمہ کے اندر ایک بارک سے دوسری بارک تک کا احوال ملنا مشکل ہوا کوئی شخص باہر میدان مین نہین جاسکتا تھا کیونکہ سر نکالتے ہی بس نشانے اوسپر پڑتے تہے پانی کی نہایت قلت ہوئی اول تو دمدمہ کی دیوار کی آڑمین کوئے سے پانی بہر لیتے تہے مگر جبکہ دیوار مذکور شکستہ ہوگئی تو پانی بہرنا مشکل ہوگیا پانی بہرنے مین جان کا

زیادہ غالب تہا ایک قطرہ پانی حاصل کرنے کی عوض مین جان دینی پڑتی تہی ٹوٹی پہوٹی بارکونکی دیوارین اور دیرون اور قناتون اور پہپون کے ڈیرکے سوا اور کوئی مقام سایہ دار نہا خوراک ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بمشکل تمام لیجا سکتے تہے اور مردونکو رات کے وقت ایک قریب کے چاہ مین بلا تجہیز وتکفین ڈالدیتے تہے ۱۴ تاریخ جون کو امید تہی کہ انگریزی فوج مدد کو پہنچے مگر اس انتظاری مین صبح ہوتی تہی اور پہر شام اور کوئی علامت مدد کی بظاہر نہین دکہلائی دیتی تہی بیماری اور گولے اپنا کام کرتے جاتے تہے کہانے کا سرانجام بہی تہوڑا رہ گیا اور جو جو مصیبتین اور تنگ حالت اوسوقت محصورین کی تہی اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بہت سے فرنگی جہونے شہر مین پناہ لی اور جن ہندوستانیون نے اونکو پناہ دی وہ سب جان سے مارے گئے ساہوکارون کی دوکانین لٹ گئین ۲۶ تاریخ جون تک باوجود ان سخت مصیبتون اور تکلیف کے صاحبان انگریز معہ چند گورہ سپاہیون کے مقابلہ کیئے گئے مقابلہ ہی نہین بلکہ بعض بعض اوقات دمدمہ سے باہر نکلکر اور دشمنون کے مورچون مین گہسکر اونکی توپون مین کیلین ٹہوک جاتے تہے مگر دشمن پہر اون توپون کی مرمت کرالیتے تہے

یا اور توپین میگزین سے لاکر لگا دیتے تہے غرض ۲۶ تاریخ جون کی صبحکو
نانا صاحب نے شرایط صلح اور امن کی پیش کین اور کیا تعجب ہے
کہ انگریزون نے جو اس حالت مایوسی اور بیکسی اور سختی مین گرفتار تہے
اون شرایط کو اوسوقت سنا اور مان لیا نانا کی شرط یہہ تہی کہ تمام گورہ
سپاہی اور اور صاحبان جنکو لارڈ ڈلہوسی کے کامونسے کچہہ تعلق نہ تہا
وہ اگر اپنے ہتیار و بیکر اپنے تئین حوالہ کرینگے تو اونکی جان بخشی ہوگی اور
اونکو الہ آباد بہیجدیا جاویگا کپتان مور صاحب نے جو ۳۲ وین پلٹن شاہی
گورہ کے حاکم تہے اور جو ابتک نہایت دلیری کے ساتہہ لڑتے رہے
جب دیکہا کہ اب حالت بہت تنگ ہے اور کسیطرح امید جان بر ہونے
کی نہین ہے تو اس شرط نانا صاحب کو قبول کیا اور جنرل صاحب کی
اجازت سے عہدنامہ پر دستخط کردیا اگرچہ اوسوقت تک بہی بہت انگریزی
افسرونکی راے یہہ تہی کہ نانا پر ہرگز بہروسا نہین ہے اور اس عہدنامہ
کو قبول کرنا نہ چاہیئے مگر جب یہہ عہدنامہ ہوگیا تو کشتیان سب انگریزون کو
الہ آباد لیجانے کے واسطے تیار ہوئین اور ۲۷ جون کی صبح کو سب صاحب
اور میمین اور بچے اور گورے کشتیون مین سوار ہوکے الہ آباد کی جانب

روانہ ہونے کے واسطے گہاٹ پر پہنچے اسوقت وہ دغابازی ظاہر ہوئی
جوکبہی پہلے کہین نہ ہوئی ہوگی تہوڑے سے آدمی کشتیون مین سوار ہو چکے تہے
اور اَور ہوتے جاتے تہے اوسوقت حسب مشورہ سابق ملاح لوگ کشتیون کے
چہپرون مین آگ لگاکر بہاگے اور فی الفور بندوقون اور توپون کی بہی کشتیون پر
فیر ہونے لگی ۳۰ کشتیونمین سے صرف دوکشتیان روان ہوگئین ایک نواونمین
سے گولہ لگ کے ٹوٹ گئی مگر اوسکے سوار دوسری کشتی مین چلے گئے اور
باقی ۲۸ کشتیون کے سوار کچہہ تو اوسوقت مارے گئے کچہہ دریا مین ڈوب گئے
اور جو باقی بچے خصوصًا میمین اونکو مقید کیا جو ایک کشتی کہ بچکر آگے چلی
اوسمین پچاس آدمی تہے دونو طرف کنارہ پر دشمن اوسکے پیچہے متعاقب تہے
جب کشتی کانپور سے ۱۲ میل نکل گئی اوسوقت کشتی مذکور ریتی مین اڑگئی مگر سب
لوگ کشتی کے اندر خاموش بیٹہے رہے جب شام ہوئی تو باہر نکلکر کشتی کو
خشکی پر سے بہزار دشواری ڈہکیل کے نکالا وہانسے چلکر نجاج گڈہ کے
پاس کشتی پہر خشکی مین اٹک گئی یہہ مقام کانپور سے آٹہہ میل کے فاصلہ پر
ہے یہان پر باغیون نے پہر آنکر گہیرا صاحبون نے بہی مقابلہ کیا بہت صاحب
اوسوقت مارے گئے مگر اسی جوانمردی سے لڑے کہ دشمن آخر کو پس پا

ہوئے اور کانپور کی طرف بہاگے نانا نے یہہ خبر شکست سنکر دو پوری پلٹنین روانہ کین لیکن خدا کی قدرت سے رات مین ایسی باد تند چلی کہ کشتی خشکی سے نکلکر چل نکلی لیکن چونکہ راستہ معلوم نہ تہا اور کوئی صاحب دریا کے حال سے واقف نہ تہا تو تہوڑی دور جاکر کشتی پہر اٹک گئی جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ باغیون کا کنارہ پر ہجوم ہے یہہ مقام شیو راجپور تہا جو کانپور سے تیس میل ہے جب کہ صاحبون نے دیکہا کہ کشتی کسیطور سے نہین آگے سرکتی تولاچار چودہ[۱۴] شخص کشتی سے اوترکر باغیون کے مقابلہ کے واسطے کنارہ کی طرف آئے تاکہ دشمنون کو وہان سے مار کے ہٹا دین چنانچہ ایسا ہی ہوا باغی لوگ ان چودہ آدمیون کے ہاتہہ سے زک کہاکر بہاگے اور ان صاحبون نے اونکا بڑی دور تک تعاقب کیا آخر کو انکو سرکشون نے گہیر لیا اور وہ پہر کنارہ دریا کی طرف چلے مگر کنارہ پر آنکر دیکہا تو کشتی کا پتہ نہین لگا لاچار کنارہ کنارہ ایک میل تک بہاگے مگر جب باغی تعاقب کرتے ہوئے اونکے سر پر آن پہنچے تو اونہون نے ایک شوالہ مین جاکر پناہ لی ایک شخص اون چودہ مین سے عین دروازہ شوالہ پر مارا گیا پہر ان صاحبون نے رخ پہیرا اور باغیون سے مقابلہ کیا اوسوقت بہی باغیون مین سے بہت

سے آدمی مارے گئے باغی ان چند انگریزون کے ہاتہہ سے بہی تنگ آگئے
اور ایک توپ شوالہ پر لاکر لگا دی لیکن جب دیکہا کہ توپ سے بہی کچہہ نہین
ہوتا اور شوالہ بہت مستحکم اور مضبوط ہے اوسوقت باغیون نے ایک اور تجویز
کی کہ بہت سی لکڑیان شوالہ کے دروازہ کے آگے چُن دین اور اونمین آگ
لگادی جب دیکہا کہ آگ سے بہی کچہہ نہین ہوتا تب اونہون نے آگ مین
بارود ڈالدی جس سے اندر اسقدر دہوان ہوگیا کہ بیچارے انگریزونکا
دم گُہٹنے لگا تب اونہون نے وہان سے نکلکر دریا کی جانب بہربہاگنے کا
ارادہ کیا جب اونہون نے یکایک شوالہ سے نکل کے حملہ کیا تو دشمن بہت سراسیمہ
ہوکر بہاگے چہہ صاحب جو تیرنا نہین جانتے تھے وہ بلا تحاشہ دشمنونمین
گہس اور بہتیون کو مارکر مرگئے اور باقی سات آدمی دریامین کود پڑے
دو شخص تیرتے وقت گولی سے مارے گئے اور تیسرا شخص جب تیرتے
تیرتے تہک گیا تو پشت کے بل تیرنے لگا اور ناوانستہ کنارہ کے قریب
آگیا اوسیوقت دشمنون نے اوسے کاٹ ڈالا اور باقی چار آدمی جب
تیرتے تیرتے ۶ میل نکل گئے تو اوسوقت کنارہ پر سے چند سپاہیون
نے اونہین آواز دیکر بلایا معلوم ہوا کہ وے سپاہی مہاراجہ درگ بجے سنگہ

رئیس ہسوارہ اودہ کے تھے جو سرکار انگریزی کے بڑے وفادار دوستون
مین سے تھے تین روز کے بہوکے اور نہایت تھکے ہوئے یہہ چارون شخص
بموجب پکارنے سپاہیون کے کنارہ پر گئے اور وہانسے راجہ صاحب کے
پاس جنہون نے اونکو اپنی حمایت مین ۲۹ جون سے ۲۸ جولائی تک
باآسایش تمام رکہا آخر کو جب کچہہ فوج گورہ الہ آباد سے جنرل ہیولاک صاحب
بہادر کے کیمپ مین شامل ہونے کے واسطے کانپور جاتی تہی تو راجہ صاحب ممدوح
نے ان چارونکو اوس کیمپ مین بحراست اپنے آدمیون کے بخیریت تمام پہنچا
دیا ان چار شخصون مین سے دو افسر تھے ایک کا نام لفٹنٹ ڈلافوس صاحب
اور دوسرا لفٹنٹ مابرلے طامس صاحب لفٹنٹ ڈلافوس صاحب نے
جو بذات خود اپنا وقایع لکہا ہے وہ ہمارے پاس ہے اوسکا ترجمہ ہم بجنسہ آیندہ
حصہ مین لکہین گے وہ نہایت دلچسپ ہے اب اس حکایت کو چہوڑکر پہر ہم
کانپور کا حال بیان کرتے ہین بعد نکلجانے ان دو کشتیون کے قتل عام
گہاٹ پر جاری رہا باغونکی دیوار کے پیچہے سے بندوقونکی بارش ہوا کری
اور سوارون نے اون بیکس اور بے دست وپا انگریزون اور میمون وغیرہ کے
ہجوم مین جاکر خوب چارون طرف تلوارین چلائین ایک بیچاری بیرسال

میم مررے نام اسس قتل عام سے بقدرت کاملہ خدا بچگئی جو بالفعل کلکتہ مین
ہے اگرچہ ایک بڑا زخم اوسکی پشت پر لگا تہا جس سے وہ کنارہ دریا پر تہی
مین گر پڑی اور قاتل لوگ مردہ سمجہکر اوسکو وہان چہوڑ گئے آخر کو بالاراو
یاراو صاحب نے قتل بند کرنے کا حکم دیا جو مرد و زن کہ قتل سے بچے اونکو
اکہٹا اور فراہم کرکے اوس بڑے مکان کی طرف لیگئے جو صوبہ دار کی
کوٹہی کے نام سے مشہور ہے اور جو میدان پریٹ کے جنوب مشرقی
گوشہ مین واقع ہے اسجگہہ پہنچکر باقی مردون کو عورات اور بچون سے
علیحدہ کرکے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو ایک چہوٹے سے مکان مین اکہٹا
بند کردیا + وہ کشتی جو شیوراج پور مین اٹک گئی تہی اور جسمین سے تیرہ آدمیون
نے نکل کے دشمنون پر حملہ کیا تہا اور جب وہ واپس آئے تو کشتی کو نہ پایا اور
جنکی حکایت اوپر بیان ہو چکی ہے اوس کشتی مین بہی جو باقی سوار رہے تہے سبہون
کو باغیون نے گرفتار کرلیا اور کنارہ پر لے آئے اور چہکڑون مین سوار
کراکے کانپور واپس لیگئے مگر چہکڑون کی دستیابی مین دیر ہوئی کیونکہ
ایک شخص طامس نام کا جو خود بہی مقید تہا اور آخر کار بمدد ایزدی بچ گیا یہہ بیان
ہے کہ اس کشتی کے آدمی چار یا پانچ روز تک اہر وان گانون مین رہے اسی

شخص کی گواہی سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ کانپور مین پہنچا تو اوسنے
نانا کو صوبہ دار کی کوٹہی مین مقیم پایا اور ایک جماعت کثیر فوج باغی کی مابین
کوٹہی مذکور اور سڑک آہنی کے پڑی ہتی جب یہہ لوگ جو صاحب اور میمین ملاکے
قریب ۵۰ آدمیون کے ہونگے کانپور پہنچے تو اونمین سے صاحبون کو چنکر
مار ڈالا اور عورتون اور بچون کو اوسی قیدخانہ مین جہان اور میمین اور بچے
مقید ہتے ڈالدیا مگر ۷ تاریخ جولائی کو معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچاریون کو
شہر کی جانب لیجاکے اوس چہوٹے سے مکان مین جاکر رکہا جو بی بی گہر
کے نام سے مشہور ہے اور جس مکان کو کسی افسر انگریزی نے ایک اپنی
ہندوستانی بیوی کے واسطے بنایا تہا اس مکان مین بوریا بچہوا دیا گیا تہا
اور قیدیون کو کہانے کو تہوڑی چپاتیان اور پانی ملتا تہا اس مکان مین
یہہ بیچاری میمین ۱۵ تاریخ جولائی تک مقید رہین لیکن قبل اسکے کہ ہم اوس
روز ہولناک کا بیان کرین کچہہ ذکر فراریان فتحگڈہ کا جو یہان پہنچے ضرور ہے
معلوم ہوتا ہے کہ دو جتہو مین دو مرتبہ کرکے فتحگڈہ کے صاحب لوگ کانپور
مین پہنچے اول گروہ تو وہ تہا جنمین پادری لوگ بہی شامل تہے اور جو
۱۲ تاریخ جون کو کانپور مین پہنچا اونمین سے ایک متنفس بہی نہ بچا ہے پہنچنے

بہی سب تہ تیغ ہوئے اور دوسری جماعت فراریان فتحگڈہ کی اوایل ماہ جولای
مین پہنچی اسمین قریب تستہ صاحب اور ہیمین وغیرہ تہین صاحبون کو
شاید اوسیوقت مار ڈالا اور بیبیون اور بچون کو اوسی بی بی گہر مین بہردیا
ان فتحگڈہ کے فراریونکا احوال البتہ مفصل نہین معلوم ہوتا کیونکہ اونمین سے
ایک شخص بہی نہین بچا جو اپنی حکایت کہہ سُناتا تاہم جہان تک معلوم ہوا
ہے اور جس جس صاحب نے جو کچہہ لکہا ہے آگے بیان ہوگا اب ہم ناناصاحب
کے راج مین جو اخیر دردانگیز معرکہ گذرا اوسکا بیان کرینگے اونگ کے مقام کی لڑائی جو بین
سرکار انگریزی اور ناناصاحب کے ہوئی وہ پندرہوین تاریخ جولای کی صبح کو ہوئی تہی
اور فوج ظفر موج انگلشیہ نے قریب گیارہ بجے دن کے پانڈو ندی سے دشمنونکو مار
کے ہٹا دیا تہا جب یہہ خبر شکست کامل کی کانپور مین قریب سہ پہر کے پہنچی اوسی تاریخ
اوسیوقت ناناصاحب کے خلوت خانہ مین بیچاری ولایت زاعورات اور بچونکا مشورہ
ہوا کہ اب انکا کیا کرنا چاہیے اوس مشورہ مین یہی صلاح ٹہری کہ انکو مار ڈالنا چاہیے
قریب غروب آفتاب کے اس فتوی کی تعمیل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ عورات اور بچون
کے چار صاحب لوگ بہی ابہی تک زندہ مقید تہے معلوم نہین کہ اونکو مردون کے قتل عام سے
کیون بچا رکہا تہا اونمین سے تین صاحب تو فتحگڈہ کے تہے ان صاحبون کو بی بی گہر سے

اول نکالکے اور سڑک پر کھڑا کر کے قتل کیا بعد ازان قتل عام عورات اور بچونکی
شروع ہوئی اول تو دروازون اور کھڑکیون کی راہ سے گولیونکی باڑین
مارین اور بعد ازان قاتلون نے تلوارین لیکر باقی زندون اور زخمیونکا کام
تمام کیا ناناصاحب کی فرودگاہ کا مکان اس قتل گاہ سے صرف پچاس
گز کے فاصلہ پر تہا وہان اونہون نے ناچ کا حکم دیا اور شب بہر خوب ناچ رنگ
اور گانا بجانا رہا علی الصباح حکم ہوا کہ بی بی گہر صاف کیا جاے اوسمین دوسو
لاشون سے کم نہ تہین اتنی لاشین ممکن نہین کہ اوس چاہ مین جو مکان کے نزدیک ہے
ڈال دی گئی ہون غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ لاشون کو گھسیٹ کر گنگا مین
بہادیا اور باقیون کو کوئے مین ڈالدیا فقط
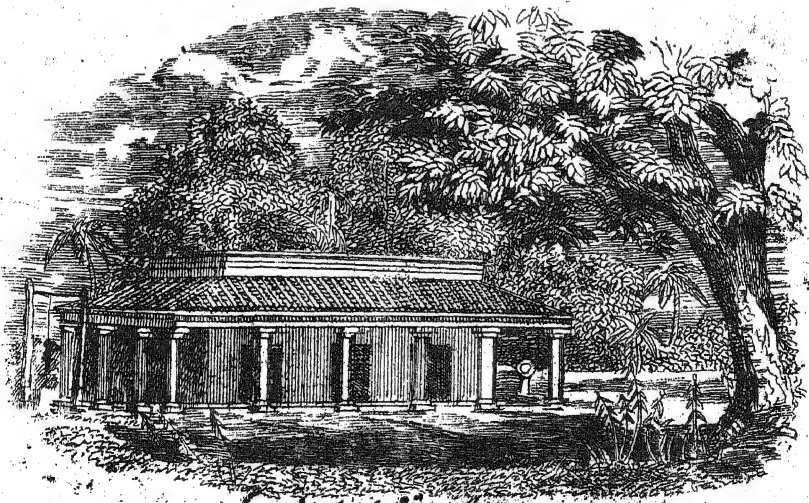
بی بی گہر یعنی قتل گاہ کانپور

زرِ اصلاحات

نام	رقم	نام	رقم
جناب سید دولت علی صاحب تحصیلدار	عصہ	جناب محمد محی الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ	لعہ
جناب پنڈت بہاری لعل صاحب تحصیلدار	عصہ	جناب بابو جانکی پرشاد صاحب	سے
جناب فیض محمد خان صاحب	سے	جناب لالہ ملتا نچند صاحب خزانچی	سے
جناب لالہ کیشو رام صاحب نایب خزانچی	سے	جناب غلام حسین صاحب منشی سررشتہ	لعہ
جناب فیض الدین صاحب ڈاکٹر میانوالی	عصہ	جناب شیو پرشاد صاحب میر منشی	سے
جناب گنگا دہر راو کرشنا صاحب	سے	جناب برج لعل صاحب تحصیلدار لکھنو	سے
جناب لالہ پریم شر داس صاحب	سے	جناب لادین دیال صاحب سررشتہ دار	عصہ
جناب نواب مرزا شہاب الدین خان صاحب بہادر	سے	جناب چودہری رتن سنگہ صاحب اکسٹرا	سے
جناب احمد علی صاحب بہادر جج بادشاہی	سے	جناب ٹھاکر ہندو سنگہ صاحب سررشتہ دار	عصہ
جناب بانکلش کیڈ و عروف ابناجی	عصہ	جناب مولوی رجب علی خان صاحب بہادر	سے
جناب لالہ گنیا لعل صاحب	عصہ	جناب منشی رام سیوک صاحب	سے
جناب بہادر علی خان صاحب سررشتہ دار	عصہ	جناب بدری دین صاحب مدرس	عصہ
جناب لالہ بلدیو سہای صاحب	سے	جناب محمد عمر خان صاحب نائب تعلقدار	عصہ
جناب ولیم کیمبل صاحب بہادر تیرول	عصہ	جناب مس بدرون صاحبہ	عصہ
جناب سید محسن علی صاحب لکھنو	سے	جناب شیخ فضل حسین صاحب	عصہ

Part VIII Feb: 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain
at Moofeed Khulaik Press Agra

طالب العلم

تاریخ بغاوت ہند

بابت ماہ مارچ سنہ [illegible]

جلد ۱ — حصہ ۶

یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی مین شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

و اصلاحات　　جناب بابو جانکی پرشاد صاحب ۱۲

جناب پنڈت کدارناتھ صاحب بریلی عہ　　جناب عباد اللہ خانصاحب صوبہ دار عہ

جناب لالہ گوبند چند ربوبس صاحب سے　　جناب نند کشور صاحب ہیتا سے

جناب سوائی راو نندوپت صاحب جاگیردار سے　　جناب منشی پالسکل صاحب بہادر اگرہ للعہ

جناب رای لعل چند صاحب ساہوکار سے　　جناب محمد بہادر علی صاحب رسالدار سردار بہادر عہ

جناب حکیم احسن اللہ خانصاحب سے　　جناب بابو برج بہوکن صاحب سے

تاریخ رقمزدہ کلک عجایب سلک نواب محمد حسین خانصاحب متخلص بہ نیب

بنارس مین جب اسکی چہپی تاریخ　　کہا دل نے کہہ کیا خوب نسخا

سر ہجری سے لی تاریخ ہجری　　ندا آئی چہپی تاریخ بلوا
الضا　　سنہ ۱۲۷۵

پسند طبایع ہر خاص و عام　　رقم شد درین نسخہ اعمال غدر

ز روی ادب سال فصلیش گفتم　　بفرمود ہاتف زہی حال غدر
الضا　　سنہ ۱۲۶۶ فصلی

چو این نسخہ مرغوب ہر طبع شد　　سزاوار شد فکر بر فکر ما

ز روی اشارت بمن گفت ہاتف　　سنہ عیسوی خوب تاریخ بلوا
سنہ ۱۸۵۹

تاریخ از نتایج طبع جناب لالہ کیشو رام صاحب نایب خزانچی

بلوہ یہہ جہان مین جو پہیلا　　جہلا نے کیا عبث شرارت
جب سر فساد نکالا　　مطبوع ہوی حالت بغاوت
سنہ ۱۹۱۶

تاریخ بغاوت ہند

حصّہ نہم

بقیہ سرکشی کانپور

لفٹننٹ کرنل ولیمز صاحب نے حسب الحکم سرکار کے سرکشی اور قتل کانپور کی بابت تحقیقات کماحقہ کی اور سیکڑون گواہون کی گواہیان جو اونہون نے لین اونکا خلاصہ تیار کر کے سرکار مین گذرانا چنانچہ جو سلسلہ وار اور صحیح اور درست بیان اونکا ہے وہ اور نہین ہوسکتا اونکے لکھے ہوئے اصلی کواغذات کو ہماری سرکار عالی وقار نے جناب مہتمم سوانحات سرکشی ہند (اینلز آف دی انڈین ریبلین) کو عطا فرمائے جہانسے ہم اُس عمدہ بیان کا بجنسہ ترجمہ کرتے ہین ——— **خلاصہ اظہارات دربارہ سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی — ولیمز صاحب**

ماہ اپریل ۱۸۵۷ء مین جبکہ تیار چھپی ہوئی پلٹن نمبر ۱۹ کے سپاہی کانپور مین پہنچے

تو اونہون نے فوج کے سامنے برملا یہہ بیان کیا کہ ہمارے اور سرکار کے
مابین وربابِ نو ایجاد بخس کارتوسون کے نااتفاقی ہوئی اسی باعث سے
جبکہ خبر سرکشی میرٹھہ اور قبضہ کر لینے دہلی کی پہنچی تو شہر مین اور خصوصاً فوج
مین اسکا بڑا چرچا ہوا اور اونکے دلونمین برانگیختگی ہوئی اور اونہون نے
اپنے بہائی ہندوون کے اطوار کو بہت پسند کیا اور کہا کہ جو کچہہ اونہون نے
کیا خوب کیا مئی مہینہ کے وسط مین جنرل صاحب کانپور کو اطلاع ہوئی کہ
دوسرے رسالہ ترکسوارون کے ایک سوار کے بیٹے نے جو ٹیکا رام کے
مدرسہ مین پڑہنے جاتا تہا اور طالب علمون کے سامنے بیان کیا کہ فوج کانپور
بہی پیرو فوج میرٹھہ کے ہوگی اسی رسالہ مین ایک فساد بہی پیدا ہوا جسکا مبنی
جان محمد اٹہوین کمپنی اور ۵۶ وین پلٹن کا سپاہی تہا اوسنے لوگون کو
بہڑکایا اور کہا کہ کل ہندوستانی فوج توپسے اوڑائی جاویگی آخرکو یہہ مفسد
گرفتار ہوکے مقید ہوا اور فساد دبگیا جنرل ویلر صاحب نے لکہنو کو بذریعہ تار
برقی خبر بہیجی کہ دوسرا رسالہ ترکسوارونکا ناراضمند معلوم ہوتا ہے مگر امید ہے
کہ ہندوستانی پیادون کی پلٹنین ثابت قدم رہین پولیس کے لوگون نے بہی انتظام
مین بہت گرمجوشی دیکہلائی تہانہ دار شیوراج پور نے باغی سپاہیون کو جو معہ

اسباب مغروقہ اضلاع شمال مغربی سے آئے گرفتار کر کے کانپور بھیجدیا اور
سر جارج پارکر صاحب کی کوششون سے چھاونی کے پولیس والون نے بھی
انتظام مین بہت کوشش کی اور اوندنون مین چھاونی کی حد مین ایک بھی واردات
چوری کی نہ ہوئی مگر فوج کی رنگت ہر روز بدلتی جاتی تھی اور نافرمانبرداری اوسکے
مزاج مین سماتی جاتی تھی ۲۰ تاریخ مئی کو جنرل سر ہیو ولیر صاحب نے لکھنو کو مدد کے واسطے
لکھا چنانچہ وہانسے پچاس گورہ ۳۲ وین پلٹن شاہی زیر حکم کپتان لو صاحب اسواری ڈاک گاڑی
کانپور کی جانب روانہ ہوئے ۲۲ تاریخ مئی کو دھوندو پنتھ المعروف نانا صاحب اپنے ہمراہ
تین سو آدمی اور دو صرف توپ برنجی کانپور مین پہنچا اور نواب گنج مین قیام کیا نانا مذکور
حسب الطلب حکام ملکی انتظام مین مدد دینے کے واسطے آیا تہا ۲۲ تاریخ مئی کو جنرل ولیر
صاحب نے لکھنو کو بذریعہ تار برقی خبر بھیجی کہ تحقیقاً آج رات کو فوج کانپور سرکشی کریگی
اس دغدغہ کے باعث سے بہت میمون نے اوس رات کلیسا رکھنہ مین پناہ لی
[illegible] مقام مخاطرہ کے وقت فراہم ہونے کے واسطے مقرر کیا گیا تہا ۲۴ تاریخ مئی کو
جنرل ولیر صاحب نے پھر تار برقی مین کہلا بھیجا کہ یہان سب اچھا ہے اور یقین ہے کہ
ایسا ہی عنقریب ہوگی کوئی اور تازہ واردات نہ واقع ہو جاوے عملہ پولیس زیر حکم سر جارج پارکر
صاحب کے حسن انتظام سے چھاونی مین ایک واردات چوری کی نہ سننی گئی —

باوجود اسکے تجویزات پیشبندی بہی ہوتی جاتی تہین ٹہہکہ داران کمیٹی کو حکم تہا کہ سب سرانجام جتنا جلد ہوسکے فراہم کرکے جلد بہجدین۔ میگزین جو اصل ذریعہ محافظت کا تہا اوسکی طرفسے بہت غفلت کی مابین کلیا ریخنہ اور زنانہ تمام بارکون کے دو بارکین تہین جنکے گرد ایک مٹی کی دیوار جو ڈیرہ گز اونچی بہی نہوگی کہود کے بنائی گئی دو دمن ڈیلی صاحب اور گال صاحب کے رسالون کے جو لکہنو سے کانپور آئے اونکو ۲۷ تاریخ می کو واسطے صفائی سڑک کلان کے روانہ کیا جنہون نے پہلی تاریخ جون کو قرولی کے مقام مین سرکشی کرکے افسرون کو قتل کیا صرف لفٹنٹ کیری صاحب بچگئے انکی روانگی کے بعد ایک اور گروہ رسالہ گال صاحب معہ توپخانہ روانہ ہوا تہا مگر راستہ مین جب اونہون نے خبر سرکشی اول گروہ کی سنی تو کانپور واپس آگئے اور کانپور سے لکہنو کی جانب روانہ ہوئے مگر جنرل ویلر صاحب نے لفٹنٹ ایشس صاحب کو معہ دو ضرب توپ کانپور ہی مین رکہا جنہون نے دمدمہ کی حفاظت مین بڑی بڑی خدمات کین کپتان لیج صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ پلٹن نمبر ۳۲ اور کپتان اوبرائن صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ پلٹن نمبر ۸۴ لکہنو واپس جانیکا حکم ہوا کیونکہ جنرل ویلر صاحب کو لکہنو کی طرفسے بہت خوف تہا اسطور پر اونہون نے سر ہنری لارنس صاحب کی مدد کرنے مین اپنے تئین کمزور کردیا

اور ایسے وقت مین جبکہ اونپر اسمان ٹوٹ پڑنے پر تہا جسنے سب عیسائیونکو یکقلم غارت
کیا نانا جبکو سرکار انگلشیہ نے مدد کے واسطے کانپور بلایا باطن مین دغاباز اور فریبی نکلا
اوسکے جی مین خیال تہا کہ سرکار نے اوسکے ساتھہ بے انصافی کی ہے حالانکہ سرکار
انگلشیہ ہمیشہ اوسکے ساتھہ مہربانی سے پیش آئی اور اوسکی توقیر اور عزت کرتی رہی جب
اوسنے دیکہا کہ فوج انگریزی برگشتہ اور ناراض ہے اور بعض جگہہ برملا سرکشی
ہوگئی ہے اوسنے بہی یہہ ایک اچہا موقع سرکار کے خلاف پہرجانیکا پایا اس امر کی
تحقیقات غیر ممکن ہے کہ نانا کس تاریخ سے فوج کو بہڑکانے لگا کیونکہ کوئی شخص
جسکی وساطت سے ایسا کام ہوا ہو نہین دستیاب ہوا دم رسالہ تر کسوارون نے اپنے
ارادہ فاسد کو چہپانے مین چندان کوشش نہیں کی ایک سوار نے اپنی ایک فاحشہ
عورت عزیزن نام سے کہا کہ چلو گو نہین سازش ہو رہی ہے کہ نانا کو پہر تخت پر بٹہا دین
اوس عورت نے اس خبر کو اور اپنے اشناؤن کے سامنے بیان کیا نانا کا فوج
کے ساتہہ سازش کرنا کانپور آنے کے قبل نہین ظاہر ہوتا اور نہ اسکا کوئی
ثبوت ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ جس ایام مین وہ کانپور ایا تو اوسکے خاص دو
سوار ایک رحیم خان ساکن کشن پور ضلع متہورا اور دوسرا مدد علی ساکن
باندا فوج کی ترغیب دینے کے واسطے مقرر ہوئے تہے دوسرا رسالہ

سرکشی کرنیکو آمادہ تہا اوسکو چندان ترغیب دینے کی حاجت نہ تہی اس رسالہ
مین ٹیکا سنگہ صوبہ دار اور گوپال سنگہ حوالدار میجر اور سواران شمس الدین خان
و شیخ بلاقی و سردار بیگ اور راے سنگہ سرغنہ بغاوت تہے شمس الدین خان
سوار کے مکان پر یا بعض اوقات ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے مکان پر جلسا چین اور
مشورے ہوا کرتے تہے نانا کے سوار و نکا صوبہ دار جوالا پرشاد و دوسرے رسالہ
کے حوالدار میجر گوپال سنگہ پاس اکثر جاتا تہا اور صوبہ دار ٹیکا سنگہ بہی اون دنون
مین بالا راو کی ملاقات کو اکثر جاتا تہا ایک روز صوبہ دار نے نانا سے کہا کہ ہندو
اور مسلمان بالاتفاق اپنے مذہبون کے قایم رکہنے اور بچانے مین آمادہ ہوے ہین
آپ کسواسطے انگریزون کی مدد اور خزانہ اور میگزین انگریزی وغیرہ کی حفاظت
کرتے ہین یہہ سنکر نانا نے جواب دیا کہ مین بدل فوج کے کہنے مین ہون ایک روز
شام کو سکہا ملیا گہاٹ پر دوسرے رسالہ کے سرغنہ مفسد مشورہ کے واسطے جمع ہوے
اوس مشورہ مین نانا صاحب اور بالا راو اور عظیم اللہ اور نانا کے دونو سوار مددعلی
اور رحیم خان بہی موجود تہے یہہ مشورہ سرکشی کے واسطے دن مقرر کرنیکو ہوا تہا
کیونکہ دوسرے روز شمس الدین خان سوار رسالہ مذکور جو سازش مین داخل
تہا عزیزن رنڈی کے مکان پر شراب پیکر اور بدمست ہوکر کہنے لگا کہ دو یا تین

روز کے عرصہ مین نانا صاحب کا راج ہو جاویگا اور مین تیرا گھر چاندی سے نہین بلکہ اشرفیون سے بہر دونگا چنانچہ اس شنبجی کی گفتگو کو عزیزن رنڈی اور رسالہ کے نوکر بختاور نے برملا مشہور کیا صاحب مجسٹریٹ کو بہی ان مشورون اور مجلسون کی خبر پہنچی مگر نانا صاحب نے صاحب موصوف کی دلجمعی کی کہ یہہ مشورے کچہہ فساد کے واسطے نہین ہین بلکہ اسواسطے ہین کہ کوئی تجویز ایسی نکلے جس سے فوج کے لوگ جو مفسد اور سرگشتہ معلوم ہوتے ہین پہر راہ پر آجاوین فوج اگرچہ سرکشی کرنیکو آمادہ تہی مگر پہر بہی کوئی بہانہ دہونڈتی تہی کارتوس کے بہانہ کے سوا اونکو منظور یہہ تہا کہ کوئی اور بات بہی ایسی نکلے جس سے اونکو سرکشی کرنیکے واسطے گنجایش اور دلیل ملے درباب کارتوسون کے جنرل ویلر صاحب نے فوج کے سمجہانے مین کمال کوشش کی اور خاص اپنے لڑکے کو پہلی پلٹن پیادگان کے ہندوستانی افسرون پاس سمجہانیکو بہیجا کہ اونکا الزام درباب کارتوسون کے محض بے اصل ہے اور چار کارتوس اونہون نے لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمسریٹ کو دئے اور کہا کہ اسکو آپ بہی دیکہین کہ انمین کیا نقص ہے کچی چاردیواری کہ انگریزون نے بطور دمدمہ بنائی تہی وہی ہندوستانی فوج کو ایک بہانہ ہو گیا اور کہنے لگی کہ اب انگریزونکا ہم سے بیر اعتبار جاتا رہا دوسری جون گوکہ ایک اور امر الیا

واقع ہوا کہ جس سے فوج کو ناراضگی کے واسطے ایک اور بھی بہانہ ملا ایک افسر
فرنگی کرسمٹی نام نے جو عہدہ سے معزول ہو گیا تھا دوسرے رسالہ کے سواروں
پر جو گشت پر تھے گولی چلائی اور عدالت مین اس جرم سے رہا ہوا کیونکہ اوسپر
ثابت ہوا کہ وہ نشہ مین کمال مخمور تھا اور عالم مدہوشی اور بیہوشی مین اوس سے
یہہ حرکت ظاہر ہوئی اوسکے رہا ہونے سے تمام رسالہ اور بھی برانگیختہ ہو گیا
اور سواروں کے مونہہ سے یہہ سنا گیا کہ کیا جانے کس روز ہمارے تئین بھی
بے خبری مین چلجاوین چونکہ کل فوج ہندوستانی خصوصاً رسالہ دوم نافرمانبردار
اور گستاخ ہوتا جاتا تھا تو بہت عیسائیون نے دمدمہ مین پناہ لی الا ولایتی افسران
فوج نے اپنی پلٹنون کی لین مین ڈیرے کھڑے کر لیے اور باوجودیکہ سپاہیون
پر اعتبار نہ تھا مگر شرط نمک کے باعث سے معہ قبایل بنگلون کو چھوڑ کر اون ڈیرون
مین رہے تاکہ سپاہی کسیطور سے بدگمان نہ ہوجاوین ۳ تاریخ جون کو دولاشین
ایک صاحب اور ایک میم کی دریا مین بہتی ہوئی پہنچین اور نہر کے مونہہ پر آنکر
اٹک گئین اونکو دیکھکر ایک بڑا تہلکا ہوا اور جو لوگ کہ سرکشی کرنے پر امادہ تھے
اونکے دلو مین اومنگ اور برانگیختگی آئی اور باقی سبکے دلون پر ملال ہوا کہ اب
کچھہ طوفان عظیم آنے والا ہے جمعرات کے روز چوتھی تاریخ جون رسالہ دوم نے

سرکشی کرنیکا ارادہ مصمم کرلیا اور اپنے قبائل کو چھاؤنی سے شہر مین بھیجدیا اور
رات کو جب اوہی پیر ڈیرہ گہنٹہ بجا ہوگا اوسوقت صوبہ دار ٹیکا سنگہ جو لبرجاری
پچاس سوار دمدمہ کے نزدیک پہرہ پر متعین تہا معہ اپنی جماعت وہانسے نوابگنج
کی طرف چلا گیا اور تپنچون کی اواز اور رسالدار جنٹ میجر کے بنگلہ جلنے سے سرکشی کا شروع
ہونا معلوم ہوگیا جب کہ سرکش سوارون نے اپنے نشانون کو لینا چاہا تو رسالہ کے
صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ نے اونکا مقابلہ کیا اور وہیں سنگہ کے ہاتہہ سے زخمی
شدید ہوا جبکہ پہلی رجمنٹ پیادگان نے سوارون کے ساتہہ شامل ہونے مین کچہہ
دیر کی تسیر گوپال سنگہ جوالدار میجر رسالہ مذکور نے پلٹن کو کہلا بہیجا کہ اس دیری
اور تامل کا کیا باعث ہے یہہ سنکر اوسیوقت پلٹن مذکور چہاؤنی سے کوچ
کرکے سوارون کے ہمراہ ملگئی باوجود یکہ کرنیل ایورات صاحب اور اور ولائتی
افسرون نے پلٹن مذکور کو بہت سمجہایا مگر اوسنے نہ مانا پلٹن پیادگان نمبر ۵۶
کو پریڈ کا حکم ہوا اور پلٹن مذکور معہ اپنے انگریزی افسرون کے پریڈ کے میدان
مین دو بجے رات سے صبح تک اراستہ کہڑی رہی اور صبح کو کہوڑے
اور ہتیار وغیرہ جو سوار لوگ چہوڑکر چلے گئے تہے اونکے فراہم کرنے مین بہت
کوشش کی صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ نے اسقدر حق نمک حلالی ادا کیا اور زخمی

شدید ہوا دمدمہ انگریزی مین لے گئے جہان وہ ایک بم کے گولہ سے محاصرہ کے
زمانہ مین مرگیا اگرچہ وہ بھی ہندوستانی تھا مگر اوسنے اپنی جان شرط نمک
ادا کرنے مین بلے خوف و خطر دی ابتک دونو باقی پلٹن پیادون کی بظاہر مطیع
معلوم ہوتی تھین اگرچہ باطن مین سرکشی کی ہوا نے اونکے دلون پر بھی اثر کر
رکھا تھا ابھی تک افسران ولایتی بھی اپنی اپنی پلٹنون مذکور کے ہمراہ تھے جب
دن کے نو بجے تو اوسوقت ایک سوار رسالہ دوم کا ۳۵ وین پلٹن کی لین مین
آیا اور بیان کیا کہ تمہاری پلٹن کی کمپنی جو خزانہ پر تعینات ہے کہتی ہے کہ جب
تک تم اپنی پلٹن کے شامل نہوگے اوسوقت تک ہم خزانہ کو نہین لوٹنے دینگے
اوسوقت حوالدار بندا پانڈے اور رائٹ کمپنی کے سپاہی متعلقہ پلٹن مذکور
چلا اوٹھے کہ رامچندر جی کی جے اور یہہ کہکر پکارے کہ اوٹھو بہادر بھائیون
باہر نکلو اوسوقت سپاہی لوگ پلٹن کے خزانہ اور نشان لینے کو دوڑ
پڑے اور دونو پلٹن مین ایک غل اور شور عظیم ہوگیا یہہ غل سنکر انگریزی
دمدمہ سے دو گولہ دونو پلٹنون کی لین مین مارے گئے یہہ دیکھکر
گنگارام بھاٹ جو گرانڈیل کمپنی متعلقہ پلٹن نمبر ۵۶ کا سپاہی تھا چلایا
کہ ہم سب مارے جاوینگے یہہ سنکر تمام پلٹن منتشر ہوگئے چھاونی چھوڑ کے

بہاگی حالانکہ اونکو اوسوقت تک انگریزون کی طرفسے مقابلہ کا گمان بہی نہ تہا کیونکہ
ایک کمسرئیٹ سارجنٹ بدری ناتہہ گماشتہ سے رم لے رہا تہا جسوقت یہہ
واردات ہوئی اوس سے سپاہیون نے کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور اپنی جان
بچاو بہت سے سپاہی درختون کی آڑ مین چہپ کر کہڑے رہے اور جسوقت
ایک افسر پلٹن نمبر ۵۳ نے بگل بجایا اوسوقت آن حاضر ہوئے پلٹن نمبر
۵۳ چندان سرکش نہین تہی مگر دیکہا دیکہی اوسنے بہی اپنے بہائی بندون کی
پیروی کی چوا وسی کہ ان پلٹنونمین سے وفادار رہے اونکی فہرست اگرچہ
ناکمل اور ناقص ہے مگر جہانتک ممکن تہا دریافت کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ رسالہ دوم مین سے ایک صوبہ دار اور دو حوالدار اور چار سوار اور ایک
نیٹو داکٹر وفادار رہے اور پلٹن نمبر ۵۳ مین سے چہہ صوبہ دار اور
چار جمعدار اور نو حوالدار اور چہہ نایک اور بائیس ۲۲ سپاہی سرکار کے خیر خواہ
اور رساتہہ رہے اور پلٹن نمبر ۵۶ مین سے ایک جمعدار اور تین سپاہی
اور ایک باجہ نواز اور ایک نیٹو داکٹر وفادار رہے سرکشی کے دوران
لوگون نے اچہی خدمات کین پلٹنون کے میگزینون سے ہتیار اور سامان
جنگ ان لوگون نے جہانتک ممکن ہوسکا دمدمہ انگریزی مین لاکر رکہا

کوئی سپاہی متعلقہ پلٹن نمبر اول کا اظہار دستیاب نہو سکا لہذا معلوم نہین
کہ پلٹن مذکور مین سے کتنے آدمیون نے پاس نمک کیا چونکہ فوج جہاد کی
چہوڑکر بلالوٹے بنگلجات کے چلی گئی تو افسرون نے اپنا اسباب لے آنے
کے واسطے اپنے خدمتگارون کو بہیجا تاکہ کشتیون مین لاکر الہ اباد روانہ کیا جاوے
اس امر کے واسطے کشتیان پہلے تیار کر لی گئی تہین اور چونکہ مزدور بہت کم ملے
تو سپاہیون نے جو اوسوقت تک وفادار تہے مگر بعد ازان سرکشون سے ملگئے
اسباب کے اوٹہوانے اور لدوانے مین بہت کوشش کی چونکہ یہہ یقین
کامل تہا کہ فوج باغی سیدہی دہلی کو جاویگی تو اونکے چلے جانے کے بعد وہ افسر
جنکے بنگلے دمدمہ کے قریب تہے اپنے گہرونمین چلے آئے سرجارج پارکر صاحب
بہی اپنے مکانمین پہر آگئے جبکہ پلٹن نمبر ۵۳ اور ۵۶ باغیون سے نوابگنج
مین جاملین اوسوقت باغیون نے خزانہ سرکاری کو لوٹا اور جیلخانہ توڑدیا
اور قیدیون کو رہا کیا اور قریب کے مکانات مین آگ لگادی اور بعد ازان
کل فوج باغی نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا مسٹر فی صاحب اور کپتان
سرچ کو سوارون نے زخمی کیا مگر وہ بچکر دمدمہ مین بہاگ آئے اسی دن
تیسرے پہر کو توپخانہ اسپر اودہ کے گولہ اندازون نے بہی جو زیر حکم لفٹننٹ

ایلس صاحب کے تہے اپنی ناراضگی ظاہر کی فی الفور اونکے ہتیار چہین کے
اونکو مورچہ کے باہر نکالدیا یہہ لوگ بہی باغیونسے کلیان پور مین جا ملے
تمام مکانات انگریزی جو شہر کے مغرب کی طرف تہے جل اور لٹ گئے مسٹر ریلی صاحب
ایسسٹنٹ کمسری کو حکم تہا کہ میگزین مین اگ دیدین مگر سپاہیون نے جو پہرہ
پر تہے اونکو میگزین مین اگ نہ دینے دی۔ افسران ہندوستانی رسالہ دوم
اور پلٹن پیادگان نمبر اول نے ناناصاحب کے پاس پیغام بہیجا کہ اب ہمارے
ہمراہ شامل ہوکر اور ہمارے سپہ سالار بنکر دہلی چلئے یہی دو نوں رجمنٹین سرغنہ بغاوت
تہین مضمون اوس پیغام کا بجنسہٖ یہہ تہا مہاراج اگر آپ ہمارے شامل ہونگے
توآپ کے واسطے سلطنت ہے اور اگر ہمارے دشمنون کی طرفداری کرینگے
توآپ کی موت ہے جواب اوسکا مہاراج نے یہہ دیا کہ مجھے انگریزون سے کیا
کام ہے مین بدل و جان تمہارا ہون۔ اور ہندوستانی افسرون کے سر پر
ہاتہہ رکہہ کر قسم کہائی اور اقرار کیا کہ مین جلد تمہارے ساتہہ شامل ہونگا
فوج یہہ اقرار کرا کر کلیان پور کی طرف روانہ ہوئی بعد چلے جانے فوج کے نانا
اور اوسکے بہائیون اور عظیم اللہ نے کہا کہ ہمارا دہلی جانا حماقت ہے وہان
ہمارا کیا اختیار ہوگا اور نانا صاحب کو سمجہایا کہ باغیون کو سمجہا کر واپس بلائے

اور اول کانپور کا قبضہ کرکے اپنی حکومت پورب کی جانب جہان تک ہو سکے
پہیلانے مین بخوبی واقف ہون کہ انگریزی فوج ہندوستانی فوج کے مقابل
چوتہائی بہی نہین ہے اور جبکہ کل فوج بنگال سرکش ہوگئی تو انگریز محض نا طاقت
ہو گئے نانا صاحب نے اس صلاح کو مان لیا نانا معہ بابا بہٹ اور عظیم اللہ
کے کلیان پور کی طرف روانہ ہوا اور وہان جاکر فوج کو سمجہا کر کانپور
واپس لے آنے پر ارادہ کیا اور ترغیب دی کہ لاتعداد لوٹ کے سوا
ہر سپاہی کو بالے اور کنٹھے طلائی دونگا حکومت فوج باغی کی اسطور پر تقسیم
ہوئی ٹیکا سنگہ صوبہ دار رسالہ دوم کو لقب جنرل کا ملا اور کل رسالہ
کا وہ افسر کلان مقرر ہوا جمعدار درجن سنگہ کو پلٹن پیادگان نمبر ۵۶ کی
حکومت ملی اور صوبہ دار گنگا دین متعلقہ پلٹن نمبر ۵۳ پلٹن مذکور کا افسر
اعلی ہوا پہلی پلٹن پیادگان کا احوال نہین معلوم کہ اوسکا سردار کون بنا
ان نامون سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور کی فوج باغی مین ہندون کا
بڑا زور تہا ششم جون روز شنبہ کل فوج باغی لبرداری
نانا صاحب دہوندو پنتہہ کانپور مین واپس پہنچی بہت سی توپین اور
سامان جنگ جو رڑکی بہیجنے کے واسطے کشتیون مین لدوایا گیا تہا اور

کشتیان نہر مین کہڑی تہین باغیون نے اونکا قبضہ کرلیا اور میگزین کے خلاصیون اور کاریگرون کی مدد سے چند بہاری توپون کو گاڑیون پر رکہہ کرا ور سرکاری بیل لگاکر انگریزی مورچہ کی طرف روانہ کیا اور آٹھہ بجے صبحکو اول گولہ باغیون نے صوبہ دار کے تالات سے عظیم علی کے گہر پر مارا جو کہ معہ لڑکے کے گرفتار ہوکر ناناکے روبرو لایا گیا نظام الدولہ اور باقر علی کو بہی گرفتار کرکے سوار لوگ لے آئے اور مکانات ننکی نواب کی جانب بہی فوج نے گولے مارے اور نواب مذکور کو گرفتار کیا اور اوسکا گہر لوٹ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان رئیس کانپور کے ہندون کے ساتہہ شامل ہونے مین تامل کرتے تہے بعد ازان ایک بڑے حصہ فوج نے مورچہ گاہ انگریزی کی طرف کوچ کیا سر جارج پارکر صاحب اور اور افسر جنکے بنگلے مورچہ گاہ کے قریب تہے بمشکل وہانسے نکلکر مورچہ گاہ مین آئے اور ایک پیر سال انگریز سوداگر کو معہ اونکی بیوی اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا جسکی عمر سولہ برس کی تہی اک بنگلہ کے سامنے سوارون نے مار ڈالا چار محرران انگریزی نہر کے کنارہ پر رہتے تہے اونہون نے جب دیکہا کہ راستہ بند ہوگیا تب بڑی جوانمردی اور شجاعت کے ساتہہ مقابلہ کرکے دشمنون کو ہٹا دیا

لیکن جبکہ اونکے گہر مین اگ لگادی تولاچار وہ وہانسے نکل کر بہاگے اور نکلتے
ہی مار گیئے ایک اور انگریز جسکا نام نہین دریافت ہوا صوبدار کے تالاب
کے نزدیک ایک باغ مین چہپا تہا اوسکو بہی سوارون نے مار ڈالا سوار
لوگ حسب الحکم نانا صاحب عیسائیون کی تلاش مین پہرتے تہے اور جہان
پاتے تہے مار ڈالتے تہے اور یہہ اشتہار ہوگیا کہ جس کسی کے مکانمین کوئی
عیسائی چہپا ہوا ملیگا اوس گہر کو اول لوٹ لیا جاویگا اور بعد از ان
وہ مکان منہدم اور مسمار کیا جاویگا اسی بہانہ سے سپاہیون نے اچہے
اچہے اشرافون اور دولتمندون کے گہرون کو تلاشی کے بہانہ سے لوٹ
لیا چنانچہ لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمیسریٹ کے گہر کو اسی بہانہ سے کہ جنرل ویلر
صاحب کی میم اور لڑکی چہپی ہین لوٹ لیا کشتیون کے پل کو بہی توڑ ڈالا اور
چند کشتیان جلا بہی دین بابو داتار کو معہ بیس سوار ٹہہور روانہ کیا تاکہ
نانا صاحب کی حکومت کی ٹہہور مین جاکر شہرت دے اور چودہری چینی سنگہ
ایک ملازم قدیم نانا صاحب کا ٹہہور کا تہانہ دار مقرر کیا گیا باجے راو پیشوا
کی بیو ونکا کارندہ اور مختیار کار گوردین معہ قبائل توپ سے اوڑا
دیا گیا اور بلونت راو اور راو پیشوا کے رشتہ دارون کو مقید کیا موچہ گاہ

انگریزی پر حملہ کرنیکی تیاریان کی گئین اور اسباب جنگ اور توپین میگزین سے لائی گئین اور جو توپین کہ اوسوقت موجود تھین اونکو چلانا شروع کیا اول گولہ دس بجے صبحکو چلا جس سے مورچہ گاہ انگریزی مین ایک خدمتگار کی ٹانگ اوڑگئی جو اوسی روز سہپہر کو مرگیا نانا نے اوس کوٹھی مین جہان ڈنکن صاحب رہتے تھے اور جہان ایک توپ پہلے سے چڑہادی گئی تھی قیام کیا یہہ مکان مورچہ گاہ انگریزی سے جانب شمال واقع ہے مگر اس تاریخ باغی لوگ بہ نسبت لڑائی کے لوٹ مین زیادہ مصروف رہے ہفتم جون روز شنبہ اس روز اور بھی توپین مورچہ گاہ کے مقابلہ مین لاکر لگائی گئین چوبیس ۲۴ تھی توپون نے عمارات مورچگاہ کا بہت نقصان کیا گرین صاحب مہتمم پل جو ٹہیکہ دار کے گہر مین چہپے ہوئے تھے لاچار وہانسے نکلے اور نکلتے ہی باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے اور میکنٹوش صاحب سوداگر بھی معہ میم صاحبہ ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے ایک پل کے نیچے چہپے تھے پکڑے گئے اور سہپہر کے وقت اوس سڑک کے جو برہت گہاٹ کو جاتی ہے مارے گئے صدر الصدور اور مولوی سلامت علی کو زبردستی پکڑ کر نانا کے پاس لیگئے مصطفی خان کے چہاپہ خانہ حسن الحکم نانا صاحب اشتہارات بزبان اردو اور ناگری چہاپے گئے مضمون اون

یہہ تہا کہ سب ہندو اور مسلمانون کو لازم ہے کہ شامل ہو کر بالاتفاق
اپنے اپنے مذہبون کی حمایت کرین اور نوکری کے واسطے حاضر آوین
شاہ علی کوتوال کانپور ڈر کر بہاگ گیا اور قاضی وان ۱۲ الدین کوتوال
شہر مقرر کیا گیا قصابون کے محلہ کے باشندون نے محمدی جہنڈا کہڑا
کیا اور بہت سے اجلاف مسلمان اور شہر کی آخر اس جہنڈے کے
شامل ہوئی دو ترپ رسالہ ہفتم اور دو کمپنیان پلٹن نمبر ۴۸ کی جو لکہنو سے
فتحگڈہ کی جانب جاتی تہین اس تاریخ چونلے پور مین جو کانپور سے
بارہ میل ہے مقیم تہین ہشتم جون روز دوشنبہ نانا صاحب
نے مسٹر ڈنکن صاحب کے مکان سے اوٹہہ کر نقل مکان کیا
اوسکے واسطے ایک ڈیرہ کوٹہی سوادہ کے احاطہ مین کہڑا کیا گیا
سینٹ جارج صاحب اور سپیر سٹرک زخمی ہو کر معہ اپنی میم صاحبہ اور
بچون کے تہانہ نواب گنج سے گرفتار ہو کر کوٹہی سوادہ مین قیام گاہ نانا مین
بہیجے گئے جہان نانا کے حکم سے وہ سب گولیون سے مارے گئے
کچہہ باغی نجف گڈہ کی طرف روانہ کیے گئے تاکہ اوارڈ گرین وے صاحب
سوداگر کو معہ قبائل گرفتار کر لاوین راستہ مین کپتان ہولینڈ صاحب

ملے اونہون نے جب تک اونکے پاس گولی بارود رہی مقابلہ کیا
بعدازان مارے گئے اور وارڈ گرین وے صاحب معہ میم صاحبہ اور
دو بچون اور ایک جوان لڑکی کے مقید ہوکر کانپور لائے گئے اونکو ٹہی
سواد امین اس امید سے کہ اونسے دو لاکہہ روپیہ جان کی عوض ملیگا
مقید کیا ظاہری تہکہ دار الکاری پل کو گرفتار کیا کیونکہ ظاہری انگریزون
کو سرانجام رسد پہنچاتا تہا اور اوسکو الزام دیا کہ ظاہری عیسائی ہے
مگر شہریون کے سمجہانے سے کہ وہ لوگ خاکروب ہین چہوڑ دیا مولوی
سلامت اللہ کے مکان کے نزدیک ایک مسلمانی جہنڈا اور کہڑا کیا گیا جسکو
بعدازان اوس میدان مین جو مغل کی سرای کے نزدیک ہے لیگئے ایک
ازدحام مسلمانون کا جہنڈے کے ساتہہ تہا قاضی وسیع الدین ہمراہی
ونڈکسوار رسالہ دوم اور جمیل الدین ہمراہی برقندازان اور چوکیداران
جہنڈے کے ساتہہ تہے اور یہی لوگ بانی جہاد تہے عزیزن رنڈی بہی مردانہ
لباس پہنے ہوے اور گہوڑے پر سوار جہنڈے کے ہمراہ تہی مولوی
صاحب نے جو دعا اور عبادت مین مجذوب تہے اور جہنڈے کے نیچے
بیٹہے ہوئے فرمایا کہ اج کا دن کافرون پر حملہ کرنیکا نیک نہین ہے اصلی باعث

اسکا یہہ ہوا کہ مورچہ گاہ انگریزی سے ایک گولہ پہنچاتا ہوا ان وفادارون
کے غول مین ایسا پڑا جس سے جہٹ مولوی صاحب نے یہہ فتوی گذرانا
جو توپ کہ چہٹی تاریخ کو مغل کی سرائے کے پاس لگائی گئی اوسکو
آج مورچہ گاہ کے قریب لیگئے اور ایک اور توپ اول پلٹن کی لین کے سامنے نصب
کی گئی چہوٹے پور مین جو ہندوستانی فوج[١٢] مقیم تہی اوسکی طرف سے ایک
سفیر آیا اور پیغام لایا کہ فوج مذکور نانا کی خدمت مین حاضر ہے جو کچہہ حکم
ہو اوسکی بجا آوری کرے نہم جون روز شنبہ حاجی خانم
کوتوال شہر مقرر ہوا ساتوین رسالہ کے دونو تروپ جنکے ساتہہ کپتان
اسٹیلڈ صاحب اور لفٹننٹ بولٹن اور لفٹننٹ مارٹن صاحب اور ایک
سارجنٹ جسکا نام نہین معلوم تہے اور دو کمپنیون متعلقہ پلٹن نمبر ۴۸
زیر حکم کپتان برسٹہ صاحب اور لفٹننٹ فارکرسن صاحب نے جو چہوٹے پور
مین کانپور سے بارہ میل مقیم تہین اس تاریخ دو بجے بغاوت کی تمام
افسرون مین سے لفٹننٹ بولٹن صاحب صرف بچے تین صاحبونکو تو
سوارون نے تعاقب کرکے بامداد گنوارون کے کاٹ ڈالا اور باقی
دو انگریز دریا کی طرف بہاگے اور وہان کہین مرگئے اسی فوج نے جوزف کارنٹر

صاحب کلکٹر محصول گھر شوراج پور کو معہ اونکے قبیلہ کے گرفتار کرلیا اور ٹھور لے گئے وہان جاکے اونکو معہ تینون سرون افسران انگریزی کے جنکو اونہون نے قتل کیا پانڈو رنگ راو ناناکے بھتیجہ کے سامنے پیش کیا اور چاہا کہ ان قیدیون کو بھی جان سے مار ڈالین مگر کارٹر صاحب کی میم حاملہ تھین اونپر باجے راو پیشوا کی بیوہ رانیون نے ترس کہایا اور کہا کہ اگر میم مذکور پر کسیطرح کی اذیت پہنچے گی تو ہم اپنے تئین ہلاک کرینگے اسی باعث سے اونکو پرانے محل مین ساتوین رسالہ کے سوارون کی حراست مین رکہا اور کارٹر صاحب کو معہ تینون سرونکے دوسری صبح نانا صاحب کے پاس روانہ کیا ایک گروہ فراریان فتحگڈہ جنہنے ۴ تاریخ جون کو کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ چہوڑا اسی تاریخ سہ پہر کو ٹھور کے نیچے سے گذرا اورنانیسے اونپر گولیان چلائین اور اونکو حکم ٹھہرنے کا دیا مگر پانچ میل جاکر اونکو ٹھہرالیا ایک جگہہ دریا کے بیچ ریتی مین نواب گنج سے تہوڑے فاصلہ پر اونہون نے ٹھہر کر جنرل ولیر صاحب تک رسائی پیدا کرنی چاہی مگر نہ ہوسکی ــــــ

دہم جون روز چہارشنبہ لفٹننٹ بولٹن صاحب متعلقہ رسالہ ہفتم جنہنے کل کے روز چونلے پور مین بغاوت کی باغیون سے بمشکل

مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچے اونکا گہوڑا مورچہ گاہ کی مٹی کی دیوار کو
زغند مار کر اندر پہلانک گیا تینون سر اور مسٹر کارٹر صاحب نانا کے
روبرو پیش ہوئے اوسنے حکم دیا کہ سرون کو پہینک دو اور کارٹر صاحب
کو گولی سے مار ڈالو نانا صاحب کی کچہریان بابا بہٹ اور لالہ رام لعل
ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس سے کہلین اور سب اہلکارون کے نام حاضر ہونیکے واسطے
حکمنامہ جاری ہوئے کالکا پرشاد منشی طامس گرین وے صاحب کو بہی
سواڈہ کے اندر بہیجا تاکہ وہ صاحب مذکور سے دو لاکہہ روپیہ کی سبیل
اور تجویز بابت اونکی جان بخشی کے کرلاوے گرین وے صاحب کی میم نے
ایک لاکہہ روپیہ کی ہنڈوی کلکتہ پر دینے کا اقرار کیا اس شرط پر کہ اونکی قدم
کو چہٹی اونہے رہنے کو ملجاوے یہہ شرط اونکی قبول نہوی لیکن چونکہ
منشی بہت دیر تک نانا کے ڈیرہ مین ٹہیرایا گیا تہا تو اس موقع کو اوسنے
غنیمت سمجہکر صاحب موصوف کے خانسامان سے کچہہ کہا ؟ انکو اکبر
میم صاحبہ کو دیا یہہ دونو بڑے پرانے رفیق ملازم گرین وے صاحب
کے تہے ہلاس سنگہ جو پیشتر کانپور کا کوتوال تہا اور اب تہانہ تہر سے
معطل تہا اور رنکے نواب کی والدہ کے مکان مین رہتا تہا شہر کا کوتوال مقرر

کیا گیا اسکی تقرری کے واسطے شہر کے مہاجن خصوصاً شنو پرشاد
جو بالفعل خزانچی ہے اور گنگا پرشاد خیمہ دوز اور جگلکشور جوہری
اور بڈی پان فروش بہت ساعی ہوئے جو اوندنو نمین بڑا اختیار رکہتے تہے
اور مولا اندہا چودہری مقرر ہوا یازدہم جون روز پنجشنبہ
جو توپ کہ اٹہوین تاریخ پہلی پلٹن کی لین کے سامنے لگائے گئی تہی اسکو
باغی لوگ اور بہی قریب مورچہ گاہ کے لے گئے اتبک مورچہ گاہ انگریزی
سے خوب توپ اندازی دشمن پر ہوتی رہی مگر جبکہ صاحبون نے دیکہا
کہ دشمن بڑی پناہ اور آڑ کی جگہہ مین ہین اور اونپر چندان انگریزی گولیونکا
اثر نہین ہوتا اسواسطے اونہون نے توپ اندازی ہلکی کردی تاکہ سامان
جنگ بیفایدہ صرف نہو جاوے ولیمز صاحب محرر انگریزی جو کرنل گنج
مین چہپے تہے پکڑے گئے اور کوٹہی سوادہ مین لاکر قتل کئے گئے صاحبان
محصورین فتحگڈہ نے روانہ ہونے کی اجازت چاہی درجواب اسکے
کچہہ فوج باغی معہ توپون کے نواب کے راستہ سے اونکی گرفتاری کے
بہیجی گئی یکایک اونپر توپ اندازی ہونے لگی اور اون بیچارون
نے کنارہ پر گہاس کے اندر پناہ لی جہان دشمن نے اگ لگادی اور ایک

لڑکا دو میمین وہین جلکر مرگئین اور باقی دریا کی طرف بلاتحاشہ بہاگے
مگر دوسرے رسالہ کے سوارون نے اونہین گرفتار کرلیا جنہون نے
مجرمون کی مانند اون سب صاحبون اور میمون کی مشکین باندہین
اور ایک لنبی رسی مین سبکو باندہکر صوبہ دار کے تالاب کی جانب لے آئے
جہان اونکو رات بہر رکہا بچے سب کمال تہک گئے تہے اور بہوکے پیاسے
مثل ماہی بے آب تڑپتے تہے اور بیچاری میمین ابلہ اور زخمی یا بغیر جوتے
اور موزے بڑی لاچار اور عذاب مین تہین تمام شب اونکو کچہہ کہانیکو
ندیا صرف تہوڑا سا پانی پینے کو ملا دوازدہم جون روز جمعہ
باغیون کو ضرورت شورہ کی ہوی اسواسطے اونہون نے جگن ناتہہ شورہ
فروش کو قید کیا تاکہ وہ شورہ کا سرانجام کردے امام علی بن جنگلی
معذور صوبہ دار توپخانہ نے بم کے گولے تیار کئے باغیون نے ایک بڑے
زور و شور سے مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے اور
بہت جانکا نقصان اوٹہایا سوار ہمیشہ مقابلہ سے جی چرالتے تہے مگر
اسمرتبہ وہ بہی گہوڑون پرسے اوترکے حملہ کرنے مین شامل ہوئے دو سوار
مارے گئے اور بہت سے سپاہی اکثر لوٹ مین مصروف رہتے تہے

اور اپنے مورچون پر کم رہتے تہے جنکی حفاظت زمیندار اور سرکش گنوارون
کے ذمہ تہی منصب علی ساکن رسول اباد معہ ایک گروہ کثیر نانا کے ساتھہ
آکر شامل ہوا مفرورین فتحگڈہ کو چہکڑون مین سوار کرا کے نانا کے روبرو
لیگئے اونہون نے نانا صاحب سے کہا کہ ہمارا مارڈالنا محض بیفایدہ ہے
کیونکہ صرف ہمارے مارڈالنے سے یہہ ممکن نہین کہ تمام فرنگی اس ملک
سے جاتے رہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی نظر اوسوقت کچھہ رحم پر تہی
اور اونکو صرف مقید رکھا چاہتا تہا مگر بالاراو کی صلاح یہہ نہ ٹہیری
اور اوسنے اونکی قتل کا حکم دیا تب اونکو قریب دو یا تین بجے تیسرے پہر کے
کو سیدانمین کوٹھی سواداکے جانب مغرب لیگئے اور گولیون سے مارڈالا بالاراو
نے ایک چبوترہ پر بیٹھہ کر اس بے رحم تماشہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا یہہ کام
سواران رسالہ دوم اور تلنگان پلٹن نمبر اول اور ۵۶ نے کیا مگر ۵۳
پلٹن کے ادمیونکا اس گناہ مین شامل ہونیکا کہین ذکر نہین پایا جاتا لاشون
کو چہکڑون مین لادکر دریا پر لیگئے اور وہان پہنک دیا فہرست اون صاحب
لوگون اور میمون کی جو چوتہی ۱۲ تاریخ جون کو فتحگڈہ سے چلے اور اس
تاریخ یہان مارے گئے حاشیہ مین مندرج ہے اس سے معلوم ہوگا کہ

انھین اکثر لڑنے والے ادمی نہ تھے انکو مار کر دشمنون کے کیا ہاتھ آیا
مگر ہان اوسوقت ایک خیال خام اور لغو اون لوگون کے دلونمین بیہ
سما گیا تہا کہ قوم فرنگیون کی بالکل بیخ کنی ہوجاوے اول گروہ فرنگیونکا
جو کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ سے بہاگا وہ بہت بڑا تہا جب وہ لوگ
کاہوسنت پور مین پہنچے تو سرکشون نے گہیر لیا اوسوقت سولہ میمین اور
صاحب لوگ تو ہردیو بخش زمیندار دہرمپور کے پاس واپس چلے گئے اور وہان
سے وہ اخر کار فتحگڈہ پہنچ گئے اور باقی چہبیس ۲۶ صاحب لوگ اور تیس میمین
اور بہت سے بچے مقابلہ کرکے آگے بڑہے اور پانسو روپیہ سرکش زمینداران
کو دیکر آگے بڑہے اکثر صاحب اس گروہ کے مارے گئے اور مستر آئیو
صاحب کی ران مین گولی کا زخم لگا سیزدہم جون روز شنبہ
ڈنکن صاحب کا سر جسکو گہنشام سنگہ زمیندار جہان نے قتل کیا نانا کے سامنے
پیش ہوا قاتل کو دس روپیہ انعام ملے اور دو روپیہ اوس شخص کو جو سر لایا
گہنشام سنگہ جمعدار اور صوبہ بڑلا اور گنگا نایک وغیرہ کی مدد سے ایک
سرنگ کہدنی شروع ہوئی جس بارک پر کہ مورچہ گا انگریزی کے اندر چہر تہا
اوسپر ریاض علی صوبہ دار توپخانہ نے جو کام سے معذور ہوگیا تہا ایک

گولہ مارا جس سے چھپر مذکور جلگیا اس خدمت کی عوض مین اوسکو ۹۰ نوے روپیہ
اور ایک دوشالہ انعام ملا اس واردات سے مورچہ گاہ انگریزی مین
سخت مصیبت نازل ہوئی بہت سے بیمار اور زخمی جو بارک مذکور کے اندر تھے
جلکر مرگئے کیونکہ کوئی آدمی اونکو نکال نہ سکا ہر شخص مسلح اپنی اپنی جگہہ کہڑا
تہا کیونکہ توقع تہی کہ دشمن دفعتہً حملہ کریگا دوائی خانہ جلگیا اور جراحی
کے ہتیار خاک مین ملگئے اس حادثہ سے اکثر بیمار جنکا پہر علاج قرار واقعی
نہو سکا مرگئے شاہ علی کوتوال سابق نانا کے ہان کوارٹر ماسٹر جنرل
مقرر ہوا اور سر رشتہ اخبار کا افسر چہاردہم جون روز شنبہ
محصورین نے مورچہ گاہ سے نکلکر فوج باغی پر حملہ کیا اور اونکو خوب
مار کے ہٹا دیا بہت تلنگے مارے گئے انگریزون کی بہادری کی سب تعریف
کرتے ہین اور اس اونکی بے جگری سے سب متحیر ہین اور یقین یہہ تہا کہ اگر
ایک مرتبہ بہی چند انگریز باہر نکلکر میدان مین لڑتے تو ضرور سب دشمن بہاگ
جاتے باوجودیکہ نانا نے تلنگون سے بالے اور کہنٹہ طلائی دینے کا
اقرار کیا تہا مگر وہ لوگ لوٹ مین زیادہ مصروف رہتے تہے اور زمیندار
اور بدمعاشون کے ساتہہ ملکے شہر کو لوٹتے تہے زمیندار مہاجنان

شہر سے جنہون نے اونکی زمینین گروی رکہی تہین عوض لینے کے
واسطے فوج کے شامل ہو کے یہہ حرکت کرائے تہے ہلاس سنگہ کوتوال
نے نانا صاحب سے عرض کی کہ اگر یہی حال ہے اور شہر اسیطور پر لٹتا رہا
تو اب عملداری اور حکومت کسپر کرینگے اور یقین ہے کہ ایکی فوج کو اسقدر
منتشر دیکہکر صاحبان انگریز اپنے مورچون پر حملہ کر کے فتحیاب ہو جاوینگے
اسی تاریخ جنرل ویلر صاحب نے لکہنو کو بطلب مدد ایک چہٹی بہیجی اور
لکہا کہ اگر دو سو گورہ مجہے ملین تو مین کشتون کو بخوبی سزا دون یہہ چہٹی
لکہنو تو پہنچ گئی مگر مدد بہیجنا غیر ممکن تہا گیارہ مرد اور دو عورتین جنکو
ظہوری داروغہ ابکاری نے مورچہ گاہ انگریزی مین روٹی اور انڈا
اور دودہ وغیرہ سامان رسد پہنچانیکے واسطے نوکر رکہا تہا گرفتار ہوے
پانزدہم جون روز شنبہ نراین اور جانکی ٹہیکہ داران پل
کو حکم ہوا کہ دو پلٹنین معہ توپخانہ اودہ سے آنے والی ہین اونکے واسطے
کشتیان تیار کی جاوین رات کو گیارہ مرد مسمی کلو و لالا و رام دین و
کدری و بدہو و موہنا و بیچو و مگنا و بیرو و مڈو و کلوا معہ دو عورات
لڈیا و رامجنی کے جو مورچہ گاہ انگریزی سے نکلتے ہوئے مقید ہوئے تہے

توپ سے اوڑا دیئے گئے ایک نان بائی جو انگریزون کو روٹی دیتا تہا وہ بہی
گرفتار ہوکر مارا گیا کارٹر صاحب کلکٹر محصول گہر کی میم کے تہوڑے دنون مین لڑکی پیدا
ہوئی پیشوا کی بیوہ رانیون نے اونکو بڑی مہربانی سے رکہا اور زچہ کے واسطے
ایک مسلمانی دایہ نوکر رکہدی **شانزدہم جون روز شنبہ**
نادری پلٹن تلنگون کی زیر حکم میر نواب اور اگہہ پلٹن زیر حکم فدا حسین معہ
سوار اور توپخانہ نانا سے آن ملی اور اظہار کیا کہ ہم دو روز مین مورچہ گاہ
انگریزی کو فتح کرلینگے اسواسطے نانا اونپر نہایت مہربان ہوا اور اونکی دعوت
کے واسطے بہت شیرینی منگائی اور حکم ہوا کہ ان پلٹنون کی بہت توقیر اور عزت
کیجاوے ظہوری دار وغہ ابکاری الہ اباد چلا گیا اور ایک چہٹی اور ایک انگشتری
جو میجر لارکنز صاحب نے اوسکے حوالہ کی تہین اونکو بحفاظت تمام الہ اباد پہنچا دیا
ہفتدہم جون روز چہارشنبہ ایک عدالت واسطے فیصلہ مقدمات
فوجداری باجلاس بابا بہٹ و عظیم اللہ و شاہ علی و جوالا پرشاد و احمد علیخان
وکیل کہلی عدالت کے حکم سے نتکی اور اور بدمعاشون کو گدہون پر چڑہا
کر شہر مین پہرایا اور اونکے مکانات مسمار کردیے گئے ایک شخص قوم بوریا کے
بجرم چوری دو نو ہاتہہ کاٹے گئے **ہجدہم جون روز پنجشنبہ**

مورچہ گاہ انگریزی کے جانب جنوب ایک مورچہ زیر حکم میر نواب قایم کیا گیا
جس سے محصورین کو بہت نقصان ہوا اور انکو کمال تکلیف اور دقت ہوتی
توپین انگریزون کی بیکار ہوگئین اور کوئے سے پانی بہرنا نہایت دشوار
ہوگیا اور ایک تالاب جو جانب جنوب و مشرق مورچہ گاہ انگریزی تہا
وہان تک جانا بند ہوگیا جہان سے پیشتر کبہی کبہی بدقت تمام پانی بہرلیا
جاتا تہا مورچہ گاہ انگریزی پر ایک حملہ بہی سپاہیون نے کیا جس حملہ مین
نادری پلٹن بہت پیش تہی مگر کچہہ نہو سکا اس بار بار کی شکست سے باغیون
کی ہمت بہت پست ہوگئی انگریزون کو ایک گونہ دلیری ہوئی باغی فوج مین
سے جنکے پاس روپیہ اور اسباب لوٹ بہت جمع گیا تہا وہ لوگ کہسکتے
چلے اور جو سپاہی کنبے دار تہے وہ مورچون پر نہین جاتے تہے اور نہ
بخوشی حملہ مین شامل ہوتے تہے علاوہ نادری اور اکتھہ پلٹنون
کے باقی سب پلٹنون کے سپاہی حملہ کے وقت نہر کے کنارہ دوکانون مین
بیٹہہ کر مزہ سے شکر وغیرہ لوٹ کر روز شربت پیکر ارام کرتے تہے
مورچہ گاہ انگریزی سے کپتان مور صاحب نے مسٹر گبنس صاحب
کی چہٹی مورخہ ۱۶ جون مقام لکہنو جو درجواب چہٹی جنرل ولیر صاحب آئی تہی

جواب لکھا جسمین لکھا تھا کہ جنرل ویلر صاحب دشمنون کے مقابلہ کے واسطے
اخیر دم تک تیار ہین **نوزدہم جون روز جمعہ** شاہ علی نے
رشو پرشاد خزانچی حال اور فتح رام مہاجن کو کہ وے صاحب کی میم کے
پاس بہیجا تاکہ وہ روپیہ بابت جان بخشی میم صاحبہ کا انتظام کر دین بہت
دیر کے مشورہ کے بعد جو کوٹھی سواد امین ہوتا رہا شو پرشاد نے میم صاحبہ سے
کہا کہ اپکی دستخطی چہٹی پر ساٹھہ ہزار روپیہ مین دیدونگا اور چالیس ہزار
روپیہ کا بندوبست فتح رام سے کرادونگا باغیون نے اس معاملہ
کو نہ مانا کیونکہ وہ دولاکھہ روپیہ میم صاحبہ سے طلب کرتے تھے مولوی
لیاقت علی الہ اباد سے کانپور پہنچا اور نانا صاحب سے باریاب
ملاقات ہوا **بستم جون روز شنبہ** خبر پہنچی کہ ۷ ا
وین پلٹن پیادگان تلنگہ معہ توپ اور خزانہ اعظمگڈہ سے چلکر نزدیک
آن پہنچی ہے اس تاریخ نانا کے مکان پر ایک مشورہ ہوا جس مشورہ مین
بابا بہٹ اور اعظیم اللہ و شاہ علی و احمد علیخان و اکبر علی و احمد اللہ اور ربر گڈہیہ
جوالا پرشاد اور جنرل ٹیکا سنگہ اور الہ ابادی مولوی شامل تھے انکی
تجویز یہہ ہوئی کہ انگریزون کو مورچہ گاہ سے بفریب باہر نکالکر مار ڈالنا

چاہئے اور اسس تجویز کے واسطے یہہ عذر اور دلیل پیش کی کہ اخرکار
سب انگریز مارے ہی جاوینگے لہذا تکلیف لڑائی کی کیا ضرور ہے کیونکہ
لڑائی مین توپون کا نقصان ہوتا جاتا ہے لیکن بعض حاضرین مجلس کی
رائے اسس تجویز کے خلاف تہی اسواسطے یہہ معاملہ اسس تاریخ طے نہوا
اور کسی اور روز پر منحصر رکہا گیا **لبست یکم جون روز یکشنبہ**
اسس تاریخ شہر مین منادی ہوئی اور ڈونڈی پٹی کہ پونہ مین نانا صاحب
کے نام سے پیشوا کی عملداری پہر قایم ہوی اور لکہنو قبضہ و تصرف فوج ہندوستانی
مین اگیا سکالی انگریزی نولیس جو مقید تہے وے اج کی تاریخ رہا ہوئے
سہ پہر کو اسس تاریخ دشمنون نے بڑی بہاری اگ مورچہ گاہ انگریزی
پر برسائی ادہی رات کو میجر ایلوارٹ صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے ایک
چہٹی بنام سر ہنری لارنس صاحب خفیہ لکہکر لکہنو روانہ کی اوسمین مندرج
تہا کہ اج تین گہنٹہ کے عرصہ مین تیس بم کے گولون سے زیادہ انگریزی
ہین اور اب ہمارے پاس نو پنی توپ کا مصالح نہین رہا تو پخانہ دشمنونکا
بہت مضبوط ہے یاد رہے تو چارسو یا پانچ سو سے زیادہ نہونگے ۔
لبسٹ دوم جون روز دوشنبہ اج باغیون نے مورچہ گاہ

انگریزی پر حملہ عام کرنیکا ارادہ مصمم کیا اور کہا کہ اگر چار روز کے عرصہ مین
مورچہ گاہ انگریزی خالی نہو جاوے تو پہر اوسکو حسب طور سے بنے لے لینا ضرور ہے
بست سوم جون روز سہ شنبہ مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ ہوا
مگر فوج باغی موافق معمول فتح کرنے مورچہ گاہ مین کامیاب نہوئی اس سبب سے
باغیون کو بہت ہراس ہوا عظیم اللہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی
نے جیکب صاحب کی میم اور فرنگی قیدیون کے ساتہہ کوٹہی سوادا مین مشود
کیا جیکب صاحب کی میم ہندوستانی لباس پہنکر لکہنو کی طرف بہاگی جاتی
تہین جب کہ اونکو گرفتار کرکے کوٹہی سوادا مین مقید کیا میم صاحبہ نے
اقرار کیا کہ مین مورچہ گاہ انگریزی خالی کرا دونگی ایک قاصد لکہنو سے
میجر ہالفورڈ صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱۷ کی چہٹی بنام میجر وگنز صاحب
لایا اور چہٹی مذکور کو اوسنے صحیح وسلامت مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچایا
وفادار سپاہی غوث محمد متعلقہ پلٹن نمبر ۵۶ کو جنرل ویلر صاحب نے خبر لانیکے
واسطے مورچہ گاہ سے باہر بہیجا وہ اٹہہ بجے رات کو وہانسے نکلکر اور خفیہ
خفیہ بڑی ہوشیاری سے باغیون کے بکٹ پہر ول سے بچتا ہوا کرنل گنج پہنچا
بست چہارم جون روز چہارشنبہ ایک فرنگی مورچہ گاہ

سے باہر نکلتا ہوا گرفتار ہوا اوسکو نانا کے سامنے لیگئے جسنے اوس سے
کچھہ سوال کرکے حکم مقید رکہنے کا دیا جیکب صاحب کی میم کو نانا کے ڈیرہ مین
لیگئے اور وہان جاکر یہہ قرار پایا کہ میم صاحبہ مذکور کے ہاتھہ ایک چھٹی مورچہ گاہ
انگریزی مین کل صبحکو بہیجی جاوسے بست پنجم جون روز پنجشنبہ
نو بجے صبحکو جیکب صاحب کی میم مورچہ گاہ انگریزی مین گئین اور وہانسے
واپس آکر بہت دیر تک نانا اور عظیم اللہ اور بریگیڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی
کے ساتھہ باتین کرتی رہین بعد اس مشورہ کے خبر اوڑی کہ مابین نانا اور انگریزون
کے عہدنامہ ہوا ہے کہ اگر صاحبان انگریز تمام توپین اور ہتیار اور خزانہ
جو اونکے پاس ہے حوالہ کردینگے تو اونکو الہ اباد پہنچادیا جاویگا نانا نے ہلاس سنگہہ
کوتوال کے نام پروانہ جاری کیا کہ انگریزون کے الہ اباد جانیکے واسطے
کشتیان مہیا کرے مغرب کے وقت نانا کے ڈیرہ مین ایک مشورہ ہوا اوس
مشورہ مین بالا راو و عظیم اللہ و بریگیڈیر جوالا پرشاد و شاہ علی و احمد علی
وکیل شامل تھے اوس مشورہ مین یہہ بات قرار پائی کہ تمام اہل فرنگ ستی چورا
گھاٹ پر قتل کئے جاوین ساڑھے اٹھہ بجے رات کو لفٹننٹ جی ماسٹرز
صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۵۳ نے اپنے والد کرنل ماسٹرز صاحب متعلقہ

رسالہ ہفتم کو اس عہدنامہ کی اطلاعی چھٹی لکھی جو چھٹی کہ ۲۰ جون کو لکھنو پہنچی
بست ہشتم جون روز جمعہ ایک عہدنامہ باہم دیگر بالقسمیہ تیار ہوا
اور ہمدست قاسم علی فیلبان جنرل ویلر صاحب اور جیکب صاحب کی میم نانا کی
طرف سے ایک چھٹی بنام جنرل صاحب مورچہ گاہ انگریزی مین بہیجی گئی جو بیس
کشتیان جو پرمٹ کے گھاٹ پر لگی ہوئی تہین گرفتار کی گئین اور بتدبیر اوس
سرانجام واسطے روانگی صاحبان انگریز کے کیا گیا ہلاس سنگہ کوتوال کو دیا
اور لوچن گھاٹ کے ملاحون اور بدہو ٹھیکہ دار کشتیون سے معاملہ کیا اور
ویبی دین کشتی کے چودہریون سے بادل جمعدار ایک پرانے نوکر نانا نے
بندوبست کر لیا اور رام دین وجینی وگیرہ ملاحان ٹہور کو بہی معہ چار سو
آدمیونکے انگریزون کے لیجانیکے واسطے نوکر رکہا چنانچہ سب کشتیونکو ستی چورا
گھاٹ پر لاکر جمع کیا اور وہان پر تین فرنگی افسرون نے جو اس بات کے واسطے مقرر ہوئے تہے
خوب کشتیون کو ملاحظہ کیا اور جو کچہہ اونمین ضرور تہا اوسکے تیاری کا حکم دیا کالکا پرشاد
جب اپنے آقا مسٹر طامس گرین وے صاحب کو مورچہ گاہ مین دیکھنے گیا
اور صاحب نے اوس سے تین سو روپیہ سفر خرچ کے واسطے طلب کئے کالکا پرشاد اوس وقت
نے صاحب موصوف سے صاف صاف بیان کیا کہ اس عہدنامہ مین

بڑا فریب ہے اور میننے جبکہ مین نانا کے ڈیرہ مین تہا سب صلاح حسین سن
لی ہین غرض جتنی توپین مورچہ گاہ مین تہین اور ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ
نقد نانا کے حوالہ کیا گیا شام کو تانتیا ٹوپی نے خلوت مین نانا کے ساتھہ مشورہ
کیا اور بعد مشورہ کے فوج کے نام حکم جاری کیا کہ کل صبحکو دو گہنٹہ پچہلی رات
سے فوج تیار ہوکے ستی چورا گہاٹ پر موجود ہو کشن زمیندار اور اونکے
ہمراہیون کو بہی اطلاع ہوئی کہ اوسوقت گہاٹ مذکور پر موجود ہین ہر گدیہ
جوالا پرشاد لطریق اوّل تمام رات مورچہ گاہ انگریزی مین رہا اتفاقیہ ایک
سپاہی سے بندوق چلگئی اوسکے چلتے ہی باغیون نے مورچہ گاہ پر ایک
بہاری اگ برسانی شروع کی جب جوالا پرشاد نے اونکو کہلا بہیجا تب اونہون نے
فیر کرنا بند کیا بست ہفتم جون روز شنبہ پچہلی شب کو جو
جو احکام واسطے قتل عام اور غارتی انگریزون کے ہوئے اونکی تدبیر اسطور
پر ہوئی علی الصباح پانسو فوج کشن معہ دو ضرب توپ ستی چورا گہاٹ پر گئی
ایک توپ کہ ستی صاحب کی کوٹھی پر لگائی گئی چونکہ یہہ مکان بلندی پر ہے
تو وہانسے کل کشتیون کی طرف خوب نشست تہی اور ایک گروہ فوج باغی چورا
گہاٹ نالے پر تعین کیا گیا یہہ نالا مابین مکان مذکور اور ستی چورا گہاٹ

کے واقع ہے اور پچیس سپاہی شہیروں کے پیچھے چہپ رہے اور ایک پراسوا انکا
ہروین کے شوالہ سے جانب جنوب کہڑا ہوا جہان قاتلون کے سردار جنکا سرگروہ
تانتیا ٹوپی تہا بیٹہے اور اونکے گرد بہت سے مسلح آدمی کہڑے ہوئے چوتہائی میل کے
فاصلہ پر ایک دوسرا شوالہ ہے جو بہگوانداس کے نام سے مشہور ہے جہان ایک
توپ اور ایک کمپنی تلنگون کی محاصرہ کے زمانہ مین گہاٹ کی حفاظت کے واسطے
تعین تہی وہانسے وہ توپ اوٹہالی گئی تہی تاکہ تین افسر انگریزی جو کشتیون کے ملاحظہ کے
واسطے گئے تہے اونکے دلمین کسیطرحکا شک واقع نہو لیکن اب ایک بڑی توپ اور
بہت سی فوج باغی بہر اوسمقام پر مقرر کر دی گئی اس سے نیچے قریب آٹہہ سو گز
کے فاصلہ کوئلہ گہاٹ پر تیسری توپ قایم کی گئی ان دونو توپون کی مار اوپر
اور نیچے دریا کے دونو جانب بڑی دور تک پہنچ سکتی تہی اور کشتیون پر جو بہی چوڑا
گہاٹ پر لگی تہین بخوبی گولہ کی مار تہی بلکہ وہانسے نکلکر جو کوئی کشتی بہجاوے
تو وہ بہی ان توپون سے بچکر نہ جاسکتی تہی باغیون نے اور بہی زیادہ
مضبوطی یہہ کی کہ اودہ کی جانب کنارہ دریا پر ۱۷وین پلٹن پیادگان اور
تیروان رسالہ معہ دو توپ ریتی کے ٹیلون کے پیچھے چہپا کے اس وضع سے
مقیم کیا کہ جو کوئی صاحب لکہنو کی جانب بہاگے تو پلٹن مذکور اونکو روکے اور

جو کوئی کشتیون کے باہر کی طرف یعنی دوسری جانب دریا کے بہاگا چاہے تو
سوار لوگ اوسپر فیر کرین اور ایک گروہ سوارون اور پیادون کو حکم ہوا
کہ انگریزون کے ہمراہ جاوین اور جب کاٹھہ کے پل پر پہنچین تو وہان پر
قطار باندہ کر فیر کرین وہان سے ستی چورا گہاٹ کی بخوبی شست تہی اسطور
پر ان خونخوارون نے سب طرف سے مضبوطی کر لی یہہ سب تدبیرین تانتیا ٹوپی
نے بصلاح اور مدد جنرل ٹیکا سنگہ اور بر گڈیر جوالا پرشاد اور رسالہ دار تقی کے
کی تہین مورچہ گاہ انگریزی کو گاڑیان صاحبون اور میمون کو لینے کے واسطے
بہیجین جنرل سر ہیو ولیر صاحب کے واسطے اونہی کا ہاتی معہ ہودہ اور
اونکے فیلبان قاسم خان کے بہیجا جسپر جنرل صاحب کی میم اور دو نو بیٹیان
سوار ہوئین چہہ بجے صبح سے صاحبان انگریز نے مورچہ گاہ خالی کرنا شروع
کیا جسوقت کہ ان چند عالی ہمت اور شجاع انگلشیہ نے مورچہ گاہ خالی کیا
ہو گا اوسوقت کا ایک عجیب درد انگیز حال ہو گا دیکہئے کہ بیس برابر ان چند
بہادرون نے ہزار ہا خونخوارونکا مقابلہ کیا اور طرفہ یہہ ہے کہ اس سخت
مقابلہ کو دیکہئے اور اس مورچہ گاہ انگریزی کو جسکو بہلا مورچہ گاہ کے نام سے کیا
نسبت ہے وہ تو صرف ایک میدان تہا اور گرد اوسکے ایک کچی دیوار جو ڈیڑہ گز

اونچی بھی نہ تھی تھوپ لی گئی تھی صرف اسی باعث سے یہہ شجاع لوگ نانا کے
فریب مین آگئے کہ اونکو اب عورتون کی مصیبتون کے دیکھنے کی برداشت نہو سکی
بیچاری بیمین جنھون نے کبھی ایک لمحہ کسیطرح کی سختی نہ اوٹھائی تھی اب اونکے
واسطے نہ سایہ دار مکان تھا اور نہ بدن پر کپڑا غرض ہر شئے کی طرف سے جو زندگی
کے واسطے نہایت ضرور ہے محتاجگی تھی بیچارے معصوم بچّے جو ہمیشہ
نازمین پلے اب اونپر اسقدر مصیبت اور سختی تھی کہ تڑپے جاتے تھے صرف ان
بیگناہون کے احوال پر ترس کھاکر اور اونکی مصیبتون کو کم کرنیکے واسطے
صاحبون نے نانا صاحب کے عہدنامہ کو قبول کیا اور اوسپر اعتبار کرکے
مورچہ گاہ مین سے نکلکے بکمال شکستہ حالی گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے اوسوقت
اونکے دلونمین نانا کی طرف سے شک اور تردد ضرور ہوگا کیونکہ ایک مرتبہ
نانا کی دغا بازی دیکھ لی تھی روایت ہے کہ طامس گرین وے صاحب کے
منشی نے اونسے سب احوال دغا بازی نانا کا ظاہر کردیا تھا اور ہوشیار
کیا تھا کہ بڑی آفت نازل ہونے والی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے
کہنے پر صاحب نے اعتبار نہ کیا اور یہہ بھی معلوم نہین کہ اس امر کی اطلاع
جو منشی مذکور نے اپنے آقا سے کی اور صاحبون کو بھی ہوئی یا نہین

اگرچہ چارون طرف باغیون سے گہرے ہوئے تہے مگر نانا کے قول پر اعتبار
کلی کرکے مورچہ گاہ کو خالی کیا اوسوقت تماشا ہولگا ہجوم تہا اسمین شک
نہین کہ اکثر ادنہین سے جانتے تہے کہ بہادرون انگریزی پر کوی دم مین
کیا آفت نازل ہونے والی ہے کیونکہ بجز وہپلنے اس خبر کے کہ نانا صاحب
اور انگریز وںمین عہدنامہ ہوگیا ہے اکثر لوگون نے کہا کہ اسمین نانا اور
اوسکے مشیرون نے ضرور کچہہ دغابازی اور فریب سوچا ہے کانپور
مین بہی درمیان اون خون کے پیاسونکے بعض ایسے شخص بہی تہے
جنکو اس دغابازی کا احوال معلوم نہ تہا اور وہ از راہ محبت اور
وفاداری اون لوگون کو دیکہنے اور مدد کرنے آئے جنکو اونہون نے
اونکے زمانہ عروج مین دیکہا تہا کرنل ولیمز صاحب مقتول کا خدمتگار
دوڑا ہوا آیا اور اپنے آقا کے قبائل کو دیکہنے اور اونکی خیر وعافیت
پوچہنے کے واسطے اوس ازدحام مین کوشش کرتا پہرتا ہوا نظر آیا او
باغیون کی بڑی منت اور سماجت کرکے اپنے آقا کی میم صاحبہ کی ملاز
حاصل کی صوبہ دار میجر انندی مصر نے اگرچہ کرنل صاحب کی قتل کی
ندامت سے میم صاحبہ کے سامنے آنے مین اصرار کیا مگر جب کہ اونہون نے

خدمتگار مندکور کو بہیجا۔ کہ ایک اور وفادار ملازم مجہے ہمراہی کے واسطے جا
وہ خود اوسکے ہمراہ آیا مگر ٹہیک اوسوقت پہنچا جبکہ بازار قتل عیسائیان گرم
ہوگیا تہا اسمین شک نہین کہ انکو اس فریب سے اگاہی نہ تہی باغیو نمین سے ہی جبکہ
وہ اپنے افسرون انگریزی سے ملے اونہون نے احوال اون افسرونکا
جو اوسوقت موجود نہ تہے اور مقتول ہوگئے تہے پوچہا اور نہایت رنجیدگی
کے ساتہہ افسوس کرنے لگے اور اونکی بہادری اور شجاعت پر ہزار ہزار
تحسین اور افرین کرتے تہے اور نہایت تعجب کرتے تہے کہ اتنے چند انگریزون
نے مورچہ گاہ کو کیونکر ہاتبک بچا کر رکہا جنرل ویلر صاحب کا فیلبان قائم تہا اون
ویلر صاحب کی میم اور لڑکی کو کشتی اول مین سوار کرا کے پہر جنرل ویلر صاحب
کو لانے چلا جنکو اوسنے راستہ مین گہوڑے پر سوار آتا ہوا پایا وہ اونکے
ساتہہ ہولیا ایک سرکاری شتر سوار جو اگرہ سے سرکاری چہٹی بنام
جنرل ویلر صاحب شب گذشتہ کو لایا تہا اوسکو بہی جنرل صاحب نے
حکم دیا تہا کہ کشتی کے پاس حاضر رہے وہان سے جواب ملیگا
یہہ دونو ادمی عین کشتی کے پاس اوسوقت تک کہڑے رہے جبکہ گولہ اندازی
کشتیون پر ہونے لگی اگر اندولو کو یہہ حال دغابازی کا پیشتر سے معلوم

ہوتا تو وہ کسواسطے ایسی خطرہ کی جگہہ کہڑے رہتے۔ قبل اسکے کہ سب
محصورین انگریزی قتل گاہ تک پہنچین باغیون نے بہ تعجیل تمام اپنے قیدیون
کو ظاہر کیا ہزارون تماشائی جو پیچہے پیچہے انگریزون کے چلے اتے تہے اونہون
نے بہی دست درازی کرنی شروع جنرل صاحب کی میم کی آیا کو جسکو بجلدوی
خیرخواہی اور کارگذاری میم صاحبہ موصوف نے بہت سا رخصت ہونے
کے وقت روپیہ دیا تہا لوٹ لیا اور اوسکا سب روپیہ چہین لیا۔
پلٹن نمبر ۵۶ کا ایک جمعدار اور تین سپاہی اور ایک نیٹو ڈاکٹر جو خیرخواہ اور
وفادار رہے اور برابر مورچہ گاہ انگریزی مین کام دیتے رہے جب اسوقت
باہر نکلے اور انگریزون کے ہمراہ الہ اباد جانے پر مستعد تہے تو اونکو باغی
لوگ زبردستی گرفتار کرکے صوبہدار میر بخش پاس لیگئے جو اوس زمانہ
مین باغیون کی فوج مین میجر کہلاتا تہا اور پانچ توپون کے مورچہ کا افسر تہا
ہرچند لفٹننٹ گڈ صاحب اور اکیتین نے اونکے گرفتار نکرنے کی بابت التجا
کی مگر باغیون نے نہ مانا جب وہ لوگ میر بخش کے سامنے پیش ہوئے تو اوسنے
کہا کہ ان ایماندار ادمیون کو جو عیسائی ہو گئے گرفتار کرنا گیا ضرور تہا
اوسیوقت انکو قتل کرنا مناسب تہا ایک اور امر اسی وقت ظاہر ہوا جس

سے باغیونکا فریب صاف ظاہر ہوگیا شجاع کرنل الوارٹ صاحب
جو زخمی شدید ہوگئے تہے ڈولی مین گہاٹ کی جانب جاتے تہے اونکی بیچاری
ستم رسیدہ اونکی میم صاحبہ پا پیادہ ڈولی کے پیچہے پیچہے تہین
جبکہ ڈولی گہر جا گہر پاس پہنچی اوسوقت سات یا اٹہہ تلنگون اونکی
پلٹن نمبر اول نے ڈولی وہان رکہوالی اور کرنل صاحب ممدوح سے
جو چند روز ہوئے کہ اونکے افسر اعلی تہے بکمال طعن یہہ کہنے لگے کہ کیون
صاحب یہہ کیا اچہی پریٹ ہے اور یہہ کیا اچہی طور پر آراستہ ہین
یہہ کہکر دو تلنگون نے اونہے تلوار سے مار ڈالا اور بعد ازان اونکی
میم صاحبہ کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ جا تو عورت ہے تجہے کیا مارینگے
مگر جو کچہہ تیرے پاس ہے پہینکدے بیچاری میم صاحبہ نے ایک تہیلی
جو اونکے پاس تہی پہینک دی مگر باغی تو صرف خواہان لوٹ نہ تہے بلکہ
تشنہ خون انگریزی کے تہے چنانچہ میم صاحبہ کو بہی وہین قتل کیا
پہر ایک تعجب کی بات سننے مین آئی کہ کرنل الوارٹ صاحب ممدوح
کہا کرتے تہے کہ مین ضرور اپنی پلٹن کے سپاہیون کے ہاتہون سے
مارا جاونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا مورچہ گاہ مین زخمی شدید ہوئے اور

پہر بجاے مارے جانے گہاٹ پر قتل عام مین وہ اسطور پر خاص اپنی
پلٹن کے ادمیون کے ہاتہون سے قتل ہوئے معلوم ہوا کہ قاتل
صاحب ممدوح کے بجورنا تہہ سنگہ ٹہاکر اور رام بہٹ اہیر پہلی پلٹن
کی پانچوین کمپنی کے سپاہی تہے نانا جواب کانپور کا حاکم کل ہوگیا اپنے
ڈیرہ مین تنہا رہگیا صرف چند مرہٹہ اور احمد علی وکیل اوسکے ساتہ
تہے اور سب سردار بالارا اور عظیم اللہ اور تانتیا ٹوپی وغیرہ انگریزون
کے مورچہ گاہ سے نکلتے وقت گہوڑون پر سوار ہوکے چلے تہے گہاٹ
کے نزدیک شوالہ ہردیا مین قتل کا تماشا دیکہنے کے واسطے آن بیٹہے
نو بجے صبح کے جبکہ صاحب لوگ اور میمین اور بچے کشتیون پر سوار
ہوئے اور روانہ ہونے کو تہے اوسوقت بالارا اور عظیم اللہ کے حکم
سے بگل بجا جو کہ قتل عام کا اشارہ تہا اوسوقت دوسرے رسالہ کے
سوارون نے کشتیون پر گولیان چلائین اور پہر وہ سپاہی جو جہاڑیون
کی آڑ مین چہپے ہوئے تہے اور کوٹہی پر مقیم تہے فیر کرنے لگے اور
توپین دغنے لگین باوجود ظاہر ہونے اس غضب اور سب کے آگ کے
پہر بہی انگریزون کے چہرون پر استقلال نمودار تہا اور جو کہ کشتی

جو صاحب تہے اونہون نے فی الفور دشمنونکا مقابلہ کیا اور اپنی بندوقین
بہی فیر کرنی شروع کین اور کوشش کی کہ کسیطور سے کشتیان اس گہاٹ
سے نکلکے آگے کو دریا مین بہہ نکلین مگر اکثر کشتیان بباعث کمی پانی کے ریت
مین اٹک گئین اور سب ملاح لوگ کشتیان چہوڑکر بہاگ گئے ملکہ رام دین
اور چمپا الگ کر لیا ملاحون نے جو ٹہور سے آئے تہے کشتیون کے چہپرون مین
آگ لگادی اس امر کا اونکو پیشتر سے اشارہ تہا آگ کے لگنے سے اکثر صاحب
جو زخمی پڑے تہے اور ہل نہین سکتے تہے جلکر مرگئے اور اکثر صاحب کشتیون
سے کود کر دوسرے کنارہ دریا کی جانب چلے وہان پیشتر ہی سے اودین
پلٹن کو مقیم کر رکہا تہا جس پلٹن نے فی الفور اونکو مار ڈالا چونکہ اب بہت سے
صاحب تو مارے گئے اور بہت ڈوب گئے تو چند باقی رہگئے اونکی نسبت تانتیا ٹوپی
اور بالا راو نے   اون سوارونکو جو سہر دین کے شوالہ کے نزدیک
بیٹہے تہے حکم دیا کہ دریا مین گہسکر قتل کرین چنانچہ پادری لوگ اور بہتیرے صاحب
اور میمین اور بچے اسطور پر بہی سوارون اور سپاہیون کے ہاتہون سے
قتل ہوئے ایک میم کو جسے ایک سپاہی نے چہوڑ دیا ایک گنوار نے لٹہہ مار
کے گرا دیا سپاہیون کے ہمراہ بہت سے گنوار بہی اس قتل کرنے مین شامل تہے

نادری اور اکہتر پلٹنین جو لکہنو سے آئی تہین اونہون نے اس روز قتل مین بڑے کارنمایان کیئے اور بیچاری ناکردہ گناہ عورتون اور ناآگاہ اور معصوم بچون پر خوب اپنی شجاعتین دکہلائین کہتے ہین کہ ٹیکا سنگہ دوسرے رسالہ کا صوبہ دار اور رسالہ دار تہا اور ہلاس سنگہ کوتوال اور شیخ حنیف جو کشتی کپتان تہا جبا کا کوچوان تہا اور اکبر علی نے قتل مین بہت مدد دی اکبر علی کو کوگون نے ایک صاحب کی چہاتی مین گولی مارتے ہوئے دیکہا اتنی کشتیون مین سے صرف تین کشتیان بہہ کر نکلگئین مگر دو اونمین سے کنارہ اودہ کی طرف چلی گئین جہان ۱۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے اون کشتیونکے سوارونکو مار ڈالا اور صرف اٹھارہ صاحبون کو زندہ گرفتار کر کے ناناکے پاس روانہ کیا تیسری کشتی دو مین انکر آگے کو بہہ گئی اگرچہ کو نلہ گہاٹ کی توپ کا بہی ایک گولا اوسپر لگا اوس کشتی کے تعاقب مین ایک تمن دوسرے رسالہ کے سوار ونکا زیر حکم جمعدار رسالدار ہو سنگہ روانہ ہوا نجف گڈہ کے قریب کشتی مذکور ریتی مین اٹک گئی اور اس باعث سے سوار مذکور وہان جا پہنچے اور کشتی کو گہیر لیا جن صاحبون نے کہ مقابلہ کیا وہ تو وہان مارے گئے اور باقیون کو سوارون نے گرفتار کر کے کانپور روانہ کیا طالب سنگہ اور غفور خان سوار دو

اظہار سے جو اوسوقت گروہ تعاقب کنان مین شامل تہے معلوم ہوا کہ
جنرل ویلر صاحب اسی جگہہ مارے گئے۔ گہاٹ کانپور پر جب ایک گہنٹہ کامل
قتل ہو چکی تو اوسکے بعد مکہن سنگہ سوار ساکن جاجمئو نانا پاس آیا اور
اطلاع دی کہ اب مہاراج آپکے دشمن سب پامال ہوئے اوسوقت اوسکو حکم ملا
کہ قتل بند ہوا اور جتنی عورات اور بچے انگریزی کہ قتل سے بچے ہین اونکو قید
کرلیا جاوے چنانچہ ایک سو پچیس یا ایک سو تیس امیمین اور بچے جو قتل سے بچے تہے
اونکو پانی سے نکالکر کنارہ پر جمع کیا گیا اوسوقت کی حالت اون بیچارون
کی کیا بیان کیجاوے حاجت تفصیل نہین ہے آخرکار ان سب عورات
اور بچونکو گہاٹ پر سے نانا کے سامنے لیگئے جسنے حکم دیا کہ ان سب کو کوٹہی
سواد امین مقید کرو سات میمون کو سوار لوگ لیکر بہاگ گئے تہے مگر آخر کو
سوائے ایک میم کے اور سب نانا کے حوالہ کی گئین وہ بہی اور سبون کے
ساتہہ اوسی کوٹہی سوادا مین قید کی گئین پہر کل قیدی عورات اور بچے
تانتیا ٹوپی کے تعلق تہے اور اون پر ایک پہرہ تلنگون پلٹن نمبر ۶ کا زیر
حکم جمعدار یوسف خان کے رہتا تہا اور حسینی خانم کو جو باجے راو پیشوا
کے غلام کی لڑکی تہی اور اب نانا کی معشوقہ ادلا نام کی خدمتگار رہتی تہی

حکم ہوا کہ ان قیدیون کے کہانے پینے کا سرانجام کر دیا کرے چنانچہ شام کو تیرہوین رسالہ کے سوارون اٹہارہ قیدی اہل فرنگ کو جنہے کنارہ اودہ کی طرف سے بہاگے ہوے گرفتار کیا تہا نانا کے روبرو لائے اوسنے او مار ڈالنے کا حکم دیا اوسوقت اوس میدان مین جو کوٹہی سوادا کے مغرب کی جانب واقع ہے ان سبونکو گولیون سے مار ڈالا جو جیسا کہ گولیون سے نہ مرے اور صرف زخمی ہوئے اونکو پہر جلادون نے تلوارون سے قتل کیا

بست ہشتم جون روز یکشنبہ اس تاریخ فوج کی گنتی ہوئی اور توپین اس مبارکبادی کی کہ نانا صاحب نے انگریزون پر فتح پائی سر ہوئین اوسوقت نانا کے پاس فوج باغی بموجب تفصیل ذیل کے تہی اگرچہ پلٹنون مین سے بہت سے ادمی لوٹ کا مال لیکر کافور ہوگئے تہے اور بعض زخمی تہے رسالہ دوم ترکسواران ـ سترہوان رسالہ ایٹن جو اعظمگڈہ سے آیا ـ اور پلٹنین پیادگان نمبر ۱ و ۱۷ و ۵۳ و ۵۶ تہین ـ دو پلٹنین اودہ کی اور توپخانہ میدانی نمبر ۱۸ نوگانو سے آگیا تہا ـ ایک حصہ رسالہ نمبر ۳ آنٹلے ایٹن اور ایک گروہ رسالہ نمبر ۷ ترکسواران اور ایک گروہ پلٹن پیادہ نمبر ۶ سے اور ایک بازو پلٹن نمبر ۱۲ کا تہا اور ایک

توپخانہ متعینہ چہاونی کانپور ہی تہا اور دو کمپنیان پلٹن پیادہ نمبر ۸۴ ٹہہر
مین تہین تانتیا ٹوپی نے دیبی دین کشتیون کے چودہری کو چار ہزار چارسو
ستر ٹہہر روپیہ بابت نقصان کشتیون کے ادا کیا اور پانسو روپیہ ٹہہر
کے ملاحون کو انعام دیا گیا جنہون نے کہ سب کے بیشتر کشتیو نمین اگ لگائی
بست نہم جون روز دوشنبہ ایک بلند قامت فرنگی بالکل برہنہ
صرف ایک لنگوٹی باندہے ہوئے اودہ کی جانب کنارہ دریا پر کرندیا
کے جنگل مین چہپ رہا تہا جسکو لوگ پکڑ کر گانو کے زمیندار پاس لیگئے وہان
اوس بیچارہ کو جو کچہہ کہانے کو ملا اوسنے کہایا کیونکہ دو روز کا بہوکا تہا
بعد ازان بعض گنوارون نے اوسکے خستہ احوال پر بہت ترس کہایا اور
چاہا کہ اوسکو لکہنو کی طرف روانہ کرین جہان وہ جانا چاہتا تہا مگر چونکہ
وہ ہندوستانی بالکل نہین بول سکتا تہا تو لوگون کو اوسکی بات اچہی طرح
سمجہہ مین نہین آئی زمیندار چنڈی سنگہ نے اوسکا چہوڑ دینا منظور نہین کیا
اور اوسکو گرفتار کرکے بحراست سرکش گنوارونکے کانپور روانہ کیا جب
اوسکو نانا کے ڈیرہ کے سامنے لائے تو نانا نے بابا بہٹ کی معرفت گنوارون
پاس حکم بہیجا کہ فرنگی قیدی مذکور کو مار ڈالین تعجب ہے کہ گنوارون نے

اوسوقت انکار کیا اور کہا کہ ہم نہتے ادمی کو نہین مارینگے تسپر دوسرے
رسالہ کے ایک سوار نے آگے بڑھکر اپنی تلوار سے اوس انگریز کو زخمی کیا
بعدازان جلاّدون نے اوسکا کام تمام کیا اسطور پر یہہ بیچارہ انگریز محاصرہ
اورقتل عام کی افتون سے بچکر اور دو روز بہوکا اور پیاسا تباہ پریشان ہو
کر اخرکار بیرحمون کے ہاتہہ سے مارا گیا نانا دربالارا واوس تاریخ بٹھور
چلے گئے اور بابا بہٹ اور عظیم اللہ اور بریگیڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی کو
ہدایت ہوئی کہ امورات ریاست کا کانپور مین سب انتظام کرین
ستئیم جون روز شنبہ دس بجے صبحکو جمعدار رسالہ ہونگ
اور حشمت علی تہانہ دار سرسولی اون انگریزون کو جنکو نجف گدہ مین
کشتی پر سے قید کیا تہا لا حاضر کیا اونمین سے میمون اور بچون کو چہانٹ
کر کوٹھی سوادامین بہیجدیا اور اور قیدیون کے ہمراہ مقید کیا مگر ایک میم
اپنے خاوند سے ہرگز علیحدہ نہ ہوئی اور معہ ایک برس کے بچہ کے سب صاحبون
کے ساتہہ جنکو نانا نے گولیون سے مار ڈالنے کا حکم دیا تہا ماری گئی
بٹہور مین نانا تخت پیشوا پر بیٹھا قشقہ راج اوسکی پیشانی پر لگایا
گیا توپین مبارکبادی کی چلین اور رات کو شہر مین روشنی ہوئی

کانپور مین بابا بہٹ کی کچہری سے تحصیلدارون کے نام حکم جاری ہوا
کہ محاصل جلد داخل کرین اور جنکے گہر مین فرنگی پوشیدہ ہین انکو
سزا دیجاوے اور تمام مکانات کی جہان کسی انگریز کے چہپنے کا شبہہ ہے
تلاشی لیجاوے بعد ازان فوج کے واسطے تقسیم انعام اور کہنٹہ طلائی
کی تدبیرین کی گئین ۔ افواہاً خبر پہنچی کہ دو یا تین فرنگیون نے اوس کشتی
مین سے جو آگے نکلگئی تہی قتل سے بچکر راجہ مورموّ کے ہان پناہ
لی ہے فقط ـــــــــــ

اطلاع - جو صاحب ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تشریف لیجاوین ہمین ضرور مطلع فرماوین کیئے کتابین واپس آئی ہین ہم نہین جانتے کہ اونکو کہان کتاب بہیجین جو کوئی صاحب اپنی تبدیلی مقام سے ہمین مطلع نفرماوینگے تو اونکے پاس کتاب نہ بہیجنے مین ہمارا قصور نہوگا **اطلاع**

جو کوی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجھین یہہ کتاب کچھہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین اوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے کیونکہ وہ باقی کتابین ناقص رہجاوینگی اور یہہ بہی التماس ہے کہ درخواست کے ساتھہ قیمت ایکسال پیشگی عنایت فرماوین ورنہ صرف درخواست پر کتاب روانہ نہوگی فقط **واجب العرض** جن صاحبون نے باوجود گذرنے عرصہ دراز کے اب تک قیمت رسالہ البغاوت نہین ادا نہین کی وہ صاحب عنایت کرکے باقی کا حساب بیباق فرماوین اور آئندہ کے واسطے پیشگی عنایت کرین کہ مہتمم اونکا مشکور ہوا اور اجرا کار مطبع مین ہرج واقع نہو فقط

Part IX March 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain
at Moofeed Khulaik Press Agra

تاریخ بغاوت ہند

حصہ دہم

بقیہ خلاصہ اظہارات درباب سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی۔ ولیمز صاحب بہادر

اول جولای ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ صرف بالاراو بٹہور سے کانپور واپس ایا نانا کے نہ آنے سے فوج ناراض ہوی کیونکہ نانا صرف ایک روز بٹہور مین رہنے کا اقرار کرکے گیا تہا کل قیدی عورات فرنگی سواداکی کوٹہی سے لاکر اوس مکان مین جواب بی بی گہر کے نام سے مشہور ہے رکہی گین یہہ مکان احاطہ اوس مکان مین واقع ہے جہان سرجارج پارکر صاحب رہتے تہے منٹو خاکروب اور اوسکی بیوی قیدیون کی خدمت کے واسطے مقرر رہوا

دوم جولای ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ سرکشون نے واسطے تقسیم تنخواہ اور انعام کے بہت غل مچایا تنخواہ کی فہرست رام لال ڈپٹی کلکٹر کے دفتر مین تیار ہوئی اور تہوڑا سا سونا میگزین کو بہیجا گیا تاکہ اوسکے کنٹھے تیار ہون باغیون نے جو مال لوٹا تہا اوسکی اشرفیان خریدین اسواسطے اشرفیون کا بہاو بہت تیز ہوگیا چوبیس پچیس روپیہ فی اشرفی بہاو ہوگیا سوم جولای ۱۸۵۷ء روز جمعہ۔ فوج سرکش کی تنخواہ تقسیم ہوئی اسمین دربارب تقسیم لوٹ بڑا جہگڑا ہوا سب فوج نے نانا سے اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ نانا نے تمام خزانہ لوٹ کے اپنے تصرف مین کرلیا اس فریب کا مزہ ہم اوسے چکہاوینگے مسلمان سوارون نے چاہا کہ ننھے نواب کو کانپور کا حاکم بنانا چاہئے مگر ہنود کی یہہ راے نہ تہی نواب موصوف انکہہ بچاکر بہاگا مگر ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے حکم سے وہ پہر گرفتار ہوکر مقید ہوا شاہ علی کوتوال سابق نے جواب اہتمام اخبارات کرتا تہا جابجا ضلع مین اخبار نویس مقرر کئے اور خود خبر لانے کے واسطے فتحپور روانہ ہوا چہارم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ عیدو اور اوس باورچیون نے جو فرنگی قیدیون کے کہانا پکانے کے واسطے

متعین تھے عرض کی کہ میم لوگ دال اور چپاتی نہین کھاتین حکم ہوا کہ
جسقدر دال مین صرف ہوتا ہے اوسیقدر گوشت خریدکے دیا جاوے
فوج انگریزی کے قریب آجانے کی افواہ سنکر بہت فکر ہوئی آپا دکیادو بائی
کو حکم ہوا کہ فوج جرار لیکر گرد نواح کانپور مین بہت ہوشیار رہے

پنجم جولائی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ شاہ علی فتحپور سے واپس
آیا اور خبر لایا کہ فوج انگریزی الہ آباد سے روانہ ہوچکی دو شتر
سوار انگریزی فوج کی درست خبر لانیکے واسطے روانہ ہوئے نانا کے کانپور
مین نہ آنے سے فوج بہت رنجیدہ خاطر اور ناراض ہوئی اور اظہار
کیا کہ اگر نانا نہ اویگا تو ہم بنگے نواب کو اپنا حاکم بنا دینگے جرنل ٹیکا سنگھ
صوبہ دار رسالہ دوم تر کسواران معہ سپاہیان پلٹن نمبر ۵۶ نانا کے
لانے کے واسطے بٹھور روانہ ہوا تاکہ نانا کے آنے سے مقابلہ انگریزی کے
واسطے تیاری کی جاوے

ششم جولائی ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ
نانا کانپور کو واپس آیا اور نور محمد کے مہمانسرا انگریزی مین فرودگش
ہوا بی بی گھر جسمین میمین قید ہوئی تھین اوس مکان کے بہت قریب تھا
منالال اور سکھ نندن وغیرہ جنہوں نے صندوق خزانہ متعلقہ بارک کو توڑا تھا

اونکو مقید رکھا جب تک کہ کل روپیہ اونہون نے واپس دیا۔ انگریزی
فوج کے روکنے کے واسطے تیاری کی گئی۔ اس کام کے واسطے ایک
کمپو زیر حکم برگڈیر جوالا پرشاد معہ بارہ ضرب توپ زیر حکم افسران مرہٹہ
راکہو تیا ٹپیا اور بالا شو پنت پٹر مقرر ہوا ہفتم جولائی ۱۸۵۷ء روز سہ شنبہ
بابا بہٹ اور عظیم اللہ اور جوالا پرشاد واسطے مہیا کرنے سامان رسد اور گاڑی
وغیرہ کے مصروف رہے ایک ہندوستانی عیسائی طنبورچی لکھنو کی طرف بہاگا
جاتا تہا وہ گرفتار ہوا اوسکو اور اون سپاہیون وفادار پلٹن نمبر ۵۶
کو جو مورچہ گاہ انگریزی سے گرفتار ہوکے آئے تہے نانا کے روبرو
لیگئے سبکو حکم ہوا کہ گولیون سے مار دیے جاوین عظیم اللہ نے نانا سے کہا نہین
کہا کہ صرف عیسائی کو مار ڈالا جائے مگر اور ادمیون کو جو اکثر مسلمان
ہین صرف قید کافی ہے۔ چنانچہ اونکو بہاری بیڑی اور زنجیر پہنا کر قید کیا
اور طنبورچی کو حسب الحکم گولی سے مار ڈالا ہشتم جولائی روز چہار شنبہ
خبر پہنچی کہ فوج انگریزی جو گورون اور فوج سکہہ اور مدراس سے مشتمل ہے
الہ اباد سے جانب کانپور چلی آتی ہے۔ اسی تاریخ ۵۶ وین پلٹن کے سوارون
نے ایک کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی کرکے اون ادمیون اپنی پلٹن پر جو ۲۷ جون

کو انگریزی مورچہ گاہ سے گرفتار ہوکے آئے تھے حکم دیا کہ انکی ناک اور
ہاتھ کاٹ لئے جاوین تاکہ اورونکو عبرت ہو کہ پھر کوئی انگریزون کی نوکری
نکرے مگر تعمیل اس فتوی کی اوس روز نہوئی یہہ ٹھیرا کہ جسوقت فتحپور سے
انگریزی فوج کو جو قریب آپہنچی ہے شکست دیکر واپس آوین اوسوقت اس
فتوی کی تعمیل ہو نہم جولای ۱۸۵۷ع روز پنجشنبہ
ایک گروہ مفرور فرنگیون فتحگڈہ کا جو چوتہی تاریخ جون کو فتحگڈہ سے
براہ دریا بہاگ گئے تھے اور راستہ مین آتے ہوئے اونکو بہت عرصہ ہو گیا
تھا اس تاریخ بٹھور سے گذرتے ہوئے پکڑے گئے بہندی تہاس اور سُکل دلہجہ
کے گہاٹ پر توپین لگادین تہین اور اودہ کی جانب کنارہ دریا پر جسّا سنگہ
معہ ایک گروہ باغیون کے پڑا تہا چنانچہ جب کشتی انگریزون کی قریب پہنچی
تو اوسپر توپ اور بندوقین مارین اول تو انگریزون نے کچھہ جواب دیا مگر
آخرکار اونہون نے سفید جہنڈا جو نشان صلح کا ہے ہلایا تب فیر ہونا بند ہوگیا
اور جسّا سنگہ کے آدمیون نے دریا مین جاکر انگریزون کو گرفتار کیا اور
بٹہور مین راوصاحب پاس لیگئے جہان وہ نو بجے رات کو پہنچے راوصاحب
نے حکم دیا کہ ان قیدیون کو رات بہر اپنے محل مین رکہا جاوے ہرگہڈی پر جوابا تیار

معہ فوج جرار جگ پور کی جانب واسطے مقابلہ انگریزون کے روانہ ہوا
فوج کی تفصیل یہہ ہے رسالہ دوم ترکسواران رسالہ ۱۲ نمبر دہم نے آئین
اور ایک رسالہ نے آئین نو بہرتی اور سوار مختلف رسالون کے پانچ
کمپنیان تلنگون کی متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ اور ۱۷ اور پلٹن پیادگان تلنگہ نمبر ۱
اور ۲۵ اور ۵۶ اور نادری اور اکہتر پلٹن زیر حکم نواب منیر اور بارہ
ضرب توپ کا ایک توپخانہ اس فوج کے ہمراہ ایک امبوہ کثیر جہادیون
اور بدمعاشون کا تہا جو کہ اپنی بہادری اور جان نثاری کی بڑی شیخی مارتے
ہوے ساتہہ ہوے دہم جولای ۱۸۵۷ع روز جمعہ
فوج سرکش مرقومہ بالا کانپور سے روانہ ہوکے اونگ مین پہنچی جہان
کہ اونکو یہہ خبر صحیح ملی کہ انگریزی فوج قریب ان پہنچی ہے اور یہہ خبر سنکر
کہ جب ہندوستانی کو انگریز پاتے ہین پہانسی دیدیتے ہین فوج مین بڑی
کہلبلی پڑگئی جو انگریز کہ تہور مین گرفتار ہوے تہے اونکو تین بجے سہ پہر کو بجرا ست
کشا ہاکرائی گیرا اور بابو کان کٹا کندو پرشاد اور مرہٹہ سردارون کے
کانپور روانہ کیا جب کہ یہہ انگریز کانپور مین پہنچے تو بیبیان اونمین سے جنکر
علیحدہ کی گئین اور بی بی گہر مین اور قیدیون کے ہمراہ مقید ہوئین اور سب

صاحب لوگ سواے تین انگریزون کے حسب الحکم نانا قتل کیے گئے
ستر تہارن ھل صاحب جج اور کرنل گولڈی صاحب اور کرنل سمتھ
صاحب کو نہ مارا اور اون سے اونکی جان بخشی کی عیوض مین اقرار
خالی کرا دینے قلعہ الہ اباد کا کرا لیا یازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ
فوج سرکش نے سکتاپور کی طرف کوچ کیا خبر ملی کہ فوج انگریزی سیتی پور
آن پہنچی ہے اور وہان تک تار برقی لگ گیا ہے اور افواہ اوڑی کہ
جس کسی ہندوستانی کے پاس تار برقی پایا جاتا ہے اوسکو صاحبان انگریز
فی الفور پہانسی دیتے ہین نانا کے مشیرون اور خیرخواہون نے
بالیقین یہہ بیان کیا کہ انگریزی فوج بہت قلیل ہے اور یہ فوج ہندوستانی
ضرور فتحیاب ہوگی مگر شہر اور گانو مین مختلف روایتین مشہور ہوئین
دوازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ فوج سرکش فتحپور
ہوا پہنچی اور انگریزی فوج کے مقابلہ کے واسطے شہر مذکور سے
کانپور کی جانب معہ توپخانہ اراستہ ہوئی اول باغی سوارون نے چاہا
کہ انگریزی فوج کو گھیرین مگر فوج انگریزی نے اونکو جلد مار کر ہٹا دیا
ہندوستانی رسالہ نمبر سیزدہم نے آئین فوج سرکش کے ساتھ تھا اور جو چند سوار

اوسی رسالہ کے فوج انگریزی کے ہمراہ تھے اونہون نے لڑائی کے وقت
اپنے بہائیون پر فیر کرنے سے انکار کیا فوج انگریزی بہت قلیل تھی تھوڑے
تھوڑے سے ادمی پلٹنون گورہ نمبر ۶۴ اور ۷۸ اور ۸۴ مین سے تھے
او پلیٹن فیروزپوری اور کچھہ سوار تیرہوین رسالہ نے ائین کے تھے اور کُل
۸ ضرب توپ ساتھہ تہین اور اس بہادر فوج کے حاکم شجاع زمانہ
جنرل ہیولاک صاحب بہادر نصرتمند کانپور تھے جب
کہ فوج انگریزی اوس شدت گرمی مین ڈبل کوچ کرتی ہوئی فتحپور مین
پہنچی تو اول جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ فوج کو ایک گونہ دم لینا چاہیئے
مگر دشمنون کو مستعد دیکھہ کر فی الفور اونہون نے حکم لڑائی کا دیا
لڑائی ہوتے ہی پانڈے جیو مہاراج بہاگے اور تہوڑے عرصہ مین فتحپور
خالی ہوا اور دشمن نہایت سراسیمہ اونگ کی طرف اولٹے بہاگ گئے خدا
کی قدرت ہے کہ کوئی شخص انگریزی فوج مین سے نہ مارا گیا اور
نہ زخمی ہوا البتہ تمازت افتاب سے چند ادمی مرگئے۔ فوج سرکش
مین سے جنکے پاس لوٹ کا اسباب بہت ہوگیا تہا وہ
چپ چاپ اپنے گہرون کی جانب کافور ہوئے

جناب جنرل ہیولاک صاحب بہادر

سیزدهم جولای ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ اس تاریخ

فوج انگریزی نے فتحپور مین مقام کیا کانپور مین جب یہہ خبر شکست کی ناناکو پہنچی تو

تردد عظیم درپیش ہوا جتنی فوج کانپور مین تھی سکو پانڈو ندی کی طرف روانہ کیا

کہ وہان جاکر مورچہ جاوے اور تادم اخیر اوسجگہہ سے نہ ہٹتے اٹھہ قاصد

جنکے پاس چٹھیات انگریزی اور ہندوستانی انگریزون کے واسطے تہین گرفتار

ہوئے اور ناناکے حکم سے قتل کیے گئے چہاردہم جولای ۱۸۵۷ء روز سہ شنبہ

فتحمند فوج برطانیہ نے کلیانپور کی جانب کوچ کیا بالارادہ نے مورچہ

مقام اونگ کی خوب مضبوطی کی تین فرنگی یعنی مستہ تہار نہل صاحب وغیرہ

کو کہ قتل سے بچا رکہا تہا ناناکے روبرو لیگئے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ نانا

اونسے مشورہ درباب خالی کرادینے قلعہ الہ اباد اور روکنے فوج انگریزی

کے کرتا رہا پانزدہم جولای ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ

فوج انگریزی باغیون کے مقابلہ پر مقام اونگ مین آن پہنچی دشمن کو عین

سڑک پر مقیم پایا اوسوقت صبح کے نو بجے تہے فوج انگریزی نے

بلاتحاشہ دشمن پر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی اونکو شکست کامل دی کل

فوج سرکش اونگ سے بہاگ کہ پانڈو ندی پر جہان اونکا مورچہ اخیر تہا

آن پڑی دوپہر کے وقت فوج انگریزی تہوڑا ارام لیکے پہر پانڈو ندی کی
طرف چلی اور وہان پہنچتے ہی ایسی توپ اندازی کی اور گراب کی مار ماری
کہ پانڈو ندی کو بہی دشمنون نے جلد خالی کر دیا بالا را وزخمی ہوکر سرا سیمہ
کانپور کو بہاگ گیا اوسکے دہنے کندہے پر ایک گولی کا زخم لگا تہا اوسکے
پہنچتے ہی نور بخش کے مکان مہمانسرا مین جہان نانا مقیم تہا ایک مشورہ
ہوا جہان سب سردار حاضر تہے اوسوقت سب کے منُہہ فق تہے اور کمال
سراسیمگی اونکے چہرون سے عیان تہی ہر شخص کی جُدی جُدی رائے معلوم ہوئی
کوئی کہتا تہا کہ یہانسے بہاگ چلنا چاہئے کوئی صلاح دیتا تہا کہ فرخ اباد چلکر
نواب تفضل حسین خان کے ہمراہ ہو جانا چاہئے بعض کی رائے یہہ
ہوئی کہ ایک مرتبہ انگریزونکا مقابلہ اور کرنا ضرور ہے اور میگزین اور
مکانات سرکاری کے نیچے سرنگین تیار کیجاوین اس نظر سے کہ مبادا ہم
پہر انگریزون سے شکست کہاوین تو اونمین اگ دیکے ہم معہ ہمارے
دشمنون کے مرر ہین چنانچہ صرف میگزین کے نیچے سرنگ کہودی گئی اور
ارادہ مصمم ہوا کہ اہیروان کے مقام پر مقابلہ انگریزون کا کیا جاوے
جو کہ چند میل کانپور سے جانب جنوب واقع ہے + اس مشورہ مین اگرچہ

درباب تدابیر لڑائی وغیرہ کے مختلف شیرون نانا کی مختلف رائین تہین
مگر ایک امر پر سب کا اتفاق تہا وہ یہہ تہا کہ سب میمون اور فرنگی بچون اور
پانچ انگریزون کو جو مقید ہین یکقلم قتل کرڈالنا ضرور ہے پانچ صاحب جو قتل
عام سے ابتک بچے تہے اونمین سے تین تو وہ فتحگڈہ کے صاحب تہے
جنکا نام اوپر لکہا گیا اور چوتہے مسٹر اڈوارڈ گرین وے صاحب اور پانچوین
اونکے صاحبزادہ ٹامس گرین وے صاحب تہے اول صوبہ دار ٹیکا سنگہ
نے پوچہا کہ ان انگریزی قیدیون کا کیا کرنا چاہئے اور اوسنے یہہ صلاح
قبیح دی پہر سبکی یہی صلاح مستحکم ان دو وجہ پر قرار پائی کہ اگر کل قیدیون
کا قتل ہو جائیگا تو انگریز ونکا کانپور مین آنا رک جاویگا کیونکہ وہ اس
قلیل فوج سے صرف اسواسطے بہ تعجیل تمام چلے آتے ہین کہ اپنے قیدیونکو
رہا کرا وین اور جو قتل ہوئے ہین اونکا عیوض لین اور دوسری دلیل
اونہون نے یہہ سوچی کہ اکثر قیدی میمین کل احوال باغیون سے واقف
ہین اور ہر باغی سردار کے فعل سے اگاہ ہین خصوصاً اڈوارڈ گرین وے
صاحب اور ٹامس گرین وے صاحب اور جیکب صاحب اور رک صاحب
کی میمون پر سب حال بخوبی کہلا ہے اس صورتمین جب انگریز کانپور اوینگے

تو وہ سب احوال سے واقف ہو جاوینگے لہذا مشورت یہی ہے کہ کل زن و بچہ
انگریزی فی الفور قتل کر دئے جاوین چنانچہ اول پانچون صاحب مذکورہ بالا کو مکان
قتل گاہ سے باہر لائے اور اون سے کہا کہ نانا صاحب نے تمکو یاد کیا ہے باوجودیکہ
موت کا اونکو یقین کامل تہا مگر پہر بہی دیکہنے والے بیان کرتے ہین کہ اونکے چہرون
پر مطلق گہبراہٹ نہ تہا اور استقلال عیان تہا بخوبی ثابت ہے کہ ان پانچون
صاحبون کو اوس گہر سے نکال کر باغیون نے پانچ بجے شام کو گودام کمسیرٹ
کی دیوار کے نزدیک گولیون سے مار استراڈ وارڈ گرین وے صاحب
سب سے پیچہے مارے گئے۔ اب ہم اوس ہولناک احوال کے نزدیک آتے ہین کہ جہان
ہماری قلم یاری نہین دیتی کہ لکہین ہاتہہ مین رعشہ آتا ہے اور قلم چہوٹی جاتی ہے
ہرچند چاہتا ہون کہ اس ماجرا دردناک پر پردہ پڑا رہے تو بہتر ہے اور اپنی زبان
سے نہ بیان کرون تو مناسب ہے مگر فرض تواریخ نویسی سے لاچار ہون بیان کرنا
ضرور ہے ایسا نہو کہ کوئی امر واقعی پوشیدہ رہجاوے صاحب راقم اس رپورٹ
لکہتے ہین کہ بہت سے موقعون پر جو کانپور مین قتل ہوئین اونکی بابت گواہیان صاف
صاف گذرین لیکن ہر گواہ جب اس نہایت ہولناک اخیر قتل کے ماجرے پر پہنچتا ہے
تو لاعلمی بیان کرتا ہے اور اس قتل وحشیانہ کے بیان مین جسمین بیچارے معصوم

بچے اور بے گناہ اور بیکس عورتین قتل ہوئین اوسے شرم اور تامل ہوتا ہے پندرہوین
تاریخ سے ... سے چودہوین جولای تک مفصل اور شرح وار لوگون کے اظہار ہین مگر یکایک
اوس قاتل دن یعنی پندرہوین جولای کے احوال بیان کرنے مین سب بند ہوجاتے ہین
جس گواہ سے پوچھا گیا وہ بیان کرتا ہے کہ مین اوس روز موجود نہ تہا مگر ایسا سنا
گیا کہ سب میمین اور بچے قتل ہوئے یہہ ظاہر ہے کہ اوس روز بہی ہزارون تماشائی موجود
ہونگے اور بہتیرے اونمین سے شرح وار سب باتین جانتے ہین مگر ایسا ہی ظاہر
ہوتا ہے کہ اوس روز کوئی اشراف ادمی اوس موقع قتل گاہ پر موجود نہ تہا
کیونکہ سب ادمی اپنے گہرونکے دروازے بند کئے ہوئے بیٹھے تھے اور ذی عزت
باشندے شہر کے نہایت خایف تہے انگریزون کی خبر آمد آمد گرم تہی اور خوف
تہا کہ انگریز اتے ہی ہندوستانیون سے خوب عیوض لینگے اور اگر نا فتحیاب
ہوا تو شہر خوب لٹے گا کیونکہ سر انجام رسد وغیرہ بخوبی تمام نہ حاصل ہونے سے
وہ شہریون پر ناراض ہے اور صاحبون کی جانب سے اوسے شک ہے کہ
وہ لوگ انگریزون سے خفیہ خط وکتابت رکھتے ہین ان خوفون کے باعث سب
ترسان اور لرزان اپنے اپنے گہرون سے اوس روز باہر نہ نکلے تاہم چند
گواہونکا بیان جنکو حاصل ہوا ہے جو بچشم دیدہ اس ماجرے کو بیان کرتے ہین

تین اونمین سے ہندوستانی عیسائی طنبورچی ہین وہ بیان کرتے ہین کہ یہہ
جو قیدیون پر متعین تہا وہ زیر حکم یوسف خان متعلقہ پلٹن نمبر ۶ ۵ کے تہا اور
تینو قسمیہ بیان کرتے ہین کہ اصل قاتل ان عورات اور بچون انگریزی کے پانچ شخص
تہے تلوارین باندہ کر اوس مکان متصل مین سے جہان نانا رہتا تہا آئے ایک
شخص برہمن چیرنجی نام کا بہی یہی بیان ہے اس شخص کو بعلت کسی خطا کے سپاہیون
متعینہ نے ناگہہ نظر بند کر لیا تہا اور جسنے اس قتل کو بچشم خود دیکہا —
دو یا تین روز بعد قتل کے چند خاص نوکر نانا کے فتحپور چوراسی کی طرف
کمپو سے شامل ہونیکے واسطے جاتے تہے جب وہ اونام گانو مین پہنچے
اور تہوڑی دیر ٹہیرے تو وہان لوگون نے اونہے آپسمین اس قتل کی بابت
باتین کرتے ہوئے سنا دو ہندو اونمین سے شیخی مار رہے تہے کہ ہمنے انگریزان
بچونکو مارا اور ایک سو روپیہ انعام پایا ایک اور شخص سرور خان نام ساکن
اونجو نے بہی بڑی شیخی ماری اور بیان کیا کہ میری تلوار کا اچہا لوہا نہ تہا وہ
قتل کے وقت مڑ گئی اوسوقت اوس نے اپنی تلوار کہو لکر لوگون کو دکہلائی جبکہ حکومت
انگریزی کانپور مین قایم ہوئی تو یہہ شخص بہاگ گیا اور رمپال سنگہ سرکش
زمیندار اوده کے ساتہہ جا ملا جنہون نے کہ صرف اس قتل کا ماجرا سنا

سکہ انکہون سے نہین دیکہا وہ بہی یہی بیان کرتے ہین کہ خاص نانا کے نوکرون
نے یہہ قتل اپنے ہاتہون سے کی مگر دو شخص جو اوسوقت بیان کرتے ہین
کہ موجود تہے ٹہیک اس امر کے خلاف گواہی دیتے ہین کلو اسرکاری نوکر متعلقہ
الکاری بیان کرتا ہے کہ اوسنے پچیس سپاہیون کو دیکہا کہ اونہون نے بندوقین
بہر بہر کر بی بی گہر مین مارین اور اسیطور پر سپاہی لوگ شام تک گولیان مارتے
رہے لیکن اس شخص کا کل بیان قابل اعتبار نہیں ہے اور غلط معلوم ہوتا
مسٹر اڈوارڈ گرین صاحب کا مہتر چہدا نام جو اوسوقت بی بی گہر مین موجود
تہا بیان کرتا ہے کہ اوس نے سپاہیون کو قتل کرتے ہوئے بچشم خود دیکہا مگر
پہر جب دوبارہ اوسکا اظہار ہوا تو اوس نے صرف یہہ بیان کیا کہ مینے جب سنا
کہ سپاہیون کو حکم قتل کرنے بی بیون کا ملا ہے تو مین جان بچا کر وہان سے
بہاگا اور جو جو لوگ کہ بعد قتل کے اوس مکان مین گئے وہ بیان کرتے ہین کہ
اونہون نے دیوارون مین گولیون کے نشان کم دیکہے مگر تلوارون کے زخم بکثرت
دیکہنے مین آئے ان سب اظہارات اور گواہیون مختلف آدمیون سے
ہماری رائے یہہ ہے کہ سپاہیون نے بہی ضرور گولیان چلائین مگر اصل جلاد
اس کام کے واسطے وہ خاص پانچ آدمی تہے جو نانا کی ذات کے نوکر تہے

عیسائی طنبوریچی مذکورہ بالا اس حکایت کو اس طور پر بیان کرتے ہین کہ جب پانچ
صاحب لوگ جو باقی بچے تھے قتل ہو چکے تو اوسکے بعد ایک عورت مسمی حسینی خانم
یا حسینی بیگم جو میمون پر مقرر تھی آئی اور بیان کیا کہ نانا صاحب کا حکم ہوا ہے
کہ تم سبکو مار ڈالنا چاہئے ایکنے اونمین سے یہہ سنکر یوسف خان سے رحم
چاہا اگر ان طنبورچیون کے کہنے پر بالکل اعتبار کیا جاوے تو اونکا بیان یہہ ہے
کہ سپاہیون نے جو پہرہ پر تھے اس حکم نانا کی بجا آوری سے انکار کیا اس
انکار کے بعد وہ عورت نانا پاس گئی اور تہوڑی دیر بعد پانچ آدمیون کے
ہمراہ پہر واپس آئی اون پانچ آدمیون مین سے دو مسلمان تھے اور تین ہندو
اور بعض کہتے ہین کہ سات آدمی تھے لیکن ایک کا نام اونمین سے سبون نے
بتایا وہ نام سرور خان ہے یہہ شخص خاص نانا کی اردلی کا سپاہی تہا
ان شخصون کے پہنچتے ہی اول تو چند سپاہیون نے بلا شست بندوقین چلائین
اور بعد ازان وہ پانچون تلوارین لیکر مکان کے اندر گہس گئے اور میمون اور بچون
کو یک قلم قتل کیا اور شام کے چہہ بجے سے چراغ جلے تک قتل کرنے مین
مصروف تھے بعد ازان دروازے قتل گاہ کے بند کر دئے گئے
شانزدہم جولائی ۱۸۵۷ع روز پنجشنبہ اس تاریخ قتل عام ہونے کے

ماجرے کا اختتام ہے علی الصباح اون جلادون کے ہمراہ تین خاکروب
بی بی گھر پر گئے تاکہ لاشون کو وہان سے نکال کے پہینک دین اور مکان کو صاف
کرین جب دروازہ کہولا تو دیکہا کہ تین یا چار میمین اور دو یا تین بچے زندہ
ہین ہائے افسوس ان بیچارون پر جو شام کی قتل عام سے بچ گئے رات بہر کیا
مصیبت گذری ہوگی اوسکو کون بیان کرسکتا ہے خود زخمی اور اپنے ہمراہیون
کے خون مین آلودہ اور لاشون کے بیچمین تمام شب اونکی کس حال مین اور کیونکر کٹی
ہوگی جن کو اونہون نے اپنی آنکہہ سے ذبح ہوتے ہوئے دیکہا اون سے بہی
اونکی قسمت بری تہی کیونکہ کمبخت وحشی ستمگر جلادون نے اونہین زندہ پکڑکر
اور لاشون کے ہمراہ گھسیٹ کر ایک خشک کوئے مین ڈالدیا کہتے ہین کہ وہ
زندہ بی بیان اور بچے قاتلون کی صورت دیکہہ کر بہاگے اور مکان کے گرد پہرے
لگ رہے سنگدلون نے اونکو پکڑکر کوئے مین اور لاشون کے ہمراہ
زندہ ڈالدیا اگرچہ اوسوقت ہزارون آدمی تماشائی موجود تہے مگر کسی نے اونکے
حال پر رحم نکہایا بلکہ یہان تک بہی نہ کہا کہ اے کمبختون ان کو کیون نہین
ایکدم سے مار ڈالتے غرض سب لاشون کو معہ زندون کے اس مکان سے نکال
کے اوس کوئے مین جو مکان قتل کے قریب تہا ڈالدیا ——————
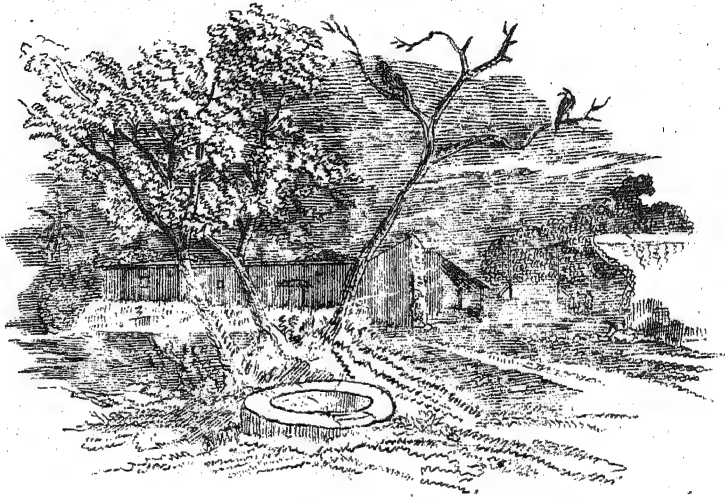
چاه کانپور

درباب بی عزتی عورات کے تحقیقات کماحقہ کی گئی اور بالتحقیق اور بالیقین باگواہی
مضبوط ثابت ہوا ہے کہ جو جو مختلف حکایات اس درباب مشہور ہوئین وہ
سراسر غلط ہین بعد اس قتل کے فوج قاتلون نے اخیر مقابلہ انگریزی کے واسطے
کوچ کیا اور نانا بہی بذات خود اس مرتبہ میدان مین گیا مگر سب کوشش ان قاتلون
اور خونخوارون کی بیفایدہ تہین کوی تدبیر سودمند نہ پڑی اور رستمان برطانیہ
کے سامنے جو انصاف پر تہے اور جنکا جانبدار خود خداوند حقیقی تہا کیا مقدور تہا کہ ان

ظالمون کی کوئی پیش رفت نہ جا سکے اگرچہ یہہ اخیر لڑائی کانپور کے واسطے تہی اور
جہان تک ممکن تہا باغی دل کہولکر لڑے مگر اعذاب خون ناحق معصومون کا
اونکے گردن پر تہا اور خدا کے غضب مین گرفتار ہو گئے تہے اس موقع پر بہی
اونکو شکست کامل نصیب ہوئی فوج انگریزی دو بجے بعد دوپہر کے کانپور کی جانب
کوچ کرتی ہوئی ایک میل کے فاصلہ پر اوس مقام سے جہان کہ آگرہ اور کانپور
کی سڑکین ملتی ہین اور جہان مورچہ دشمنون نے قایم کیا تہا پہنچی سرکشون نے
ایک بہاری آگ برسانی شروع کی مگر بہادران انگریزی دفعتہً حملہ کر کے اونپر
جا پڑے اور توپین چہین لین جب کہ فوج انگریزی سڑک کلان پر پہنچی تو معلوم
ہوا کہ ایک مورچہ دشمنونکا سڑک آہنی کے نزدیک اور ہے اوسکو بہی پلٹن
نمبر ۶۴ کے گورون نے چہین لیا بعد ازان فوج انگریزی ایک گانو کے
متصل سڑک پر جمع ہوئی سواران باغی نے اوسوقت بڑی چالاکی اور دلیری
ظاہر کی اور پیادون نے بہی اونکی حمایت مین صف لڑائی کی باندہی اور ایک
بڑی توپ سے آگ برسانی شروع کی مگر پلٹن گورہ نمبر ۶۴ نے پہر جلدی سے
آگے بڑہکر اوس توپ کو چہین لیا اور باغیون کو شکست دیکر پریشان کیا
پہر تو وہ بیرحم اور سنگدل نانا جسنے چندروز کے واسطے اپنی مسند حکون الود

پر بیٹھکر ایسے ایسے ظلم کے حکم دیتے تھے گھوڑے پر سوار کمال بدحواسی تھور
کو بھاگا اور اوس پریشان حالت مین اوسی کانپور مین ہوکر گذرا جہان اوسنے
چند روز ہوئے کہ اشتہار دیا تھا اور نقارہ پٹوایا تھا کہ نانا کا راج اٹل ہوگیا
اور صرف اکیسو انگریز ہندوستان مین باقی رہگئے ہین جو کوئی ایک سر انگریز کا لاویگا
اوسکو ایک سو روپیہ انعام ملیگا ہفتدہم جولائی ۱۸۵۷ء روز جمعہ
ساڑھے چھہ بجے صبحکو باغیون نے کانپور مین میگزین کو اوڑا دیا تھوڑی
دیر بعد بصر تمند فوج انگلشیہ کانپور مین داخل ہوئی سوارونکے اصطبل کا
اوس روز قبضہ کر کے مورچہ گاہ انگریزی کے مقابل مین خیمہ زن ہوئی جسجگہ
دغا باز نانا نے بابت خالی کر دینے مورچہ گاہ کے انگریزون سے جھوٹا عہد نامہ
کیا اوس روز سے ٹھیک تین ہفتہ بعد انگریزی فوج کانپور مین داخل ہوئی اور
اوسی مورچہ گاہ کے سامنے قیام پذیر ہوئی خیرخواہان انگریزی کا لشکر مین ہجوم
ہوا کوئی اپنے پرانے اقاوٗن کے واسطے ڈالی لایا کوئی پھول اور کوئی مٹھائی
بعض صاحبون کی جا ہو جیسی رائے ہو اسمین شک نہین کہ بہت سے ادمی
کانپور مین دلی خیرخواہ سرکار انگریزی کے تھے اور جو نہ تھے اونکو خوب
سبق ملگیا تھا کہ ظالمون کے عمل مین کیا ہوتا ہے اب ہم ٹھور کی طرف متوجہ

ہوکر اس حکایت کا اختتام کرتے ہیں یاد ہوگا کہ ایک بیچاری فرنگی عورت کارٹر صاحب کلکٹر محصول کی بیوی معہ ایک معصوم بچہ کے اسجگہہ قید تہی جسکو اب تک پیشوا کی بیوہ رانیون نے بچا کے رکہا تہا ساتوین رسالہ کے سوارونکا میم صاحبہ مذکور پر پہرہ رہتا تہا جبکہ نانا شکست کہا کر اور کانپور خالی کر کے نہایت سراسیمہ ٹہہر پہونچا تو بجلدی تمام اپنا اسباب اور خزانہ اور جواہرات لینے پرانے ملازم خفیہ سنگہ کی مدد سے ہاتیون پر لدوایا اور وہان سے پہر کشتیون مین رکہہ کے ٹیکا پور کے گہاٹ دریا پار کر کے اودہ مین اوتر گیا اور چلتے وقت وہ سنگدل اوس بیکس عورت اور معصوم بچہ کو نہ بہولا اور بہاگتے وقت سوارون سے جو پہرہ پر تہے میم مذکور کو معہ بچہ کے قتل کرایا اور خود پیشوا کی بیوہ رانیون کو زبردستی ساتہہ لیکے بہاگا اور پہر اون پیشوا کے محلون مین اوسکو قدم رکہنا نہ نصیب ہوا

وقایع دلچسپ لفٹننٹ ڈلافوس صاحب

ہمنے اوپر لکہا ہے کہ قتل کانپور سے ایک کشتی انگریزون کی بچکر دریا مین بہہ نکلی مگر جب وہ سنجف گڈہ پہنچی تو اٹک گئی اور باغیون نے گہیر لیا چودہ صاحب لوگ اوس کشتی مین سے اوتر کے باغیون کے مقابل ہوئے اور جیسی بہادری کیکہ اونہون نے جان دی اوسکا احوال مجملاً مندرج ہو چکا ہے ان چودہ

اوسیون مین چار شخص جو قدرت کاملہ خدا سے بچگئے اونمین سے ایک لفٹننٹ
ڈلافوس صاحب بہی تہے جو پلٹن پیادگان تلنگہ نمبر ۵۳ مین لفٹننٹ تہے
اونہون نے جو بذات خود اپنا احوال لکہا اوسکا ترجمہ ہم بہی اسجگہہ لکہتے ہین ۔

ترجمہ قول صاحب موصوف چند روز پیشتر فساد برپا ہونیکے

جبکہ صرف شبہہ تہا کہ شاید یہان بہی سرکشی ہو جنرل ویلر صاحب نے اودہ سے
ایک رسالہ سوار ونکا منگا لیا تہا اور اوسکو مختلف مقامات چہاونی مین مقرر کیا تہا
اور یہہ بہی حکم دیا تہا کہ سب ولائتی افسر اپنی اپنی پلٹنون کی خاص لین مین
سووین اور راجہ ٹہٹہور سے بہی استعانت طلب کی تہی جسنے دو سو سوار اور
چار سو پیادہ معہ دو ضرب توپ بہیجدے جنکو خزانہ کی حفاظت سپرد ہوئی چند
روز کے بعد جنرل صاحب کو رسالہ سواران نے آئین اودہ پر شبہہ ہوا اسواسطے
اونہون نے اوسکو کانپور سے روانہ کردیا اور اوسکی جگہہ ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر
۳۲ مین سے لکہنو سے اگئی اور تمام انگریزی باشندون کانپور کو جنرل صاحب
نے حکم دیا کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی چہاونی کے نزدیک سووین اور توپخانہ
کو بہی حکم تیار رہنے کا دیا دوسری تاریخ جون کو دو کمپنیان ۸۴ پلٹن گورہ
کی الہ اباد سے کانپور مین پہنچین تیسری تاریخ کو جنرل صاحب نے اونمین سے ایک

کمپنی کو اور ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر ۳۲ کو حکم دیا کہ لکھنو کی جانب روانہ ہوں
چنانچہ کانپور مین فوج گورہ صرف بقدر مفصلہ ذیل رہگئی —

نام پلٹن	تعداد گورون کی
از پلٹن گورہ نمبر ۸۴	۶۰
از پلٹن اول مدراس فیوزیلیرز	۱۵
از پلٹن گورہ نمبر ۳۲ جنمین بیمار معذور الخدمت تھے	۷۰
گولہ انداز ولایتی معہ چھہ ضرب توپ	۵۹

چوتھی جون افسران ولایتی رسالہ دوم اور پلٹن نمبر ۵۶ اور اول کو
حکم ہوا کہ پلٹنون کی لین مین سونا موقوف کرین مگر چونکہ ۵۳ وین پلٹن
پر اعتبار تہا اور وفادار معلوم ہوتی تہی لہذا اوس پلٹن کے افسرون کو
لین مین سونا منع نہ کیا گیا اوسی روز شام کو لفٹنٹ الیش صاحب معہ نصف
توپخانہ متعلقہ رسالہ اودہ کانپور واپس آگئے کیونکہ اونکے رسالہ نے جوآگے
گیا تہا راہ مین سرکشی کی پانچوین جون کو انگریزی مورچہ گاہ تیار ہوگئی اور توپین
جابجا لگادی گئین اور پچیس ۲۵ روز کا سامان کہانے پینے کا رکھہ لیا گیا قریب
گیارہ بجے رات کو سوارون نے سرکشی کی اور گہوڑے اور ہتیار لیکے چہاونی سے

چلے گئے علی الصباح پلٹن پیادہ نمبر اول بھی منحرف ہوگئی پلٹن نمبر ۵۳ اور ۵۶
ابتک وفادار معلوم ہوتی تھین کیونکہ اونہون نے چھاونی نہین چھوڑی تھی
اگرچہ اونکے کوئی افسر ولایتی اونکے ساتھہ نہین رہتا تھا تو وہ بھی مابین اٹھہ اور نو بجے
کے چھاونی چھوڑ کے خزانہ اور نشان اور اسباب جنگ لیکے چلی گئین تب سپاہی گئے اور انگریزون کے
ہر مکان مین اگ لگا دی اور چارون طرف اگ ہی اگ نظر آتی تھی ہم اب کچھہ نہین
کر سکتے تھے مورچہ گاہ مین صرف ٹھیرے رہے اور کیا کر سکتے تھے مقابلہ باغیون کے
واسطے ہم بہت کم تھے وہ ہندوستانی گولہ انداز بھی جو لفٹنٹ ایشی صاحب کے
ہمراہ آئے چھوڑ کے چلے گئے صبح ساتوین تاریخ جون کو راجہ ٹھور نے ایک چٹھی بھیجی کہ
مین حملہ کرنیکے واسطے آتا ہون چنانچہ تھوڑی دیر بعد دو توپین شمال مغرب کی جانب سے
ہم پر چلنے لگین اور چارونطرف سے بندوقون کی بوچھار ہوئی آٹھوین تاریخ کو تین توپین
اور توپین ہمارے مقابلہ پر لائی گئین ہر روز توپین ہمارے مقابلہ مین زیادہ ہوتی
جاتی تھین گیارہوین تاریخ کو تین غبارون اور دو چوبیس پونڈی اور تین اٹھارہ
پونڈی اور ایک یا دو بارہ پونڈی اور اسیقدر چھہ پونڈی توپون سے ہم پر اگ برسنی شروع
ہوئی بارھوین تاریخ کو یا قریب اوسکے بارک مورچہ گاہ پر جو چھپر تھا اوسمین دشمنون نے
اگ لگا دی اوس بارک کے اندر عورات پلٹن گورہ نمبر ۳۲ اور زخمی لوگ تھے اگ

لگتے ہی ہم سب اپنی اپنی جگہہ پر ہوشیار ہوگئے کیونکہ توقع تہی کہ باغی ایسے
وقت مین حملہ آور ہونگے بلکہ ہو اور کوئی جگہہ بیچارے زخمیون اور بچون کے واسطے
نہی خندق مین رات اور دن بسر کرنے لگے کسی شخص کے کوئی سایہ دار جگہہ
مورچہ گاہ مین نہی اور اس تاریخ سے پانچ چہہ آدمی طپش آفتاب سے روز
مرنے لگے کئی روز سے سبکو آدہا کہانا ملتا تہا چہبیسوین ۲۵ تاریخ کو ایک عیسائی عورت
ناناصاحب کی چہٹی لیکر آئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جو اشخاص کہ لارڈ ڈلہوسی
کی گورنمنٹ سے کچہہ علاقہ نہین رکہتے اور اپنے ہتیار ناناصاحب کے حوالہ کردین
اونکو الہ آباد بخیریت روانہ کردیا جاویگا جنرل ویلر صاحب نے کپتان مور صاحب
کو حکم دیا کہ جیسا مناسب جانین کرین چنانچہ اوسی شام کو کپتان صاحب موصوف
نے عہدنامہ پر دستخط کر دیا شرط عہدنامہ کی یہہ تہی کہ ناناصاحب ہمارے واسطے کشتیان
موجود اور تیار کرا دین اور زخمی صاحبون اور بی بیون کے واسطے سواری
گاڑی وغیرہ کی گہاٹ تک پہنچانے کے واسطے بہیجین اور ہم بعوض اسکے اپنا
سب خزانہ اور اسباب جنگ حوالہ کر دینگے ۲۶ جون کو چند صاحب لوگ
کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے گہاٹ پر گئے جب کہ سب چیز معلوم ہوئی کہ سفر کے
واسطے تیار ہے اور گاڑیان بہی آگئین اوسوقت ہمنے توپین وغیرہ سب سامان

حوالہ کر دیا اور ۲۷ وین جون کو سات بجے صبح کے ہمنے مورچہ گاہ کو خالی کیا اور
گھاٹ کی جانب روانہ ہوئے دریا کے کنارہ تک بخیریت پہنچ گئے اور کشتیون مین
بہی بلا مزاحمت سوار ہو گئے مگر جب کہ ہمنے اپنی بندوقین کشتیون مین رکھدین
اور اپنی کرتیان اوتار ڈالین اوسیوقت سوارون کو ہمارے اوپر فیر کرنے
کا حکم ہوا اور دو توپین ہم پر چلنے لگین اور سپاہیون نے چارون طرف سے کشتیون
کو گہیر کے بندوقین مارنی شروع کین یہہ دغا بازی دیکہہ کر لوگون نے کشتیون
مین سے کودنا شروع کیا اور بجائے اسکے کہ سب کشتیونکو گھاٹ سے کہولدین
جسنے جس کشتی کو کہلا ہوا دیکہا اوسہین چلا گیا صرف تین کشتیان دریا مین چل
نکلین ادہے میل تک تینو کشتیان نہ گئی تہین کہ نصف آدمی تو ہم مین سے
قتل اور زخمی ہو گئے اور دو کشتیان اٹک کے رہ گئین صرف ایک کشتی بچکے
نکلی جسمین کثرت سے زخمی بہرے تہے اور سواران کشتی کی مقدار سے کہین
زیادہ تہین تمام دن دو توپین ہمارا تعاقب کرتی ہوئی چلی آئین اور تمام شب
پیادون نے کنارہ سے ہمپر بندوقین مارین دوسرے دن نجف گڈہ کے
مقام پر ایک توپ ہمارے مقابلہ پر لگائی گئی اور سپاہی دونو طرف کنارہ
پر ہمارا پیچہا کئے ہوئے چلے آتے تہے تیسرے روز صبح کو کشتی ریتی مین اٹک گئی

اور منحص ناکارہ ہوگئی اور ہم مین اتنی طاقت نہ تھی کہ اوسکو ریتی سے ہٹا
کے آگے بڑہا سکین باغیون مین سے ایک ایک دفعہ تیس تیس اور چالیس
چالیس آدمی ملکے ہم پر بندوقین چلاتے تھے اوسوقت لاچار ہمارے کوئی
اور صورت سوا اسکے نہ تھی کہ ہم ہی دشمنون پر حملہ کرین چنانچہ چودہ آدمی
ہم مین کنارہ کی طرف مقابلہ کے واسطے چلے کنارہ پر پہنچتے ہی دشمن پیچھے ہٹ گئی
اور چونکہ بہت دور تک ہم اونکا تعاقب کرتے چلے گئے تو واپس ہونیکے
وقت ہمکو دشمنون نے گھیر لیا اور دریا کی جانب واپس جانیکا راستہ بند کر لیا لاچار
کنارہ کنارہ چلے ایک میل جاکر ہم دریا پر پہنچے وہان دیکھا تو باغی ٹھیک ہمارے سامنے
آن پڑے تھے اور ہمارے انتظار مین تھے اور ایک گروہ پرلے کنارہ پر مقیم تہا اسواسطے اسکہ
اگر ہم دریا پار جانیکا قصد کرین تو وہ ہمین مارینگے دریا کے کنارہ پر ٹھیک فوج
باغی کے سامنے ایک شوالہ تھا ہم دشمنون پر ایک باڑ مار کے شوالہ کی جانب چلے
اور اوسکے اندر گھس کر پناہ لی ایک ہم مین سے اوسوقت مارا گیا اور ایک
زخمی ہوا شوالہ کے دروازہ پر سے ہمنے دشمنون پر جو سامنے آئے خوب بندوقین چلائین
جبکہ دشمنون نے دیکھا کہ اونکا کچھہ بس نہین چلتا اونہون نے شوالہ کے چارون
طرف لکڑیان لگا کے اونمین آگ لگا دی جبکہ اندر گرمی اور دہوان شدت سے ہوا

تو ہم اپنے کپڑے پہینک کر اور بندوقین لیکر باہر نکلے سات ادمی ہم دریامین کود پڑے اور تہوڑی دور تیر کر گئے تہے کہ دو ادمیونکو ہم مین سے گولیان لگین اور مر گئے اب ہم دریامین صرف پانچ ادمی رہگئے دشمن دونو طرف سے برابر بندوقین مارتے ہوئے ہمارے ساتہہ چلے اتے تہے اور جہان کہین پایاب دیکہتے تہے وہان دریا مین اوتر کر گولیان مارتے تہے جبکہ ہم تین میل تیر گئے اوسوقت ایک شخص ہم مین سے متعلقہ توپخانہ ارام لینے کے واسطے پشت پر تیرنے لگا اوسوقت اوس بیچارہ کو یہہ خبر نہ تھی کہ وہ کسطرف جاتا ہے اتفاقیہ وہ کنارہ کی جانب تیرتے ہوئے چلا گیا جہان کہ دشمنون نے اوسے پکڑکے مار ڈالا جبکہ چہہ میل نکلگئے اوسوقت گولیان ہمارے اوپر چلنی موقوف ہوگئین اور دشمنون نے تعاقب ہمارا چہوڑدیا اوسوقت اودہ کے کنارہ کی جانب سے چند ادمیون نے ہمین اواز دی کہ کنارہ پر چلے آو ہم تمہین اپنے راجہ کے پاس لیجاوینگے راجہ ہمارا انگریزونکا دوست ہے ہمنے اپنے تئین اون لوگون کے حوالہ کیا جب وہ ہمین کنارہ دریا سے چہہ میل کے فاصلہ پر راجہ کے پاس لیگئے راجہ صاحب نے ہماری بڑی خاطر کی کپڑے پہننے کو دئے اور کہانا دیا ایک مہینہ تک ہم اونکے پاس رہے اونہون نے ہمین اپنے پاس سے نہین جانے دیا

اور کہا کہ راستہ پر خطر ہے آخر کار ۲۹ جولائی کو راجہ صاحب نے ہمین
رخصت کیا اور دہنے کنارہ دریا پر ایک گانو تھا جسکے زمیندار پاس ہمین
بھیجدیا اور زمیندار نے ہمارے واسطے ایک گاڑی مہیا کی جسمین اسی تاریخ
جولائی کو ہم سوار ہوکے الہ آباد روانہ ہوئے دس میل ہی ہم نہ گئے تھے کہ
راستہ مین ہمکو ایک گروہ پلٹن گورہ نمبر ۸۴ زیر حکم لفٹننٹ اوڈہوس
صاحب ملا ہم اونکے ہمراہ کانپور چلے آئے

وقایع دلچسپ مسٹر شیپہرڈ صاحب

کانپور مین قبل سرکشی ہونے کے مختلف افواہین اوڑنے لگین جنسے ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ اگر کانپور مین سرکشی برپا ہوگی تو فوج سرکش اپنے ولایتی افسرونسے کچھہ
نہ بولیگی چنانچہ جنرل ویلر صاحب نے جو جاسوس مقرر کیے اونکی خبرونسے بھی ایسا
ہی ثابت ہوتا تھا جاسوسون نے خبر دی کہ تینون پلٹنین تلنگہ نمبر ۱ و ۵۳ و ۵۶
خیر خواہ سرکار معلوم ہوتی ہین اگرچہ چند سپاہی اونمین بدمعاش اور مفسد بھی
ہین مگر رسالہ دوم ترکسواران سرکش ہے اور پلٹنون کو سرکش ہو جانیکے واسطے
اغوا کرتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ سب فوج شامل ہوکر دہلی کو چلے اور خزانہ سرکاری
ملکتری سے قبضہ کرکے شاہ دہلی کے پاس لیجانا چاہیے جو کہ اصل بادشاہ ہے

جبکہ اسطور بہ خیر خواہی پیادگان اور نیز در صورت سرکشی ان کے اپنے چہاپے فرنگیوں
خبر معلوم ہوئی تو ولایتی سوداگروں وغیرہ باشندگان کانپور نے کانپور سے نکل
چلنے کا ارادہ ملتوی رکھا اگرچہ یہان سے چلے جانے کے واسطے کشتیان وغیرہ
تیار کرائی تھین صرف اس امر کی پیش بندی ضرور ہوئی کہ ایسی تدبیر کر لینی ضرور ہے
جس سے سب صاحب عین وقت سرکشی میں محفوظ رہین چنانچہ اسکے واسطے جنرل صاحب
کے حکم سے ایک مورچہ کا تیار ہوئی تہی جنرل صاحب موصوف نے سب ولایتی باشندگان
کانپور کو مورچہ گاہ مین پناہ لینے کی اجازت دی اس سبب سے اور بہی سب لوگون
کی دلجمعی ہو گئی اور اونہون نے کانپور سے بہاگ چلنے کا ارادہ ملتوی کیا
جنرل صاحب نے مورچہ گاہ مین سامان رسد آٹا دال گہی نمک چانول شکر وغیرہ
وغیرہ ایک ہزار آدمیون کے لئے ایک مہینہ کے واسطے جمع کرنیکا حکم دیا اس
حکم کی تعمیل تو ہو گئی مگر سامان مذکور بباعث بد انتظامی جہنا مل گماشتہ کمیسریٹ
کافی فراہم نہ ہو سکا مسٹر ہلی صاحب مہتمم میگزین سرکاری کو حکم ہوا کہ سرکشی
کے وقت فی الفور میگزین مین آگ لگا دین مسٹر ہا ہیڈن صاحب کلکٹر کانپور
کو ہدایت ہوئی کہ تمام خزانہ مورچہ گاہ مین لے آوین لیکن مجہے نہین معلوم
کس سبب سے تعمیل اس امر کی نہین ہوئی جبکہ یہ تدبیرین سرکشی

ایسے وقت مین نانا راو والی بٹھور نے سرکار کی مدد کے واسطے اپنی خدمات پیش کین
چنانچہ معہ دو ضرب توپ اور قریب دو ہزار آدمیون کے وہ سپاہیان متعینہ
خزانہ کے ہمراہ حفاظت خزانہ کے واسطے مستعد ہوا سرکار کا اوسپر کمال
اعتبار معلوم ہوا اور اوسکی خدمات خیرخواہی کو قبول کیا ایک لاکھہ روپیہ
خزانہ سے بہ بہانہ تقسیم تنخواہ سپاہ بابت ماہ مئی نکال لیا گیا اور باقی قریب
ساڑھے اٹھہ لاکھہ کے سب خزانہ مین جمع رہا افسران کمسریٹ اور تنخواہ اپنے
معہ کواغذات اور خزانہ صندوق نہر کی مشرق کی جانب سے اوٹھہ کر اون بنگلون
مین جو مورچہ گاہ کے قریب تھے چلے آئے تیسری ۳ جون کو یہہ مناسب
معلوم ہوا کہ حتی الوسع روپیہ سرکاری سپاہیون کے پہرہ مین نرکہنا چاہئے
چنانچہ صندوق خزانہ کمسریٹ جسمین چوتیس ۳۴ ہزار روپیہ نقد اور کواغذات
سرکاری مین تھا معہ جملہ کتب دفتر کمسریٹ سے مورچہ گاہ مین لایا گیا شام
کے وقت اسی تاریخ کو توپخانہ اسپی متعلقہ نمبر ۳ جسکو لکھنو سے طلب کیا تھا
اور جسکو فتح گڈہ کی جانب بہیجا تہا واپس کانپور مین آن پہنچا اس سے تین روز
بیشتر خبر سرکشی ہونیکی بہت گرم تھی اسواسطے سب باشندگان عیسائی گرجا
گہر اور اور مکانات قریب مورچہ گاہ مین آگئے تھے چوتھی تاریخ کو سب کتب

سرکاری متعلقہ دفتر کمسریٹ مورچہ گاہ مین لا رکہی گئین جبکہ دوسرے رسالہ نے دیکہا
کہ اونکا سمجہانا پلٹنون کے دلون پر چندان اثر پذیر نہین ہوتا اسیواسطے اونہون نے
خود ارادہ سرکشی کیا چنانچہ چوتہی تاریخ جون کو دو بجے رات کو وہ لیکایک اوٹھہ
کہڑے ہوئے اور مسلح اور گہوڑون پر سوار ہوکر چہاونی سے روانہ ہوئے
اور روانہ ہوتے وقت بنگلہ مین اگ لگا دی وہانسے وہ کمسریٹ کے اصطبل کی
جانب گئے اور وہان سے ۳۶ سرکاری ہاتی فیل خانہ سے کہول لئے اور سارجنٹ
متہمم اصطبل کے بنگلہ مین اگ لگا دی ایک بڑا حصہ رسالہ کا نواب گنج کی جانب
روانہ ہوا چند سرغنہ بغاوت پہلی پلٹن تلنگون کی لین مین آئے اور اونکو شامل
سرکشی ہوجانیکے واسطے خوب سمجہایا اس پلٹن مین اکثر ادمی نو بہرتی تہے پرانے
پرانے سپاہی اکثر رخصتی گئے ہوئے تہے جبکہ پلٹن مذکور نے شامل بغاوت
ہونیکا اقرار کیا تو اوسوقت اپنے افسرون سے بقصد ہوکر کہا کہ آپ سب
لین کو چہوڑ کر مورچہ گاہ مین چلے جاوین ادہے گہنٹہ بعد چلے جانے رسالہ
کے یہہ پلٹن بہی چہاونی سے روانہ ہوئی جسوقت کہ یہہ پلٹن منحرف ہوکر اور
غل مچا کر چلی اوسوقت ہمنے مورچہ گاہ سے ایک توپ اطلاعی چلائی اور سب
عیسائیونکو مورچہ گاہ کے اندر لے لیا اوس روز یعنی پانچوین تاریخ جون کو

تمام بنگلے جو نہر کی مغرب جانب تہے لوٹ لئے گئے اور بعد ازان جلا دئے گئے
اوس سمت سوائے ایک شعلہ آگ کے اور کچھہ نظر نہین اتا تہا سات بجے
صبح کو تین یا چار افسر انگریزی مورچہ گاہ سے نکلکر دیوان عام (اسمبلی روم)
کی جانب گئے اور جب واپس آئے تو توپخانہ سوم اودہ کو حکم ہوا کہ ایک کمپنی
گورہ کے ہمراہ باغیون کا تعاقب کرے یہہ لوگ نہر تک گئے مگر پہر واپس
بلالئے گئے اس خوف سے کہ شاید پلٹن نمبر ۵۲ اور ۵۶ جو ابہی تک مورچہ گاہ
کے عقب مین چہاونی مین مقیم ہین حملہ کرین تو اونکے مقابلہ کے واسطے مورچہ گاہ
مین ادمی کافی نہونگے دونو پلٹنون نمبر ۵۳ و ۵۶ نے نو بجے علامت سرکشی
ظاہر کی اور اپنے منحرف بہائیون سے ارادہ شامل ہوجانیکا کیا اسوقت
بیس ۲۰ یا تیس ۳۰ افسر ہندوستانی جنرل صاحب کے پاس آئے اور
عرض کی کہ پلٹنین منحرف ہین ہمنے ہر چند سمجہایا مگر وہ نہین مانتے یہہ وہ
کہہ رہے تہے کہ اتنے مین بگل کی اواز آئی اور چند لمحہ کے بعد دیکہا تو
دونو پلٹنین بیرک کے میدان مین اراستہ ہین یہہ دیکہتے ہی ہمنے اپنی بڑی
توپ کی فیر کی جسکے باعث سے سب سپاہی منتشر ہوکر روانہ ہوا کیمپ
کے ہوئے جہان پہلی پلٹن اور رسالہ مقیم تہا ہندوستانی افسرون کو جنرل

صاحب نے حکم دیا کہ توپخانہ کے ہسپتال کی بارک مین قیام کرین اپنے واسطے
مقام مورچہ بنالین اور کوشش کرکے اون سب سپاہیون اور افسرون
کو اپنے ساتھہ بلالیوین جو کہ خیرخواہ ہین اور بالجبر سرکشون کے شامل ہوگئے
ہین یہہ سب افسر علاوہ ایک باقی کے سب کافور ہوگئے مگر پیچھے مجھے دریافت
ہوا کہ سپاہیون کے خوف سے وہ سیدھے اپنے گھرون کو چلےگئے
اور شامل سرکشی نہوئے دوپہر کے وقت گاڑیان اور چھکڑے چھاونی
کو بھیجے گئے تاکہ بندوقین وغیرہ سپاہیان رخصتی اور اسباب عیسائی
طنبورچیون کا لادکرلے اوین اور ہسپتال مین جو بیمار تھے اونکو بھی
مورچہ گاہ مین لے آئے دونو بارکو نمین اس کثرت سے آدمی ہوگئے
کہ بیچارے طنبورچیون کو اعیال واطفال اور ہندوستانی نوکرون کو رات
کے وقت میدان مین رہنا پڑا اور دو نمین باورچیخانہ اور اور مکانات کے
سایہ مین شام کو پانچ بجے کل غیرمتعہدون کو خیمہ مین اور سپاہیان کا
ہی تہا ہتھیار تقسیم ہوئے بندوقین کثرت سے فاضل تہین صحم سکو بندوقین
ملگئین اور مختلف مقامات پر زیر حکم افسران متعہد ماموررہے اور سب کو
اس امر کی ہدایت ہوئی کہ کس وقت کیا کرنا چاہئے دفعتہ خبر آئی کہ جب

اول فوج باغی نواب گنج پہنچی تو نانا اونکے استقبال کے واسطے آیا اور
اپنے ہمراہ اونکو خزانہ پر لے گیا اور خزانہ کو ہاتیون پر لادا جب کہ خزانہ
لدرہا تھا تو اتنے مین اونکو خبر ملی کہ باقی دو لوپلٹنین نمبر ۵۳ و ۵۶ بہی چھاونی
سے بغاوت کر کے چلی آتی ہین اس خبر کو سنکر نانا اتنا خوش ہوا کہ اوسنے جو
خزانہ ہاتیون پر لدنے سے باقی بچا اوسکو لوٹ لینے کا حکم دیا اور بعد ازان
دفتر اور مکانات کچہری کلکٹری وغیرہ کو جلا یا بعد ازان مفسد میگزین پر گئے
جسکو کہ اُن سپاہیون نے جو وہان پہرے پر تھے اوڑانے نہین دیا وہان
وہ لوگ ٹہیرے رہے جبتک کہ جہگڑے شہر اور دیہات سے جمع کئے گئے
اونپر سپاہیون نے اسباب جنگ وغیرہ لاد کر پانچ بجے شام کو کلیان پور
کیطرف کوچ کیا یہہ اول منزل دہلی کی جانب سے اور ایک گروہ سوارونکا
پیچہے رہگیا تاکہ جو بنگلہ کہ جلنے سے باقی رہے ہین جلا دین غرض تمام رات
اگ روشن رہی اوسی شام یعنی پانچوین جون کو گولہ اندازان متعلقہ
توپخانہ سوم آودہ نے اپنی ناراضگی ظاہر کی چنانچہ اونکو بعد لے لینے ہتیارو
مورچہ گاہ سے نکالدیا اگر یہہ لوگ نہ نکالے جاتے تو جنرل صاحب کا اراد
تہا کہ دو توپین نواب گنج کو بہیجکر باغیون کا واپس آنا روکین کیونکہ اونکی

واپس انے کی خبر ہمارے کمپو مین اگئی تہی مگر قبل اسکے مخبرون نے خبر تحقیق یہہ دی تہی کہ سرکشونکا ارادہ ہمپر حملہ کرنیکا ہرگز نہین ہے ورنہ اسکی پیش بندی کیجاتی اور میگزین جسمین کہ ابتک زخیرہ کثیر بارود کا جمع تہا اوڑا دیا جاتا معلوم ہوا کہ گولہ انداز مذکورہ بالا ہی لشکر باغیان مین جاملے اور نانا سے جو وہان موجود تہا عرض کی کہ کانپور واپس چلکر انگریزونکے مورچہ گاہ پر حملہ کرنے مین سراسر فایدہ ہے ایک بڑا زخیرہ بارود کا اور مختلف قسمت کی توپین وہان موجود ہین اور ۳۵ یا ۴۰ کشتیان گولون سے بہری ہوئین کہڑی ہین یہہ کشتیان کانپور سے روڑکی روانہ ہوا چاہتی تہین مگر بباعث غدر روانہ نہو سکین یہہ سنکر باغیونکی صلاح ہوئی کہ کانپور واپس انکر ہم پر حملہ کرین چنانچہ صبح ہی چہٹی جون کو خبر اڑی کہ کل فوج باغی واپس چلی آتی ہے ہمنے اپنی مضبوطی کے واسطے تدبیرین کین سرکشون نے کانپور مین پہنچکر تمام قلیون اور خلاصیون میگزین کی مدد سے چند بہاری توپین چہکڑون پر چڑہوائین اور سرکاری بیل لگا کر چہہ توپین جنمین سے دو اٹہارہ پونڈی تہین میگزین سے باہر لے آے اور پہلی پلٹن کی نئی لین کے پاس قایم کرکے ہمپر چلانی شروع کین اول گولہ قریب ساڑہے دس بجے کے چلا یہہ سنکر

فی الفور ہمارے کمپو مین بہی بگل بجا کہ تمام ادمی مسلح ہو جاوین چنانچہ
ہر شخص طنبوری لیکے مورچہ تک اور تمام پلٹنون کے افسر مورچہ گاہ کی دیوار
کے نیچے جا لگے یہہ کچی دیوارین صرف قریب سینہ تک اونچی تہین اور
بڑی جلدی مین بنای گئین تہین یہان ہم تمام دن گرم ہوا اور جون مہینہ کی
جلتی ہوی دہوپ مین بیٹھے رہے اور متوقع تہے کہ دشمن ہمپر حملہ کرین
مگر اونہون نے کبہی ایسا نکیا اگرچہ بعض اوقات بڑے بڑے گروہ مختلف
مقامون پر جمع ہوتے دکہلای دیتے تہے ہمارے توپ خانہ نے بہی خوب
اگ برسائی اور دشمنون کی تو پلون کا جواب دیا اس اثنا مین دشمنون نے
اون بنگلون کو جو ہماری طرف کے کنارہ نہر پر تہے جلانا شروع کیا
اور توپین ہمپر نزدیک ائے مجہکو ٹہیک معلوم نہین کہ ہم مورچہ گاہ مین کتنے
ادمی تہے مگر جتنا مجہے یاد ہے اوسکی فہرست حاشیہ پر لکہتا ہون فہرست
گورہ سپاہیون کی چہاکر داس گماشتہ توپخانہ سے میرے ہاتہہ لگی
اونہون نے اپنے تئین شہر مین چہپا رکہا تہا ہمارے پاس اٹہہ توپین تہین
دو کچی متعلقہ توپخانہ سوم اور دہ اور دو نونی لنبی توپین اور چار چہوٹی
اونکے واسطے مصالحہ کافی مورچہ گاہ کے اندر زمین کے نیچے دبا کر رکہدیا گیا

اور مورچہ گاہ کو گرد گورہ ھسپتال کے مابین اوس گرجا گہر کے جو گورہ سپاھیون کا تہا
اور نئی چہاونی جو اونکے واسطے تیار ہوتی تہی بنایا مورچہ گاہ کے
اندر دو بارکین تہین جنمین سے ایک پر چہپر تہا اوس چہپر پر کہپریل ڈالدی
گئی تہی تاکہ آگ اوس پر جلد سرایت نکرسکے ہندوستانی محرّرون مین سے خواہ
بنگالی یا اور لوگ جو سرکاری محکمون اور سوداگرون کے نوکر تہے اونمین
سے کوئی مورچہ گاہ مین نہین آیا وے سب شہر مین رہے بعض نے اون مین سے
باغیون کے ہاتہہ سے اذیت اوٹہائی تہکہ داران کمسریٹ نے ۱۶ تاریخ سے
رسد پہنچانا بند کردیا باغیون کے خوف سے نلا سکتے تہے کیونکہ شہر کے لوگون
نے مورچہ گاہ کو چارون طرف سے گہیر رکہا تہا اور سوائے رات کے
نکوئی چیز مورچہ گاہ سے باہر جا سکتی اور نہ اندر آسکتی تہی ساتوین
تاریخ کو دشمنون نے توپین مورچہ گاہ انگریزی پر زیادہ لگائین بعض اونمین
سب سے بڑی تہین جو وہان پر اونکو دستیاب ہو سکین ۲۴ پنی توپون
نے جو اونکے پاس تین یا چار تہین ہمارا بہت نقصان کیا اور ہمارے نزدیک
نزدیک ہی بہت تہین اونکے نشانے اس زور سے آتے تہے کہ ستون برامدے
کے گرے جاتے تہے اور ھسپتال کی دیوارون کو پار کرتے

تھے پچین مورچگاہ کے صرف ایک کنوا تھا اور دشمن رات اور دن اسقدر
آگ برساتے رہتے تھے کہ اوسمین سے پانی بھرنا نہایت دشوار ہوگیا تھا پانی
کی عوض اکثر جان دینی پڑتی تھی جبتک کہ بڑے جالونمین پانی جو گورہ
سپاہیون کے واسطے رکھا تھا رہا اوسوقت کوئے تک کوئی
نہ گیا مگر دوسرے روز بعد پانی کی اسقدر گرانی ہوئی کہ ایک مشک پانی
پانچ روپیہ کو بھی مشکل سے ملتی تھی اور ایک ڈول پانی ایک روپیہ کو ملتا تھا
سوداگرون اور افسرون کے نوکر بھاگ گئے ہر ایک شخص کو لاچار
اپنا پانی خود لانا ہوتا تھا رات کے وقت تاریکی مین اکثر پانی بھرتے تھے
تین روز بعد دشمن شام کے وقت دو گھنٹہ واسطے چپ رہتے تھے اوسوقت
کوئے کے گرد بڑا ہجوم ہوتا تھا بیل اور گھوڑون وغیرہ کے واسطے کوئی
اصطبل سایہ دار نہ تھا افسرون نے لاچار اپنے گھوڑے چھوڑ دیے
اور سوم توپخانہ اسپی اوده کے گھوڑے بھی رہ گئے اور جو بھیڑ اور
بکری باقی بچین اونکو ذبح کر لیا گیا پانچ یا چھہ روز بعد پھر گوشت ملنا
دشوار ہوگیا دال اور چپاتی صرف غذا رہگئی محاصرہ کے دوسرے
روز شام کے وقت ، جون کو میری پیٹھ مین گولی لگی مگر خوش طالعی سے

اوس گولی کا زور سب گھٹ گیا تہا مین مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے پہرہ پر کھڑا تہا جبکہ میرے گولی لگی ایک ہفتہ کے قریب مین بیکار رہا لیکن دشمنون کا احوال سب دیکھا کرتا تھا چار یا پانچ دن کے عرصہ مین سپاہیون نے ہمین توپون سے بالکل گھیر لیا اور بندوقون کی کچھہ انتہا نہین تہے چارون طرف مکانات اور بنگلے جلے ہوے جو خالی پڑے تہے اونپر چڑھ کر اونکی اوٹ مین بندوقین ہمارے اوپر چلاتے تہے گرجا گہر سے جسکو بہی جلا دیا تہا ہمکو دشمن بہت دق کرتے تہے اور نا تیار نئی بارکین جو گورون کے واسطے بنتی تہین وہانسے بہی اونہون نے ہمین بہت دق کرنا شروع کیا مگر اسطرف کپتان مور صاحب نے جو ایک بڑے شجاع افسر تہے روکا اگرچہ یہہ صاحب جو متعلق پلٹن نمبر ۳۲ گورہ کے تہے بازو پر زخمی ہوئے تہے مگر اوس حالت مین بہی ایک بازو گلے مین ڈالے ہوئے اور دوسرے مین چہہ نالی تپنچہ لئے ہوئے جہان کہین خطرہ کی جگہہ دیکہتے تہے وہین گہس جاتے تہے نامکمل بارک مذکور پر اونہون نے دوربین لگا دی تہی جس سے دشمنونکا حال معلوم رہتا تہا اور ہم اپنی توپونکا نشانہ اوسکی مدد سے اچہی طرحسے مار سکتے تہے سپاہیون نے اکثر مرتبہ ان نئی نامکمل بارکون مین سے تین کا قبضہ کر لیا لیکن ہر مرتبہ کپتان

مور صاحب قریب بارہ گورہ لیکر مورچہ گاہ سے باہر نکلکر اونپر بلاتحاشہ
جا پڑتے تھے اور ہزارونکو وہانسے بھگا دیتے تھے ایسے موقعون پر خدا
کی قدرت سے دشمنونکا بڑا نقصان ہوتا تھا اور ہمارے ادمیونکا بال
تک بیکا نہین ہوتا تھا مورچہ گاہ سے بارکون تک راستہ مین جھگڑے
وغیرہ آڑ کے واسطے کھڑے کرلئے تھے یہی بہادر افسر دومرتبہ رات کو قریب
پچیس ۲۵ گورہ ہمراہ لیکر مورچہ گاہ سے نکلے اور دشمنون کی قریب کی
توپونمین کیلین ٹھوک آئے حقیقت مین اسکے بزدلی اور نامردی ہندوستانی
سپاہیون کی عیان ہے باوجودیکہ ہزارون جمع تھے اور مکانات شکستہ
کی اونکو بہت پناہ بھی تھی اور میگزین کا سامان اتنا تھا کہ تمام ہندوستان کے
واسطے کافی ہوتا مگر تاہم اونہون نے ان چند بہادران انگریزی پر حملہ نہ کیا
دور سے توپین اور بندوقین چلاتے رہے اور جب کبھی میدانمین حملہ
کے واسطے فراہم ہوکر مورچہ گاہ کے قریب اتے تھے تو چند لشانے مورچہ گاہ
انگریزی مین سے اونسبکو متفرق اور پریشان کردیتے تھے اور وہ بلاتحاشہ
اولٹے قدم بھاگتے تھے اول چار یا پانچ روز تک ہمارے توپخانہ سے
پے ہم اور بڑی تیز اگ جاری رہی مگر جب ہمنے دیکھا کہ دشمن مکانات کی پناہ

مین هے اور اوسکا چندان نقصان نهین هوتا تو همنے بهی مناسب سمجها که
اتنا خرچ سامان جنگ ضرور نهین هے اندنون گرمی کی نهایت شدت
تهی اور بباعث خوف اور نهونے مکان اور خوراک اکثر بی بیان اور
بچّے بڑی تکلیف سے مرگئے اکثر گوره سپاهی اور افسر طمانچه طپش آفتاب
سے مرگئے مورچه گاه کے باهر ایک کنوا تها جسمین هم اپنے مردون کو
ڈال دیتے تهے اور شام کے وقت ایسا کرتے تهے کیونکه دکهن اسقدر گولے
اور گولیونکی بوچهار رهتی تهی که باهر نکلنا نهین سکتے تهے اب اسوقت سبکو
اتنی تکلیف تهی که کوی کسی سے ایک لفظ تشفی کا بهی نهین کهه سکتا تها اور نه
ایک دوسرے سے کسیطرح کی مدد ممکن تهی اچهے افسرون اور بڑی بڑی
نازپروردی بیبیون کی لاشین برامدے مین رکهه چهوڑتے تهے اس انتظاری
سے که کب شام هو تو هم اونکو کوے مین ڈال اوین اب دشمنون نے گولے
سرخ کرکے چهوڑنے شروع کیے تا که ایک بارک جسپر که چهپر تها افسرون اور
کے ڈیرونمین جو مورچه گاه کے میدانمین کهڑے تهے آگ لگ جاوے
اکثر ڈیرے جلگئے اس خوف سے سب افسرون نے اپنے اپنے ڈیرے
اوکهاڑ لئے آخر کو ۱۳ جون کو پانچ بجے شام کو بارک کے چهپر مین بهی آگ

الگ گئی جو وقت کمال مصیبت کا تہا تمام زخمی اور بیمار اور گورون اور طنبوچیون
کے قبایل اوسمین تہے ہوا بہی اوسوقت تیز چل رہی اور ہم مین سے کوئی بیمار ان
اور زخمیون اور بیچاری عورتون کی مدد نہین کر سکتا تہا چالیس سے زیادہ
عورتین اور زخمی وغیرہ اوس چھپر کے ساتہہ جلکر خاک ہوئے تمام دوائی خانہ
بہی جلگیا صرف ایک یا دو ہتیارون کے بکس بچ گئے اور تہوڑا سا صندوق
حیند اودیہ کا رہگیا ہم اوسوقت سب اپنی اپنی جگہہ دیوار کے قریب باہرون
پر متعین تہے کیونکہ دشمن چارون طرف سے حملہ آور تہا اسوقت چار ہزار فوج اونکی
مورچہ گاہ کے باہر جمع تہی اور کئی مرتبہ اونہون نے چاہا کہ اسوقت ہمپر
حملہ کرین مگر جبوقت اونہون نے ارادہ کیا اوسیوقت ہمارے توپخانہ
نے اونکے مصمم ارادہ کو فسخ کیا اسمین شک نہین کہ اگر دشمن ہمارے
اوپر حملہ کرکے ان پڑتے تو ہمین شکست ہو مگر یہہ بہی ضرور تہا کہ اونکا
نقصان بہ اقرار واقعی ہوتا ادہے سے زیادہ کا ہمین کہٹ ہوتا کیونکہ
ہمنے ارادہ کر لیا تہا کہ اپنی جانکو خوب گران بیچا جاے ہم مین سے ہر شخص کے
پاس پانچ پانچ اور چہہ چہہ بندوقین بہری ہوئی تیار تہین اور علاوہ اسکے
تلوارین اور سنگینین بہی موجود تہین اس روز کے بعد دشمنون نے روزانہ

حملہ کر کے مورچہ گاہ انگریزی کا فتح کرنا چاہا مگر ہر مرتبہ اونکو زک ملی لاچار اب اونھون
اپنی تمام اگ عماری توپون کی طرف برسانی شروع کی تاکہ اول عماری توپون
کو بیکار کرین اس امر مین وہ یہانتک فتحیاب ہوئے کہ جس وقت ہمنے مورچہ
گاہ کو خالی کیا اوسوقت عماری اٹھہ توپونمین صرف دو رہ گئی تھین اور سب
بیکار ہوگئی تھین جیسا کہ اگے معلوم ہوگا ایک روز صبح کو مجھے یقین پڑتا ہے
کہ دوسری تاریخ جون کی تھی ایک بڑا ہجوم مورچہ گاہ کے گرد جمع معلوم ہوا
اونکی پوشاکین مختلف تھین جب کبھی سپاہی میدانمین آتے تھے تو وہ
اپنی پوری وردی پہن کر نہین آتے تھے بعض پر جاکٹ اور بعض پر ٹوپی
اور بعض پر کچھہ بھی نہین صرف دہوتی اور مرزئی ہوتی تھی ہمنے بھیجے
شہریون سے معلوم ہوا کہ اوس روز فوج باغی کا ارادہ مصمم ہوا تھا کہ
مورچہ گاہ کو فتح کرنا چاہئے کچھہ مضائقہ نہین اگر سب کی جان بھی جاوے
ایک نیا صوبہ دار میجر جو اول پلٹن پیادہ تلنگہ مین مقرر ہوا تھا اوسنے گنگا
جلی اوٹھائی تھی کہ کیا تو انگریز دن پر فتح حاصل کرے یا جان دے دشمن
بڑے بڑے گٹھے روئی کے میدانمین لائے اور اونکو چین کے اونکی
اوٹ مین لڑنا چاہا گٹھون کو اگے سرکاکے اور اونکی اوٹ مین بندوقین

مارتے ہوئے اونہون نے بتدریج مورچہ گاہ کے قریب آنے کی تدبیر کی اس اثنا مین جنوب مشرق کی جانب پانچ سو ادمی نئی بارکون کی طرف آگئے اور وہان سے ہمارے پہرہ پر حملہ کیا وہان پر کپتان مور صاحب حسب معمول پہر گئے اور اپنے ساتھہ ۲۵ ادمی لئے اور پانچوین بارک کے قریب جاکر چند بندوقین چلائین اور پہر چوتھی بارک کے عقب مین پہنچکر وہانسے سب کو نکالدیا بین تیس ۲۵ یا چالیس ادمی دشمنون کے مارے گئے اس اثنا مین ایک سو آدمی روئی کے گٹھونکی اڑ مین کرجا گھر سے ہمارے مورچہ گاہ کیطرف اگے بڑہے اور مورچہ سے قریب ڈیرہ سو گز کے فاصلہ پر ان پہنچے اور ان سے پیچھے فوج غل مچاتی ہوی زیر حکم صوبہ دار مذکورہ بالا کے آتی ہوئی نظر ائی ہماری طرف سے ایک چند گولہ چلنے تھی وہ لوگ متفرق ہوگئے اور دوسو آدمیون کے قریب مقتول اور زخمی ہوئے اور دوسو ادمیون نے ہمارے اوپر شمال مشرق کے کونے سے ڈیرہ گھنٹہ تک بندوقین مارین اور بہت دق کیا اس روز مینے اپنے مورچہ گاہ مین ایک بڑی شجاعت کا کام دیکھا تو دوپہر کے دشمن کے ایک نشانہ سے اسباب جنگ کے چھکڑون مین اگ لگ گئی اور جبکہ ایک چھکڑے مین اگ روشن تہی اوسوقت دشمنون نے تمام اپنی

توپین اوسطرف چلانی شروع کین ہمارے سب آدمی صبح کی لڑائی سے تھکے ہوے تھے گولہ انداز دشمن سے بہی کچھہ زخمی ہوئے تھے اور کچھہ مر گئے تھے اِس سب سے اگ بجھانا ایک امر دشوار پڑا اور خوف تہا کہ تمام چھکڑے اوڑجاوین گے لیکن اس اگ کے بیچ مین ایک جوان افسر لفٹننٹ دلافوس صاحب نام نے ایک بڑی جوانمردی اور دلیری کا کام کیا اور جلتے ہوے چھکڑے کے نیچے جا پڑے اور مٹی اوٹھا کر اوسپر ڈالنی شروع کی پہہ دیکھکر دو گورے سپاہی بہی اونکے ساتھہ جا شامل ہوئے اور اونکو دو سبوچہ پانی کے لاکر دیئے جو کہ لفٹننٹ صاحب نے اگ پر ڈال دیئے اور جبکہ وہ پانی اور لینے گئے تو اس عرصہ مین اونہونے پہر مٹی ڈالکر بالکل اگ کو بجھا دیا اور پہہ توپین برابر چلتی رہین مگر خدا کی قدرت سے اونکو کسیطرح کا ضرر نہین پہنچا اس کوی ذرا بہی سایہ دار جگھہ ہمارے مورچہ مین نہین رہی اور دیوارین بارکونکی چھلنی ہوگئین تہین اکثر ادمی مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے رہتے تھے صندوق اور کہاٹ وغیرہ سے کچھہ سایہ کر لیا تہا یہان پر اگرچہ گولونسے کچھہ حفاظت تہی مگر تپش افتاب سے چندان نہین سکتی کی بیماری سے اکثر لوگ ضایع ہوتے تھے چند باورچی باقی رہ گئے تھے جو گورہ سپاہیون کے واسطے

کہانا پکاتے تہے اور باقی صاحبون کو اپنے لیے کہانے پکانیکا خود سرانجام کرنا
پڑتا تہا واقع مین بعض اشخاص جنکو کچہ سامان ملتا تہا پکانیمین نہایت مشکل پڑتی
تہی اور بڑی دشواری سے اونکو اور اُنکے بچونکو ایک لقمہ کہانیکا ملتا تہا اکثر
گورے لوگ بہی کہانا پکاتے تہے اور طنبورچی بہی پکانیمین مدد دیتے تہے
مگر بعوض کہانا پکانیکے وہ بہت اجرت طلب کرتے تہے ینے اکثر اوقات
کچہہ دال اور چپاتی پکانیکے واسطے دو دو روپیہ دئے اور تسپربہی وہ کہانا
اچہا نہین پکتا تہا جو جو تکالیف اوس مورچہ گاہ مین پڑین اونکا بیان بالکل
غیر ممکن ہے غریب زخمی اور بیمار خصوصاً بڑی مصیبت مین تہے بدبو اور
عفونت مردہ گہوڑون اور جانورون کی جنکو گولیون سے مار ڈالا تہا
اور جنکو وہانسے اوٹہا نہین سکتے تہے دماغ کو پریشان کرتی تہی اور ہجوم مکہیون
کا بہی کثرت سے تہا اکثر اشخاص ان تکالیف کے باعث سے مورچہ گاہ سے
باہر نکلجانا چاہتے تہے چنانچہ بعض بعض رات کے وقت باہر نکل گئے مگر آخر کار
باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے میرے کنبے کے لوگ یعنی میری میم اور لڑکی
اور دونو بہنجیان اور بہتیرا اور چہوٹا بہائی وغیرہ سب چاہتے تہے کہ کسیطور سے
یہانسے نکلین مگر چونکہ ہم سب بہت ادمی تہے تو باہر نکلتے ہوئے بہت خوف معلوم

ہوتا تہا مگر یہہ صلاح ٹہیری کہ ایک شخص مین سے باہر جاوے اور شہر کا حال دیکھے
کہ وہان کیا صورت ہے چنانچہ مینے ۲۴ تاریخ جون کو جنرل صاحب سے اجازت
باہر جانیکی چاہی تاکہ شہر مین جاکے وہانکی خبرین لاؤن اس شرط پر کہ واپس آنیکے
بعد اگر مین چاہون تو اپنے کنبے کے ادمیونکو باہر لیجاون جنرل صاحبنے قبول
فرمایا اور کہا کہ جہان تک ممکن ہو شہر کا احوال مفصل دریافت کرکے لاؤ چنانچہ
قبل اسکے جنرل صاحبنے دو ہندوستانی ادمی بہی اخبار لانیکے واسطے بہیجے تہے
مگر وہ لوگ پہر واپس نہ آئے اگرچہ جنرل صاحب نے اونکو بڑا انعام دینے
کا اقرار کیا تہا جنرل صاحب نے مجہسے یہہ بہی فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو بڑے بڑے
رئیسون شہر یا اختیار سے ایسی صلاح اور شرائط کرو کہ اونکی تدبیر سے
دشمنونمین اپسمین نفاق ہو جاوے اور وہ ہمین دق کرنا چہوڑ دین جنرل
صاحب نے مجہے ایک لاکہہ روپیہ دینے تک کی اجازت دی اور یہہ بہی کہا کہ
علاوہ اس روپیہ کے اون لوگون کو جو ایسی خیرخواہی اور خدمت کرینگے اونکی
پنشن کافی بہی عطا ہوگی مجہے یقین ہے کہ مین اس امر مین کامیاب ہوتا
بشرطیکہ راہ مین گرفتار نہو جاتا خدا کی مرضی کے موافق پیش آیا اوسکی مرضی
یہی تہی کہ مین مورچہ گاہ سے نکل جاون اور سلامت رہون اور محصورین کی طرف

پہر جو بلا نازل ہوئی اوس سے محفوظ رہون مورچہ گاہ سے باورچی کا لباس پہن کر باہر نکلا اور نا تیار بارکون سے نکل کر چند قدم آگے گیا تہا کہ چار سپاہیون اور دو سوارون نے مجھے قید کرلیا یہہ لوگ مجھے نانا کے کیمپ مین لے گئے اور پہرہ مین رکھدیا اور مجھسے احوال ہماری مورچہ گاہ کا پوچھا مگر جواب مین مینے وہی کہا جسطور پر جنرل صاحب نے مجھے ہدایت فرمائی تہی مینے بیشتر ہی سے اونسے پوچھہ لیا تہا کہ مبادا اگر مین گرفتار ہوجاؤن تو باغیون کو کسطور سے جواب دون میرے جوابون سے باغیون کو تشفی نہوئی اور مجھکو تین عورتون کے ساتھہ جو ہماری مورچہ گاہ سے نکلتی ہوئی دو دن پیشتر قید ہوئی تہین قید کیا اون عورتون نے بیان کیا تہا کہ انگریزون کے پاس مورچہ گاہ مین کچھہ نہین رہا ہے فاقہ کرتے ہین اور میرا بیان اس سے خلاف تہا لہذا اونکو تشفی نہوگیا کہ کسکی بات کا اعتبار کرین مجھسے باغی پہر کچھہ نہ بولے اور مجھکو قید خانہ مین مقید کیا جہان مین بارھوین تاریخ جولائی تک قید رہا اوس تاریخ نانا صاحب کی عدالت مین میرا مقدمہ پیش ہوا اور مجھکو تین برس کی قید با جہولان اور با مشقت کا حکم ہوا اس قید سے مجھکو فوج انگریزی نے ۱۷ تاریخ جولائی کی صبحکو رہا کیا

جو جو انکا تکالیف اور مصیبتین مجہپر اس زمانہ قید مین گذرین اونکا احوال بہت طول ہے اور چونکہ وہ احوال ذات خاص کا ہے تو غالبًا عوام کو دلچسپ نہوگا اسواسطے مین اوسکو اسجگہہ قلم انداز کرتا ہون قبل اسکے کہ مین وہ احوال بیان کرون جو بعد میرے چلےانے مورچہ گاہ سے واقع ہوا اتنا یہان بیان کرنا ضرور ہے کہ ہمکو ایک بڑا خوف یہہ تہا کہ برسکال نہ شروع ہوجاوے کیونکہ گورہ سپاہیون اور اور لوگون نے زمین مین غار کہود لئے تہے جسمین اپنے تئین اور بچونکو دہمین رکہتے تہے اسمین کچہہ حفاظت افتاب کی بہی تہی اور دشمنون کے گولون سے بہی ایک گونہ پناہ تہی مینہ برسنے سے یہہ غار سب بہر جاتے اور علاوہ ازین کچّی دیوارین جو بڑی پناہ مورچہ گاہ کی تہی وہ بہی اب گولون اور گولیون سے چہلنی ہوگئی تہی اور مینہ برسنے سے اوسکے جلد بیٹہہ جانیکا گمان تہا علاوہ اسکے ہماری بندوقونمین زنگ لگ جاتا کیونکہ بندوقین تو بہت تہین مگر اونکے صاف کرنیکے واسطے ادمی کہان تہے یہہ سب بندوقین بہری تیار رہتی تہین تاکہ موقع کے وقت ایک ایک ادمی کے پاس چہہ چہہ بندوقین تیار بہری رہی تہین غرضکہ ایک بہاری مینہ سے مورچہ گاہ مین رہنا غیر ممکن ہوجاتا

یہہ سچ ہے کہ مورچہ گاہ مین سامان رسد اتنا کافی تہا کہ ادہی خوراک پر ہم سب پندرہ۱۵ یا بیس۲۰ روز تک اور رہ سکتے تہے چنانچہ ہم پاس افراط سے تہا اور یہی ہماری خوراک تہی آٹے اور دال سے چنونکو ترجیح تہی کیونکہ روٹی دال پکانے مین بڑی تکلیف ہوتی تہی اور وقت بہی نہین ملتا تہا چنونکو پانی مین بہگو کر کہا لینا اوسکی نسبت بہت اسان تہا چنانچہ بعض ہنود جو ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے صرف بہیگے ہوئے چنے کہائے جب تک کہ وے مورچہ گاہ مین رہے باوجودیکہ ہم اس مصیبت اور تکالیف مین تہے مگر تسپر بہی ہمارے بہادر گورہ سپاہیون اور افسرون نے بارہا چاہا کہ رات کو مورچہ گاہ سے نکل کے دشمن کے توپخانہ پر حملہ کرین اور توپونکو ناکارہ کر دین تا اونکا قبضہ کرلین اور اگر ایسا نہو سکے تو باعزت میدانجین مرجاوین بہرحال ایسا مرنا اس جانکندنی کی حالت سے بہت بہتر ہے مگر اونکو نہین ایک امید دروغ یہہ تہی کہ لکہنو سے جلد مدد آنے والی ہے علاوہ اسکے عورتون کی صحبت اپنے خاوندون اور بہائیون اور بچون سے صاحب لوگون کو ایسی تجویز سے باز رکہتی تہی مگر اگر ہم ایسا کرتے تو ضرور فتحیاب ہوتے کیونکہ مجہے پیچہے دریافت ہوا کہ رات کے وقت تلنگہ

سپاہی اپنی توپون کو صرف چند گولہ اندازونکے ہاتہہ مین چہوڑ دیتے تہے اور
بندوقین مارنیکے واسطے بہی ایک چند ادمی شب کے وقت رہجاتے تہے خلاف
اسکے دنمین البتہ دشمنون سے جہان تک ہوسکتا تہا ہمین دق کرتے تہے اوس
زمانہ کا خیال کرکے اب نہایت تعجب آتا ہے کہ باوجود ان سخت مصیبتون کے
انگریزون کی طرف سے کچہہ پیغام صلح وغیرہ کا نہ تہا بلکہ جس تاریخ مین
مورچہ گاہ سے نکلا اوسی تاریخ کی شام یعنی ۲۴ وین جون کو نانا کی طرف
سے جنرل ویلر صاحب پاس پیغام ایا کہ اگر آپ مورچہ گاہ خالی کردین اور
تمام خزانہ اور اسباب حوالہ کردینگے تو اپکو معہ اپکے سب ادمیون کے الہ اباد
بخیریت تمام روانہ کردونگا یہہ پیغام نانانے ایک پیرسالہ عورت یعنی گرین وے
صاحب کی میم کی معرفت بہیجا گرین وے صاحب ایک بڑے سوداگر
تہے جب غدر ہوا تو میم صاحب موصوف اپنے لڑکے اڈوارڈ گرین وے
صاحب کو لیکے اپنے گانو نجب گڈہ مین چلی گئین تہین جو کہ کانپور سے سولہ
میل تہا وہان اونکو خیال تہا کہ باغی یہان تک نہ اوینگے مگر نانانے یہہ خبر پاکر
اونکو گرفتار کرا منگایا اور چاہتا تہا کہ جان سے مار ڈالے مگر میم صاحب
موصوفہ نے ایک لاکہہ روپیہ جان بخشی کی عیوض مین دینے کا اقرار

گیا تھا جس سبب سے وہ ابہی تک مقید تہین اسجگہہ مجھے یہہ بیان کرنا ضرور ہے
کہ اب جو مین احوال لکہتا ہون وہ شنیدہ ہے دیدہ نہین ہے کیونکہ مین
نواب نانا کی قید مین تہا مگر جو مینے لکہا ہے وہ بہت تلاش اور تجسس سے صحیح
لکہا ہے اور جس بات کا مجہکو ثبوت اور یقین ہوا ہے وہی امر مینے درج
اپنے وقایع کے کیا ہے۔ دوسرے روز پچیسوین ۲۵ تاریخ جون جنرل صاحب
نے واسطے ملاقات کسی معتمد نانا صاحب کے مقرر فرمائی چنانچہ اوس تاریخ
قریب دوپہر عظیم اللہ معہ چند سوار متعلقہ رسالہ دوم جو سرغنہ بغاوت تہے
آیا جنرل صاحب اوس سے ایک نئی بارک مین جو مورچہ گاہ کے باہر تہی ملے
عظیم اللہ انگریزی جانتا تہا چنانچہ اوس نے جنرل صاحب سے انگریزی
مین گفتگو کرنی شروع کی مگر سوارون نے اوسے منع کیا کہ انگریزی مین
کلام نکیجے غرض اوسوقت اسمین یہہ عہد و پیمان ٹہیرا کہ جنرل صاحب مورچہ گاہ
کو خالی کر دینگے اور جملہ اسباب میگزین اور خزانہ حوالہ نانا کے کرینگے اور
نانا صاحب جملہ صاحبوان اور میمون اور بچون کو الہ اباد کی جانب روانہ
کر دینگے چنانچہ یہہ عہدنامہ لکہا گیا اور نانا صاحب نے بقسمیہ اسپر
اپنی مہر کی ۲۶ وین تاریخ کی شام کو توپ اندازی طرفین سے موقوف ہوگئی

۲۶ وین تاریخ کو صاحبون نے سب تیاریان روانگی کی کین اور چند صاحب
ہاتیون پر سوار ہوکے کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے بہی گئے ۲۷ وین تاریخ
کی صبحکو نانا صاحب نے ہاتی اور پالکی اور گاڑیان اور ڈولی وغیرہ واسطے
سواری میمون اور بچون اور بیمارون کے بہیجین تاکہ اونکو گہاٹ تک پہنچاوین
قریب ساڑہے چار سو مرد و زن کے اوسوقت مورچہ گاہ انگریزی سے
باہر نکلے اونکے نکلتے ہی جو کچہہ مورچہ گاہ مین تہا سب دشمنون نے لوٹ لیا
افسرون انگریزی کو اجازت ہوئی کہ وہ اپنے اپنے ہتیار ساتہہ لیجاوین
تمام فوج باغی اوسوقت انگریزون کو گہیرے ہوئے تہی صبح کے اٹہہ بجے
تہے جسوقت کہ سب صاحب دریا کے کنارہ پر پہنچے جو کہ مورچہ گاہ سے قریبا
ڈیرہ میل کے فاصلہ پر تہا جب کہ کچہہ صاحب لوگ کشتیون مین سوار ہوگئے تہے
اور باقی ہوتے تہے اوسوقت عین ۹ بجے توپین نانا کے کمپو مین سر ہوئین یہہ
علامت قریب ظاہر کرنیکی تہی اوسوقت قتل شروع ہوئی اور توپین اور
گولیان کشتیون پر چلنے لگین ملاح بہی کشتیون کو چہوڑ کر بہاگ گئے بہت
سے انگریز گولیون سے مارے گئے سپاہیون نے دریا مین گہس کر تلوارین
مارین چند کشتیان دوسرے کنارہ دریا پر پہنچین وہان پر ۵۶ پلٹن کو جو

اعظمگڈھ سے ائی تہی مقیم کرا رکہا تہا اونہون نے فی الفور اون کشتیونکے
ادمیون کو مار ڈالا مگر اونمین سے میمون اور بچیون کو جنمین سے اکثر زخمی
تہے سپاہی لوگ گرفتار کرکے نانا پاس لے آئے جنکو سوادا کی کوٹہی مین
مقید کیا ایک جوان عورت جسکو جنرل ویلر صاحب کی بیٹی مشہور کرتے ہین
ایک سوار لیگیا اوس بہادر نیک عورت نے رات کو جب سوار غافل سوتا
تہا اوسیکی تلوار لیکے اوسکا اور تین ادمیونکا سر کاٹا اور خود کنوئے مین
گر پڑی اوسی روز شام کو نانا نے فوج کی گنتی لی اس روز تینتیس قبضہ توپین
سلامی کی چلین ۲۱ توپین نانا کو بادشاہت حاصل ہونیکی خوشی مین چلین
اور ۱۹ توپین اوسکے بہائی بالا صاحب کے واسطے جو گورنر جنرل مقرر
ہوے سر ہوئین اور جوالا پرشاد برہمن سالیاری کے عہدہ پر مقرر ہوا اور
اوسکے واسطے ۷ توپین سلامی کی چلین گورنر جنرل صاحب نے اوسوقت
تلنگون کی بہادری کی بڑی تعریف کی اور ایک لاکھ روپیہ انعام دینے کا اقرار
کیا مگر یہہ اقرار کبہی پورا نہوا اتنے مین چار کشتیان صاحبون کی دریا مین آگے
بہی نکل گئی تہین اونکے پیچہے ادمی دوڑے مگر پکڑ نہ سکے آخر کو دریا کہڑہ
کے زمیندار بابو رام بخش نے اونکو گرفتار کیا اور سب صاحب اور میمون

اور بچون کو جو قریب ۱۱۵ کے تہے پکڑ کے کانپور بہیجدیا یہہ سب اول جولای کو کانپور
مین پہنچے اور اوسی روز شام کو سب صاحب لوگ تو نانا کے حکم سے قتل ہوئے مگر عورتون
اور بچون کو مقید کیا اب قریب ۵۰ میمین اور بچے کانپور مین مقید تہے جو قتل
عام سے بچے تہے ایک خاکروب اور بہشتی اونکی خدمت کے واسطے مقرر کیا گیا
اور کہانیکے واسطے صرف چپاتی اور دال ملتی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد بچون
کے واسطے قدرے گوشت اور تہوڑا سا دودہ بہی ملنے لگا تہا چارون طرف
سے فوج سرکش نانا کے پاس اتی جاتی تہی چنانچہ دسوین تاریخ جولای کو بیس ہزار
فوج کے قریب کانپور مین جمع ہوگئی تہی اس فوج نے شہر مین بڑی بڑی شرارتین
کین اور مہاجنون اور باشندگان شہر کو نہایت دق اور تباہ کیا نانا صاحب
کی فوج بہی بہرتی کرتے جاتے تہے اور ایک نیا توپخانہ اسپی بہی بہرتی کیا
تہا عظیم الله اور قریب ڈیرہ سو سوار رسالہ دوم اور اوسی رسالہ کا صوبہ دار
ٹیکا سنگہ جواب برگڈیر جنرل مقرر ہوا تہا + سرغنہ بغاوت اور بانی فساد تہے
اور انہین کی صلاح اور مشورہ سے یہہ قتل عام ہوئی اور فتحگڈہ سے جو
صاحب آئے تہے وہ بہی انہین کی سازش اور صلاح سے مارے گئے
نانا صاحب نے ڈونڈی پٹوای کہ صاحبان انگریز اب ہندوستان سے غارت

ہوئے اور نانا صاحب نے اونپر فتح کامل حاصل کی انگریز دلّی لکھنؤ اور
بمبئی وغیرہ مین سب جگہہ شکست ہوئی اور اب اونکا مقدور نہین کہ کانپور
مین قدم تک رکھہ سکین مگر نانا صاحب پر اونکی غلط فہمی جلد عیان ہوگئی۔
خبر پہنچی کہ انگریزی فوج فتح پور هوا پر آن پہنچی دس هزار فوج باغی انگریزی
فوج کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی مگر جو انجام ہوا وہ سب پر روشن
هے حاجت بیان نہین باوجودیکہ نانا صاحب نے فوج پر فوج کانپور
سے بهیجنی شروع کی مگر کچهہ حصول نہوا اخیر کو وہ خود سوار ہانکر میدان
مین آئے مگر اونکو بهی بهاگنے کے سوا اور کچهہ نہ سوجها اونکے بهاگتے
هی سب اونکی فوج جو اتنی شیخی مارتی تهی کافور ہوگئی تلنگو کے پاس لوٹ
کا زر کثیر تها اشرفیان جو اونہون نے اٹهائیس ۲۸ اٹهائیس اور تیس ۳۰
روپیہ کو خریدین تهین اونکے پاس بہت تهین بهاگتے وقت اونہون نے
فی کس ملاحون کو دریا پار ہونیکے واسطے ایک ایک روپیہ دیا اور کنارہ
پر بندوقین اور وردی پهینک کر خود هر طرف متفرق ہوگئے فتح پور کی
شکست کے بعد چند قاصد کانپور مین گرفتار ہوے اور نانا کے پاس لائے
گئے اونکے پاس چند چٹهیات انگریزی پائی گئین یہہ چٹهیات معلوم ہوا کہ میمون

نے مہاجنون اور بنگالیون کی سازش سے لکہی ہین چنانچہ حکم ہوا کہ قاصدون
اور حملہ میمون اور بچون کا قتل ہو چند صاحب لوگ بہی قید تہے سہہ ابن
ستائیس صاحب لوگون مین سے تہے جو دسوین تاریخ یا گیارہوین جولائی
کو فتح گڈہ سے آتے ہوئے گرفتار ہوکر قتل ہوئے تھا مین تاریخ جون کی شام کو اول
تو قاصدون کو قتل کیا اور بعد ازان صاحبون کو مارا انکے بعد بی بیون
کو حکم ہوا کہ گہر سے باہر نکلین مگر وہ ایک دوسرے سے لپٹ کر گہر مین رہین اور
کسی طور سے باہر نہ نکلین اوسوقت باغیون نے بندوقون کی باڑین مارین
اور تلوارین اور سنگینین لیکر گہر کے اندر گہس گئے اور سب میمون اور بچون
کو قتل کیا دوسرے روز سب لاشون کو جلادون نے گہسیٹ کر ایک
کنوئے مین ڈالدیا سولوین تاریخ کو شب کے وقت باغیون نے کانپور
بالکل خالی کیا اور علی الصباح سترہوین تاریخ کو انگریزی فوج کانپور
مین داخل ہوئی اور شہر کا قبضہ کرلیا مگر اس سے پیشتر باغیون نے میگزین
اوڑا دیا تہا مین اوپر یہہ بیان کرنا بہول گیا کہ بعد خالی ہو جانے مورچہ گاہ
انگریزی کے نانا پانچوین جولائی کو بٹہور گیا اور وہان جاکر اٹہہ سو توپون
کی سلامی بادشاہ دہلی کے واسطے سر کرائی اور ۸۰ توپین اپنے والد

مرحوم باجے راو کے واسطے چلوائیں اور ساٹھہ توپوں کی سلامی ذات
خاص کے واسطے کرائی اور اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ توپین نانا کی بیوی اور والدہ
کے واسطے چلین فقط

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ مئی

جو کچھ کیا کا بدلا ہے سزا جو کچھ جفا کی ہے

مولفہ صاحب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اشتہار واضح ہو کہ کتاب پر جیلاس ایک
عرصہ سے اس مطبع مین چھپ رہی تھی اب بالکل چھپکر
تیار ہو گئی ہے تصویر بغیر ایک عرصہ سے طیار رکھی تھی اب
اوسکا بھی انتظام ہو گیا اور اسی ہفتہ سے تقسیم شروع
ہو گی جن صاحب کو خریداری منظور ہو چھ روپیہ بھیجکر طلب
فرماوین بعد اداے محصول کے مطبع سے روانہ ہو گی اور
واضح ہو کہ سو جلد کے خریدار کو چہارم قیمت کم پہ ملیگی اور بلا محصول
قیمت کتاب روانہ ہو گی فقط

واجب العرض کتاب بغاوت ہند کے اجرا کو قریب
ایک سال ہوا جن صاحبون نے اب تک حساب طے نہین کیا وہ
عنایت کرکے سال گذشتہ کا حساب صاف فرماوین اور اپنے
کو پیشگی سے مدد کرین کہ ہم اونکا مشکور ہو اور کارخانہ مطبع
کا جاری رہے فقط

تاریخ بغاوت ہند

حصہ یازدہم

فتح کانپور

جبکہ یہہ آفت ناگہانی یعنی بلاء بغاوت ہندوستان پر نازل ہوئی اوسوقت ایکسلنسی
جنرل فوج شاہی سر ہنری ہیولاک صاحب ایران مین تھے جب وہ بمبئی
واپس تشریف لائے تو اونہون نے یہہ احوال سنا اور سنتے ہی قصد روانگی
اس ضلع کا کیا اور لارڈ الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے مشورہ سے پہلی
تاریخ جون کو دخانی جہاز ایرن نام پر سوار ہوکر سرندیپ کی طرف روانہ
ہوئے اور سرندیپ سے دوسرے جہاز پر سوار ہوکے کلکتہ جانیکا ارادہ
کیا بمبئی سے جہاز روان ہوا اور تین روز تک بخوبی چلا کیا مگر چوتھے روز

شام کو سمندر مین ایک طوفان آیا اور تلاطم عظیم برپا ہوا اور رات کے وقت
جہاز نے ایک پہاڑ سے ٹکر کہائی اور کوئی امید جہاز کے سلامت بچنے کی
نہی اول ٹکر کہا کر تو جہاز پہر سمندر مین چل نکلا مگر تہوڑی دیر بعد اوسنے
ٹکرانا شروع کیا اور آخر کو ایک ایسی بڑی ٹکر کہائی کہ دو ثلث جہاز پہاڑ پر چڑہ گیا
اسکے تمام جہاز کے جوڑ بالکل ڈہیلے ہوگئے اس صدمہ کو خیال کرنا چاہئے کہ کتنا بڑا ہوا
ہوگا کیونکہ اوسوقت جہاز فی گہنٹہ گیارہ میل جا رہا تہا جسوقت وہ ٹکرا رہا
تہا اوسوقت چہت پر کہڑا ہونا غیر ممکن تہا ہر سمندر کی لہر جہاز کو اوٹہا اوٹہا کے
دے دے پٹکتی تہی جبکہ یہہ حال جہاز کا ہو رہا تہا اوسوقت مینہ بہی کثرت سے
پڑ رہا تہا جہاز رانون کی ہستی گم ہوگئی ہرچند جہازیون کو حکم دیا جاتا تہا کہ
بہاری بہاری بادبان کہول دین اور بڑی مستولون کو نیچا کرین تاکہ
ٹکر کا صدمہ کم اثر کرے مگر وے لوگ اتنے خائف تہے اور اونکے ہاتہہ
پیر پہول گئے تہے کہ اونسے کچہہ نہوسکتا تہا آخرکار جہاز مین سے توپین چلائی گئین
اور نیلی روشنی جو خطر کی علامت ہے جلائی گئی توپون کی آواز سنکر اور
نیلی روشنی دیکہہ کر صاحب جج ضلع کنارہ سمندر پر تشریف لائے اور ایک
ہجوم مچہوون کا جمع ہوگیا ایک بہادر شخص سمندر مین کود پڑا اور تباہ جہاز

تک انکا ارادہ کیا اور قریب تہا کہ راستہ مین موجون مین انگر ڈوب جاوے
مگر بمشکل جہاز تک ان پہنچا اور زر رادم لیکر ایک تناب جہاز سے لیکر پہر کنارہ
پہنچا جب کہ روز روشن ہوا کشتیان کنارہ سے اوس تناب کے برابر برابر
چلکر جہاز تک آئین اور رکئے بار کرکے سب مسافرون کو کنارہ پر سلامت پہنچا دیا
جسوقت سب لوگ کنارہ پر صحیح و سلامت پہنچ گئے اوسوقت سر ہنری ہیولاک
صاحب نے کہا کہ ہم سب ملکر خداوند کا شکر بجا لاوین کہ اوسنے ہمین بڑی
آفت سے بچایا ہے اور آبی قبر سے محفوظ رکہا ساتوین تاریخ
جون کو سر ہنری ممدوح بسواری مرکب دخانی فائر کوئن نام سوار ہوکے
کلکتہ روانہ ہوئے اور مدراس مین پہنچکر لفٹننٹ جنرل سر پاٹرک گرانٹ
صاحب کو ہمراہ لیا یہہ صاحب سپہ سالار فوج ہند مقرر ہوئے تہے پندرہوین
تاریخ جون کو جو سر ہنری ہیولاک صاحب نے جہاز پر سے ایک چہٹی اپنے
گہر روانہ کی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چہٹی

مدراس مین
مجہے ایک لمحہ کی بہی فرصت نہوئی جو خط لکہتا مگر یہہ چہٹی مین کلکتے سے
اوس جہاز مین روانہ کرونگا جو بیسوین تاریخ جانیوالا ہے مدراس
مین مجہے خبر ملی کہ انبالہ کے مقام مین ۲۶ تاریخ مئی کو جنرل انیسن صاحب

سپہ سالار ہند مر گئے میرے دوست اسطور ہیں جنکو ہم محسن سمجھتے تھے جیسا ہی لارڈ فریڈرک
فنٹز کلارنس کی طرح یہہ بہی میرے اوپر مہربان تہے اگرچہ سرندیپ
مین جہاز تباہ ہو جانے سے میرا نقصان ہوا ہے مگر خدا سے سب امید ہے
اور ہمین خداوند کا بڑا شکرگذار رہونا چاہیئے کہ اوسنے اپنے رحم سے ہماری
زندگیون کو بچایا جہاز ہمارا چار بجے شام تک شکست نہین ہوا اگر
علی الصباح ہی پاش پاش ہو جاتا تو ہم مین سے بہت تہوڑا آدمی کنارہ
تک پہنچ سکتے ہماری فوج نے دہلی پر فتح پائی ہے مگر شہر دہلی ہنوز باغیون
کے قبضہ مین ہے سر ہنری برنارڈ حاکم فوج وہی ہین قطعہ ۱۰ اوین
تاریخ جون کو دونو جنرل یعنی سر ہنری ہیولاک صاحب اور سر پاٹرک
گرانٹ صاحب کلکتہ مین داخل ہوئے ہیولاک صاحب نے فی الفور اپنے تئین
سپہ سالار ہند کے سپرد فرمایا کہ جہان حکم ہو جاؤن چنانچہ صاحب
ممدوح نے اپنے خط مورخہ ۲۱ جون روز یکشنبہ مقام کلکتہ سے اپنے
گہر یون لکہا

نقل خط

مجہے اتنا وقت بہی مشکل سے ملا ہے
کہ مین پچہلی ڈاک ولایت کو جو جاتی ہے اوسکے ذریعہ سے تمہین اطلاع
دون کہ کل کے روز مین برگیڈیر جنرل فوج کا مقرر ہوا اور لسواری

ڈاک الہ اباد کی جانب جلد روانہ ہوتا ہون اس بڑے عہدہ حکومت کے واسطے
سر پاٹرک گرانت صاحب نے میری سفارش کی جنکا مطلب یہہ ہے کہ مین کانپور
مین سر ہنری ویلر کو خلاص کرون اور سر ہنری لارنس صاحب کی لکھنو جاکر
مدد دون خدا مجھکو عقل اور قوت بخشے کہ مین احکامات سرکاری کو بجالاون
اور ملک مین از سر نو امن کرون فقط تیسوین تاریخ جون کو سر ہنری ہیولاک
صاحب الہ اباد پہنچے اور اوس فوج کی حکومت لی جو کانپور فتح کرنے کو جاتی
تہی جنرل نیل صاحب انکے قبل الہ اباد مین پہنچ گئے تہے اونکے باعث سے
الہ اباد اور اوسکے نواح مین بہت فساد فرو ہوگیا تہا اور جس روز ہیولاک صاحب
الہ اباد مین پہنچے اوسی دن نیل صاحب ۴۰۰ گورہ سپاہی کانپور کی جانب روانہ
کرچکے تہے اور تیاریان فوج کی روانگی کی ہو رہی تہین کہ اسی اثنا مین
سر ہنری لارنس صاحب نے واردات عظیم کانپور سے الہ اباد کو خبر بہیجی ہیولاک
صاحب نے جو اس موقع پر ایک خط اپنے گہر لکہا اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ اصل خط مقام الہ اباد ۳ جولائی ۱۸۵۷ع جب سے کلکتہ چہوڑا
امن چین کے ساتھہ مسافت اور کوچ مین رہا ہون کہ تمہاری چٹھی اس ڈاک
پر جو کل انگلستان کو کلکتہ سے روانہ ہوگی نہ لکہہ سکا جب سے مین ہندوستان واپ

ایا ہون یہہ اول ڈاک ہندوستان سے جاتی ہے جسمین سے تمہارے واسطے
کوئی خط نہین بہیجا فتنہ بغاوت و دغابازی روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور توقع
یہہ ہے کہ اور بہی بڑہے لارنس صاحب لکہنو پر ابہی تک قایم ہین مگر اونکے مقابل
مین ایک جماعت کثیر ہے   خبر یقینی ہے کہ سب فوج انگریزی کانپور مین دغا
بازی کے ساتہہ غارت ہوئی دشمنون نے ترغیب دیکر اول اونسے عہد نامہ صلح
کیا تہا کل کو مین واسطے فتح کانپور اور بچانے لکہنو کے کوچ کرونگا فقط
ہیولاک صاحب کا ارادہ تہا کہ الہ آباد سے چوتہی تاریخ روانہ ہون مگر بباعث
چند وجوہات یہہ نہو سکا اور ساتوین تاریخ کو وہ وہانسے کانپور کی جانب روانہ
ہوئے اونکے ہمراہ ایک ہزار گورہ سے زیادہ نہونگے اور ڈیرہ سو سکہہ اور تیس سوار
رسالہ کے ایسے بہی ساتہہ تہے غرض کل فوج بارہ سو سے کچہہ کم تہی اس گروہ
قلیل کے ساتہہ اس رستم وقت نے فتح کانپور اور مدد لکہنو کے واسطے کمر ہمت
کی مستحکم باندہی باوجودیکہ چارونطرف تمام ملک مین باقاعدہ فوج جرار ہندوستانی
پہیلی ہوئی تہی فوج ہیولاک صاحب کے ساتہہ کپتان بیٹسن صاحب عہدہ اسسٹنٹ
ایجوٹنٹ جنرل پر مقرر ہوئے اور کرنل تلکر صاحب کو کوارٹر ماسٹر جنرل کا عہدہ
ملا اور خاص جنرل ہیولاک صاحب کے صاحبزادہ جو دسوین پلٹن پیادہ شاہی

مین ایجوٹینٹ تھے اب اس مہم مین اپنے والد ماجد کے مشیر مقرر ہوئے یہہ فوج ان
افسرون کے ساتھہ الہ اباد سے جلد جلد کوچ کرتی ہوئی میجر رناڈ صاحب کے
کالم سے جو اگے بڑھہ گیا تھا جا ملی برشکال شروع ہو گئی اور مینہ وہان دہار پڑنے
لگا اور سڑک کے دونو طرف پانی ہی پانی ہو گیا راستہ مین ادہر ادہر جلے ہوئے
بنگلون کے ڈہیر نظر آتے تہے اور درختون پر باغیون کی لاشین لٹکتی ہوئی
دکہائی دین اس سے میجر رناڈ صاحب کا اوس راہ سے گذرنا معلوم ہوتا تہا
تین روز تک تو حسب قاعدہ کوچ کا ہے اوسی طور پر اس فوج نے کوچ کیا کیونکہ
گرمی کی نہایت شدت تہی اور جنرل صاحب کو منظور تہا کہ اونکی فوج کی طاقت
بنی رہے کسواسطے کہ اونکو ایک کام سخت درپیش ہوگا مگر دسوین تاریخ جولائی
جنرل صاحب کو اپنا احوال بہت نازک معلوم ہوا کانپور بالکل قبضہ باغیون مین
آگیا تہا اور وہان پر اب باغیون کو کچہہ کام نہ تہا اسی سبب سے ایک جماعت کثیر
مقابلہ فوج انگریزی کے واسطے فتح پور کی جانب روانہ ہو چکی تہی اور جنرل صاحب
کو حساب سے معلوم ہوا کہ بارہوین تاریخ میجر رناڈ صاحب فتح پور سے پانچ میل
اسطرف پہنچ جاوینگے جہان ساڑہے تین ہزار فوج باغی معہ بارہ ضرب توپ
اونکے چند آدمیون پر حملہ آور ہوگی یہہ سوچکر وہ جلتی ہوئی دہوپ مین شتابی

تاریخ کو پندرہ میل کی منزل طے کرکے سیبی میں پہنچے اور پھر گیارہ بجے رات
کو چلے اور راتون رات کوچ کرکے میجر رناڈ صاحب کے کام سے آن ملے اور اونکے
ہمراہ شامل ہوکے کھاگا کی طرف کوچ کیا جو فتح پور سے پانچ میل اسطرف ہے
اور صبح کو وہان پہنچکر خیمہ زن ہوئے کل فوج انگریزی چودہ سو تھی اور علاوہ
اسکے تھوڑے سے ہندوستانی ادمی بھی تھے کرنل ٹیلر صاحب ایک تھوڑی
جماعت لیکر شہر کی جانب گئے اور دشمنون کو بھی گمان تھا کہ میجر رناڈ صاحب
کی قلیل فوج چلی آتی ہے اسی خیال سے اونہون نے مقابلہ کیا اور بلا خطر دو
توپون کو آگے بڑہا کے لائے اور مقابل مین خوب توپین چلائین اور دونو
جانب کی فوج پر بھی حملہ کا ارادہ کیا جنرل ہیولاک صاحب کو منظور یہہ تھا
کہ فوج انگریزی قدرے ارام کرلے اسواسطے اونہون نے حملہ کرنے مین
تعجیل نہکی صرف سو گورہ رفل پلٹن میں سے اگے بڑہکے پہرہ پر مقرر کئے مگر
دشمن کو ابھی تک جنرل صاحب کے پہنچ جانیکا مطلق خیال نتھا اسی باعث سے
وہ توپ اندازی کرتے ہوئے آگے بڑہے چلے آئے جب جنرل صاحب نے
دیکھا کہ دشمن توپین مارتا ہوا برابر اگے بڑہتا چلا اتا ہے فی الفور اونہون نے
بھی صف آرائی کا حکم دیا اور باوجود کسل ماندگی کے فی الفور ارادہ حملہ کیا

فتح پور بہی ایک مضبوط مقام دشمنون کے واسطے تہا سڑک کلان اوسکے بیچمین سے
گذری ہے اور وہی ایک خشک راستہ تہا کیونکہ دونو طرف زمین نیچی ہے اور مینہ
برسنے سے گز گز اور سوا سوا گز پانی بہر گیا تہا فتح پور کے چارونطرف مضبوط چار
دیواری کے باغات ہین اور خاص شہر مین بہی بہت سی مضبوط عمارتین ہین
اور شہر او نشیب زمین کے سامنے پہاڑی زمین اور دیہات اور انبون کے درخت
ہین جہان کہ دشمن نے قیام کیا تہا معلوم ہوا کہ ساڑہے تین ہزار فوج جرار باغی
معہ بارہ ضرب توپ اس مستحکم مقام پر قیام پذیر ہے انگریزی فوج مین صف آرائی
اسطور پر ہوئی اٹھہ توپین انگریزون کے پاس تہین وہ ناف مین زیر حکم کپتان
ماڈ صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی کے رکہی گئین اونپر سو جوان رفل پلٹن نمبر ۶۴
سے تعین کیے گئے اور پیچہے تمام فوج پیادہ قطار باندہ کر آراستہ ہوئی اور دونو
بازون پر رسالے لائین کے سوار اور سواران والنٹیرز رکہے گئے اس
ترکیب سے جب کہ فوج انگریزی نے صف باندہ کر گولہ اور رفل اندازی شروع
کی تو تہوڑے عرصہ مین دشمنون کے ہوش جاتے رہے اور رفل نو ایجاد کی مار جو
بڑی دور سے اونپر پڑنے لگی اسنے اونکے حواس باختہ کر دیے طرفین سے اتنا فاصلہ تہا
کہ تلنگون کی بندوقون کا مطلق فوج انگریزی پر اثر نہین ہوتا مگر نو ایجاد رفل

بندوقین جو گورون کے ہاتھون مین چل رہی تہین اوسی صف کی صف ہندوستانی
فوج کی لوٹی جاتی تہی کپتان ماڈ صاحب نے اپنا توپخانہ سڑک کلان سے اوتار کر جانب
کی سیلاب زمین پر لگے کو دوڑایا اور اوس شست سے گولے مارکہ دشمن عین سڑک پر
تین توپین اپنی چہوڑکر نہایت بدحواس بہاگے دشمنونکے بہاگتے ہی انگریزی
فوج نے آگے قدم بڑہایا اور اونکو مارتے ہوئے تعاقب کئے گئی دہنی طرف
ایک اونچی پہاڑ کی زمین تہی میجر رناڈ صاحب نے بڑی شجاعت کے ساتہہ دشمنونکو
وہانسے مارکے اوس جگہہ کا قبضہ کرلیا اور پہاڑی پلٹن گورہ نمبر ۸۷ اونکے
ساتہہ تہی اور پیچہین اور باہین جانب کو ۶۴ نمبر کی گورہ پلٹن نے بڑی شجاعت
میدانمین دکہلا رہی تہی اور باہین بازو پر ۸۴ نمبر کی گورہ پلٹن اور سکہہ
پلٹن فیروزپوری دشمنون کو خوب دبا رہی تہی جبسے انگریزی فوج دشمنون
کو مارتی ہوئی آگے بڑہتی جاتی تہی اوسیطور پر فوج باغی پیچہے ہٹتی جاتی تہی
اور توپین چہوڑتی جاتی تہی دشمنونکو شہر کی چار دیواری اور کوچہ گلین سے مارتے
ہوئے پرلی طرف فتح پور کے ہٹادیا ایک میل ہٹ کر اونہون نے پہر ارادہ مقابلہ کا
کیا اور صف باندہ کر کہڑے ہوئے اوسوقت فوج انگریزی اسقدر تہک گئی تہی کہ
جنرل صاحب کو دشمنونکو وہانسے ہٹانے مین ایک نوع کی مایوسی تہی اوسوقت

دوسرے رسالہ ترکسواران ہندوستانی نے فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے
حملہ کیا اور ایک گونہ فتحیاب ہوئے یہہ امر باعث دغا بازی چند سواروں رسالہ
بے ایمن جو فوج انگریزی کے ساتھہ تھے ظہور مین آیا مگر پھر جو انگریزی توپین
اور رفالچی دشمن سے مقابل ہوئے تو اسیوقت دشمن کے پیر اوکھڑ گئے اور بلا تحاشہ وہانسے بہی
بہاگے بعد ازان فوج انگریزی وہین خیمہ زن ہوئی خیال کرنا چاہئے کہ فوج
انگریزی کسقدر تہک گئی ہوگی اس موسم گرما مین چوبیس میل چلکر اتنی سخت
لڑائی لڑی کہ دشمن تمام اپنا اسباب جنگ اور توپین چہوڑ کر بہاگ گئے اس
فتح کی بابت جو جنرل ہیولاک صاحب نے نواب گورنر جنرل ہند کو چھٹی لکھی اوسکا
ترجمہ یہہ ہے ترجمہ بندگان عالی کی اطلاع کے واسطے
گذارش کرتا ہون کہ آج صبح کو مینے دشمنون پر حملہ کیا اور اونکو شکست کامل
دیکر میدان جنگ سے بہگا دیا اونکی گیارہ توپین چہین لین اور وہ نہایت
سراسیمہ اور بدحواس ہوکر پریشان حالت مین کانپور کی جانب بہاگے ہمین
دو سخت منزلین طے کرکے تین گہنٹہ رات باقی تہے جسوقت مین میجر رنارڈ صاحب
کے غول پیشین سے آن ملا اور اٹھہ بجے صبح کو فتح پور سے چار میل اسطرف خیمہ زن
ہوا خیمے استادہ کئے جاتے تہے کہ اتنے مین دشمن فتح پور سے نکل کے

اگے بڑھا اور کرنل ٹیلر صاحب کی جماعت پر جو واسطے دیدبازی اور سراغ کے
گئی تھی اگ برسانی شروع کی مین جانتا تھا کہ کل لڑای شروع ہو مگر جبکہ
اسطور پر دشمن نے حملہ کیا تو اوسکا جواب دینا نہایت ضرور پڑا مینے اٹھہ توپون
کو زیر حکم کپتان ماڈ صاحب متعلقہ توپخانہ شاھی پیچھین رکھہ کے اور پیادون
کی صف باندہ کر میدان کے واسطے کوچ کیا کپتان ماڈ صاحب کے توپخانہ نے
دشمنون کی صف مین ایسا حال کیا گویا بجلی گری اور وہ لوگ بے ھم توپین
چھوڑتے ہوئے پس پا ہوئے اور ھماری پیادون کی صفون نے اونکو باغات کی چار
دیواری کے اندر مار ھٹایا اور وہانسے شہر کے کوچون کے اندر مارتے ہوئے
اونکو وہانسے بھی بدر کیا میرا نقصان برائے نام ہوا ھے ایک ولایتی سپاھی
بھی میدان مین کام ایا اس مقام تک جہانسے مین یہہ عرضیہ لکھتا ہون میری
فوج جو بیس ۲۲ میل کی منزل طے کر کے پہنچی ھے اور میجر رناڈ صاحب کے
غول کو ۱۹ میل کی منزل طے کرنی پڑی ھے فوج نے جو جو تکالیف اس مسافت
اور طپش افتاب سے باستقلال تمام اوٹھائین اونکا ذکر تعریف اور تحسین سے
باھر ھے دشمنون کی فوج مین دو رسالے اور تین پلٹنین پیادہ معہ گیارہ
ضرب توپ تھین فقط ★ —— اسطور پر فتح پور فتح ہوا اسکے بعد دشمنونسے

لڑائی ہوئی وہ شروع سے اخیر تک توپ اور بندوق کی تھی دشمنون کی طاقت
نہتھی کہ ہمارے توپخانہ اور نوایجاد رفل کے سامنے ایک قدم بہی آگے کو بڑھین
بپیچہے ہی ہٹتے گئے بلکہ خاص اپنی توپخانہ کے برابر تک بہی آکر نہ لڑے دشمنون کے
سوارون نے البتہ ایک مرتبہ ہمارے عقب مین ہماری بہیڑ پر حملہ کیا اوسوقت ہندوستانی سوار
جو ہمارے ہمراہ تہے اونہون نے دغابازی کی مگر جسوقت ولایتی سپاہی رفل لیکر
اونکے سامنے ہوئے پہر تو اونکو باگ موڑتے ہی بنی اور اتنی جلدی دوڑ کر حملہ
کرنیکے واسطے نہ آئے تہے جتنی جلدی اونکو واپس بہاگجانا پڑا + اس فتح کے
بعد دوسرے روز جنرل ہیولاک صاحب نے اپنی فوج کے واسطے حکم مرقومہ ذیل کا اعلان
اور اشتہار دیا ترجمہ حکم برگڈیر جنرل ہیولاک صاحب اپنے
سپاہیون کے بڑے شکر گذار اور ممنون ہین کسواسطیکہ اونہون نے
کل کے روز میدان مین اسقدر محنت اور جانفشانی ظاہر کی کہ چند گہنٹہ کے
عرصہ مین ایک نتیجہ عجیب اونکی محنتونکا حاصل ہوا یعنی ایک فوج کثیر باغیون کی
ایک مستحکم مقام سے ہٹادی گئی اور اونسے گیارہ توپین چہین کر اونکو متفرق اور
پریشان کردیا اور طرفہ یہہ کہ ایک ولایتی سپاہی کا بہی نقصان نہوا ——
یہہ ایک امر عجیب بسبب اسکے ہے کیونکر ہوا البتہ توپخانہ برطانیہ کا باعث ہے

اس عشرہ اور شکست سے میں نے اپنے دورہ دورہ میں جو کچھہ کم نہیں ہے تو نجانہ چلتا
ہوا نہیں دیکھا رفل بندوقونکا اہل ولایت کے ہاتہونسے چلنا دوسرا باعث اس
فتح عظیم کا ہوا اولو العزمی ولایتی سپاہیون کی تیسرا سبب ہے اور سب مین بڑا
باعث اوس قادر مطلق کی مدد اور برکت ہے جو ہمیشہ انصاف دوست
اور راست باز کو ملتی ہے فقط لڑائی مین جنرل ہیولاک صاحب کا کچھہ
بڑا نقصان نہین ہوا مگر صدمہ طپش آفتاب اور کسل راہ نے بارہ ادمی مر گئے
دشمنونکا نقصان ظاہر ہے کہ بہت ہوا مگر تحقیق معلوم نہین کہ کتنا ہوا
ایک موقع پر جنرل صاحب نے تو ولکھا ہے کہ ہماری لڑائی بندوق یا سنگین یا تلوار کی
نہ تھی صرف رفل اور توپ کی تھی جس فاصلہ سے ہماری رفل بندوق کام کرتی تھی
اوس دوری سے دشمن کی آگ ہم تک مطلق نہین پہنچ سکتی تھی اور ہمنے چار گھنٹہ
تک دشمن کو چین نہین لینے دیا ✠ اس کلام جنرل صاحب سے دشمن کے نقصان کا قیاس
کیا جا سکتا ہے ✠ میدان کارزار سے وہان فرود نہ ہونے پایا تھا کہ جنرل
صاحب کو اپنے گھر کا خیال آیا اور ایک چھٹی اپنی میم صاحبہ کو اس مضمون
کی لکھی جسکا ترجمہ یہہ ہے ✠ ترجمہ ✠ از مقام فتح پور ۱۳ ماہ جولائی ۱۸۵۷ع ہم
جو لائی ۱۸۵۷ء ایک میری دعا جسکی تمنا مجھکو لڑکپن سے تھی اب مستجاب ہوئی

یعنی میدان کارزار مین فوج کو میرے زیر حکم فتح نصیب ہوئی مفصل احوال اس
جنگ کا میری چہٹی سرکاری سے معلوم ہوگا مگر مجملاً اسجگہہ لکھتا ہون کہ مین
اسجگہہ کل صبحکو اتوار کے روز بارہوین ۱۲ تاریخ جولائی کو پہنچا اور کسل راہ کے
باعث سے ارادہ تہا کہ کل کے روز دشمن پر حملہ کرون مگر اونکی قسمت مین
کچہہ اور تہا اونہون نے باہر نکلکر میری فوج پر حملہ کیا مین بہی فی الفور مستعد بجنگ
ہوا لڑائی اسمین شروع ہوئی اور دس منٹ بہی نگذرے تہے کہ لڑائی کا فیصلہ
ہوگیا اس تہوڑے عرصہ مین ہماری رفل بندوقون اور توپخانے نے باغیون
کے ہوش وحواس پران کر دیئے باغیون کی فوج مین پلٹن تلنگہ نمبر ۶ بہی
تہی یہہ وہی پلٹن تہی جو میرے زیر حکم مہاراج لوہ کی لڑائی پر گئی تہی مینے اونکو
اونسے کہا کہ بعض نے تم مین سے مجھے لڑائی کے وقت لڑتے ہوئے دیکہا ہے آب اوٹ
اور خاص اپنے اوپر اوس امر کی آزمائش کرو جسکو تمنے مجھے دوسرون
پر آزماتے دیکہا ہے بجز اس میری بیفایدہ شیخی سے کیا مطلب ہے قادر مطلق نے
مجھے فتح نصیب کرائی چار گہنٹہ کے عرصہ مین مینے گیارہ توپین چہین لین اور
تمام فوج باغی کو پریشان کردیا اب مین کانپور کے لینے اور لکہنو کی مدد کے واسطے
کوچ کرتا ہون مگر نہایت افسوس ہے کہ ہماری فوج کانپور مین جو محصور ہو گئی تہی

دغابازی کے ساتھہ ماری گئی اگر تونس اور جبیس هشر اجکے روز زندہ ہوتے
تو اونکو بڑی خوشی ہوتی اپنچ خاص میدان جنگ مین گہسا ہوا تہا مگر الحمد الله کہ
اوسکو کسیطرح کا اسیب نہین پہنچا فقط جب لڑائی ہو چکی تو فوج نے
اب کے درختون کے نیچے فتح پور کے بریلی طرف قیام کیا اور درختون کے سایہ
مین ڈیرے کہڑے کرکے کہانا کہایا اور دن بہر ارام کیا جو ۱۴ وین تاریخ فوج ظفر
موج نے اگے کی طرف کوچ کیا اوس روز شام کو جنرل صاحب کو خبر ملی کہ چند میل
اگے سڑک کلان پر اونگ گانو مین دشمن مورچہ زن ہے رات کو فوج
انگریزی نے ارام کیا اور علی الصباح اونگ پر چڑہائی کی لفٹنٹ کرنل ٹلر
صاحب معہ سواران و تلن ٹیررز کے اگے بڑہے پلٹن مدراس فیوزیلیرز جنکے
پاس رفل بندوقین تہین توپخانہ کے ہمراہ چلی دشمن کا مقام اگرچہ ایسا مضبوط
نہ تہا جس سے کسیطرح کا خطرہ ہو مگر جنگل اسقدر گنجان تہا کہ انگریزی اگ سے دشمن
بہت دیر تک پناہ مین رہے اور اس اثنا مین سواران دشمن نے غول باندہ کر
دونو جانبون کے پیر حملہ کیا تاکہ ہمارا اسباب چہین لین یہہ حملے البتہ بہت باعث تکلیف
تہے کیونکہ انگریزی فوج مین صرف بیس سوار تہے اور انکے مقابلہ کے واسطے فوج
پیادہ اور توپخانہ ہی دوبدو سامنے ہو سکتا تہا اور دشمن ایک ذرا بہی انگریزی اسباب

میں سے نہ لے سکے اخیر مرتبہ جو سوارون نے بہیڑ لوٹنے کے واسطے حملہ کیا
اوس مرتبہ اونکو صرف اوس گروہ قلیل نے جو حفاظت بہیڑ کے واسطے زیر حکم
سارجنٹ متعلقہ پلٹن نمبر ۹۰ مقرر تہا شکست دیکر بہگا دیا باوجودیکہ اوس وہ
میں صرف وہ لوگ حفاظت کے واسطے مقرر تہے جو معذور الخدمت تہے مگر
یہہ وقت ایسا تہا کہ معذور الخدمت بہی اب خدمت دیتے تہے اخیر کو کرنل ٹنلر صاحب
نے دشمن کو میدان میں شکست کامل دیکر بہگا دیا اور اونکی توپ چہین لی وہ اس
اضطراب کے ساتہہ بہاگے کہ کوسوں تک دشمن کا اسباب جنگ اور ڈیرے
اور خیمے وغیرہ بکہرے ہوئے پڑے پائے اس لڑائی کے بعد فوج انگریزی نے
کہانا کہایا اور ارام کیا اوسوقت خبر پہنچی کہ پانڈو ندی کا پل دشمن نے توڑا نہیں
ہے بلکہ اوسپر مورچہ قائم کیا ہے اور بڑی بہاری بہاری توپین لگائین
ہین یہہ خبر پاتے ہی جنرل ہیولاک صاحب نے کوچ کیا کیونکہ اونکو منظور یہہ تہا کہ پل مذکور
دشمن توڑنے نہ پاوین کیونکہ پل ٹوٹ جانے سے آگے بڑہنے مین دقت واقع
ہوتی غرض جلد جلد تین میل جاکر ندی مذکور پر فوج انگریزی پہنچ گئی اور
دیکہا کہ پل کی حفاظت کے واسطے دشمن نے بڑی بڑی توپین لگائی ہین
اور خود دوسری طرف کنارہ ندی پر مورچہ زن ہے اوسوقت تدبیر یہہ ہوئی

کہ پل پر سے دشمن کو ہٹانا چاہئے چنانچہ کپتان ماڈ صاحب نے پل کے سامنے تین
توپین توپچیون لگائین اور تین تین دو نو بازون پر اور آگ برسانی شروع
کری اور رجمنٹ مدراس فیوزلیرز جو بڑی نشانہ باز مشہور ہے تمام کنارہ ندی
پر رغل بندوقین لیکر پھیل گئی اتنے دشمنون پر اسقدر آگ برسی کہ اونکا قافیہ
نہایت تنگ ہوا اور اسطور بہنے جیسے بہاڑ مین چنے بہنتے ہین یہہ سچ ہے
کہ دشمن نے بہی توپ اندازی مین کمی نہین کی اور جسقدر فوج انگریزی آگے
بڑھتی جاتی تہی اوسیقدر وہ بہی بڑی سرعت کے ساتہہ فیر کرتے تہے مگر
ماڈ صاحب کے توپخانہ نے بڑا اثر کیا اور اتنے مین فیوزلیرز رجمنٹ کے
سپاہی زیر حکم جو میجر رناڈ صاحب دہنے بازو پر تہے جہٹ پل کے پاس جاجمع
ہوئے اور اوسکے پیچہے تمام پیادون کی قطار آگ برساتی ہوئی پہنچ گئی اور
دشمن کی دو نو توپین جو پل پر لگی ہوئی تہین چہین لین اور انگریزی فوج چاہتی
تہی کہ دشمن کو سنگینون سے مارے مگر وہ تو توپین چہنتے ہی کافور ہوگئے اور اسقدر
پریشان اور متفرق ہوکے بہاگے کہ پہر اونہون نے پیچہے پہر کر نہ دیکہا اور
پانڈو ندی سے بہاگ کر خاص کانپور ہی مین پہنچکر دم لیا جب یہہ خبر شکست کی
کانپور پہنچی تو اوسوقت نانا صاحب نے وہ کام نیک اور مردانگی یعنی قتل بیچاری

میمون اور عورتون کا بن ایا جسکا ہم مفصل ذکر کر چکے ہین اور جسکی یاد
سے انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین جو کوئی اس قصۂ ھولناک
کو سنتا ھے یا پڑھتا ھے اوسکے دلمین بیچارے معصوم بچونکا چیخنا اور
اونکی ماؤنکا اشد تکلیف اور کمبختی مین ہونا یاد دلاتا ھے

نانا صاحب کے ساتھہ مقابلہ ہونا

۱۶ تاریخ جولائی کو صبح صادق نہونے پائی تہی کہ قرناے انگریزی نے تہکے ہوے
ولایتی سپاھیون کو بیدار کیا گذشتہ رات کو لشکر انگریزی مین ایک خوشخبری
یہہ پہیلی تہی کہ ابہی تک میمین اور بچے اون صاحبون کے جو کانپور مین قتل
ہوے نانا صاحب کی قید مین حیات ہین فوج انگریزی کو خوب معلوم تہا کہ ابہی
تک کانپور دور ھے اور دوم یہہ بہی جانتے کہ یا تو ذہو اندہا رمنہر بنانا شروع
ہو جائیگا یا طیش افتاب اونکو بخوبی جلاویگی اور یہہ بہی وہ خوب جانتے تہے
کہ جن اپنے ھم وطن قیدیونکو بچایا چاہتے ہین اونکے سد راہ ایک بڑی اراستہ
فوج ھے مگر اونکو اس امر کا خواب خیال ہی نہ تہا کہ وہ عورت اور بچے سب
قتل ہوگئے غرض بڑی امید مین خوشی خوشی وہ نیند سے اوٹھے اور مٹی کے
ڈھلون کے تکیون کو چھوڑ کر کانپور کی جانب کوچ کیا جنرل ھیولاک صاحب

کو معلوم ہوا کہ نانا خود میدانمین ایا ہے اور ادہر وارہ گانومین جہان
کہ سڑک کلان سے وہ سڑک جو چہاونی کانپور سے انکو ملی ہے مقیم ہے
اور دونو سڑکون پر اوسنے مورچے کہود کر بنا لیئے ہین اور سات توپین
جنمین سے دو ہلکی اور سات قلعہ شکن دیہات مین مختلف موقعون پر لگادی
ہین اور انکے پیچہے سوارون اور اپنے ذات خاص کے نوکرون کو مقیم
کیا ہے یہہ ظاہر تہا کہ اگر انگریزی فوج سڑک کلان پر سیدھی بڑھی چلی جاوے
تو توپون کی زد سامنے سے بڑی غضب ہوتی اسواسطے جنرل صاحب نے تجویز
کی کہ دشمن کے باھین ہات کو اوتر لینا چاہئے تمام بہیڑ اور سرانجام رسد
وغیرہ کو مہاراجپور مین چہوڑا اور خود معہ فوج دوپہری مین انہون نے
نیچے دو گہنٹہ ٹہیر کر روانہ ہوئے اور فوج انگریزی اس ترکیب سے
چلی سب سے اول تو پلٹن فیوزی لئیر معہ دو توپ اونکے پیچہے پہاڑی پلٹن
گورہ کی جسکو گہاگرا پلٹن کہتے ھین اونکے پیچہے چہہ توپین زیر حکم کپتان
ماڈ صاحب کے تہین اونسے پیچہے پلٹن گورہ نمبر ۶۴ اور اوس سے پیچہے
پلٹن گورہ نمبر ۷۸ اور اونکے پیچہے دو توپین تہین اور سب سے پیچہے پلٹن
فیروزپوری سکہون کی اول تو فوج انگریزی اسطور پر اراستہ ہوکر چلی تھی

سیدھی چلی اور بعد ازان دشمن کے گھیرنے کے واسطے سڑک کلان کو چھوڑ کے
دھنے ہاتھہ کو ادہری اول تو دشمنون کو انہون کے درختون کی آڑ مین کچھہ معلوم
نہوا مگر جب اونکو انگریزی فوج کا مطلب ظاہر ہوا تو وہ اوسوقت ہوشیار ہوئے اور
اونکے لشکر مین کہل بلی مچی دشمن نے اپنے باھین جانب جسطرف کہ فوج انگریزی گھیرے
ہوئے چلی آتی تہی ایک جماعت کثیر سوارون کی مقابلہ کے واسطے بہیجی اور گولے اور گولیون
کی بوچہار ہونے لگی مگر فوج ظفر موج انگریزی بلا تامل جب تک کہ دشمن کے قریب
آئی آگے بڑھتی گئی اس صف آرائی کا احوال اور مقامات مورچہ دشمن اس
نقشے سے بخوبی معلوم ہونگے اسوقت لڑائی کا احوال لکھنے مین جنرل ھیولاک
صاحب خود فرماتے ھین کہ اب موقع ہونے طاقت پہاڑی پلٹن کا قریب
آیا جسکا مجہے انتظار تہا مین تو مین دشمن کی ایک بلند گانو کے پیچھے قایم
تہین اور اونکے گرد ایک مورچہ مضبوط بنا ہوا تہا ان توپون کے لینے کے
واسطے مینے اس پلٹن کو آگے بڑھکے چہین لینے کا حکم دیا اوسوقت کا چلنا
اس پلٹن کا اسقدر قابل تحسین کے تہا کہ مینے کبہی نہ دیکہا تہا کرنل ھیملٹن صاحب
اونکے سردار آگے تہے اور پلٹن اونکے پیچھے قطار باندھے توپون اور
بندوقون کی آگ مین بلا تامل اور بلا خطر بڑھی چلی جاتی تہے اور لیے بہی
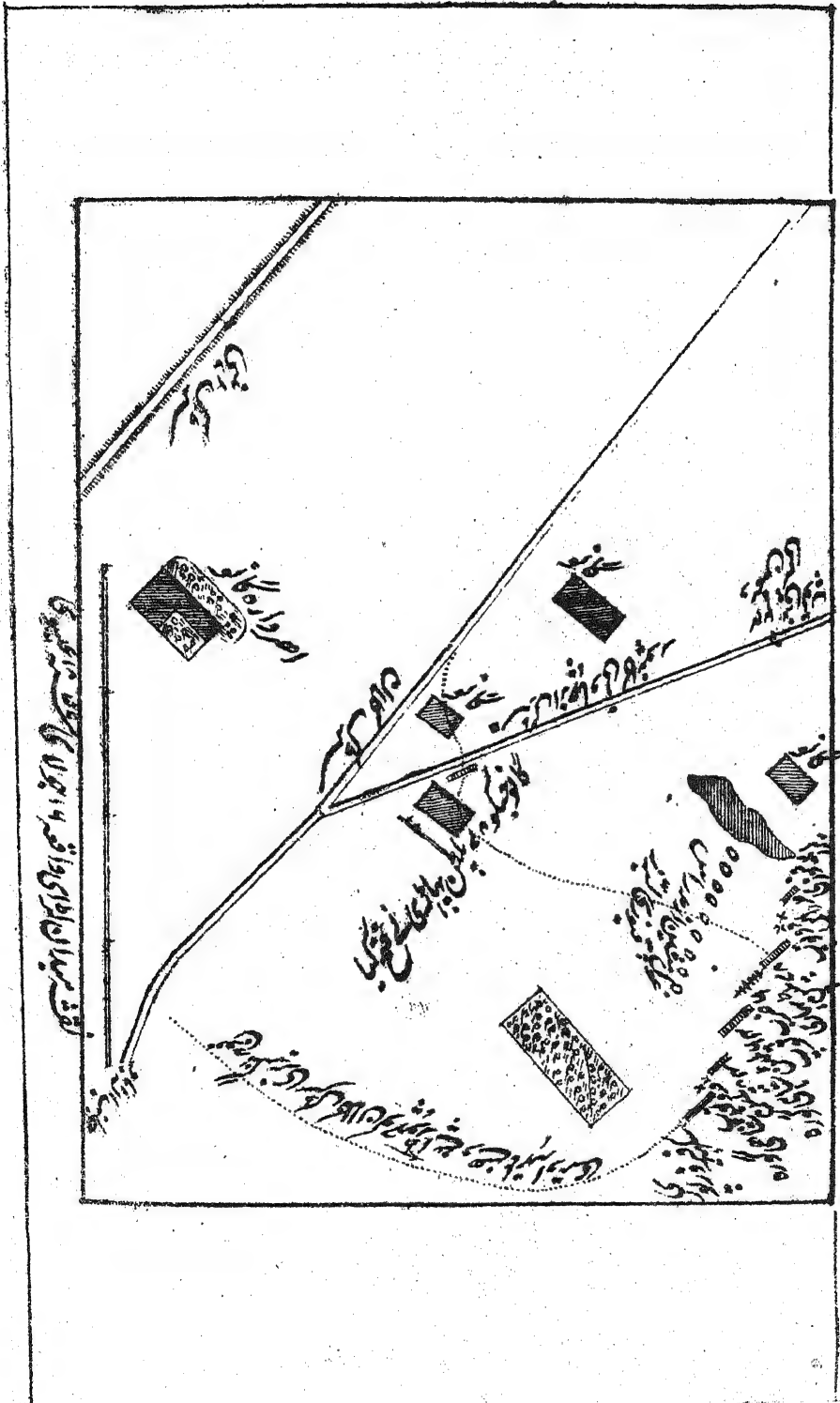
اوسوقت کمال خوش الحانی کے ساتہہ بجتی جاتی تہی جسوقت وہ گانو کے
قریب پہنچے اوسوقت اونہون نے ایک چیخ خوشی کی مارکر سنگینین سنبہالین
پھر دشمن کہان تہا توپین چہوڑکر کوسون بہاگتا ہوا نظر آیا پہاڑی گورے
کبہی پیشتر اس نواح مین نہین لڑے تہے اور دشمن اونکی لڑائی سے
بالکل بیخبر تہے دشمن پر اونکے بڑھنے کا احوال عجیب ہے اپنی بندوقین ترچہی
کرکے اور صف جماکے جو وہ آگے بڑھے تو پھر اونکو گولون اور گولیون سے
مطلق اندیشہ نہ تہا نہ تو وہ فیر کرنیکو ٹہیرے اور نہ اونکے منہ سے ایک آواز
تک نکلتی تہی ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا ایک زندہ دیوار ہے کہ چلی آتی ہے
مگر جب گانو کے نزدیک پہنچے تو دشمن نے جو اوس مضبوط مقام پر مکانات
مین مقیم تہا اوبہی سختی کے ساتہہ آگ برسائی مگر گورہ پہاڑیون کو مطلق
خوف نہ تہا اونہون نے تو مرنے یا فتح کرنے پر کمر مستحکم باندھی تہی گانو کے
قریب پہنچکر سب پلٹن ایک لحظہ کے واسطے لیٹ گئی اور جسوقت کہ توپون اور گولون
اور گولیون کی اونکے اوپر ہوکر گذر گئی اوسیوقت اونکے افسر نے حکم اوٹھنے
کا دیا معاً پلٹن نے یکایک نعرہ ماری اور جہپٹ گانو پر جو بلندی پر تہا چڑہ گئی
اور اسقدر خوشی کی چیخون کا زور و شور کیا کہ دشمنون کی توپون کی آواز

بھی اسقدر نہ تھی گانو پر چڑھتے ہی سنگینیں لیکر پل پڑے فی الفور دشمن
پریشان ہوکر بھاگ گیے اور پہاڑیون نے گانو اور مورچہ کا قبضہ کر لیا
جنرل صاحب نے یہہ تماشہ دیکھہ کے بڑے جوش خوشی مین انکو کہا واہ واہ پلٹن
۲۰ خوب کام کیا ایک ایسے ہی اور حملہ سے یہہ دن جیت لینگے + جبکہ
۲ پلٹن پہاڑی یہہ کام بہادری کا نمایان کر رہی تہی اوسوقت بہادر
پلٹن نمبر ۴۲ گورہ بہی غافل نہ تہی اوسنے بہی ایسی ہی مردانگی کے ساتھ
ایک اور گانو پر باھنین جانب کو حملہ کیا اور چار باڑین چہوڑتے ہوے
گانو پر چڑھگئی اور اوس جگہہ سے بہی دشمن کو شکست دیکر بھگا دیا اور تینو
توپین چہین لین پہر تو تمام فوج پیادہ دشمن کی میدان سے بہاگ گئی اور
انگریزی توپخانہ بند ہوگیا مگر دو رکانپور کی سڑک پر جاکر دشمنون نے
دم لیا اور ایک چوبیسی توپ وہان جاکر لگائی اوسکے فیر ہونے سے
فوج انگریزی مین جو سیدھی بڑھی جاتی تہی نقصان ہونا شروع ہوا اور
دوسرے سواران باغی تیار ہوکر پہر میدان مین آنے اور پیادون
کو بہی مقابلہ کی پہر ہمت ہوئی جنرل صاحب نے رسالہ وَلن ٹیر کو حکم دیا کہ
آگے بڑھکر دشمنونکے سوارونکا مقابلہ کرے چنانچہ اوس رسالہ نے اوسوقت

کمال جوانمردی دکہائی مسٹر کار صاحب اوسوقت اوس رسالہ مین سے مارے گئے
مگر چونکہ اب بیل توپخانہ انگریزی کے ایک مسافت بعید کے باعث سے تہک
گئے تہے تو توپین اوس چوبیس پنی توپ دشمن کے مقابلہ پر نہ لا سکے اسباعث
سے دشمن کی توپ لشکر انگریزی مین بڑا زیان پہنچا رہی تہی جنرل صاحب نے
یہہ دیکہکر اپنی فوج کو حکم حملہ کرنے اور توپ پر جا پڑنیکا دیا یہہ حکم سنتے ہی
فوج انگریزی آگے بڑہ چلی جسقدر فوج آگے بڑہی چلی جاتی تہی اوسیقدر دشمن
جلد جلد گولے پہینکتے تہے اور جبکہ فوج انگریزی تین سو گز کے فاصلہ پر پہنچی
اوسوقت دشمنون نے اوس توپ سے اسقدر چالاکی اور تعجیل کے ساتھ
گراپ مارے کہ ایسا فیر کرنا بہت کم دیکہنے مین آیا ہے مگر پلٹن گورہ نمبر ٦٤
نے جسکو میجر اسٹرلنگ صاحب اور جنرل صاحب کے خاص صاحبزادہ
آگے بڑہانے لئے جاتے تہے مطلق خیال اور خوف نہ کیا اور اوس آگ مین
چپ چاپ بلا اندیشہ بڑہی چلی گئی اور توپ کے نزدیک پہنچتے ہی توپ پر جا
پڑی اور دشمنوں سے چہین لی دشمنونکے چہکے چہوٹ گئے اور ایک مرتبہ توپون
سے فیر کرکے بہاگ نکلے نانا صاحب معہ اپنی فوج کے بلا تحاشا بہاگے
اب دن چہپ گیا تہا مگر اس مقام سے کانپور کی چہاونی بخوبی نظر آتی تہی

جس سے معلوم ہوا کہ کانپور پھر قبضہ انگریزی مین اگیا یہہ قصہ کانپور کی لڑائی
کا ہے جسمین صرف ایک ہزار گورہ سپاہی اور تین سو سکھون نے پانچ ہزار
فوج باغی کو جو خاص انگریزونکی تربیت یافتہ تھی شکست دی اور
طرفہ یہہ ہے کہ فوج انگریزی مین سوار کی فوج بالکل نہ تھی اور گورونکے
واسطے اسقدر طپش افتاب مین لڑنا ایک قیامت تھا اور علاوہ ازین
دشمنونکے مقامات مورچہ گاہ دیہات بلند پر اسقدر مضبوط اور پائیدار تھے
کہ یکایک اونکا فتح کرنا بہت مشکل امر معلوم ہوتا تھا اس لڑائی سے طاقت
ولایتیونکی بخوبی ظاہر ہوتی ہے بعد فتح اس لڑائی کے تھرنائے انگریزی
نے ارام کرنیکی صدا ہونکی فوج نے کمرین کھولین زخمیون کو فراہم کرکے
اونکی مرہم پٹی کی گئی سنتری مختلف اپنی اپنی جگہہ پہرہ چوکی پر ہوشیار ہوئے
اور باقی فوج تمام دن کی تھکی ہوئی غافل ہوکر سوئی چند گھنٹہ بعد ایک صدمہ
اور زلزلہ عظیم کی اواز سنی گئی جسنے تمام فوج کو بیدار کیا اور زمین کو ہلا دیا
معلوم ہوا کہ نانا صاحب نے کانپور خالی کیا اور خالی کرتے وقت میگزین کو
اوڑا دیا لڑائی کی صبحکو یعنی ۱۷ جولائی کو جنرل ہیولاک صاحب نے اس حکم
عام کا اعلان کیا اور اشتہار دیا چنانچہ اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ حکم سنہ ۱۸۰۳ مین لارڈ لیک صاحب نے کانپور فتح کیا تھا
اوسوقت سے زمانہ سرکشی تک کانپور مین بڑا امن چین رہا اس سال سنہ ۱۸۵۷
مین ایک شخص کی کمبخت بلند نظری نے جسکے چچا کی زندگی سرکار انگریزی نے
سنہ ۱۸۵۱ مین ازراہ ترحم بخشی کانپور کو خون آلود کیا اے ولایتی سپاہیون
جبکہ تم اپنی جوانمردی پانڈو ندی کے پل پر ظاہر کر رہے تھے اوسوقت گویا
اپنے ہم وطن عورات اور بچون کے واسطے موت کاغذ پر دستخط کر رہے تھے
نانا صاحب بے رحم نے جسکی تمام فوج تمہاری آواز فتح کی سنتے ہی ۱۶ تاریخ
کی شام کو بدحواس اور پریشان بھاگ گئی اون سبکو قتل کرایا اے سپاہیو
تمہارا جنرل تمسے بہت رضامند اور خوش ہوا اوسنے کوئی فوج تمسے زیادہ
تر مضبوط اور عالی منش نہین دیکھی ہے مگر ابھی تمہاری محنتون کا صرف آغاز
ساتوین تاریخ ماہ حال سے ۱۶ وین تک تمنے جولائی کی جلتی دھوپ مین ہندوستان
مین اکیسو چھبیس میل کا سفر کیا اور چار لڑائیان لڑے لیکن ابھی تک تمہارے
ہموطن لکھنو مین بڑے خوف مین ہین اور آگرہ محصور ہے اور دلی ابھی تک
مرکز بغاوت اور فساد ہے تمکو بڑی جانفشانیان اور جان نثاریان
حاصل کرنے مین کرنی پڑینگی مین ہرگز تمکو بچانے مین اور دو

کو توڑکے فتح کرنا ہے تمہارے جنرل کو یقین واثق ہے کہ وہ سب کر سکیگا اور
ہندوستان مین از سر نو امن اور انتظام کر دیگا اگر تم اوسکے ممد اور معاون
ہوگے اور اگر تمہاری قواعد بھی تمہاری بہادری کے برابر ہوگی اے بہادر
میری آرزو تھی کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ تم بھی ایسا ہی کارنمایان کرو جیسا کہ
تمہاری پلٹن کے اگلے لوگون نے میڈا کے فتح کرنے مین کئے اب معلوم
ہوا کہ تمہاری وہی خصلت برقرار ہے واقع مین مقام ایسے ہی اس
استقلال اور مضبوطی اور خاموشی کے ساتھہ فتح نہین کیا گیا تھا
جیسا کہ تمنے گانو متصل جاس مئو کو سولوین تاریخ فتح کیا اے پلٹن
نمبر ۷۸ تمنے اب اپنے دشمنونکا تمام ہندوستان مین دم بند کر دیا میدان
جنگ مین جب تک کہ تم اتنے نزدیک نہ پہنچے کہ دشمن کی مونچھین تک نظر
آوین اوسوقت تک تمنے فیر نہ کی یہی سبب ہماری فتح کا ہے فقط
جنرل ھیولاک صاحب نے خاص جو کانپور سے ایک چھٹی اپنے گھر کو لکھی اوس
سے اونکے صاحبزادہ کی جوانمردی جو اوسنے اس لڑائی کانپور مین ۱۷ تاریخ
جولائی کو ظاہر کی معلوم ہوتی ہے اوس چھٹی کا ترجمہ ہم بھی لکھتے ہین
ترجمہ چھٹی مقام کانپور جولائی ۱۸۵۷ء ہفتہ گذشتہ مین مین چار

لڑائیان لڑا ۱۲ تاریخ جولائی کو مینے فتح پور فتح کیا ۱۵ تاریخ کو مینے کا نواونگ
اور پانڈو ندی کے پل کو اوڑا دیا اور ۱۶ وین کو خاص کانپور فتح کیا اس لڑائی
مین خود نانا کو شکست کامل دی اور اوسکی سب توپین چھین لین ایک سو آدمی
میرے مارے گئے مینے ۷۸ ہج کی مانند کوئی بہادر جوان کبھی نہین دیکھا
اوسنے اپنے تئین ٹھیک اوس چوبیس منی توپ کے سامنے رکھا جو کہ ہمارے تین
پلٹن کے بیچمین موت پھیلا رہی تھی وہ پلٹن موصوف کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا
گیا اور توپ مذکور چھین لی گر ایک کی بوچھاڑ اس استقلال اور بے پروائی کے
ساتھ پلٹن کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا جاتا تھا گویا ۱۲ جارج سے وصہ
ہند کھہ رہا ہے لارنس صاحب زخمی ہو کر مر گئے مین لکھنؤ کے خلاص
کرنیکے واسطے جلد کوچ کرنیکا ارادہ رکھتا ہون خدا پر بھروسا رکھو اور
ہمارے واسطے دعا مانگو تمام ہندوستان ہمارے مقابلہ پر ہے اور ہر طرف
اندھیرا نظر آتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اوسنے میرے اوپر بڑے بڑے رحم
کیئے ہین فقط   ۴ رجمنٹ کے گورے ۱۰ تاریخ جولائی
کو داخل کانپور ہوئے اونہون نے تمام شہر مین باغیونکو تلاش کیا
مگر ایک بھی نہ ملا جبکہ وہ تلاش مین باغیون کی پھرتے تھے اتنے مین ایک

عیسائی مسٹر شیپہرڈ نام اونسے ان ملا یہہ وہی شخص ہے جنکو نانے قید
کیا تہا اور جنکا وقائع ہم گذشتہ حصہ مین لکہہ چکے ہین یہہ صاحب قدرت
خدا سے خونخوارونکے ہاتہونسے بچ رہے یہہ صاحب گورہ سپاہیونکو اوس
خونی مکانمین لیگئے جہان کہ عورات اور بچے دوروز ہوے قتل ہوئے تہے
اوسوقت تک خون تازہ وہان موجود تھا عورتون کے بال اور اوراق
کتب مذہبی خون الود وہان پڑے ہوئے تہے تلوارون کے نشان دیوارون
پر عیان تہے مکان کے باہر ایک کنوا تھا جسمین کہ خونخوارون نے تمام
لاشون اور زخمیون کو بھر دیا تھا اتنے مین اور اور پلٹنون کے گورہ
کے ادمی اسجگہہ پہنچے اور اونکو یہہ حال دیکھہ کے ازبس رنج ہوا اور طیش
ایا یہہ بہادر ادمی جو گذشتہ روز توپون کے منہ مین نے خطرہ گہسے جاتے تہے
اوسوقت یہہ حال دیکھہ کے بچون کیطرح زار زار روئے جنرل صاحب کو
لطف اور خوشی فتح کی جاتی رہی اونہے اس کنوئے کو دیکھہ کے کمال
رقت ائی وہ تو جلدی جلدی کانپور کی طرف لڑتے ہوئے اس امید سے
چلے آتے تہے کہ جو جو عورات اور بچے اہل فرنگ کانپور مین مقید ہین اونکو دشمنون
کے پنجہ سے چھڑا دین مگر اس ماجرے قتل کو دیکھہ کے جو اونکو رنج ہوا

اوسکا بیان نہین ہوسکتا اگرچہ اب کانپور بالکل قبضہ انگریزی مین اگیا تھا مگر
کسی ولایتی سپاہی نے کسی باشندہ کانپور کو ناحق ہلاک نہ کیا بعد فتح کانپور
جنرل ہیولاک صاحب نے سرکار کو چھٹی اطلاعی لکھی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چھٹی سرکاری

مقام چھاونی کانپور ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء

کل کے روز ہمنے خدا کی مدد سے اسجگہہ کو بھی فتح کیا اور خود ناناصاحب کو شکست
فاش دی اور چھہ توپون کو چھین لیا چار جنمین کی قلعہ شکن ہین دشمنون نے
اپنا مورچہ خندق پھاٹک کے پیچھے ایک بلند اور مضبوط مقام پر قایم کیا تھا اور
ایکسو چالیس منٹ تک ایک ایک انچ زمین کے واسطے نہایت سختی کے ساتھہ
لڑے مگر ہمنے دشمن کا سامنا چھوڑ کے اور داھنے ھاتھہ کو اوتر کے دشمن
کو اوسکے باھنے طرف جا گھیرا اس تدبیر سے ھمین فتح حاصل ہوئی قبل اس
اخیر لڑائی کے ناناصاحب نے جملہ عورات اور بچون انگریزی کو قتل کر ڈالا
ڈالا وہ شہور بہاگ گیا ہے اور بہاگتے وقت اج صبحکو میگزین کانپور مین
اگ دیگیا معلوم ہوا کہ شہور مین اوسنے مستحکم مقام مقابلہ کے واسطے بنایا
ہے ابہی تک فہرست زخمی اور مقتولون کی نہین بنی ہے مگر قیاساً معلوم
ہوتا ہے کہ ستر ادمیون کے قریب مقتول اور زخمی ہوئے اتنا نقصان

گر اپ سے ہوا فقط ۱۰ تاریخ جولائی کو فوج انگریزی نے کانپور
مین ارام لیا ۱۶ وین تاریخ کو جنرل صاحب نے معہ فوج بٹھور کی جانب
کوچ کیا معلوم ہوا کہ اوسجگہہ نانا صاحب کے پاس ۵ ۶ توپین ہین اور
پانچ ہزار فوج اور اوسکا ارادہ ہے کہ ایک نہایت سخت مقابلہ کرے مگر
سے
پیچھے خبر غلط نکلی اب مرہٹہ جی کو اپنی فوج پر بالکل اعتبار نہین رہا تھا اور او
دلمین یقین ہوگیا تھا کہ پانڈے جی مہاراج سے اب کچھہ نہو سکیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کل فوج نانا کو چھوڑکر اور اپنی توپین لیکر گنگا پار بھاگ
گئی یہہ دیکھکر نانا بھی جلد اسے بٹھور چھوڑکر بھاگ گیا اور فوج انگریزی بٹھور
مین دخیل اور قابض ہوگئی تیرہ توپین جنرل صاحب کے ہاتھہ لگین
جنرل ہیولاک صاحب نے الہ اباد سے بٹھور تک ۹ ۹ توپین دشمن کی
لین اور چار لڑائیان یعنی لڑائی فتح پور اور اونگ اور پانڈو ندی اور
کانپور کی فتح کین جبکہ جنرل ہیولاک صاحب بٹھور سے واپس آئے تو
اونکو سر ہنری لارنس صاحب کے مرجانے اور احوال پر اختلال
لکھنو کے سننے سے بہت رنج ہوا اب جنرل ہیولاک صاحب کو بڑی جلدی تھی
کہ کسی طرحسے لکھنو کو خلاص کردین چنانچہ اونہون نے جنرل نیل صاحب کو الہ اباد

الہ اباد لکھا کہ جتنی جلد ممکن ہو اور جتنی فوج لا سکو کانپور لے او چنانچہ یہ شجاع
افسر بھی دو سو سترہ سپیون کے ہمراہ بیسوین تاریخ جولائی کو کانپور مین پہنچے انکے
پہنچتے ہی ہیولاک صاحب نے ارادہ لکھنو کا کیا جنرل نیل صاحب کو کانپور مین چھوڑا
اور خود ۲۱ تاریخ کو گنگا پار ہونا شروع کیا اور ۲۵ وین تاریخ کو لکھنو کی جانب
اول کوچ کیا جنرل صاحب کے ساتھہ کل ۱۲ سو ادمی تھے

ہیولاک صاحب کا اول مرتبہ لکھنو کی جانب جانا

موسم برشکال بخوبی شروع ہو گیا تھا اور ہر چار طرف پانی ہی پانی نظر اتا تھا
فوج انگریزی کے ساتھہ خیمے کافی نہ تھے اور گاڑیون کی بھی قلت تھی ۲۹ تاریخ
کی صبحکو معلوم ہوا کہ ایک بڑی فوج باغی شہر اناؤ کے قریب مقیم ہے فوج
باغی نے ایک چھوٹے سے گانو مین مابین شہر مذکور اور فوج انگریزی کے
مورچہ بنایا تھا اس گانو کے گرد چار دیواری کے باغات تھے اور دشمن
کے باعین طرف ایک بڑی جھیل تھی ۷۸ پلٹن پہاڑی اور اول مدراس فیوزیلیرس
نے حملہ کرنا شروع کیا اونہون نے دشمن کو باغ سے مار ہٹایا اور تعاقب
کرکے اونکا توپخانہ چھین لیا اور پیادون اور سوارون کو متفرق کردیا اوس وقت
کونانا صاحب کے سوارون نے بھی باعین طرف سے حملہ کرنا چاہا تھا مگر اونکو تاب مقابلہ

اسی اثنا مین مینہ کھل گیا بادل پھٹ گئے اور دہوپ پھر سے تراقہ کی پڑنے
لگی تین گھنٹہ تک فوج انگریزی شہر اناؤ مین مقیم رہی اور وہان سے بشارت گنج
کی جانب کوچ کیا راستہ بہت خراب تھا جبکہ شام قریب ہوئی اور بشارت گنج
نزدیک ایا تو دشمنون نے شہر سے توپین چلائین بشارت گنج کے چاردیواری
ہے اور چاردیواری کے برابر دشمنون نے مٹی کے برج توپون کے واسطے
بنا لئے تھے اور دروازہ شہر پر جو برج تھا اوسپر چار توپین چڑہائین تھین
بشارت گنج کے پیچھے ایک نالہ تھا جو پانی سے لبریز تھا اوسپر پار ہونیکے واسطے
ایک چھوٹا سا پل تھا جنرل ھیولاک صاحب نے اوسوقت حکم دیا کہ بشارت گنج
کو باہین چھوڑکر تا بین پل اور دشمن کے آگے بڑھکے حملہ کرو چنانچہ ۸۷ وین اور
۸۴ وین پلٹنون نے اگے بڑھکے برجون شہر پر حملہ کیا اور سب توپین چھین
لین اور دشمن کو شکست دیکر بھگا دیا اسطور پر بشارت گنج بھی فتح ہوگیا اب ساڑھے
چھہ بجے تھے زیادہ تر دشمنو نکا تعاقب نہو سکا اسوقت اگر ھیولاک صاحب کے
پاس سوار بھی ہوتے تو بھی تعاقب دشمنو نکا غیر ممکن تھا کیونکہ راہ مین دلدل
اور کیچڑ بہت تھی بہہ کانپور سے چلکر لکھنو کے راستہ مین دوسری لڑائی تھی
اناؤ کے قریب کی لڑائی مین پندرہ سو آدمی دشمنو نکا مارا گیا مگر دو تولدائیون

مین انگریزی فوج مین سے بارہ۱۲ آدمی تو مقتول اور ۶۷ زخمی ہوے یہہ بھی نقصان ان
اس قلیل فوج کے واسطے بہت تھا یہہ سچ ہے کہ ہیولاک صاحب نے دو لڑائیان
فتح کین اور دو توپین دشمن کو شکست کامل دی اور ۱۹ توپین دشمن کی چھین
لین مگر لکھنو ہنوز دور تھا ایک افسر بھی قتل ہوا اور ایک زخمی اور اسی عرصہ
مین ہیضہ بھی شروع ہوا فوج مین زخمیون کی بہ نسبت بیمارون کی زیادہ
کثرت ہوگئی اب لڑنے والی فوج صرف بارہ سو آدمی رہگئی اور تین
سو کے قریب زخمی اور بیمار تھے انکو پھر کانپور بھیجنا دشوار تھا کیونکہ اونکی حفاظت کے
واسطے کم سے کم تین سو اور آدمی ضرور تھے جو ہیولاک صاحب اپنی اس قلیل
فوج مین سے کب دے سکتے تھے اب امید بھی تھی کہ لکھنو جلد پہنچنا چاہئے
جو کہ ابھی تک ۲۶ میل تھا جنرل صاحب کو اس موقع پر کمال تردد ہوا اور
سوچا کہ اتنے بیمارون اور زخمیون کو لیکر آگے بڑھنا نہ چاہیے کیونکہ فوج
قلیل ہے اور دشمن ہر طرف کثرت سے موجود ہے غرض بعد غور اور تامل
اونہون نے مناسب جانا کہ ان بیچارے زخمیون اور بیمارون کے واسطے
بالفعل اُلٹا پھرنا ضرور ہے چنانچہ دو بجے تک تو وہ بشارت گنج مین ٹھہرے
رہے اور تیسوین۳۰ تاریخ کو پھر اولٹے شہر اناو مین آگئے جہان اوس رات کو

فوج انگریزی مقیم رہی اس اوٹلتے پہرنیسے فوج انگریزی کو بڑا تعجب ہوا
کہ شہر مفتوحہ کو چہوڑکر جنرل صاحب کیون پیچہے ہٹتے ہین مگر اونکو اپنے
جنرل پر بہروسا کل تہا اور اونکے بدل وجان مطیع اور فرمانبردار تہے
اور فی الفور اونکے حکم کی تعمیل کے بموجب وہ پیچہے پہرے اور ایک لفظ بہی
منہہ سے نہ نکالا دوسرے روز صبحکو فوج انگریزی اناؤ سے منگل وار کو کوچ
کرگئی جوکہ شہر اناؤ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے اسمقام مین جنرل صاحب
نے ٹہیرنے کا ارادہ مصمم کیا اور وہان سے اپنے بیمار دل اور زخمیون کو
کانپور روانہ کیا یہان سے ایک خط جنرل صیولاک صاحب نے اپنی بی بی کو لکہا اوسکا ترجمہ یہ ہے

ترجمہ

از مقام نزدیک کانپور سڑک لکہنو مورخہ ۳۱ جولائی

خدا کی مہربانی سے مین اور آپ بخیریت ہین ۲۹ تاریخ کو مجہسے اور دشمنون
سے دو لڑائیان ہوئین ایک شہر اناؤ مین اور دوسری بشارت گنج مین
دونو مین خدانے مجہے فتح دی اور مینے ۱۹ توپین دشمن کی چہین لین لفٹنٹ
سیٹن جو میرے منشیر دشمن سے سے زخمی ہوئے اور نیچے کا جبڑا اونکا ٹوٹ
گیا اگرچہ تم اوس لڑکے سے واقف نہین ہو مگر اوسکی ہمدردی غمخواری
مین شریک ہوسکتی ہو بڑا خدا کا رحم کہ تم میرے ساتہہ ہندوستان مین

نہین آئین میرے واسطے دعا مانگو اور خدا پر بھر
جنرل نیل صاحب کانپور مین بیسوین تاریخ پہنچ گئے تھے اور
شروع کیا ہوئے ادمی نیچ ذات مین سے بھرتی کرنے شروع
مال مغروقہ فراہم کیا اور باغیون کو گرفتار کرکے پھانسیان دین اور دریا
کے قریب ایک بلند جگہہ پر ایک مورچہ بنا لیا جہان اپنی فوج کو مقیم کیا جنرل
ھیولاک صاحب نے اونہے لکھا کہ جہان تک ممکن ہو میری مدد کے واسطے
فوج بھیجتے جاو چنانچہ جنرل نیل صاحب نے جہان تک ممکن تھا اونکی درخواست
قبول کی اس مدد کے باعث سے اب فوج ھیولاک صاحب کی قریب چودہ سو
کے ہو گئی جسکو لیکر جنرل ممدوح نے پھر لکھنو کی جانب چوتھی تاریخ اگست
کو کوچ کیا اور دوسرے روز شہر اناو مین پہنچے او سجگہہ کو اونہون نے
خالی پایا مگر دشمن بشارت گنج اور اوسکی نواح مین پھر قابض ہو گئے تھے
چنانچہ انگریزی فوج نے اونپر بشارت گنج کے قریب حملہ کیا اور اونکو وہان
سے مار کے ھٹا دیا اور دشمن نہایت سراسیمہ ہوکر بھاگے اور خاص شہر
بشارت گنج مین جا کہ پھر فراہم ہوے یہان پر اونکا مورچہ بہت مضبوط تھا
جنرل صاحب اپنے پیادون کو لیکر اونپر حملہ کرنیکو چلے دشمن نے اونپر ایک

...ـائی مگر رستمان انگریزی اپنی عادت کے موافق
...ر ایک آن مین اونکو خاص بشارت گنج سے بھی نکال باھر کیا
...وہ سراسیمہ ھوکر اوس چھوٹے پل کی راہ سے جو پیچھے کی جانب
بشارت گنج کے نالہ پر واقع ھے بھاگے تو انگریزی توپخانہ سے اونکا بہت
نقصان ہوا اور سیکڑون باغی اوسجگھہ مارا گیا اور چونکہ فوج انگریزی مین
سوار نہ تھی اور راہ بھی بری تھی اسواسطے دشمنونکا تعاقب نہ ہوسکا دو توپ
دشمن نے دیوار پر چڑہا رکھین تہین جو قبضہ انگریزی مین ائین جنرل ھیولا
صاحب کے نزدیک تین سو ادمی کے قریب دشمن کے مقتول اور مجروح
ہوئے انگریزی فوج مین سے دو مارے گئے اور ۲۳ مجروح لیکن یقین ہوتا
ہے کہ باعث تنگی راہ کے جسکے سبب دشمن کو بھاگنا پڑا اس سے زیادہ اوسکا
نقصان ہوا جنرل صاحب کا قاعدہ تھا کہ ہمیشہ (نقصان دشمن کا) کم کر کے لکھتے تھے بعد
فتح اس لڑائی کے جنرل صاحب کو پھر اوس دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا جسکو فتح کرنا
اونکی طاقت سے باھر تھا وہ حضرت ھیضہ تھے جواب اونکی فوج مین کثرت
سے ظاھر ہوئے اوسی روز شام کو اس مرض مھلک سے بہت سے ادمی
مرگئے شہر اناؤ اور بشارت گنج کے نواح مین دلدل اور جھیلون کی زمین

بہت تھی جہان پانی اسقدر رہا تھا اور آدمیون اور گہوڑون کی لاشون سے اوسجگہہ کی ہوا اور بہی خراب ہو گئی تہی اسجگہہ سے آگے بڑہنا ایک ایسی تدبیر معلوم ہوتی تھی کہ شاید یہہ بیماری کم ہو جاوے مگر جنرل صاحب کو مطلق معلوم نہ تھا کہ آگے راستہ کیسا ہے اونکے ہمراہ بیمارون کی کثرت ہو گئی تہی جنکی خبرداری اونپر فرض تہی اس شش و پنج مین پہر اونہون نے واپس ہٹنے کا ارادہ کیا مگر اس اولٹے پہرنے مین اونکو ایک تشفی یہہ تہی کہ کچھہ دشمن کے سامنے سے ہٹنا نہین پڑا تھا بلکہ وبا کے مقابلہ سے صبحکو پہر

منگلوار مین واپس آگئے جو جگہہ کہ بلند مقام پر تھی اور بدہوا کا وہان چندان اثر نہین تھا کتنے ہی روز فوج انگریزی اس مقام مین مقیم رہی کیونکہ اب جنرل صاحب کو معلوم ہو گیا کہ اونکی فوج بالفعل کافی نہین کہ وہ محصورین لکھنو کو خلاص کر سکین اسمقام سے اونہون نے ایک چہٹی اپنی میم صاحبہ کو لکہی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چہٹی مقام نگر متعلقہ اودہ شش میل از کانپور مرقومہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ نہین معلوم کہ مجہکو ایک سطر بھی تمہین لکھنے کی کب فرصت ملے اس موقع پر تو اتوار کو بھی جو جون آرام کا ہے

مجھے فرصت نہین ہے مین سات لڑائیان دشمن سے لڑا ہون اور مدد خدا
سے ساتون مین فتحمند رہا اور دشمنونکو مارا اگرچہ مینے ہر جگھہ دشمن کو
ہزیمت دی ہے مگر ابھی تک حالت بہت پر خطر ہے اگر ہم از سر نو انتظام
کر سکین تو یہہ امر صرف خدا کی مہربانی خاص سے ہو سکیگا ایچ بخیریت ہے
اور وہ میرا دبیوتی الیسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل ہے اور میرا دہنا بازو
اب مجھے تمکو اسطور پر لکھنا چاہئے کہ شاید تم مجھکو پھر نہ دیکھہ سکو کیونکہ اس
موقع پر لڑائی مین ضایع ہونیکا گمان قوی تر ہے شک ہے خداتعالے کا
کہ مجھکو بھروسا اپنے نجات دہندہ پر کلی ہے ہم اسمان پر پھر ملینگے فقط
شہر اناؤ مین پھر ایک بڑی فوج باغی فراہم ہو گئی اور جنرل صاحب کو خبر ملی
کہ اونکا ارادہ ہے کہ منگلوار پر انکی فوج انگریزی پر حملہ کرین یہہ سنتے
ہی جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ بڑہ کے میدان کارزار مین پہر چلکر
دشمنون سے سمجھا جائے اور اونکا انتظار کرنا مناسب نہ سمجھا اونکے
پاس اب کل ایک ہزار فوج تھی جسکو لیکر اونہون نے گیارہوین تاریخ
کو اناؤ کی جانب کوچ کیا ڈولن شیر کے سوار اگرچہ شمار مین چند تھے
مگر مردانگی مین ہزارون پر فوق رکہتے تھے وہ اس کوچ مین آگے ہوئے

اونکے پیچھے توپخانہ اور توپخانہ کے پیچھے وہ لاثانی شجاع بہادر ولایتی چلے
جنہوں نے کبھی ابھی تک کسی لڑائی مین زک نہین اوٹھائی تھی فوج فتحمند پھیر
شہر اناؤ کے قریب پہنچی اور پیشین غول دشمن کو پھر ہزیمت دیکے شہر مین
ھٹتا دیا شام ہوگئی فوج نے قیام کیا اور چونکہ اونکے پاس خیمے نہین تھے تو
وہ شب اونہون نے درختون کے نیچے گذاری سامان رسد اور بچھونے وغیرہ
بھی فوج انگریزی مین کافی نہ تھے بہت سے دلاور سپاہی بغیر کھانا کھائین
زمین پر پڑرہے اوسی رات مینہ بھی کثرت سے برسا جو تکلیف ایسے وقت
ان شجاعون پر ہوئی ہوگی اوسکا قیاس کیا جاسکتا ھے غرض صبح
ہوئی اور آفتاب برامد ہوا تو فوج آراستہ ھوکر دشمن کے استقبال کے واسطے
چلی جنرل صاحب کو اس مرتبہ یقین تھا کہ دشمن پرانی جگہہ پر کبھی نہ لڑینگے کیونکہ
اوسجگھہ کے پیچھے راستہ تنگ ھے اور ایک جھیل واقع ھے جہانسے
بھاگنے مین اونہون نے پچھلی مرتبہ اتنا نقصان اوٹھایا تھا یہہ قیاس جنرل
صاحب کا صحیح نکلا اس مرتبہ دشمن نے اناؤ سے ھٹکر ایک گانون مین
مورچہ جمایا اس گانو کا نام بوربی کی چوکی تھا یہہ گانو شہر اناؤ کے قریب
ھے اسجگھہ دشمن پانچ میل تک پڑا تھا اور فوج دشمن قریب بیس ہزار

کے تھی فوج انگریزی لڑائی کی صف باندہ کے دہنی طرف کو چلی یعنی باہین
بازو دشمن پر حملہ کے ارادہ سے آگے بڑھی جسقدر فوج انگلشیہ دشمنونکے
قریب آتی جاتی تھی اوسیقدر دشمنون کے توپخانہ سے گراپ اور گولے کمال
سرعت کے ساتھہ چلے آتے تھے مگر خوش طالعی سے دشمنون نے اپنی توپین
بہت بڑی بلند زمین پر چہائین تہین اکثر گولے ہماری فوج کے سر پر ہوکر گذر جاتے
باوجود اسکے آگ بہت سخت برس رہی تہی مگر ولائتیون کو کچہہ خیال بہی نہ تھا
وہ خاموش آگے بڑھے ہوئے اسطور پر چلے جاتے تہے کہ گویا آگ کے کیڑے
ہین جنہین آگ سے کچہہ خوف نہین ہے جب کہ فوج انگریزی دشمنون کے
قریب پہنچی فی الفور اپنا توپخانہ کہولا توپخانہ انگریزی کہلتے ہی دشمن کی
فوج کا ایسا حال ہوگیا جیسے انسان کو لقوہ مار جاتا ہے ہاتھہ پیر اونکے
پہول گئے اوسیوقت پہاڑی گورون نے جو دہنے بازو پر تہے حملہ کرکے
دشمن کا بایان مورچہ و توپونکا چہین لیا اور فی الفور اونہی کی توپونکا
منہہ اونہی پر موڑ دیا مورچہ چہنتے ہی دشمن کی فوج سراسیمہ ہوکر بہاگی
بائین بازو انگریزی پر دشمن کے سوارون نے کچہہ ہمت باندہ کے حملہ
کیا لیکن مدراس فیوزی لیئر کی پلٹن اونکے مقابل ہوئی اور ایکدم مین

اونکے گہوڑون کو اوکتا ھشتا دیا اگرچہ اس لڑای مین بہی فتح کامل نصیب
ہوئی مگر ایک ھزار فوج مین سے اکیسو چالیس ادمی مقتول اور مجروح
ہوئے اس چہوٹی سی فوج کے واسطے یہہ ایک بڑا نقصان تھا باوجود اس
نقصان کثیر کے فوج انگریزی دس میل تک بھی لکھنو کی جانب نہین نہچی
تہی یہہ دیکہہ کر جنرل صاحب نے بہی ارادہ کیا کہ کانپور واپس چلنا ضرور ھے
اور واپس انیکا ایک اور بھی سبب ہوا خبر پہنچی کہ نانا ایک فوج کثیر لیکے گنگا
پار ہوا ھے اور کانپور پر ارادہ حملہ کا رکہتا ھے چنانچہ جنرل صاحب نے واپس
پھرنے کا ارادہ مصمم کیا اور میدان مفتوحہ مین دو گھنٹہ ارام لیکے اور دو نو
توپین جو دشمن سے چہین لی تہین لیکر منگلوار واپس اگئے اور دوسرے
روز ۱۳ تاریخ اگست گنگا پار ہوکے کانپور مین داخل ہوئے اور کانپور مین جنرل
صاحب بڑے وقت پر پہنچے نانا صاحب نے ایک فوج کثیر بٹہور مین جمع کی تہی
اور ھر سمت سے کانپور پر حملہ کرنا چاہتا تھا بلکہ سوار باغی تو نواح کانپور
مین ان پہنچے تہے الہ اباد سے ڈاک بالکل مسدود ہوگئی تہی ۱۴ تاریخ
کو تو کچہہ نہوا کیونکہ فوج انگریزی تہکی ہوئی تہی اوسکو ارام لینا ضرور تھا
اور علاوہ ازین بیمار دن اور مجروحون کی بہی خبر داری ضرور تہی

مگر پندرہوین تاریخ کی صبحکو جنرل نیل صاحب فوج لیکر کانپور سے پانڈونڈی
کی جانب چلے تہوڑی دور جاکر دشمن سے مقابلہ ہوا اور ایک ہی باڑھ مین
اونکو بہگا دیا اوس روز وہانسے واپس اکر دوسرے روز جنرل نیل صاحب
اور جنرل ہیولاک صاحب نے بٹہور کی جانب کوچ کیا قریب دوپہر کے
فوج انگریزی دشمن کے قریب پہنچی فوج دشمن مین پلٹنین باغی نمبر ۳۱
اور ۴۲ اور ۱۷ اتہین دو سکہ رسالہ ترکسوار ونمین سے کئی تروپ
اور تیسرا رسالہ ائین بھی تھا علاوہ انکے اور کئی پلٹنون کے سپاہی تھے
غرض کل فوج ناناصاحب کی چار ہزار سے زیادہ ہوگی اور اوسنے
بٹہور کے متصل ایک مقام مضبوط مین مورچہ جمایا تھا سامنے اونکے بڑا
گنجان جنگل تھا اونچے شکر ادم قد سے اونچے کھڑی ہوکے تہے اور
توپخانہ کے گرد بلند مورچہ کہود کر بنالیا تھا اور بازون پر ادہر ادہر
دیہات تہے جنرل صاحب نے اپنے توپخانہ کو ٹہیک دشمن کے سامنے
جماکے فیر کرنا شروع کیا فیر ہوتے ہی وہ سامنے سے دہنی مورچہ گاہ
مین گہس گئے مطلب اس سے اونکا یہہ تھا کہ فوج انگریزی قریب بڑھے اور
جسقدر فوج انگریزی قریب بڑھتی جاتی تھی اوسقدر گراپ اور گولون

کی بارش بکثرت ہوتی جاتی تہی پورے بیس منٹ تک طرفین سے توپخانہ چلتا رہا
مگر بعد ازان جبکہ جنرل صاحب نے دیکہا کہ دشمن پر کسی طرح کا اثر نہین ہوا اور
اوسکا توپخانہ بدستور چل رہا ہے تب اونہون نے مصمم ارادہ کیا کہ سنگینین
لیکر دشمن پر گھس پڑنا چاہئے زیادہ تر انتظار ضرور نہین ہے اسوقت
فوج انگریزی دشمن سے چھہ سو گز کے فاصلہ پر تھی جنرل صاحب کے حکم دیتے ہی
کل فوج انگریزی دفعتہً آگے بڑھی اور دشمن کے مورچہ کی دیوار تک پہنچی
دشمن وہانسے دوگانو چھوڑکے پیچھے ہٹ گئے مدراس فیوزی لیر پلٹن
اونکے تعاقب مین چلی اور ہ۸ پلٹن پہاڑی توپخانہ دشمن پر جا پڑی توپخانہ
کی طرف حملہ کرتے وقت عجیب کیفیت تھی جسوقت گراپ کی بوچھار آتی تہی
معاً پلٹن لیٹ جاتی تھی اور ایک آن مین پھر اوٹھکر آگے کو دوڑتی تہی
پلٹن مذکور کے پہنچتے ہی دشمن اپنے توپخانہ کو چھوڑکر بہاگ گئے اس کشتی
مین یہہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس ملک کے آدمی خواہ کیسے ہی اونکا مقام
مضبوط ہو اور کتنی ہی فوج کثیر اور سامان جنگ اونکے پاس ہو کبہی چند
ولایتیون کا بہی مقابلہ نہین کرسکتے معاً اونکی شکل دیکھ کے بہاگتے ہین
مدراس فیوزی لیرز دشمنونکا تعاقب کرتی ہوئی مورچہ گاہ دشمن سے

پرے نکل گئی دشمن کے مورچہ گاہ سے پیچھے دو گانو تھے وہاں دشمنون
نے ایک ساعت ٹھہیر کے لڑنے کا ارادہ کیا مگر فیروزی لڑکب اونکو ٹھہیرنے
دیتی تھی گانو کے پیچھے شہور کا پل تھا وہانسے پلٹن مذکور دشمنوں کو مارتی
ہوئی پار ہوئی پل کے پار شہر کی جانب کل فوج انگریزی فراھم ہو گئی
دشمن کی فوج اب شکست کامل کھاکر بالکل متفرق اور پریشان ہو گئی
فوج انگریزی اس شدت دھوپ مین لڑتے لڑتے تھک گئی تھی اسواسطے
زیادہ تعاقب نکر سکی اور اوسی میدانمین جسکو اونھون نے جیت لیا تھا
خیمہ کیا اور رات بھر ارام لیکے صبحکو کانپور کی جانب واپس کوچ کیا
اوسی صبح جنرل ھیولاک صاحب نے یہہ حکم اپنی فوج کی اطلاع کے
واسطے مشتہر کیا بریگڈیر جنرل حاکم فوج اپنی فوج کو کل کی فتح کی بابت
مبارکباد دیتے ھین دشمن کو ھزیمت کامل نصیب ہوئی اور اونکو ایک
ایسے مقام سے جو نھایت مستحکم جگھون ہندوستانمین سے گنی جاتی ھے
نکالدیا ڈہائی سو ادمی دشمن کے مجروح اور مقتول ہوئے دشمن کی
فوج مین بڑے چیدہ سپاھی تھے جو اگرا اور فیض اباد مین فتحیاب ہوئے
تھے مگر ایک چند گورہ سپاھیون شاہی کے سامنے جو ساعت بھاری

اور تلوار کے بہت کم ہوگئے ہیں وہ صرف ایک گہنٹہ ٹہیر سکے خدا کرے کہ دغا بازی اور سرکشی کی امیدیں اسطور پر ہمیشہ برباد ہوئی رہیں جبکہ ہمکو ان مشکلات کی حالت میں فتوحات حاصل ہوتی ہیں تو خدا جانے جب انگریزی فوج چین اور کیپ اور انگلستان سے اس ملک میں کثرت سے پہنچ جاویگی اوسوقت تو کیا کچہہ ہم عوض لینگے اور کیا کیا فتوحات حاصل ہونگیں اے گورہ سپاہیوں اوسوقت تمہاری محنتوں اور جانفشانیوں اور تکلیفوں اور شجاعت کو تمہارے احسانمند ملک کے ادمی کبھی نہ بہولینگے بلکہ مقر ہونگے کہ تم سلطنت انگلشیہ ہند کے بڑے پایہ ہو اور تمہارے باعث سے ایک بڑے خطرہ کے وقت میں سلطنت مذکور کو قرار ہوگیا فقط

اب جنرل صاحب کی فوج نے تہوڑے عرصہ تک ارام لیا اونکو یہہ تہوڑا سا ارام لینا ضرور تہا کیونکہ لکھنو کے خلاص کرنیکے واسطے اونکو سخت تکالیف اوٹہانی تہیں ان ایاموں میں جو جنرل صاحب نے کانپور سے اپنے گہر چہٹی لکھی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

کانپور مورخہ ۲۷ اگست ۱۸۵۷ء ایک زمانہ گذر گیا

کہ کوئی چٹھی تمہاری میرے پاس نہین پہنچی مجھے خیال ہے کہ جب سے مینے کلکتہ
چھوڑا اوسوقت سے کوئی خط تمہارا میرے پاس نہین ایا یہان مجھکو کام
کثرت سے ہے اور دم مارنیکی بھی فرصت نہین ہے مگر ادہا گہنٹہ بمشکل
تمہارے واسطے چہین کر تمکو لکھتا ہون کہ مین اور اپنے خدا کی مہربانی
سے بخیریت ہے اور اب تک زندہ ہین نو لڑائیان مین دشمن کے ساتھہ
لڑا اور ہر مرتبہ دشمن کو شکست کامل دی اور اوسکی ۲۴ توپین چہین
لیکن سر ہنری لارنس صاحب ۲ تاریخ جولای کو زخمی شدید ہوئے اور
چوتھی کو مر گئے فوج میرے پاس اتی جاتی ہے مگر مجھے خوف یہہ ہے کہ قبل
اسکے کہ مین اودہ مین داخل ہون محصورین لکھنو پنجہ دشمنون مین گر جاینگے
یہہ لڑائی اس موسم برشکال مین ایک بڑی سخت آفت ہے ہیضہ بھی
میرے بہادر انگلشیہ سپاہیون کو کھائین چلا جاتا ہے اس مقام مین
صرف تہوڑا سا ارام مین اپنی فوج کو دے سکا ہون وہ مہنہ سے
مجھکو موت اور زندگی رعایا کا اختیار حاصل ہے تمام اضلاع مین قانون
جنگی رایج ہے خدا پر بھروسا اور امید رکھتا ہون کہ وہ مجھکو ہدایت
دے کہ اس اختیار کو مین انصاف کے ساتھہ کام مین لاؤن جسے بنیاد مین

وہان ہر طرح سے امن ہے مگر ایک سطر بھی اوسکے پاس سے ہمارے پاس نہیں پہنچ سکتی کیونکہ ڈاک اضلاع مغربی کی بالکل بند ہے مجھکو میرا پیارہ پہنچے فقط

جنرل ہیولاک صاحب کی لڑائیونکا احوال عجیب ہے

پچھلے احوال سے معلوم ہوگا کہ مابین ۱۲ تاریخ جولای اور ۷ تاریخ اگست کے جنرل صاحب ممدوح نے تین سخت لڑائیان تو دواب مین جانب مشرق کانپور لڑکر فتح کین اور تین نزدیک کانپور اور بٹھور کے اور چار اودہ مین ــ دس لڑائیان ستائیس روز کے عرصہ مین لڑین اور طرفہ یہ ہے کہ ان لڑائیون مین دشمن کی فوج بہ نسبت فوج انگریزی کے ایک جم غفیر کہنا چاہئے اور موسم ایسا سخت تھا کہ کبھی کسیکو خیال نہ تھا کہ ولائتی سپاہی اس گرمی مین اسقدر لڑسکین گے یہ دس لڑائیان لڑکر یہ چھوٹی سی شجاع فوج انگریزی بہت کم ہوگئی تھی گولون اور گولیون اور تلوار اور گرمی اور ماندگی اور تھکاوت نے اس قلیل فوج کو اور بھی قلیل کردیا تھا اب جنرل ہیولاک صاحب گورنمنٹ سے یہی بار بار پکارتے تھے کہ مدد جلد بھیجو ۱۹ تاریخ اگست کو جنرل صاحب کی فوج مین سے سترہ افسر اور ۲۶۶ گورہ سپاہی بیمار تھے اور باقی جو بیمار نہ تھے وہ اسقدر تھک گئے تھے کہ وہ قابل اوٹھانے

ستدائد اور تکالیف لڑائی کے تھے اب دونو جنرلون یعنی برگیڈیر ہوا
صاحب اور نیل صاحب کی از رد قلعی پھیری تھی کر کسیلو سے کانپور کو خانہ
کرین مگر اس امر کے واسطے فوج کافی نہ تھی یہہ دیکھا کہ دشمن کی ایک جماعت
کثیر اودھ کی جانب کنارہ گنگا پر جمع ہوئی اور اونھون نے کانپور سے بارہ
میل جانب شرق فتح پور کے قریب گنگا پار ہونا چاہا اور دوسری طرف سے
فوج گنتنجنٹ گوالیار نے کالپی کی سمت سے کانپور کو دھمکایا اوسوقت
جنرل ھولاک صاحب نے جناب کمنڈر انچیف صاحب ھند کو بذریعہ
تار برقی لکھا بھیجا کہ مین میدان مین صرف اٹھہ توپین لا سکتا ہون اور دشمن کے پاس
۲۹ یا ۳۰ توپین ہین اور پانچ ھزار فوج باغی کے مقابل میری فوج صرف نوسو ھے
اگر مین ہم لڑائی ہار جاوین تو یہہ ضلع بالکل ھمارے ہاتھہ سے جاتا رہیگا
حقیقت مین جنرل صاحب سات سو آدمی سے زیادہ میدان مین نہین
لا سکتے تھے کیونکہ کچھہ تو آدمی بیمار تھے اور کچھہ حفاظت
چھاونی و اسباب وغیرہ پر تھے اسوقت خدا جانے جنرل صاحب کے
دل پر کیا گذرتی ہوگی خیال کرنیکی بات ھے کہ اونکے عقب مین جمنا پر
تو پانچ ھزار فوج گوالیار گنتنجنٹ بڑھی چلی آتی تھی اور اودہ مین کنارہ گنگ

پچیس ہزار کی جماعت مقیم تھی اور بارہ ہزار فوج جنرل صاحب کے بائین طرف
فرخ آباد مین متعدد بمقابلہ تھی ان ۳۷ ہزار کے مقابلہ پر کانپور مین کل سات سو آدمی
انگریزی تھے ۱۱ تاریخ اگست کو جنرل صاحب نے گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ فوج انگریزی جلد
مدد کو نہ آویگی تو مین کانپور خالی کرکے الہ آباد واپس چلا جاونگا   میجر جنرل جیمس
اوٹرم صاحب جو ابھی فارس کی لڑائی سے فارغ ہو چکے تھے نواب گورنر جنرل کے حکم سے اضلاع
دانا پور اور کانپور کی فوج کے حاکم اعلی مقرر ہوئے ۱۱ وین تاریخ اگست کو سر جیمس اوٹرم
صاحب اس حکومت کے لینے کے واسطے دانا پور پہنچے اور اسی زمانہ مین سر کالن کیمبل صاحب
بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار افواج انگریزی و شاہی ہند کے مقرر ہوکر ولایت سے
ہند مین پہنچے دو مہینہ سے سر پاٹرک گرانٹ صاحب بصلاح و مشورہ نواب
گورنر جنرل کی سپہ سالاری کا انجام دیتے تھے سر کالن کیمبل صاحب
پہنچتے ہی سر پاٹرک گرانٹ صاحب اپنے عہدہ سپہ سالاری احاطہ مدراس
پر تشریف لیگئے اور سر کالن کیمبل صاحب نے کلکتہ اور اوٹرم صاحب نے
دانا پور سے شروع تدبیر بہیجنے مدد کی جنرل ہیولاک صاحب اور نیل صاحب پاس
لکھی اوٹرم صاحب نے دانا پور پہنچکر یہہ تجویز کی کہ لکھنو کو سیدھا بنارس
جونپور ہوتے ہوے پہنچکر خلاص کرنا چاہیے مگر جب یہہ معلوم ہوا

کہ برگڈیر انگلس صاحب بحضور ین لکھنو کے حاکم پاس اب اتنے ادمی نہین رہے
ھین کہ خاص مورچہ سے نکلکر اور اپنا راستہ لڑکر فوج انگریزی سے
آن ملین اور جنرل ھیولاک صاحب کو بھی کانپور مین بہت مخاطرہ ہے
اوسوقت کمنڈر انچیف صاحب نے اوٹرم صاحب کو لکھا کہ اب اپنی
تجویز پر دوبارہ غور فرمائے ڈیرہ سو میل کا سفر دانا پور سے لکھنو تک
اوس راہ سے جہان دشمن ھر طرف قابض ہے بہت پر خطر ہے مناسب ہے
آپ براہ الہ اباد کانپور کو جاوین تاریخ پہلی سپتمبر کو جیمس اوٹرم صاحب
۱۹۰ ادمی پلٹن شاھی نمبر ۹۰ سے لیکر داخل الہ اباد ہوئے اور تین روز بعد
اور چھ سو ادمی اسی پلٹن کے بسواری دخانی کشتی کلکتہ سے الہ اباد پہنچے
اب الہ اباد مین سترہ سو فوج سے کچھہ زیادہ پہنچ گئی تھی پانچوی
سپتمبر کو جیمس اوٹرم صاحب اول غول ۲۷۶ سپاھیونکا
جانب کانپور روانہ ہوئے اوسی تاریخ میجر سمنڈز صاحب ہی دوسرا
غول ۲۷۴ ادمیونکا لیکر روانہ کانپور ہوئے اور دوسرے ر
ادمی اور روانہ ہوئے صرف ۳۰۰ ادمی الہ اباد کی حفا
کے واسطے رہگئے فقط

PART XI.]

[MAY 1860.

HISTORY

OF THE

INDIAN REVOLT,

BY

MOOKUND LALL, G. M. C. B.,

Sub-Assistant Surgeon.

PRICE EIGHT ANNAS.

AGRA,

PRINTED BY SHEO NARAIN AT MOOFEED KHULAIK PRESS.

العلم طاقة

تاریخ
بغاوت ہند

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۰ع

جلد ۱

حصہ ۱۲

ماہواری

یہ کبر کا بدل ہے سنہ اپنے جالی ہے

مصنفہ سب اسسٹنٹ سرجن بلند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی مین منشی شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

زر واصلات

جناب بنایک پرشاد صاحب	لعہ/	جناب بہادر علیخانصاحب	معا/
جناب سخاوت حسین صاحب	۱۱۱/	جناب احسن اللہ خانصاحب	سعہ/
جناب کنور محمد وزیر علیخانصاحب	سعہ/	جناب محمد موسی علیصاحب	سے/
جناب نجف خان صاحب	سے/	جناب کشوری لال صاحب	سے/
جناب منشی نند کشور صاحب	سعہ/	جناب بندرابن داس صاحب	للعہ/
جناب شیخ لعل صاحب	صہ/	جناب شیخ ولی اللہ صاحب	صہ/
جناب فضل حسین صاحب	سعہ/	جناب برکت علی صاحب	۱۲/
جناب کپتان مال صاحب بہادر	سعہ/	جناب محمد قایم علی صاحب	سے/

تاریخ بغاوت ہند

حصّہ دوازدہم

محصورین لکھنؤ کے خلاص کرنیکی تیاریان

جبکہ سر جیمس اوٹرم صاحب بہادر الہ آباد سے کانپور کی جانب آتے تھے
تو راستہ مین اونہون نے خبر پائی کہ ایک جماعت باغیون کی اودھ سے
گنگا پار ہوکے دواب مین آگئی ہے اور کندن پٹی کے مقام پر جو مابین
الہ آباد اور کانپور واقع ہے مقیم ہے اوسوقت صاحب ممدوح
نے انکا منتشر کرنا مقدم جانا کیونکہ انکو منظور یہہ تھا کہ پھر باغی لوگ
اس ضلع مین قدم نہ جما سکین نوین تاریخ ستمبر کو سر جیمس اوٹرم صاحب
نے ایک جماعت سو گورہ سپاہی پلٹن نمبر ۵ سے اور پچاس گورہ
سپاہی پلٹن نمبر ۸۴ سے ہاتیون پر سوار کراکے معدود ضرب توپ

اور خیمے وغیرہ باربرداری میجر ونسنٹ آئر صاحب کے باغیان مذکور
کی سرکوبی کے واسطے روانہ کی اور اس جماعت کے همراه دو روز
کا کہانا بھی ساتھہ دیا میجر ونسنٹ آئر صاحب وہی صاحب تھے جنہون
نے آرہ مین بڑی جوانمردی کے کام کئے تھے غرض یہہ چھوٹی
سے فوج دسوین تاریخ کی شام کو ہٹ گانو مین پہنچی اور اوسی روز
چالیس سوار بارھوین رسالہ کے آئین مین سے زیر حکم کپتان جانسن صاحب
انسے آن ملے میجر آئر صاحب نے تھوڑی دیر اپنی فوج کو آرام دیکے رات ہی
کو جو شب ماہتاب تھی کندن پٹی کی طرف کوچ کیا جہان صبح ہوتے ہوتے وہ
پہنچ گئے دشمن یہہ دیکھکر بہت سراسیمہ ہو گئے اور اپنی کشتیون کی طرف بھاگے
اور ارادہ کیا کہ پھر گنگا پار ہو جاوین مگر انگریزی فوج نے اونکو بھاگنے نہ دیا
تلوار اور بندوق اور رفل اور توپ کی اونپر اتنی مار پڑی کہ اونمین سے
شاید ایک کوئی اور وہ پھر دیکھا نصف تعداد دشمنون کی جماعت قریب
تین ہزار آدمیون کی تھی اگرچہ یہہ غول چندان بڑا نہ تھا مگر اگر گنگا کانپور اور
الہ اباد کے درمیان سد راہ ہو جاتے تو پھر اوس نواح مین فتنہ پیدا
ہو جاتا جنرل ہیولاک صاحب نے اس فتح کی بابت اپنی چٹھی سرکاری مین یہہ

لکھا کہ اب مجھے اپنی خط وکتابت کے محفوظ ہونیکا یقین ہے والا بکیّم
او وہ مین لڑنیکو جاتے تو امد رفت چٹھیات کی بالکل مسدود ہو جاتی اور
اگر دشمنون کی سرکوبی نہ ہوتی تو سرکشی پھر پھیلجاتی اور یقین ہے کہ تمام
دواب مین پھر فتنہ بیدار ہو جاتا تھوڑی جماعت باغیون کی پیش خیمہ
ایک بڑی فوج دشمن کا تھا فقط
بعد اس فتح کے
سر جیمس اوٹرم صاحب معہ فوج کانپور کی جانب روان ہوئے اور
پندرھوین تاریخ ستمبر کو کانپور پہنچے اوس تاریخ تینو جنرل یعنی برگیڈیر
جنرل ھیولاک صاحب اور نیل صاحب اور سر جیمس اوٹرم صاحب کانپور
مین فراھم ہوگئے اس موقع پر سر جیمس اوٹرم صاحب سے ایک ایسا
کام نفس کشی کا بن ایا کہ ایسا بہت کم دیکھنے مین ایا ہے صاحب ممدوح حاکم
اعلی فوج اضلاع کانپور اور دانا پور کے تھے اور اونکا درجہ جنرل
ھیولاک صاحب سے زیادہ تھا مگر اونکو معلوم تھا کہ جنرل ھیولاک
صاحب نے اس عرصہ قلیل مین کیا کیا کام بہادری کے کئے ھین اور
کن کن سختیون اور شجاعت کے کامون سے کانپور فتح کیا ہے لہذا اونھون
نے چاہا کہ ھیولاک صاحب سے اختیار نہ لیا چاہئے اور وھی حاکم اعلی فوج

کے بنے رہین اور وہی لکہنو کو بہی خلاص کرین کیونکہ صاحب ممدوح لکہنو کے
خلاص کرنے کے واسطے اتنی تکالیف اوٹہا چکے ہین سولوین تاریخ کو
سر جیمس اوٹرم صاحب نے ایک حکم جاری کیا جسکا مضمون یہہ تہا
کہ آجکی تاریخ سے ہیولاک صاحب برگیڈیر جنرل کے عہدہ سے عہدہ جلیلہ
میجر جنرل پر ممتاز ہوئے اور چونکہ اونہون نے اس بڑی مہم کو اس
بہادری اور شجاعت کے ساتہہ شروع کیا ہے تو وہی اسکو ختم بہی کرینگے
اور سر جیمس اوٹرم صاحب گو حاکم اعلی ہین مگر اس مہم مین وہ میجر
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم کام کرینگے اور بطور رزیڈنٹ کمشنر
اونکے ہمراہ چلین گے اور جنگی امور مین کچہہ دخل ندینگے
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم بطور ایک والنٹیر کے لڑینگے جب تک
کہ محصورین لکہنو کی خلاصی نہین ہوتی اوسوقت تک سر جیمس اوٹرم
صاحب اختیارات جنگی میجر جنرل ہیولاک صاحب کے اوپر نہ لینگے حکم
مذکورہ سر جیمس اوٹرم صاحب کا بجنسہ ترجمہ یہہ ہے ——

ترجمہ حکم — محصورین لکہنو کے خلاص کرنیکا بڑا کام
میجر جنرل ہیولاک صاحب کے ذمہ سپرد ہوا ہے اور میجر جنرل جس

اور میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب خیال کرتے ہین کہ بہہ عزت
اور نام خلاص کرانے لکھنو کا اونھی کو ملنا ضرور ہے کیونکہ اس شجاع اور
مشہور افسر نے اس امر کے حاصل کرنے مین بڑی بڑی محنتین اور
شجاعت کے کام کئے ہین میجر جنرل اوٹرم صاحب کو یقین ہے کہ اس
بڑے کام کا انتظام جنرل ھیولاک صاحب اور اونکی بہادر فوج سے جو
ابتک اس مطلب حاصل کرنیکے واسطے بڑی تزک اور شان سے لڑی ہے
اب بخوبی ہوگا اسواسطے میجر جنرل اوٹرم صاحب بلحاظ کار نمایان جو
جنرل ھیولاک صاحب اور اونکی دلیر فوج سے بن آئے بخوشی تمام
اس موقع پر اپنے درجہ افسری اعلی سے دست بردار ہوتے ہین اور
جنرل ھیولاک صاحب کے ہمراہ بطور حاکم ملکی یعنی چیف کمشنر اودھ چلینگے
اور نیز اونکے زیر حکم بطور ولنٹیر لڑینگے جبکہ لکھنو خلاص ہو جائیگا
اوسوقت میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب سرداری کل فوج کو پھر
اپنے ہاتھہ مین لینگے ——— واقع ہین سر جیمس اوٹرم صاحب
نے اس موقع پر اپنے نفس کا بڑا ضبط کیا ایسا بہت کم ہوتا ہے جنرل
ھیولاک صاحب اس حکم کو سنکر اوٹرم صاحب کے بڑے مشکور ہوئے

اور بیان کیا کہ یہہ کام بڑی عالی ہمتی اور فیاض دلی صاحب ممدوح
کا ہے اور اپنی فوج کے نام اشتہار جاری کیا کہ مین اپنی بہادر فوج سے
توقع رکہتا ہون کہ میدان جنگ مین اپنے دلیر اور شجاع چلین سے اس
اعتبار اور اختیار کا انجام جو مجہکو دیا گیا ہے بخوبی تمام اونکی ــ دونون جنرلون
نے نواب امیر کبیر گورنر جنرل کشور ہند اور سر کالن کیمبل سپہ سالار ہند سے
جو کلکتہ مین تہے مشورت چاہی کہ ہم اب لکہنو کی فتح کو تیار ہین جواب
کی صلاح ورباب اودہ ہو اوس سے ہمین مطلع فرماوین اوٹرم صاحب
نے بذریعہ تار برقی نواب گورنر جنرل سے پوچہا کہ خلاص کرنے محصورین
لکہنو کے قبضہ لکہنو کا قایم رکہنا ضرور ہے یا نہین اوسوقت نواب ممدوح
نے جواب دیا کہ محصورین لکہنو کو بچانا اول بڑا کام ہے اونکو بچالو اور
لکہنو کا قبضہ و تصرف انگریزی مین رہنا کچہہ بڑی بات نہین ہے اگر اب
نہو سکے تو پہر جلد حاصل ہو سکتا ہے مین بالفعل تمہاری مدد کے واسطے اور
فوج نہین بہیج سکتا جتنے کہ رزیڈنسی لکہنو مین محصور ہین سبکو بچالو
اور بچالینے کے بعد جیسی اپنی طاقت دیکہو ویسا کام کرو ــ دونون جنرلون
نے اس نصیحت نواب گورنر جنرل پر عمل کرنا چاہا اور خلاصی محصورین

لکھنو کے واسطے چلے جنرل هیولاک صاحب کو پورے دو مہینہ کانپور
مین آئے ہو گئے تھے اور اونکو ایک ایک لمحہ کانپور مین ٹھیرنا دشوار گذر رہا
تھا مگر کیا کرین کہ لکھنو کے بچا لینے کے واسطے طاقت کافی نرکھتے تھے مگر اب
چونکہ مدد کافی پہنچ گئی تو جنرل ممدوح اپنے جی مین نہایت خوش ہوئے
فوج جو لکھنو کے خلاص کرنیکے واسطے چلی وہ یہہ تھی اور واسطو ذیر منقسم ہوئی

غول اول پیادگان

پانچوین پلٹن گورہ فیوزی لیرز — پلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴ — اول مدراس
فیوزی لیرز اور پلٹن گورہ نمبر ۶۴ مین سے چند تن — یہہ غول بحکم برگڈیر جنرل نیل صاحب کے کیا گیا

غول دوم پیادگان

پلٹن شاہی پہاڑی نمبر ۷۸ — پلٹن شاہی نمبر ۹۰ — سکھہ پلٹن فیروزپوری
اس غول کے حاکم برگڈیر ہیملٹن صاحب مقرر ہوئے

غول سوم توپخانہ

کپتان ماڈ صاحب کا توپخانہ — کپتان اولفرڈ صاحب کا توپخانہ — بروٹ میجر
آئر صاحب کا توپخانہ — غول توپخانہ کے افسر میجر کوپ صاحب مقرر ہوئے

غول سواران

سواران ولن ٹیر جنکو فوج کے دہنے بازو پر رہنے کا حکم ہوا اور

لے ائین رسالہ سواران ہندوستانی کو باھین بازو پر رہنے کو حکم ملا

سواروں کی حکومت میجر بیرو صاحب کو ملی

طائفہ انجنیران یعنی گڈہ کپتانان

کپتان کرو ملن صاحب چیف انجنیر مقرر ہوئے اور لفٹننٹ لیونارڈ صاحب

اور لفٹننٹ جج صاحب الیسٹنٹ انجنیر اس کل فوج کے

سردار اور حاکم اعلی میجر جنرل سر ھنری ھیولاک صاحب بہادر تھے

۱۹ وین تاریخ ستیمبر کو دونو جنرل فوج مذکورہ بالا کو ساتھہ لیکے گنگا پار

ہوئے اور اوده مین داخل ہوئے فوج پار ہونیکے واسطے گڈہ کپتان کرو ملن

صاحب نے ایک پل کشتیونکا تیار کیا تہا اوس کنارہ گنگا پر کچھہ فوج

باغی فراھم تہی مگر اونہون نے فوج انگریزی کا برائے نام مقابلہ کیا اور جلد

منگلوار کی جانب بہاگ گئے ۔ بہاری توپین اور سامان رسد و جنگ

وغیرہ بیسوین تاریخ ستیمبر کو دریا پار ہوا ۔ ۲۱ وین تاریخ کو فوج

انگریزی کا دشمنون سے پہر مقابلہ اور اونکو میدان جنگ سے ھزیمت

دیکر ھٹادیا اور اونکی چار توپین چھین لین اس لڑائی مین خود ستمبر

اوٹرم صاحب نے زیر حکم جنرل ھیولاک کے دشمنون پر حملہ کرکے پہر فتح
حاصل کی اور اونکا تعاقب کیا اور بنی پل کو جو سائی ندی پر ہے دشمنون
کو توڑنے ندیا ۲۳ وین تاریخ فوج انگریزی پہر دشمن کے مقابلہ مین ائی
دشمن کی فوج دہنی طرف تو عالم باغ کے اندر تہی اور بیچمین اور بائین طرف
نیچی پہاڑیون پر تہی جو عالم باغ کے نزدیک واقع ہین عالم باغ لکہنو کے اتنا
نزدیک ہے کہ وہانسے توپون کی اواز لکہنو مین بخوبی پہنچ سکتی تھی اسواسطے جنرل
ھیولاک صاحب نے عالم باغ پہنچکر اپنی بڑی توپون کو چلایا تاکہ انگریزی محصورین
لکہنو کو خبر ہو جاوے کہ اونکی بچانے والی فوج آن پہنچی ہے فوج انگریزی کو
بہت دور تک سڑک کلان پر ٹہیک دشمن کے سامنے بڑہنا پڑا کیونکہ دونو طرف
دلدل کی زمین تہی اسواسطے اوسوقت بہت نقصان ہوا مگر جبکہ دونو طرف
کی زمین اچہی اگئی اور فوج انگریزی کو جگہہ ملی کہ داہین اور بائین جاکر
دشمن کو گہیر کر حملہ کیے اوسوقت دشمن کے پیر اوکہڑ گئے اور فوج انگلشیہ
کو فتح کامل ملی دشمنو نکا انگریزی بہاری توپون سے بہت نقصان ہوا
۲۴ وین تاریخ سپتمبر کو ھیولاک صاحب نے اپنی فوج کو ارام دیا
اخر کو چہبیسوین تاریخ سپتمبر یعنی وہ دن ایا جس روز کہ محصورین

لکھنو کے واسطے مدد پہنچی اور فوج ظفر موج انگریزی جسکا بیچارے محصورین لکھنو کو اتنی مدت سے انتظار شدید تھا اونکی مدد اور حمایت کو پہنچ گئی اور اونکو تشنہ خون کے پنجون سے بڑے موقع پر بچایا اگراب فوج انگریزی کے لکھنو پہنچنے مین دیر ہوتی تو قریب تھا کہ نہ تو رزیڈنسی کا نشان رہتا اور نہ اونکا جو اوسمین محصور تھے

محصورین لکھنو کی خلاصی کے واسطے انگریزی فوج کا پہنچنا

پچیسوین تاریخ ستمبر کو علی الصباح جنرل ھیولاک صاحب نے کُل بھیڑ اور خیمے وغیرہ عالم باغ مین چھوڑے اور خود فوج کو لیکر لکھنو کی طرف چلے غول اول نے جسکے ہمراہ سرجیمس اوٹرم صاحب لڑتے جاتے تھے دشمن کو بے شکست دیکر باغات سے باہر نکال دیا اور اور غولون نے اس غول کی مدد کی چارباغ کے پل سے رزیڈنسی کے مکان تک دو میل کا فاصلہ تھا اور اس راستہ مین دشمن نے جگہہ جگہہ خندقین کھودی تھین مورچے لگائے تھے اور بیچ بیچ مین ایسے ایسے مکانات محفوظ اور پناہ کے تھے جنکے اندر بیٹھکے دشمن بخوبی لڑ سکتے تھے اس سمت مین راستہ بہت دشوار گذار تھا اسواسطے جنرل ھیولاک صاحب نے تجویز کی کہ چارباغ کی ندی کے بائین جانب کو جو چھوٹی سی

سڑک گئی تھی اوس راستہ سے چلنا چاہئے چنانچہ اوسی راستہ میں چلتے چلتے
قیصر باغ کے مقابلہ پر فوج انگریزی جا پہنچی جہان کہ دشمن نے دو توپیں لگا رکہی
تہین اون توپون نے فوج انگریزی پر بڑی غضبناک اگ برسائی فوج انگریزی
کو اس اگ مین سے ایک پل پار کرنا تھا مگر بعد پار ہونیکے اونکو محلات فرید بخش
کے سبب سے بہت پناہ ملی شام ہوتی جاتی تہی ایک دفعہ یہہ مشورہ ہوا کہ فوج
انگریزی رات کو فرید بخش کے مکانات مین قیام کرے + مگر جنرل هیولاک
صاحب کو اتنا صبر نہ تہا کہ رزیڈنسی لکہنو کو ایک اور شب دشمنونکے ہاتہہ مین
چہوڑین اونہون نے فی الفور اپنے اعتباری پہاڑیونکو اور سکہونکو حکم دیا
کہ تم اگے بڑھو اور شہر کی گلیون مین دشمن کا مقابلہ کرتے چلو یہہ وقت بڑی
مشکل کا تہا دشمن بہی لکہنو کے کوچون مین فوج انگریزی سے دل کہول کہول کے
لڑے اور ایک ایک انچ زمین کو بڑی مشکل سے چہوڑا مگر اخر کو ہر جگہہ اونکو
شکست ہوی اور فوج انگلشیہ کو فتح اوسی رات جنرل هیولاک صاحب
اور اوٹرم صاحب رزیڈنسی مین پہنچ گئے اور جنرل انگلس صاحب
سے ہاتہہ ملایا تمام بیچارے افت زدہ جو رزیڈنسی مین محصور تہے کیا بیمار
اور کیا زخمی اور افسر اور سپاہی اور عورت اور بچے سب اوٹھکر اپنے

خلاص کرنے والون کے گرد آئے اوسوقت جو اونکو خوشی تہی اوسکا
بیان نہین ہوسکتا اور اس امر کا قیاس وہی کرسکتے ہین جنہون نے کبہی
ایسی سخت مصیبت اوٹہائی ہو یہہ دن تمام محصورین کو بڑے انتظار
اور بیقراری مین گذرا تھا اگرچہ جانتے تہے کہ فوج انگریزی آن پہنچی ہے
مگر اتنی طاقت نرکھتے تہے کہ باہر نکل کے اپنی فوج سے جا ملین مگر جب کہ
اونہون نے اپنی فوج کو لکھنو کے کوچون مین لڑتے ہوئے دیکھا اوسوقت
اونکی خوشی کا کچھہ انتہا نہ تھا ایک افسر جو محاصرہ مین شامل تھے اسطور
پر لکھتے ہین جبکہ ہمنے ایک مرتبہ اپنے حامیونکو اپنی انکھہ سے دیکھہ لیا۔
تب تو اونکی بابت ہمارے سب شک اور افکار جاتے رہے او محصورین
جو ایک مدت فکر اور تردد مین بند تھے اب اسقدر خوشی سے چیخ مارتے تہے
کہ کان بھرے ہوئے جاتے تہے ہر مورچہ اور خندق اور توپخانہ سے
جہان جہان چند بہادر ادمی مقیم تہے چیخین مار رہے تہے ہسپتال
سے بھی بہتیرے زخمی او بیمار اوس لحظہ اپنی لکالیف کو بہولکے باہر نکل کر
ائے وہ لحظہ خوشی کبہی ہم نہ بہولین گے بیلی گارد کا دروازہ جو
گولون سے چہلنی ہوگیا تہا اور ٹوٹ گیا تہا اور جسکو اندر سے مٹی بھر

بھر کر بند کر دیا تہا اب کہولا گیا مگر اوسکے کہولنے مین بباعث مٹی سرکانیکے دیر لگی جنرل ھیولاک صاحب اور جنرل اوٹرم صاحب معہ چند افسرون اور سپاہیون کے صفین کی راہ سے اندر آئے جب دروازہ کہلا اوسوقت سب گورہ سپاہی اندر گھسے اگرچہ وہ گرمی مین تہکے ہوئے اور خاک الودہ تھے مگر تاہم اونکے چہرون اور محصورین کے چہرون مین بڑا فرق پایا جاتا تہا پہاڑی پلٹن جسوقت بیلی گارد کے اندر گہسی اوسوقت وہ لوگ ھر متنفس سے جو اونکے پاس ھوکر گذرتا تہا پوچہتے تہے کہ کیا تم بھی محصورین مین سے ہو خدا تمکو برکت دے ھمکو خیال تہا کہ ہم صرف تمہاری ھڈیان یہان پڑی پاوینگے جبکہ یہہ شجاع پلٹن ڈاکٹر فیرر صاحب کے مکان کے سامنے پہنچی وہان ایک عجیب تماشہ ہوا جس کو دیکھکر نخواہ نخواہ انکہون مین انسو اتے تھے اور دل کانپتا تہا ڈاکٹر صاحب ممدوح کے مکان کے باہر برامدہ مین تمام میمین اور بچے پہاڑی گورون کے انتظار مین کہڑے تھے جسوقت یہہ دلیر گورے اونکے قریب پہنچے تو اوسوقت مبارکباد کا ایک بڑا شور ہوا اور پہاڑیون نے میمون کی طرف دوڑ کر اونسے نہایت گرمجوشی کے ساتہہ ہاتھ ملاسے اور اونکی گودون سے بچونکو لیکر اپنے گلون سے لگایا اور بہت پیار کیا

بچونکو ہاتون ہاتھ ایک سپاہی دوسرے کو گلے لگانے اور پیار کرنیکے واسطے
دیتا تھا جب یہہ سب خوشیان ہو چکین اوسوقت فتحمند لوگ آپسمین اپنے
نقصان کا رنج کرنے لگے اور جو اونکے ساتھی لڑائی مین مقتول اور
مجروح ہوئے اونکے استفسار مین مشغول ہوئے اوس شام کو جو لکھنو کی رزیدنسی
مین احوال گذرا اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بیچارے محصورین لکھنو
ایکسو تیرہ ۱۱۳ دن تک بند تھے اور کہین سے کچھ خبر اونکو نہین ملی تھی سبکے رشتہ دار
اور دوست مختلف مقامون مین تھے جنکی اونہون نے ابتک کوئی خبر نہ
سنی تھی اونکے احوال دریافت کرنے مین ادھر اودھر دوڑے پھرتے تھے
جنہونکے بھائی اور دوست اور رشتہ دار اس فوج خلاص کرانے والی مین
تھے جنکو وہ تلاش کرتے پھرتے تھے ہر شخص اخبارات دہلی اور اگرہ اور
کلکتہ اور انگلستان کے سننے کا مشتاق تھا جبکہ جنرل ہیولاک صاحب
نے اس روز کے احوال کی سرکار کو رپورٹ کی تو اونہون نے لکھا کہ مین
لکھنو کی جانب بڑھنے مین دشمنونسے لکھنو کے کوچونمین جہان کہ ہر پختہ
گھر اونکے واسطے گویا ایک قلعہ تھا سخت مقابلہ کرنا پڑا اور مجھے اپنی فتوحات
پر بڑا تعجب آتا ہے کیونکہ اس کام کے حاصل کرنیکے واسطے دس ہزار فوج

سے کم درکار نہ تھی انگریزی فوج کو فتح تو ضرور ہوئی مگر اوسکی
عیوض کین نقصان بہی بہت ہوا سر جیمس اوٹرم صاحب کے بازو پر زخم
لگا مگر یہہ زخم اونکی ہمت اور عزم کو کم نکر سکا اگرچہ خون کے نکلنے سے
کمزور اور ناتوان ہوگئے تھے مگر انجام لڑای تک وہ اپنے گہوڑے
پر سوار رہے اور خاص زریڈنسی کے دروازہ پر پہنچکر گہوڑے پر سے اوترے
سب مین بڑا نقصان انگریزی یہہ ہوا کہ برگڈیر جنرل نیل صاحب جو کہ
تیسری جون سے اج کے دن تک برابر شہرون بنارس اورالہ اباد اور
کانپور اور لکہنو مین دشمنون کے ساتہہ نہایت دلیری اور شجاعت سے
لڑتے رہے اس روز میدان جنگ مین مارے گئے سولہ برس کی
عمر سے اونہون نے اپنے گہر آئرشائر کو چہوڑکر سرکار انگلشیہ کی خدمتگذاری
تیس برس تک اس خوبی اور جوانمردی کے ساتہہ کی کہ جیسا حق ہوتا ہے
علاوہ اس نقصان عظیم کے اور اور جوانمرد افسر انگریزی بہی جنہون نے
اج کے روز بڑی بڑی بہادریان میدانمین دکہلائین کام آے صرف
پلٹن بہاڑی نمبر ۷۸ مین دس افسر زخمی اور مقتول ہوئے اس سے اس روز
کی لڑای کا حال قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کتنی سخت ہوئی ہوگی + کل نقصان

فوج انگریزی مین سے آج کے روز اس حساب سے ہوا کہ ایکسو اونیس ۱۱۹ افسر
اور گورہ سپاہی تو مارے گئے اور تین سو اونتالیس ۳۳۹ مجروح ہوئے
اور سنتری کا احوال معلوم نہین ہوا جنکی بابت جنرل ھیولاک صاحب نے
لکھا کہ مجھے خوف ھے کہ انمین سے اکثر بیرحم دشمن کے ہاتھو نمین پڑے ۔
اسطور پر اس قلیل فوج انگریزی سے پانسو آدمی ایک روز مین گھٹ
گئے اکثر افسر اور سپاہی زخمیون مین سے بھی مر گئے ۔ اس روز شام
کو یعنی پچیسوین تاریخ سپتمبر کو ریذیڈنسی لکھنو مین پہنچکر سر جیمس اوٹرم
صاحب نے حکومت اعلی میجر جنرل ھیولاک صاحب سے لی جو کہ اب حاکم
دویم اونکے نیچے ہوئے جنکے نیچے آج تمام دن بطور وولن ٹیر سپاھی کے
میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب لڑے تھے یہان اس قصہ لجیت
کو ھم ختم کرتے ھین یہہ اخیر لڑائی تھی جو کہ جنرل ھیولاک صاحب نے
بطور خود اپنی حکومت سے لڑی اگے اونہون نے بیشتر اپنی وفات
کے کیا کیا کام کئے اور محصورین لکھنو پر کیا کیا مصیبتین اور تکلیفین گذرین
اور کیونکر اور کسنے اونکو اخیر کو خلاص کیا یہہ سب احوال ھم صفحات آیندہ
مین درج کرینگے ——

محاصرہ لکھنو کی تیاریان

پچھلے حصّون بغاوت ھند مین ھم مفصل احوال سرکشی لکھنو اور اوسکے
متعلقات کا لکھہ چکے ہین اب محاصرہ لکھنو کی کیفیت باقی ھے اوسکو اب ھم
شروع کرتے ہین اور یہہ احوال ھمنے جناب فیضماب مارٹن رچرڈ گبنس
صاحب بہادر کی کتاب خاص سے اکثر ترجمہ کیاھے جو اوس زمانہ مین فنینشیل
کمشنر اودہ کے تھے اور اب حاکم عدالت عالیہ صدر نظامت اضلاع شمالی
و مغربی کے ہین * متواتر اور پے ھم اخبار سرکشی جو مختلف ضلعون
اودہ سے ھر روزہ اور ھر گھنٹہ آنے شروع ہوئے اس سے سرھنری
لارنس صاحب کو بہت تردد اور اضطراب پیدا ہوا یہہ خبرین سرکشی کی یا تو اون
سے معلوم ہوتی تھین جو کہ ضلع سے بھاگ کر اور بچکر لکھنو مین پہنچتے تھے
یا ڈاک مسدود ہو جانیسے معلوم ہو جاتا تھا اگرچہ ارادہ سرھنری
لارنس صاحبکا ریذیڈنسی کے مکان کو محفوظ اور مستحکم رکھنے کا تھا مگر راے
اونکی یہہ تھی کہ مکان مچھی بھون کو پناہ گاہ بنانا چاہئے اور مورچے وغیرہ
وہین قایم کئے جائین چنانچہ اٹھوین تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو اونھون نے
فرمایا کہ سب صاحب معہ اپنے قبائل مچھی بھون مین جاکر قیام پذیر ہون

بہت افسر اس راے کے خلاف تھے چنانچہ اسکے فیصلہ اور مشورہ کے واسطے
ایک کونسل جنگی فراہم ہوئی جسمین اکثر افسر جنگی اور ملکی موجود تھے چند سوالات
تیار کئے گئے اور ہر افسر سے اونکے جوابات لکھے ہوئے طلب کئے گئے دو اون
مین سے بڑے سوال یہہ تھے اول یہہ کہ دونو مکانات یعنی مچھی بھون اور
رزیڈنسی کو اپنا پناہ گاہ مقرر کر کے مستحکم کیا جاوے یا اونمین
سے صرف ایک کو اور دوم یہہ کہ حملہ میمون کو نیپال بہیجدین یا کہ کشتیون
مین سوار کرا کے الہ اباد کی جانب روانہ کرین اگرچہ سب افسرون کے جوابات
تو معلوم نہین مگر کپتان فلٹش اور لفٹننٹ انیڈرسن صاحب کے جوابات
مضبوط اور معقول تھے ان دونو افسرون نے بیان کیا کہ مچھی بھون مضبوط
مکان نہین ہے اوسکو چھوڑ دینا چاہئے اور رزیڈنسی کو اپنا اور اپنی فوج
کا مسکن قرار دیکے اوسکو مستحکم اور مضبوط کرنا لازم ہے کپتان فلٹش صاحب
نے اپنی راے لکھی کہ مچھی بھون قابل بود و باش نہین ہے اور اوسکی
دیوارین توپخانہ کا مقابلہ نکر سکین گی اور اوسکے نیچے جو بڑی بڑی پختہ
موریان بنی ہین وہ دشمن کے واسطے بہت عمدہ سرنگین ہونگین
ڈاکٹر فیرر صاحب نے لکھا کہ مچھی بھون مین بیماری کی کثرت ہے کیونکہ

مکانات اوسمین بہت تنگ ہین اور اگر اسمین ادمیونکی اور بھی کثرت ہوگی تو عجب نہین کہ کوئی قسم کی بیماری وبائی پہیل جاوے جناب گببنس صاحب کی بہی راے مطابق کپتان فلٹن صاحب کے ہوئی اور دوسرے سوال کے جواب مین سبہون نے یہہ لکھا کہ اب میمونکا بہجنا کسی جگہہ مناسب نہین ہے راستہ ہر چہار طرف بگڑ گیا اوس روز سر ہنری لارنس صاحب بہت کمزور تھے اسی وجہہ سے کوئی فیصلہ اخیر نہوا اتنا تو ہوا کہ اونکا اعتبار مچھی بہون پر اتنا نرہا جتنا کہ پیشتر تہا مگر پہر بہی اونکی راے قطعی چہوڑ دینے مچھی بہون کی نہ تہی اگرچہ اونہون نے رزیڈنسی کو قیامگاہ فوج وغیرہ قرار دیا مگر ارادہ کیا کہ مچھی بہون کو بہی جب تک ممکن ہونہ چہوڑنا چاہئے چند روز بعد بہت سا سامان جنگ اور رسد مثلا بارود وگولا اور خوراک اور شراب اور بہاری توپین وغیرہ مچھی بہون سے رزیڈنسی کے مکانمین لا رکہا گیا مگر پہر بہی بہت سا سامان وہان بہی اور بعض اوقات رزیڈنسی سے توپین مچھی بہون کو پہر واپس بہیجی گئین اس سے یہہ ظاہر معلوم ہوتا تہا کہ سر ہنری لارنس صاحب کے نزدیک مچھی بہون بہت مستحکم مکان ہے اور وہ اوسکو بہی حتی المقدور اپنے قبضہ مین رکہا چاہتے

رکہا چاہتے تھے نوین جون کو سر ھنری لارنس صاحب کی تندرستی میں بہت فرق آگیا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے کہ ڈاکٹروں نے بیان کیا کہ صاحب ممدوح کو کام کرنا نہ چاہئے * چنانچہ صاحب ممدوح کے حکم سے اجراء کاروبار کے واسطے ایک کونسل مقرر ہوئی جسمین مسٹر اومانی صاحب جوڈیشل کمشنر اوده اور میجر بینکس صاحب اور کرنل انگلس صاحب اور چیف انجنیر میجر انڈرسن صاحب شامل ہوئے اور

میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب

اور جناب گبنس صاحب اس کونسل کے جلسہ مقرر ہوئے اول کام اس
کونسل مین درباب ایک چھٹی سر ھیو ویلر صاحب جنرل کانپور کے پیش ہوا
چھٹی مذکور کو جنرل صاحب ممدوح نے ایک صوبہ دار پلٹن اول ھندوستانی
پیادگان کے ہاتھہ لکھنو بھیجا تھا اوس چھٹی مین لکھا تھا کہ تمام فوج ہندوستانی
نے نانا سے شامل ہوکر ۶ تاریخ کو مجھپر حملہ کیا اور بھاری توپین مورچہ انگریزی
پر لگادین ھین چنانچہ اسکے واسطے اوہون نے درخواست مدد کی چاہی تھی ظاہر
تھا کہ اب لکھنو سے مدد جانی غیر ممکن تھی ایک ادمی بھی مچھی بہون یا ریزیڈنسی
کانپور کو نہین بھیج سکتے تھے اور گورہ سپاھی جو چھاونی مین ہندوستانی پیادوں
کی حفاظت نگہبانی کے واسطے مقرر ہوے تھے اونکو وہانسے نہین ہٹا سکتے تھے
چنانچہ جلسہ مذکورہ مین سب کی راے یہی ہوئی کہ لکھنو سے کانپور کے واسطے
کچھہ بھی مدد نہین بھیج سکتے جنرل ویلر صاحب نے صوبہ دار کو ایک ھزار روپیہ
انعام دینے کا اقرار کیا تھا چنانچہ روپیہ مذکور اوسکو دیا گیا بعد لینے روپیہ کے
وہ اپنے گھر چلا گیا ایک کمپنی نوین پلٹن پیادگان اودہ مین سے زیر حکم
لفٹننٹ وین رین صاحب مچھی بھون مین مقیم تہی اسی پلٹن کے ادمیون نے چند
روز ہوے کہ بیچارے شاہجہان کے فراریون کو قتل کیا تھا اس کمپنی نے

بھی کچھہ علامات بغاوت ظاہر کین چنانچہ کونسل مین اس امر کی صلاح ہوئی
کہ انکے ہتیار چھین لئے جاوین کرنل انگلس صاحب اور میجر اینڈرسن صاحب
کی راے اس امر کے بالکل خلاف تہی مگر غلبہ راے اسیطرف ہوا کہ اونکے
ہتیار چھین لئے جاوین چنانچہ اوسی روز اونکے ہتیار لے لئے گئے اور اونکو
گھر چلے جانیکی رخصت ہوی اونہون نے کچھہ مقابلہ نکیا جناب گبنس صاحب نے
اس موقع پر صاحبان کونسل کے روبرو کہا کہ چہاونی کے ہندوستانی سپاہی بھی
ہین اونکے بہی ہتیار چھین لینے چاہئین مگر اس امر مین سبکی صلاح کا اتفاق
نہوا مگر ایک اور طور پر اس بات کی تعمیل ہوئی دسوین تاریخ جون کو نسل سے
افسران ہندوستانی سپاہیون کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ پریڈ پر سب
ہندوستانی فوج کو جمع کرین اور حکم سناوین کہ سرکار انگریزی کا ارادہ ہے
کہ فوج ہندوستانی نومبر مہنیہ تک کی رخصت لیکر اپنے اپنے وطن کو جاوے
مگر دوسرے روز کرنل ہالفرڈ صاحب نے جواب بہیجا کہ ہندوستانی سپاہی
چہٹی لینا قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ اس حکم سے انگریزی افسر ہندوستانی
فوج کے بھی ناراض ہین اونکو ابہی تک اپنے باقی ماندہ آدمیون پر اعتبار
تہا چنانچہ ایک افسر کونسل مین خود آئے اور بیان کیا کہ ہندوستانی

سپاہی بیان کرتے ھین کہ حق نمک حلالی یہی ھے کہ ھم وقت ضرورت مین
سرکار کی مدد کرین کونسل مین یہی بات قرار پای اور رای مستحکم یہی
ہوئی کہ افسرون کو حکم دیا جاوے کہ وہ اپنے سپاہیون کو سمجہا کر
اس حکم کی تعمیل جلد کرا دین چنانچہ گیارھوین تاریخ کی رات کو اس حکم کو جناب
گبنس صاحب نے لکھکر افسرون پاس بہیجدیا اور صبح بارھوین تاریخ
کو اس حکم کی اطلاع فوج ہندوستانی کو دی گئی جبکہ ھندوستانی ادمیون
خوب جان لیا کہ سرکار کا ارادہ مستحکم ھے کہ اونکو رخصت کرین تب اونہون
نے بہی قبول کیا اور اپنے اپنے ھتیار اونہون نے دینے شروع کئے تمام
ساتوان رسالہ ھتیار دیکر چلا گیا مگر اوسکے ہندوستانی افسر رھگئے سب تلنگہ
سپاھی بہی ھتیار دیکر رخصت ہوے مگر ساڑھے تین سو سپاہی نہ گئے اور
سرکار انگریزی کے ساتہہ رھنے کا اونہون نے ازراہ مستحکم کیا اور نمک
حلالی مین ثابت قدم ظاہر ہوئے اونمین سے ایکسو ستر تلنگے تو پلٹن نمبر ۱۳
مین سے اور اڑتالیس ادمی پلٹن نمبر ۱۷ مین سے تھے ان سپاہیون مین
سے اکثر سکھہ بہت تھے رسالہ کے سب گھوڑون کو رزیڈنسی کے قریب
لاکر باندہ دیا اور سب ھتیار رزیڈنسی کے اندر جمع کئے گئے۔ اسطرحپر

باقیماندہ فوج ہندوستانی سے ہتیار لے لینا بہت خوب ہوا و الا بڑے
خوف کا مقام تھا۔ میجر گال صاحب جو دوسرے رسالہ اودہ کے حاکم تھے
وہ احاطہ مدراس سے علاقہ رکہتے تھے اور اونکے رسالہ مین سب ادمی
ہندوستانی تھے اسواسطے سر ہنری لارنس صاحب نے یہہ خیال کرکے کر رسالہ کے
ادمی صاحب موصوف سے کچہہ محبت نہین رکہتے اور اونکے اختیار مین چندان
نہین ہین اونکو حکومت رسالہ مذکور سے برخاست کرکے اپنے مشیر و مخلص داخل
کیا مگر گال صاحب اس امر سے چندان خوش نہوے اونہون نے کرنل انگلس
صاحب کو سمجہا کر یہہ بات پیش کرائی کہ مین الہ اباد کو اعدات سرکاری کو
لیجاؤن چنانچہ یہہ بات کونسل نے قبول کی اور میجر گال صاحب نے چند
ادمیون کو اپنے رسالہ مین سے ساتھہ لیجانیکے واسطے پسند کیا اور اونکو
ساتہہ لیکر وہ گیارہوین تاریخ کی رات کو لکنہو سے روانہ ہوئے اونہون نے
ارادہ کیا تہا کہ بڑے بڑے شہرون کو بچا کر جانا چاہے اور رات کو
کہلے ہوے میدانمین ٹہیرنا چاہئے گرمی کی اوندنون مین بڑی شدت تہی
جبکہ وہ راے بریلی کے قریب پہنچے تو اونہون نے شہر کے اندر جانا چاہا
اور وہان جاکر سرا ے مین قیام کیا میجر صاحب ممدوح بہیس بدلین

بدلےہوئے تھے یعنی ہندوستانی لباس پہنے ہوے تھے مگر سرائے کی بوڑھیا
عورت نے اونکو پہچان لیا اور دغا دیکر اونکو ظاہر کر دیا بعض کہتے ہیں کہ جو
سوار اونکے ہمراہ تھے اونہون نے اونکو دغا دی اوسوقت ایک گروہ باغیون
کا رائے بریلی سے گذرتا تھا جسوقت اونکو میجر گال صاحب کے آنیکی خبر
ملی وہ معہ اور بدمعاشون شہر کے سرائے پر چڑھ آئے اور میجر صاحب
کو گھیر لیا اب بچنا امر محال تھا ایک سوار اونکے ہمراہیون مین سے جو واپس
آیا اوسنے بیان کیا کہ میجر گال صاحب نے دو فیر اپنے تمنچہ سے باغیون کی طرف
کئے اور پھر اپنے سر مین گولی مارکے خود مر گئے — بارھوین تاریخ جون
کو سر ہنری لارنس صاحب کا مزاج بحالت اصلی معلوم ہوا اور اونہون نے
کاروبار حکومت پھر اپنے ہاتھہ مین لیا اور کونسل موقوف ہوئی حسب فرمانے
سر ہنری لارنس صاحب کے جناب گبنس صاحب کے ذمہ اخبارات
بھیجنے اور منگانے کا کام سپرد ہوا بہت ضرور تہا کہ سر ہیو وہیلر صاحب
سے خبر ملے اور بنارس اور الہ آباد اور آگرہ وغیرہ کو کاغذات بھیجے جاوین
اور خاص اودہ کے ضلع کا احوال معلوم ہو کہ باغی لوگ اس نواح مین
کیا کرتے ہین جبتک کہ صاحبان انگریز ریذیڈنسی مین محصور نہ ہو گئے

اوسوقت تک مہر شتہ رسل رسانی بخوبی جاری رہا قوم پاسی میں سے
اکثر ہرکارہ نوکر رکہے گئے یہہ ایک قوم ہے جو کہ دام نگر وعمیری کے نواح میں
رہتی ہے یہہ مقام تیس میل لکہنو سے شمال مشرق کی جانب واقع ہے یہہ
ادمی صاحب عزم اور معتبر گنے جاتے ہیں تیس ادمی اس قوم میں سے خباب گبنس
صاحب کے مکان کے احاطہ میں مقیم کیئے گئے اور یہی ادمی اس قوم میں سے بلائے
گئے اور بعض پنشندار سپاہی بہی اس مطلب کے واسطے نوکر رکہے گئے ان
ادمیوں میں سے ہر روزہ مختلف جگہہ چٹہیات لیکر بہیجے جاتے تہے اگرچہ
کانپور میں دشمن انگریزی قاصد کے نہایت نگران رہتے تہے مگر یہہ لوگ
گنگا پار ہوکے چٹہیات سرہنری لارنس صاحب کو خاص کانپور میں کی مورچہ گاہ
انگریزی میں بیجا کہہ جواب لاتے تہے الہ اباد اور بنارس سے بہی جوابات آئے
خاص اودہ کے ضلع کے اخبار کے واسطے اور اور لوگون نے بہی سرکار
کی مدد کی مرزا حیدر جو بہو بیگم کی اولاد میں سے ہیں اور فیض اباد میں جنکے
اقارب رہتے تہے اونہون نے ہر روزہ وہانکا احوال مفصل لکہو اکہ
خباب گبنس صاحب کی خدمت بہیجا جناب راجہ مان سنگہ صاحب کا بہی ادمی
حاضر رہا اور فوج باغی کی خبرین دیتا رہا گوری شنکر زمیندار مورا ون کے معتمد

ذریعے علی ہذا القیاس اخبارات کے پہچانے مین کوتاہی نہین کی علاوہ ازین
بہت سے سرکاری نوکر جو مختلف جگہون مین پوشیدہ تھے احوالات لکھکر بہیجا کرتے
تھے ابہی تک چند باہر کے علاقجات بہی قبضہ انگریزی مین تھے جہان سے خبرین
ملا کرتی تہین جبکہ باغیون کے نزدیک انکی خبر آنے لگی تو حسب ایما جناب
گبنس صاحب سوار گشت کے واسطے بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر خبر
لانیکے واسطے بہیجے جاتے تھے کپتان میکلین صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۷۱ نے
بہی چند جاسوس نوکر رکھے تھے جو اکثر معتبر خبرین لاتے تھے جو ہر روز
وہ گبنس صاحب کے پاس بہیجا کرتے تھے باہر شہر مین مختلف خبرین
متوحش اور بیہودہ اوڑتی تہین لوگ اوڑاتے تھے کہ دشمن اچہاونی
کے نزدیک آن پہنچا اوسوقت فوج دشمن تیس میل کے فاصلہ پر تھی مگر
جہوٹ مین سے سچ بخوبی نکال لیا جا سکتا تہا کرنل گولڈنی صاحب کا بانیس
سلطانپور سے جناب گبنس صاحب پاس آیا اور اظہار کیا کہ اوسکے
آقا کے سب بچے تحقیقاً مارے گئے اور اوسنے اونکی لاشون کو اپنی آنکہہ سے
دیکہا اوسوقت ایک چہٹی کرنل گولڈنی صاحب کی میم کے پاس سے آئی
اوس سے معلوم ہوا کہ سب بچے امیٹہی مین محفوظ ہین اخبار کے کارخانہ کے

تین سو اور صاحب جناب گبنس صاحب کے اسسٹنٹ تھے کپتان ہاس
صاحب اور کپتان ونسٹن صاحب اور لفٹننٹ لسٹر صاحب ان صاحبون
کی مدد سے صاحب ممدوح قاصدون کے بیان کو ترجمہ کرتے تھے اور
پھر اوسپر اپنی راے لکھکر سر ھنری لارنس صاحب کی خدمت مین
روانہ کر دیا کرتے تھے اسطور پر باغیون کا احوال بخوبی معلوم ہوتا تھا
۲۸ تاریخ جون کو گبنس صاحب سر ھنری لارنس صاحب پاس گئے اور
اونسے بیان کیا کہ اب تحقیق خبر ملی ہے کہ دشمن نواب گنج بارہ بانکی پر فراہم
ہوتے جاتے ہین اور اسمین شک نہین کہ فیض اباد کی راہ سے وہ یہان
اوینگے اگر اپکی راے ہو کہ اونسے مقابلہ کرنا چاہیے تو صاحبان انجنیر کو حکم دیا جاوے
کہ وہ سڑک دیکھہ اوین اور جو مقام میدان جنگ کے واسطے وہ مناسب
سمجھین وہان مورچہ وغیرہ کی تیاری کرین اونھون نے یہہ بھی بیان کیا
کہ میری دانست مین ککرل کا پل مقابلہ دشمن کے واسطے اچھا مقام ہے
یہہ سنکر سر ھنری لارنس صاحب خود سوار ہو کر اوسجگہہ تشریف لیگئے مگر اونکے
نزدیک وہ مقام قابل میدان جنگ نہ معلوم ہوا بارھوین جون کو
تیسری رجمنٹ پولیس بلٹن نے جو زیر حکم کپتان اڈولف اور صاحب تھی

سرکشی کی اور سلطان پور کی جانب چلی گئی اور راہ مین انگریزون کے مکانات
کو لوٹتا اس جمعیت کا پہرہ لکھنو کے جیلخانہ پر تھا او شہر لکھنو مین جابجا اسی پلٹن
کے پہرے تھے ایک فوج انگریزی زیر حکم کرنل انگلس صاحب کے اونکے تعاقب
کو گئی مگر وہ ایسی جلد کافور ہوئے کہ اونکا تعاقب اچھی طرح سے نہو سکا اس فوج
انگریزی مین دو کمپنیان پلٹن شاہی نمبر ۳۲ اور دو ضرب توپ اور سنتر سوار
سکھہ اور قریب چالیس یا پچاس سوار وولن ٹیر تھے سواران وولن ٹیر
مین افسران جنگی اور ملکی اور محرران انگریزی وغیرہ تھے باغیون مین سے
قریب پندرہ آدمیون کے تو مقتول ہوئے اور اتنے ہی قید ہوئے یہہ لوگ لڑے
بہی خوب انگریزی فوج مین سے دو ہندوستانی سوار مارے گئے اور بہت
سے آدمی زخمی ہوئے مستر جے بی تہارن هل صاحب حاکم ملکی بہی اثنای
مین زخمی ہوئے گرمی کی کمال شدت تھی چنانچہ کئی گورہ سپاہی سکتہ کی بیماری
سے مرگئے رات کو یہہ سب فوج انگریزی واپس آئی اور سر ہنری لارنس
صاحب کو سب احوال کی رپورٹ کی اور درباب قیدیون کے ڈپٹی کمشنر
مستر کارٹن صاحب نے جو وولن ٹیر کے رسالہ مین تھے عرض کیا کہ یہہ
سب لوگ قابل قصاص ہین مگر دو روز کے بعد سر ہنری لارنس صاحب نے

ان سب قیدیون کو خلاص کیا اونکے نزدیک ثابت ہوا کہ اگرچہ یہہ لوگ
اوسی پلٹن باغی میں سے ہین مگر ان لوگون نے پناہ اور رحم چاہا کہ اپنے
تئین انگریزی فوج کے حوالہ کیا تھا رجمنٹ مذکور کے سرکشی کرنیکے قبل جبکہ کپتان
وسٹن صاحب مہتمم پولس نے اونکا ارادہ فاسد سنا تو وہ سوار ہوکے
اونکے پاس گئے اور اونکو بہت سمجھایا مگر اونہون نے اونکے کہنے کو بالکل نہ مانا اگرچہ
اونہون نے صاحب ممدوح سے کسیطور کی گستاخی نہین کی مگر اونکے حکم کی
اطاعت سے انحراف کیا یہہ رجمنٹ بغاوت کرکے اول تو سلطانپور
کی جانب گئی مگر بعد ازان سلطانپور کی سڑک کو چھوڑکر کانپور کی طرف کوچ
کیا اور کانپور پہنچکر نانا سے جا ملی • پندرہوین جون کے قریب صاحبان
انجنیئر ریذیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کرنے لگے اور مورچہ اور دیوارین توپ
کی زور روکنے کے واسطے بنانی شروع کین بجانب شمال ایک مورچہ
بھاری توپون کے واسطے کپتان فلٹش صاحب نے ۱۰ وین تاریخ جون کو بنانا
شروع کیا اور بجانب جنوب لفٹننٹ اینڈرسن صاحب نے مورچہ
بنایا جو کہ بوجہ کانپور کے نام سے مشہور ہوا اب اوس مقام کو جہان
صاحبان انگریز لکھنو مین محصور ہوگئے بخوبی سمجھہ لینا چاہئے اوسکا نقشہ جو ہمنے لکھا ہے

جس سبب احوال اوسمقام کا مثل آئینہ معلوم ہوگا مقام حصار ایک بلند زمین ہے
مگر سطح اوسکی ناہموار ہے یعنی بہت اونچی نیچی ہے سب سے اونچے مقام پر مکان
رزیڈنسی واقع ہے دریا کی جانب زمین نیچی ہوتی چلی گئی ہے اس ٹکرے بلند
زمین پر جہان رزیڈنسی اور اور مکانات واقع ہین مورچہ انگریزی قایم کیا گیا تہا
زمین مذکور کے گرد ایک مٹی کی نیچی دیوار بنائی گئی اور اوسکے برابر خندق
اور اوس دیوار پر ریت اور مٹی کی تہیلیان چنُ دی گئی تہین جن تہیلیون
کے سوراخون مین سے انگریزی سپاہی خندق مین کہڑے ہوکے گولیان
چلاتے تہے بلندی دیوار اور تہیلیون کی ملا کے سینہ تک تہی نقشہ مین سیاہ لکیر اوس
دیوار کا نشان ہے — اس احاطہ کے اندر علاوہ مکان رزیڈنسی
کے اور اور جو مکانات تہے او چار دیواری کے گرد جو مورچے بنائے گئے اونکا
بیان یہہ ہے جانب شمال دریا کی طرف بایلی دروازہ ہے اور بایلی
دروازہ اور ہسپتال کے مابین تین توپین لگائی گئی تہین ایک اونمین
اٹہارہ پنی اور ایک چوبیس پنی ہزارہ توپ اور ایک نو پنی + اور ان
دو توپون کے نزدیک دو اٹہہ انچ کے غبارے قایم کئے گئے تہے ہ
نقشہ دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ ہسپتال کے مکان سے نیچے خزانہ

اور بیلی گارد کے مکانات ہین جہان کہ ایک جماعت پلٹن پیادگان ہندوستانی
نمبر ۱۳ سیزدہم مین سے زیر حکم لفٹنٹ ایٹکن صاحب متعین کی گئی تھی اپنے
سپاہیون کی مدد سے ان صاحب نے اوس مقام پر ایک مورچہ بنا لیا تھا
جہان اٹھارہ پنی توپ قایم کی تھی یہہ توپ بیلی گارد کے دروازہ کے بائین
سمت رکھی گئی تھی جس سے محاصرہ کے زمانہ مین بڑا فایدہ ہوا اور دروازہ کو
مٹی سے بند کرا دیا تھا سڑک جو مکان رزیڈنسی سے بیلی گارد کو آئی وہ
نیچی ہے یعنی رزیڈنسی سے اوسکا نچان ہوتا چلا آیا ہے سڑک کے
اونچے سرے پر تین میدانی توپین اور دو نو پنی اور ایک چوبیس پنی ہاوزر
توپ لگا دی گئی تھین بیلی گارد کے دروازہ سے جو گئی ہے اوسپر ان توپون
کی بخوبی زد تھی۔ بیلی گارد کے دروازہ سے جانب جنوب ڈاکٹر فیر صاحب
کا مکان تھا جو کہ نیچا تھا اور چندان مضبوط نہ تھا اس مکان پر ایک اور بعض
اوقات دو توپین لگا دی جایا کرتی تھین جنکی مار گھنٹہ کے برج کی جانب
تھی۔ وہ سہ گوشہ زمین جو بیلی گارد کی باہر کی زمین کہلاتی ہے۔
چھوڑ دی گئی تھی یعنی اوسکو احاطہ کی دیوار سے باہر کر دیا تھا اسکے بعد
فینشل کمشنر صاحب کی کچہری کا مکان تھا اور اسکے بعد سگو صاحب کا مکان

نقشہ سے معلوم ہوگا ان دونون مکانون کے حفاظت اون توپون سے
بخوبی ہوتی تہی جوکہ ڈاک گھر پر لگائی گئی تہین جو نمبر ان دونون مکانون
کے اوپر کی جانب تہا ڈاک گھر کے مکان پر ایک توپ نو پنی اور دو اٹہارہ پنی
توپین لگائین تہین سیگو صاحب کے مکان کے بعد ایک بڑا دو منزلہ مکان
جو ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر کا تہا یہہ اونچی زمین پر واقع ہے اسمکان کے احاطہ
اور دیوار کو جو بہت پستی مین واقع ہے چہوڑ دیا گیا یعنی محاصرہ کی دیوار
احاطہ مکان کو چہوڑ کر بنائی گئی تہین اسکے بعد کپتان اینڈرسن صاحب کا مکان
تہا یہہ بہی اونچی زمین پر ہے اور دو منزلہ ہے یہہ مکان گویا جنوب مشرقی
کونہ حصار کا تہا جسپر تمام محاصرہ مین دشمن کی بہت زد تہی اسکے بعد وہ
مورچہ تہا جو کانپور کے نام سے مشہور تہا یہان تین توپین لگائی گئی تہین
ایک اٹہارہ پنی اور دو نو پنی توپین قایم کی تہین یہہ مورچہ مٹی اور لکڑیون
سے بنایا گیا تہا یہہ مورچہ ڈیوپریٹ صاحب کے مکان کے ملحق تہا ڈیوپریٹ
صاحب کا مکان یک منزلہ ہے جسکے سامنے برامدہ ہے اس برامدہ کے باہر کی
جانب ایک مٹی کی دیوار بنالی گئی تہی جسمین سوراخ واسطے بندوقون کے
رکہہ لئے گئے تہے یہانسے پہر حصار کی دیوار جاکے اوسمکان سے ملحق کی گئی جہان کہ

مارٹی نیئر کالج کے طالب علموں معہ اونکے پرنسپل مسٹر شلنگ صاحب کو جگہہ ملی تہی مارٹی نیئر کالج جو رزیڈنسی سے ڈہای میل مشرق کی جانب واقع ہے او سکے بچانے اور محفوظ رکہنے کا اول ارادہ ہوا تہا چنانچہ بڑے بڑے طالب علموں اور مدرسوں کو ہتیار دیدئے گئے تہے اور کالج مذکور کی چاردیواری وغیرہ درست کردی گئی تہی مگر فاصلہ بعید کے باعث سے اوسکو بعد ازاں چھوڑ دینا پڑا اور سب طالب علم اور مدرسوں کالج مذکور کو مکان مذکورہ بالا میں حصار کے اندر لا رکھا جو مکان شاہ بہاری لال کا ہے محاصرہ کے زمانہ میں یہہ مکان مارٹی نیئر کے مکان کے نام سے مشہور ہوا اسمکان اور مکان بادشاہی ہسپتال کے مابین ایک بڑی چوڑی سڑک واقع ہے جسکو مضبوط لکڑیوں اور دیوار سے بند کردیا گیا سڑک کے اوسطرف بادشاہی ہسپتال ہے جو کہ ایک مضبوط مکان ہے اسمکان میں ترکسواروں ہندوستانی کے انگریزی افسروں کا سکوٹ کا مقام تہا زمانہ محاصرہ میں یہہ مکان برگیڈ مس کے نام سے مشہور ہوا اسکے ملحق دو احاطہ تہے جنمیں زمانہ محاصرہ میں سکہہ سوار زیر حکم لفٹننٹ ہارڈنج صاحب کے رہتے تہے یہہ احاطہ سکہوں کے احاطہ کے نام سے مشہور ہوا اسکے ملحق جناب گبنس صاحب

کی کوٹھی تہی جسپر بہی ایک مورچہ قایم کیا تہا اور اوس کوٹہی کے بعد جناب
اومانی صاحب کا مکان تہا اور اومانی صاحب کے مکان کے بعد بہیڑ خانہ تہا
جہان بہی ایک مورچہ بنایا گیا تہا شمال مغربی گوشہ بہیڑ خانہ سے زمین بہت نیچی
ہوگئی ہے جہان نیچی زمین پر گرجا گھر واقع ہے جسکے احاطہ مین زمانہ محاصرہ
مین قبرستان مقرر کیا گیا تہا گرجا گھر کی جانب جہان سڑک نیچے کو جاتی ہے
وہان تین توپین لگائی گئی تہین یہہ مورچہ کپتان اوانز صاحب کے زیر حکم تہا
اسیواسطے یہہ مورچہ اوانز صاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا
اس مورچہ سے گرجا گھر اور قبرستان کی حفاظت متصور تہی اور شروع
محاصرہ مین تمام اسباب خوراک اور گہی وغیرہ گرجا گھر مین بھر دیا گیا تہا
شمال مغربی گوشہ حصار پر انز صاحب انجنیر کا ایک منزلہ مکان تہا جو مورچہ
کہ انز صاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا اور انز صاحب کے مورچہ
کے ملحق ایک ٹیلہ تہا جسپر بہت سے درخت اور مسلمانونکی قبرین ہین شمال
کی طرف کی دیوار حصار کی نیچی اور کم مضبوط تہی مگر اس جانب اوانز صاحب
کی توپون کے نزدیک ایک بہت مضبوط اور بڑا مورچہ تہا جو مورچہ حصار
کے نام سے مشہور ہوا کپتان فلچ صاحب اور میجر اینڈرسن صاحب نے اس مورچہ

توبڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا تہا یہہ مورچہ حصار بشکل ادہے چاند کے
بنایا گیا تہا اور اوسپر ایک نونبی توپ اور دو اٹہارہ نبی توپین چڑہائی
گئی تہین اس مورچہ کی اگ کپتان بازار اور دریا کے پرسے بلکہ لوہے کے
پل تک بخوبی پہنچ سکتی تہی مورچہ حصار اور او انڑ صاحب کی توپون کے
مابین غبارہ کا توپخانہ تہا نیچی زمین جو مورچہ حصار سے جانب شمال اور مشرق
واقع تہی اوسکو چہوڑ دیا تہا اور ایک مٹی کی دیوار مورچہ حصار سے پانی دروازہ
تک کہینچ لی تہی جسکے اندر کی جانب خندق تہی اور اوپر اوسکے ریت کے تہیلیان
چن دی گئی تہین دو نونبی توپین پانی دروازہ پر رکہی گئی تہین یہہ چار دیوار
حصار کی تہی اور یہہ سب مکانات جنکا اوپر ذکر ہوا گویا چار دیواری حصار
مین شامل تہے الغرض یہہ جگہہ کچہہ چندان مستحکم اور مضبوط نہ تہی اور
بہت جگہہ سے ایسی تہی کہ اگر دشمن ذرا بہی ہمت باندہتا تو بآسانی اندر
گہس آتا ایک اور بڑے نقصان کی بات یہہ تہی کہ اس حصار کے چارون
طرف ہندوستانیون کے گہر تہے جب محاصرہ شروع ہوا تو دشمن نے اون
گہرونکا قبضہ کر لیا اور وہانسے بندوقین چلاتے تہے جنسے محصورین کا بہت
نقصان ہوا مورچہ حصار کے قریب کپتان فلنٹ صاحب نے اجازت لیکر

بہت سے گھر ہندوستانیون کے ڈہوا دئے اور میدان صاف کر دیا گیا۔
حصار کی بڑی حفاظت ہو گئی اور اور مکانات جو حصار کے اندر تھے اونکا بھی
کچھہ کچھہ ذکر کرنا ضرور ہے سب مین اونچی زمین پر تو مکان رزیڈنسی تھا۔
یہہ ایک سہ منزلہ بہت خوبصورت مکان ہے مغرب کی جانب جسکے ایک بڑا بلند
اور وسیع برامدہ ہے صدر دروازہ اسمکان کا مشرق کی جانب ہے اور
اندر ایک خوبصورت پیچدار زینہ چھت پر چڑہنے کے واسطے ہے رزیڈنسی
کی چھت پر سے تمام شہر کی خوب سیر دیکھی ہے خصوصاً مکانات قیصر باغ
اور چھتر منزل اور فرحت بخش کی وہانسے بڑی بہار نظر آتی ہے۔ نیچے کی منزل
مین گورہ سپاہی رہتے تھے اور باقی سب مکانات رزیڈنسی مین افسر
انگریزی اور میمون اور بچون کا قیام تھا جنوبی حصہ رزیڈنسی کے نیچے بہت
عمدہ اور وسیع تیخانہ ہے جہان کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی بی بیان رہتی تھیں
جب کہ محاصرہ شروع ہوا تو اسمکان پر چونکہ بہت بلند تھا گولیون اور گولون کی
بہت زد ہوئی اسی باعث سے میمون اور بچون نے اوپر کی منزل مین رہنا
چھوڑ دیا سب سے نیچے کے کمرے مین ۳۲ وین پلٹن گورہ کا مسکوٹ
تھا مگر جب دیکھا کہ یہان بیٹھہ کر نہین کھا سکتے اور جانو نکا بہت نقصان ہوتا ہے

لاچار انہوں نے بہی اوسکو چہوڑ دیا —
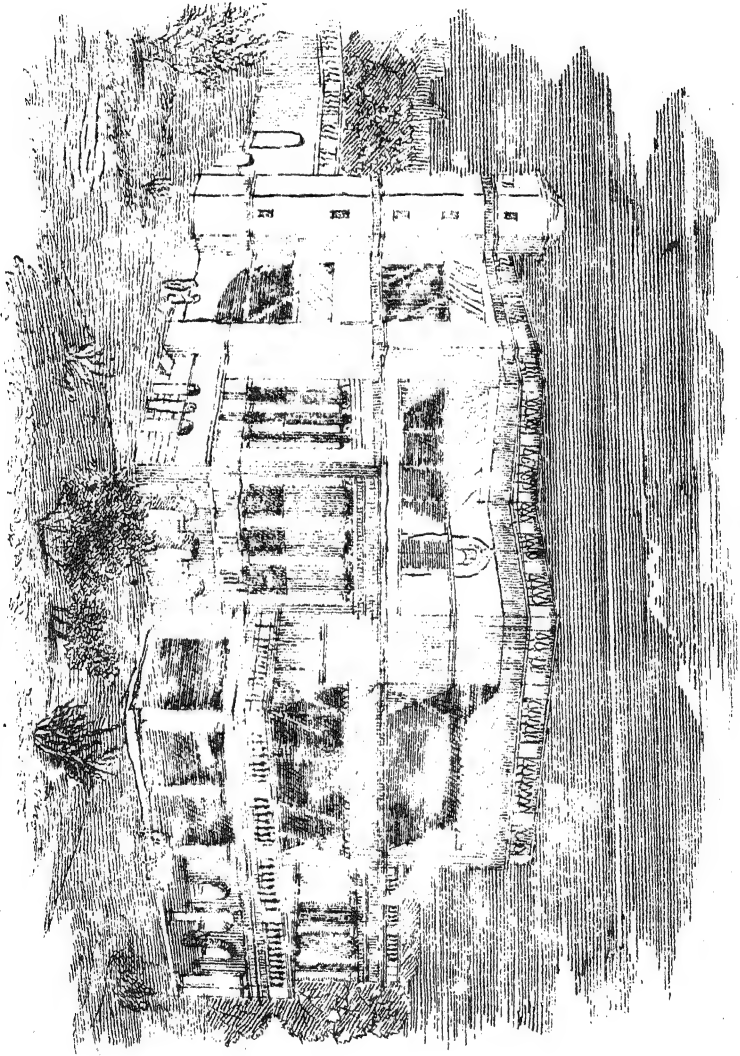
رزیڈنسی لکھنؤ

دعوت گاہ رزیڈنسی بہی ایک عمدہ دو منزلہ مکان ہے جسکو ہسپتال مقرر کر لیا
تہا وہ بہی اونچی زمین پر رزیڈنسی کے برابر واقع ہے اور چونکہ اسمکان
مین بہی بڑے بڑے دروازے اور کہڑکیا بہت ہین تو اسمکان کو بہی
مثل رزیڈنسی کے مکان کے بہت نقصان پہنچا اور دشمنون کے گولون اور
گولیون سے چہلنی ہوگیا اسی مکان کے ایک کمرہ مین بیچارہ پادری مسٹر
پول ہیمٹن صاحب زخمی ہوے ۔ ڈاکٹر فیرر صاحب کا مکان نیچا تہا
اور شروع محاصرہ مین اوسپر بڑی زد تہی مگر اوسکی چہت کے گرد ریت
کی تہیلیان چن دی گئی تہین جنکے بیچ کے سوراخون مین سے انگریزی
سپاہی بندوقین چلایا کرتے تہے ڈاکٹر فیرر صاحب اور اونکی میم نے بہت
صاحبون اور میمون کو جو ضلع سے بہاگ کر آئے تہے اپنے مکان مین بہت
تواضع اور مہمانداری کے ساتہہ رکہا اسمکان کے نیچے بہی ایک بڑا تہیخانہ
تہا جسوقت دشمن کی طرفسے توپ اندازی کا زور ہوتا تہا اوسوقت سب
بچے اور میمین جو ڈاکٹر فیرر صاحب کے مکان مین رہتی تہین تہیخانہ مین چلی جاتی
تہین ڈاک گہر کے مکانمین صاحبان انجنیئر اور توپخانہ رہتے تہے ایک
مکان بیگم کی کوٹہی نام بہی حصار کے اندر تہا جسمین صاحبان کمسٹر اور بہتسی

میمین اور بچے رہتے تھے مسٹر اومانی صاحب کی بڑی دو منزلہ کوٹھی مین
بہی بہت سے صاحب اور میمین جو ضلع سے بہاگ کر آئین مقیم ہوئین اور بعد وفات
مسٹر ہنری لارنس صاحب کے بریگیڈیر انگلس صاحب اسی مکانمین قیام پذیر
ہوئے جوڈیشل اور فنینشل کمشنری دفترونکے مکان مین صاحبان انگریزی
نویس متعین کیے گئے اور اونکی بی بیون اور بچون کو بہی وہین جگہ ملی —
جو جوڈیشل کمشنر کے دفتر کے مکانمین علاوہ ان صاحبان موصوفین کے تیرہوین
پلٹن ہندوستانی کے سکھ بہی متعین کیے گئے اور فنینشل کمشنر کی کچہری کے
مکانمین کچہہ گورہ سپاہی ۳۲ وین پلٹن مین سے رکہے گئے انز صاحب کے
مورچہ پر ایک جماعت مسلح صاحبان انگریزی نویس کی اور چند گورے
۳۲ وین پلٹن شاہی مین سے اور چند سپاہی تیرہوین ہندوستانی
پلٹن مین سے متعین ہوئے چونکہ اب آمدنی خراج وغیرہ کی کچہہ نرہی تو حکم
ہو گیا کہ سب افسرون اور نوکرون سرکاری کو پوری تنخواہ نملے گی —
صرف اتنا ہی خرچ ملے گا جتنا محاصرہ کے زمانہ مین ہر شخص کو ضرور ہوگا
انہی دنون مین بہت سے آدمی جنپر فساد کا شبہہ تہا مقید کیے گئے اول مصطفی علیخان
بہائی شاہ اودہ کو نظربند کیا محمد ہمایون خان اور مرزا محمد شکوہ جو دہلی کے بادشاہزادہ

میں سے تھے اور جو سازش کے واسطے مشہور و معروف تھے مقید کئے گئے نواب
رکن الدولہ بیٹے نواب وزیر سعادت علیخان کو گرفتار کیا معلوم ہوا کہ یہہ باغیوں سے
خط و کتابت رکھتے تھے بعد ازان راجہ تلسی پور بھی گرفتار ہوا ان سب قیدیوں کو مچھی بھون
مین مقید رکھا پولیس مین بہت سے سپاہی سر ہنری لارنس صاحب کے حکم سے
نوکر رکھے گئے قریب دو ہزار آدمیوں کے بھرتی ہوئے جنکو انگریزی بندوقین دی
گئین امام باڑہ مکان کوتوالی مین ان لوگونکا قیام کیا گیا یہہ سب آدمی محاصرہ شروع
ہوتے ہی باغیون سے ملگئے اوسی زمانہ مین جناب گبنس صاحب بھی نے سوار اور
توپچیون کی بھرتی کرتے جاتے تھے عبد العزیز خان نایب رسالہ دار پانچوین رسالہ
ہندوستانی نے آپین نے جو لکھنو رخصتی آیا تھا اپنے تئین سرکار کی خدمت کے
واسطے پیش کیا بغاوت کی رات کو وہ اپنے بیٹے اور اور رشتہ دارون کو مسلح
کر کے لایا اور جناب گبنس صاحب کے مکان کی چھت پر موجود رہا سر ہنری لارنس
صاحب کی اجازت سے جناب گبنس صاحب نے اس آدمی کو نیا رسالہ معتمد آدمیونکا
بھرتی کرنیکے واسطے نوکر رکھا اوسنے اٹھارہ سوار بھرتی کئے جنمین سے اٹھہ یا دس
آدمیونے تو تمام زمانہ محاصرہ مین اچھی خدمات کین پانچوین رسالہ نے روھنی کے مقام مین
جو بنگالہ مین واقع ہے سرکشی کی اور اپنے حاکم سر نارمن لسلی صاحب کو قتل کیا عبد العزیز

اسباب سے بہت خوش ہوا کہ وہ زمانہ سرکشی مین اپنے رسالہ کے ہمراہ نہ تہا اور سرکار کی
خدمت کے واسطے لکہنو مین شامل ہوگیا شاہ اودہ کے توپخانہ کے سپاہیون نے ۱۸۵۶ء مین
سرکار انگریزی کی نوکری سے انکار کیا تہا مگر اب وہ بہت تباہ اور پریشان ہوگئے تہے توپخانہ
کے سردار میر فرزند علی کو سرکار سے سو روپیہ ماہواری کی پنشن ملتی تہی سر ہنری لارنس
صاحب کے حکم سے بہت سے پرانے گولہ انداز نواب کے میر فرزند علی کے زیر حکم نوکر رکہے گئے
اکثرون نے اونمین سے زمانہ محاصرہ مین اچہی اچہی خدمات کین جبکہ باغیون نے یہہ سنا کہ فرزند علی
انگریزون کا جانبدار ہے اونہون نے اوسکے مکان کو تاراج کیا اور اوسکا بہت اسباب قیمتی لوٹ
لیا ایک شخص راماوین پرانا اور سپیر سرک کا جسنے ضلع اگرہ مین جناب گبنس صاحب کے ماتحت
بہی خدمتگذاری کی تہی اب صاحب ممدوح کے پاس آیا اور اپنے چہہ بہائی بندون کو اپنے
ساتہہ لایا ان چہہ ادمیون نے اسقدر جانفشانی سے خدمت کی کہ انسے بہتر اور کوئی
نکر سکیگا زمانہ محاصرہ مین جناب گبنس صاحب فرماتے ہین کہ رات کو تو یہہ لوگ مورچہ
بنانیمین مشغول رہتے تہے اور دنکو دشمن سے لڑتے رہتے تہے راماوین اور اوسکے
دو ادمی مارے گئے باقی زندہ رہے اور سرکار نے اونکی پنشن مقرر کردی
ایک شخص کاریگر جسکا نام ہیرانا تہا اور جناب گبنس صاحب کے پاس اگرہ سے گیا تہا۔
اس شخص نے بہی زمانہ محاصرہ مین اچہی اچہی خدمتین کین مورچہ بنانے مین ہیرانا نے بڑا

کام کیا دشمن کی توپون کے سامنے اپنا کام کئے جاتا تہا ایک روز جب کہ ایک اینٹ تو اوسکے
ہاتہہ مین تہی ایک گولی اینٹ مین لگی اور اینٹ ٹکڑے ہو کر گر گئی یہہ شخص بہی محاصرہ مین
زندہ رہا اور سرکار سے اوسکو قرار واقعی انعام ملا کپتان فلٹن صاحب کی وفاداری
مین بہی ایک بہت اچہا کاریگر لوہار گلاب نام ہمیشہ اونکے ہمراہ رہا بیشتر کہ صاحبان انگریز
محصور ہو گئے کپتان صاحب موصوف نے گلاب کو اجازت دی کہ خواہ وہ چلا جاوے یا رہے
اوس بیچارہ نے رہنا قبول کیا اور محاصرہ مین بڑے بڑے کام کئے مگر افسوس کہ اوسی
صبحکو جس روز کہ فوج انگریزی مدد کو آن پہنچی مارا گیا اور اپنی وفاداریون اور جانفشانیونکا
کچہہ ثمرہ نہ اوٹہا سکا چبیسوین تاریخ جون کو جو کچہہ کہ نئے آئین رسالہ کے سوار ہمارے ساتہہ
تہے وہ بہی بہاگ گئے بعض تو شب کو چوری سے چلے گئے انہین سے بعض تو کانپور
مین نانا سے جا ملے اور بعض نواب گنج مین جہان باغی جمع ہوتے تہے جا شامل ہوئے اور
بعض اپنے گہر چلے گئے۔ شہر مین سونے کی بڑی خواہش تہی باغی سپاہیون کے پاس خزانہ
سرکاری کا روپیہ کثرت سے تہا اور وہ اوسکا سونا خریدنا چاہتے تہے اور اشرفیان بنواتے
تہے۔ سر ہنری لارنس صاحب نے سامان رسد محاصرہ کے واسطے بہت فراہم کیا مسٹر اُمنی
صاحب ڈپٹی کمشنر اور لفٹنٹ جیمس صاحب نے بہی اس امر مین بڑی کوشش کی ضلع سے غلہ
منگوایا اور شہر سے بہی خریدا گیا اور گہی بہی بہت سا خریدا گیا اور یہہ چیزین حصار کے اندر گرجا گہہ

مین رکھی گئین بیلون کا چارہ اور ایندھن بھی کثرت سے خرید کے رکھہ لیا گیا چنانچہ گبنس صاحب نے بھی بصلاح شرف الدولہ غلام رضا بہت سامان رسد اپنے گھر مین جمع کر لیا پانسو من گیہون اور سو من چنا اور تیس من دال اور پانچ من شکر اور بہت سا گھی اور چانول ذات خاص سے خرید کے اپنے پاس رکھے علاوہ اسکے اونہون نے بہت سا کوئلہ اور لکڑی بھی اپنے پاس خرید کے رکھہ لین چنانچہ محاصرہ کے وقت مین یہہ سامان بہت کام آیا زمانہ محاصرہ مین جبکہ رسد خانہ سرکاری مین دال کم ہو گئی تو پچیس من دال جناب گبنس صاحب نے اپنے پاس سے دی اسی مہینہ مین بہت سے پنشن دار سپاہیون کو سر ہنری لارنس صاحب نے ضلع سے طلب کر لیا سب ملا کے قریب اسی آدمیون کے پنشندار تھے اور زمانہ محاصرہ مین کسی کو اونکی طرف سے شک و شبہہ نہ تھا اول تو اونکو مچھی بہون مین زیر حکم میجر ایپ تھورپ صاحب کے رکھا گیا بعد ازان جب محاصرہ شروع ہوا تو گبنس صاحب کے مورچہ پر اونکو تعینات کیا گیا اسی مہینہ مین بڑے بڑے تعلقہ داران اودہ سے بھی مدد چاہی گئی اور اونکو بڑا انعام دینے کا اقرار کیا گیا چنانچہ راجہ مان سنگہ صاحب کو لکھا گیا کہ اگر آپ سرکار کے خیر خواہ رہینگے اور قرار واقعی مدد دینگے تو اوسکی عیوض مین آپکو جاگیر ڈہائی لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہمیشہ کے واسطے سرکار انگریزی سے عطا ہوگی نواب علی تعلقہ دار محمد اباد اور راجہ گور بخش سنگہ تعلقہ دار رام نگر دھمیری سے بھی کہا گیا

کہ اگر سرکار انگریزی کی بدل خیر خواہی کر دوگے تو پچاس ہزار روپیہ سالانہ
کی جاگیر پاؤگے مگر ان رئیسون کے جوابات ہمیشہ حیلہ امیز تھے اگرچہ اونہون نے اقرار بہت
سے کئے مگر اخر کو یہہ کہلا بہیجا کہ نہ تو اونکے پاس ادمی رہے اور نہ تو یہہ کہ وے صاحبان
انگریزی کی مدد کرین * تمام باروت کو جہی بہون سے لاکے رزیڈنسی مین زمین کے
اندر دفن کرکے رکہا مگر محاصرہ کے زمانہ مین جبکہ دشمن حصار کے بہت قریب پہنچ گیا تو
اوسکو وہانسے نکالکے بیگم کی کوٹھی مین ایک میگزین تیار کراکے رکہا ۲۳ لاکہہ روپیہ
خزانہ سرکاری مین موجود تہا چنانچہ اسی مہینہ مین اس خزانہ کی رزیڈنسی کے سامنے
زمین کے نیچے دفن کیا ایک جماعت سواران صاحبان و ولن ٹیر کی زیر حکم کپتان
ریڈکلف صاحب کے اراستہ کی گئی اس رسالہ مین صاحبان افسر متعلقہ باغی رسالون
اور پلٹنون کے شامل تہے اور صاحبان انگریزی نویس بہی اسمین بہرتی کئے گئے تہے
چالیس سوارون کی یہہ جماعت ہو گئی تہی اونکو ہر روزہ قواعد سکہلائی جاتی تہی
اونہون نے بڑے بڑے بہادریون کے کام کئے ۔ انگریزی گولہ انداز بہت کم تہے اسی
باعث سے پچاس ادمیون کو پلٹن گورہ نمبر ۳۲ سے چنکر گولہ انداز بنایا اور توپ
چلانیکی قواعد سکہلائی ۱۲ تاریخ جون کو کپتان فلٹن صاحب شیش محل کی طرف
گئے جہان کہ شاہ لکہنو کا میگزین تہا وہان اونہون نے دو سو ہندوستانی

توپین بڑی پائین فوراً وے سب توپین شیش محل سے حصار کے اندر لائی گئین انکا ملجانا
بہت بہتر ہوا اوالا یہہ سب دشمن کے ہاتہہ پڑتین نزدیک مورچہ حصار کے ان سب توپونکو
لا رکہا گیا بہت سی ان توپون مین سے بہت بڑی اور چوڑے منہہ کی توپین تہین جنکو
جنرل کلاڈ مارٹین صاحب افسر فوج شاہ اودہ نے بنایا تہا کپتان فلٹش صاحب
کو ایک اٹھہ انچ ہزارہ توپ بہی پڑی ہوئی پائی اس کے ملجانیسے بہت فایدہ ہوا
کیونکہ ایسی توپ انگریزون کے پاس نہ تہی اوسیوقت یہہ ہزارہ توپ حصار کے اندر
لائی گئی اور اوسکے واسطے گاڑی تیار کی گئی اور ہاتیون کو اوسکے کہینچنے کے واسطے
قواعد سکہلائی گئی سولوین یا سترہوین تاریخ جون کو کپتان ھیوز صاحب
حاکم چوتہی پلٹن بے آئین اودہ نے شہر مین سے چند مفسدون کو گرفتار کیا جو ایک
سازش مین مشغول تہے ان بدمعاشون نے اپنے سفیر کو کپتان ھیوز صاحب کی پلٹن
کے پاس بغاوت کرنیکے واسطے بہیجا تہا پلٹن مذکور دولت خانہ پر مقیم تہی چنانچہ
پلٹن کے ادمیون نے اس امر کی اپنے حاکم کو اطلاع دی کپتان صاحب نے اپنی
پلٹن کے ہندوستانی افسرون کو بلا کے فہمایش کی کہ تم ان بدمعاشون کے
گہر مین جا کر ملو چنانچہ افسران مذکور معہ کپتان ھیوز صاحب اور کارنیگی صاحب
مجسٹریٹ لکہنو کے بدمعاشون کے مکان پر گئے جہان سب مفسدین جمع تہے اور

ھر شخص کو گرفتار کر لیا تحقیقات سے چار مسلمانون پر جرم سازش اور فتنہ
پردازی ثابت ہوا چنانچہ اونکو بھی مچھی بہون مین پہانسی دی گئی دو اونمین سرغنہ
تھے ایک تو رسول بخش ساکن کاکوری اور دوسرا اوسکا بیٹا۔ رسول بخش
بہت معزز علاقہ دار سرکاری تہا مگر باعث رشوت ستانی ضلع اگرہ سے برخاست
ہوگیا تہا اوسکے رشتہ دارون نے جو کاکوری مین تھے جمع ہوکے پولیس پر حملہ
کیا اور دو برقنداز دن کو مار ڈالا چہبیسوین جون کو میجر ریکنس صاحب متعلقہ
گوالیار کنٹنجنٹ نے مین پوری سے سر ھنری لارنس صاحب کو لکھا کہ دہلی فتح ہوگئی
چنانچہ بادشاہی سلامیان رزیڈنسی اور مچھی بہون اور چہاونی مین سر ہوئین
مگر پہر جلدی معلوم ہوگیا کہ میجر ریکنس صاحب کو خبر غلط ملی تہی اور دہلی ابہی تک فتح
نہین ہوئی ۲۶ وین جون تک معلوم ہوا کہ بہت سی باغی پلٹنین نواب گنج بارابنکی پر فراہم
ہوگئی ھین اور کل فوج باغی ضلع اودہ کی وہین چلی آتی ہے لکھنو کے دولتمندون
کو سخت تردد ہوا نواب اکرام الدولہ شاہ اودہ کے بھتیجے جناب گبنس صاحب
پاس آئے اور کہا کہ مین اپکو اور اپکے کنبے کو اپنے پاس پوشیدہ رکہونگا ساہ بدری داس
اور بنارسی داس نے بہی صاحب ممدوح سے یہی کہا مگر صاحب ممدوح نے بہت شکرگذاری
کے ساتھ انکار کیا اور کہا کہ باغیون کے مقابلہ کے واسطے ہم کافی اور ہر طرح پر مستعد ھین

دو روز بیشتر شروع ہونے محاصرہ کے نواب محسن الدولہ نے بہت گہبراکے جناب
گبنس صاحب سے کہلا بہیجا کہ باغی اگر مجہکو ہرگز نہ چہوڑینگے اور اول مجہی پر حملہ کرینگے
مجہے اپنے حصار مین پناہ دیجے صاحب ممدوح نے کہلا بہیجا کہ اگر نواب صاحب کی
خوشی ہو تو وہ مع اپنے بیٹے اور دو خدمتگاروں کے حصار کے اندر آجاوین
اور میرے مکان کے احاطہ مین ڈیرہ کہڑا کر کے رہین مگر نواب صاحب ممدوح
کبہی نہ آئے حالانکہ یہہ معلوم ہوا کہ اونکا مکان باغیون نے کئے بار لوٹا ۲۵ اور
۲۶ تاریخ جون کو کرنل نیل صاحب کی چہٹیات مرقومہ ۱۰ وین اور ۲۳ وین جولائی
کی الہ آباد سے قاصدوں کے ہاتہہ لکہنو پہنچین اونسے معلوم ہوا کہ الہ آباد مین بہر امن
اور انتظام ہوگیا اور چارسو گورہ اور تین سو سکہہ مع دو ضرب توپ فی الفور کانپور کی
جانب روانہ ہونیکو ہین چنانچہ اس خبر کی اطلاع لکہنو سے سر ہیو ویلر صاحب پاس
کانپور روانہ کی مگر اب کیا ہوتا تہا اس تاریخ کے پہلے ہی نانا نے اونکو دغا سے قتل
کرا ڈالا تہا - اٹہارہوین جون سے کئی چہٹیات بیچارے محصورین کانپور سے لکہنو
آئین ایک تو خاص جنرل سر ہیو ویلر صاحب کی بنام جناب گبنس صاحب تہی جسکا
ترجمہ یہہ ہے ترجمہ سر ہیو ویلر کا بنام گبنس - چہٹی تاریخ جون سے نانا صاحب نے
تمام فوج ہندوستانی کے ساتہہ شامل ہوکے جسنے چوتہی تاریخ بغاوت کی ہمکو گہیر لیا ہے

دشمن کے پاس دو چوبیس منی توپین اور اور مختلف قد کی توپین ہین ہمارے پاس
صرف اٹھہ ضرب توپنی توپین ہین تمام باشندگان عیسائی ہمارے ساتھہ مورچہ مین ہین
اور دشمن کے ساتھہ ہمنے ایک بڑا تعجبی مقابلہ کر رکھا ہے ہمارا نقصان بہت ہوا ہے
پس اب ہم مدد مدد مدد چاہتے ہین سر لارنس صاحب کو سلام رقیمہ ایچ - ایم - ویلر
مرقومہ ۱۴ جون ۱۸۵۷ ساڑہے اٹھہ بجے شب مقام مورچہ گاہ کانپور مکرر انکہ اگر
ہمارے پاس دو سو آدمی بہی ہون تو ہم مفسدونکو خوب سزا دین اور تم ہماری
بہی مدد کرین ——— جب یہہ چہٹی لکہنو کو قاصد لیکے پہنچا ہر شخص
کی چہاتی پہٹتی تہی اور بڑا افسوس آتا تہا کہ بیچارے محصورین کانپور کی لکہنو سے مدد
ہونی غیر ممکن ہے کیا کیا جاوے سر ہنری لارنس صاحب لاچار تہے اونکے پاس
اتنے آدمی کہان تہے کہ اپنی بہی حفاظت کرین اور کانپور بہی مدد بہیجین اگر ایسا
کرتے تو غالب تہا کہ دونو کام نہوتے ریذیڈنسی بہی قایم نرہتی اور تہوڑے سے
آدمیونکا کانپور پہنچنا بہی سخت دشوار تہا غرض بعد صلاح اور مشورہ
سر ہنری لارنس صاحب نے مدد سے انکار لکہہ بہیجا ۲۴ وین جون کو
کرنل ماسٹر صاحب متعلقہ رسالہ ہفتم ترکسواران ہندوستانی نے ایک چہٹی
بطور اپنے صاحبزادہ لفٹنٹ ماسٹر صاحب کے جو کانپور مین محصور تہے پائی

یہہ چھٹی بہی بڑی دلچسپ ہے یہہ اخیر چند سطور ہمارے پاس ہیں جنسے محصور
کانپور کی اخیر خبر ملی یہہ جو اونپر گذرا وہ سب پر روشن ہے ترجمہ چھٹی
از جانب لفٹنٹ جی - اے ماسٹر متعلقہ پلٹن پیادگان ہند دیسی
نمبر ۵۳ بنام اپنے والد ماجد لفٹنٹ کرنل ماسٹر متعلقہ رسالہ ترکسوار
نمبر ۷ ازمقام مورچہ کانپور ۲۵ جون وقت شب نواخت گہنٹہ ۸
اکیس روز تک ہمنے اس سخت اگ میں اپنے مورچہ کو قایم رکہا اب
ٹہوروں نے عہد کیا ہے کہ ہمکو باامن امان الہ اباد پہونچا دینگے اور جنرل صاحب
مذکور کی شرایط قبول فرمالی ہیں میں بخیریت ہوں اگرچہ دو مرتبہ زخمی ہو
شارلٹ نیومیم اور ریلا بلیر نے وفات پائی میں الہ اباد پہنچکر لکہونگا
خدا انکی برکت ہو ——

جب یہہ چٹہی قاصد کے ہاتہہ ۳۰ تاریخ جون کو لکہنو پہنچی اور سر ہنری لا
صاحب کو دکہائی گئی انہوں نے اسیوقت بے ساختہ کہا کہ نانا نے ضرور
ہمسے ... دغا دی ... گی ...